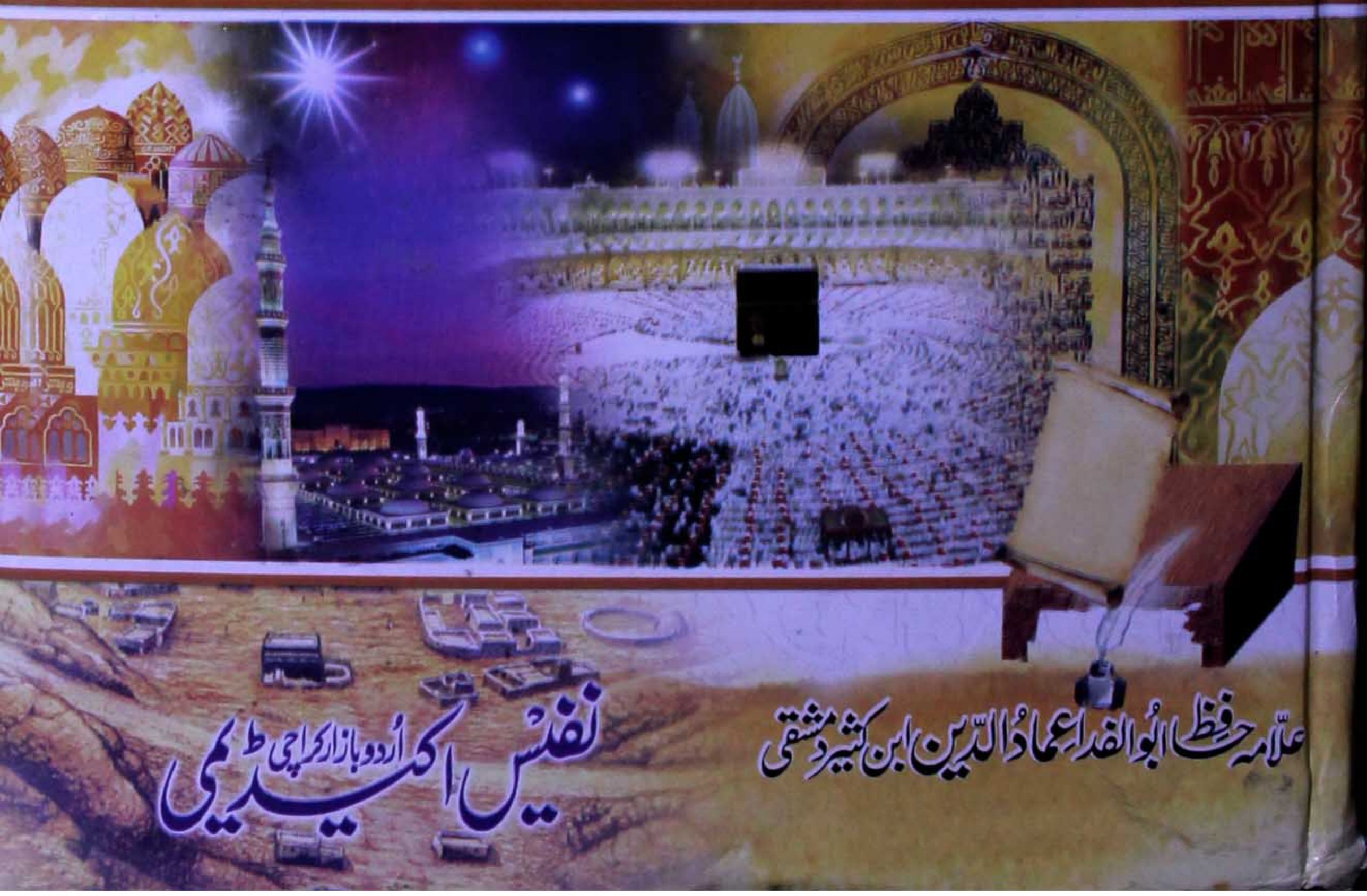
تاریخ ابن کثیر

البدایہ والنہایہ

حصہ پانزدہم



علامہ حافظ ابوالفداء عمادالدین ابن کثیر دمشقی

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

Marfat.com

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ

تاریخ ابنِ کثیر

شہرہ آفاق عربی کتاب

اَلْبِدَایَۃُ وَالنِّہَایَۃُ

کا اردو ترجمہ

جلد نمبر 15

قیامت کے پہلے اور قیامت کے بعد کے مفصل حالات جن میں قیامت کی علامات کبریٰ وصغریٰ
حالات آخرت کا تفصیلی بیان انتہائی مستند انداز میں پیش کیا گیا ہے

مصنف: علامہ حافظ ابوالفداء عماد الدین ابن کثیر دمشقی

ترجمہ: مولانا حافظ محمد اویس سرور صاحب

نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

Marfat.com

اَلْبِدَایَۃُ وَالنِّہَایَۃ

مصنفہ علامہ حافظ ابوالفدا عماد الدین ابن کثیر کے جلد نمبر 15 اردو ترجمے کے

جملہ حقوق اشاعت وطباعت، تصحیح وترتیب وتبویت قانونی بحق

طارق اقبال گاہندری

مالک نفیس اکیڈمی کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب ..... تاریخ ابن کثیر (جلد نمبر 15)

مصنف: ..... علامہ حافظ ابوالفدا عماد الدین ابن کثیر

ترجمہ: ..... مولانا حافظ محمد اویس سرور صاحب

ناشر: ..... نفیس اکیڈمی کراچی

طبع اول: ..... فروری ۱۹۸۹ء

ایڈیشن: ..... آفسٹ

ضخامت: ..... 550 صفحات

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
◆	عرضِ مترجم	14
◆	صاحب کتاب ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ	16
◆	پیش لفظ	18
◆	نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ پیشین گوئیاں	20
☐	خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی پیشین گوئی	20
☐	فتحِ مصر کی پیشین گوئی	21
☐	فتح روم وفارس کی پیشین گوئی	21
☐	شہادتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ، فتنوں کی ابتداء ثابت ہوگی	21
☐	شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کی پیشین گوئی	22
☐	حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوں گے	23
☐	تیس سال بعد دورِ ملوکیت	23
☐	حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ذریعے مسلمانوں کی صلح	23
☐	سمندری جہاد میں حضرت امّ حرام رضی اللہ عنہا اور شہادت	23
☐	لشکر اسلام کی سندھ اور ہندوستان تک رسائی	24
☐	ترکوں سے جنگ	25
☐	مسلمانوں کی حکومت، نوجوانوں کے ہاتھ میں	25
☐	بارہ قریشی خلفاء امت مسلمہ کے حکمران ہوں گے	26
☐	دوسو سال بعد!	28
☐	بہترین زمانے	28
☐	سرزمینِ حجاز میں آگ کی پیشین گوئی	28
☐	قیامت تک کے حالات کا بیان	29
☐	دنیا کی قلیل عمر	29
☐	قیامت کی تعیین اور دنیا کی تحدید پر مشتمل اسرائیلی روایات، ایک نظر میں	30
☐	قیامت میں انسان اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا	31
☐	جو مر گیا اس کی قیامت قائم ہوگئی	32
◆	قرب قیامت کے فتنے احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں	33
☐	اسلام اجنبیت کی طرف لوٹے گا	34
☐	اختلافِ امت کا فتنہ	34
☐	امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی	35
☐	فتنوں کے زمانے میں گوشہ نشینی اختیار کیجئے	35
☐	موت کی دعا مانگنا درست نہیں	36
☐	علم، علماء کی وفات سے اٹھایا جائے گا	36
☐	ہر صدی کے بعد مجدّد کی بعثت ہوگی	36
☐	کچھ علامات قیامت کا ذکر	37
☐	قیامت کے قریب علم اٹھالیا جائے گا	37
☐	قرب قیامت کے کچھ معاشرتی فتنے	38
☐	امت محمدیہ کی دوسری امتوں پر فضیلت	40
☐	مفلس لوگ مال داروں سے پہلے جنت میں جائیں گے	41
☐	زندگی بہتر یا موت؟	41
◆	حضرت مہدی موعود علیہ السلام کا ذکر اور اسلام میں ان کا تصور	43
☐	حضرت مہدی علیہ السلام کا ذکر، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں	43

Marfat.com

❑	حضرت عیسیٰ علیہ السلام مہدی موعود نہیں	47
◆	قیامت سے پہلے..... کچھ ہلاکت خیز واقعات، فتنے اور حادثات	49
❑	ہر آنے والا زمانہ گذشتہ زمانے سے بہتر ہوگا	50
❑	فتنوں سے بچنے کا نسخہ	50
❑	دلوں سے امانت اٹھالی جائے گی	50
❑	مشرق کی طرف سے فتنوں کا ظہور	51
❑	فتنوں کی کثرت کا حال	51
❑	اہل عرب میں بت پرستی لوٹ آئے گی	51
❑	جزیرۂ عرب میں دولت کا ظہور اور قتل وقتال	51
❑	علامات قیامت کا ظہور اور قیامت کا جھٹکا	52
❑	قیامت سے پہلے ارتداد کی کثرت ہوگی	53
❑	دین پر عمل انتہائی دشوار ہوگا	54
❑	اہل کفر کا اہل اسلام کے خلاف اتحاد	54
❑	ہلاکت خیز فتنوں سے نجات کا راستہ	54
❑	مسلمانوں میں بت پرستی کا فتنہ	57
❑	''احلاس'' کا فتنہ	57
❑	قسطنطنیہ روم سے پہلے فتح ہوگا	60
❑	مختلف علاقوں کی بربادی کا تذکرہ	60
◆	قیامت کی نشانیاں	61
❑	قیامت کی بہت سی نشانیاں ہیں	61
❑	قیامت سے پہلے کی دس نشانیاں	63
❑	اہل روم کے ساتھ مسلمانوں کی جنگ	64
❑	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجال کا قتل	65
❑	مضبوط ایمان کی طاقت	66
❑	روم کی فتح کی پیشین گوئی	66
❑	اہل روم کی کثرت اور ان کی کچھ عمدہ صفات	67
❑	دجال مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا	68
❑	اہل مدینہ کا مدینے سے چلے جانا	68
◆	جھوٹے مدعیانِ نبوت کا تذکرہ	71
❑	جہنم کی طرف بلانے والے لوگ	72
◆	دجال کی حقیقت تعلیمات شرعیہ کی روشنی میں	74
❑	ابن صیاد کا تذکرہ	74
❑	دجال کا حلیہ	75
❑	دجال کی جنت اور جہنم کی حقیقت	76
❑	ابن صیاد اور دجال، حقیقت کیا ہے؟	76
❑	ابن صیاد دجال نہیں تھا	76
❑	حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی دجال سے ملاقات	77
❑	''ابن صیاد'' کا تعارف	80
❑	دجال کب برآمد ہوگا؟	82
❑	دجال اور یاجوج ماجوج کا تذکرہ	83
❑	دجال کے فتنوں کی فہرست	85
◆	دجال کے بارے میں مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بیان کردہ احادیث	90
❑	دجال کے پیروکاروں کی علامت	90
❑	دجال، سب سے سخت فتنہ	90
❑	دجال کانا ہوگا	90
❑	دجال کے زمانے میں دلوں کی حالت	90
❑	دجال کی آنکھ شیشی کی طرح ہوگی	91
❑	دجال کا عجیب وغریب حلیہ	91

Marfat.com

❑	دجال کا حلیہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کی روشنی میں	91
❑	دجال شام میں ہلاک ہوگا	92
❑	دجال کی جعلی جنت اور دوزخ	92
❑	دجال کو ماننے والے برباد ہوں گے	93
❑	فتنۂ دجال، انسانی تاریخ کا سب سے ہولناک فتنہ	93
❑	دجال ملعون کی علامات	94
❑	انسانیت کا سب بڑا فتنہ، دجال اکبر	94
❑	دجال کے پیروکاروں کی اکثریت عورتوں پر مشتمل ہوگی	95
❑	خروج دجال کے وقت زمانے کی حالت	95
❑	دجال کے زمانے میں اہل ایمان کی غذا	96
❑	دجال کے زمانے میں بہترین مال	97
❑	فتنۂ دجال کو یاد کر کے حضور ﷺ کا رونا	98
❑	دجال کے زمانے میں مسلمانوں کی بھوک	99
❑	مسلمانوں کی تین جماعتیں	100
❑	دجال کی مکاریاں	100
❑	نجات کا دن	101
❑	مسلمانوں اور یہودیوں کی جنگ	102
❑	بنو تمیم، دجال کی مخالفت میں سب سے سخت	102
❑	دجال انسانوں کی طرح کھائے پیے گا	103
❑	دجال سے متعلق تمام روایات کا حاصل	104
❑	قرآن مجید میں دجال کا ذکر کیوں نہیں؟	105
❑	(۱) قرآن مجید میں دجال کی طرف اشارہ موجود ہے	105
❑	(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے	105
❑	(۳) دجال اس قابل نہیں کہ قرآن میں ذکر کیا جائے	106
❑	فرعون کا ذکر قرآن میں کیوں کیا گیا؟	106
❑	دجال سے حفاظت کے لئے اعمال و وظائف	107
◆	دجّال کی شخصیت کا تعارف	109
❑	دجال کی کنیت	109
❑	دجال کے والدین کا تعارف	109
❑	ابن صیاد دجال نہیں	110
❑	دجّال کی علامات	110
❑	دجال کی طاقت	112
◆	قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول	116
❑	حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں یا زندہ آسمانوں پر اٹھا لئے گئے؟	116
❑	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ، خوشحالی کا دور	118
❑	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ	119
❑	حضرت محمد ﷺ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تعلق	119
❑	شب معراج میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات	120
❑	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ	120
❑	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہاں اتریں گے؟	121
❑	حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت اسلامیہ کی اتباع کریں گے	122
❑	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کتنا عرصہ دنیا میں رہیں گے؟	122

Marfat.com

◆	یاجوج ماجوج کا ظہور قربِ قیامت کی ایک واضح علامت	124
❑	یاجوج ماجوج، ایک ہلاکت خیز فتنہ	125
❑	یاجوج ماجوج کا خروج	126
❑	یاجوج ماجوج کی پیدائش	129
❑	یاجوج ماجوج انسان ہیں	129
❑	ذوسویقتین (دو چھوٹی پنڈلیوں والے شخص) کا تذکرہ	129
❑	یاجوج ماجوج اور حج	130
❑	کعبہ کی تباہی کی پیشگوئی	130
❑	قحطان سے ایک ظالم کا ظہور	131
❑	دجال مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا	131
◆	زمین کے جانور کا خروج ''دابۃ الأرض'' کا ظہور	133
❑	زمین کا جانور لوگوں سے کیسے بات کرے گا؟	133
❑	زمین کے جانور کا خروج، قیامت کی نشانیوں میں سے ایک	133
❑	زمین کے جانور کا خروج	134
❑	دابۃ الارض کا حلیہ	135
❑	دابۃ الارض کا خروج، قیامت کے قریب تر ہونے کی نشانی	137
◆	سورج کا مغرب سے طلوع ہونا	138
❑	جب توبہ قبول نہ ہوگی	138
❑	قیامت کی بڑی علامات میں سے ایک	139
❑	سورج اللہ کا محتاج ہے	139
❑	جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا	140
❑	مغرب سے طلوع شمس کی نشانی	141
❑	دشمن سے لڑائی کے وقت ہجرت قبول نہیں	142
❑	یہ کس بات کے منتظر ہیں؟	142
◆	قیامت سے پہلے دھویں کا نکلنا	144
❑	دھواں، دس علامات قیامت میں سے ایک	144
❑	قیامت سے پہلے بجلیوں کی کثرت	147
❑	قیامت سے پہلے شدید بارشیں ہوں گی	147
◆	قربِ قیامت کی نشانیاں	148
❑	بلند و بالا عمارات کی تعمیر	148
❑	علم کا زوال اور جہالت کا عروج	148
❑	دریائے فرات سے سونے کا ظہور	149
❑	اہل عرب میں بت پرستی لوٹ آئے گی	149
❑	لونڈی اپنے آقا کو جنے گی	149
❑	کمینے لوگ سردار اور حکمران ہوں گے	150
❑	معاملات نااہلوں کے سپرد ہو جائیں گے	150
❑	خیانت عام ہو جائے گی	151
❑	وقت سے برکت ختم ہو جائے گی	152
❑	گفتگو کا حق حقیر لوگوں کے پاس ہوگا	152
❑	قیامت سے پہلے لوگوں کی حالت	154
❑	قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی	154
◆	کیا قیامت دور ہے؟	157
❑	قربِ قیامت کی مثال، دو انگلیوں کے ملانے سے	157
❑	قربِ قیامت کی مثال، عصر سے مغرب تک کے وقت سے	157
❑	سو سال بعد روئے زمین پر موجود کوئی شخص نہ ہوگا	159
❑	قیامت کو دور مت سمجھو!	159

Marfat.com

◆	قربِ قیامت، آیات قرآنیہ کی روشنی میں	175
❑	علامات قیامت، قرآن مجید میں	164
◆	جب قیامت کا صور پھونکا جائے گا	175
❑	''صور'' کی دہشت سے بچنے کے لئے مسنون عمل	178
❑	صور پھونکنے والے فرشتے کی احتیاط	179
❑	صور سے متعلق ایک تفصیلی حدیث	179
❑	دو مرتبہ صور پھونکے جانے کی درمیان مدت	188
◆	قیامت کے دن کی دہشت اور ہولناکیاں	190
❑	زمین میں بھونچال آجائے گا	190
❑	''جب لاد چلے گا بنجارا''	191
❑	انسان مختلف جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے	193
❑	قیامت کے دن کی دہشت	195
❑	جب موت کے فرشتے کو بھی موت آجائے گی	196
❑	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا مخلوق سے خطاب	198
❑	پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے ہوں گے	199
❑	وقوعِ قیامت کی چھ علامات	201
❑	اگر ابھی قیامت کو دیکھنا چاہتے ہو!	202
❑	لوگوں کی اپنے رب کے سامنے حاضری	202
❑	محکم جسری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ	207
❑	زمانہ جاہلیت کے دو آدمیوں کا مکالمہ	207
❑	ایک شخص کے نبی پاک ﷺ سے عجیب سوالات	208
❑	عاص بن وائل اور بوسیدہ ہڈی	209
❑	ابو جعفر باقر رحمۃ اللہ علیہ کا ایک جملہ	209
❑	''اسے اس بات کا حق نہ تھا''	210
❑	ایک مشرک کی اپنے بیٹوں کو وصیت	210
❑	قیامت جمعہ کے دن آئے گی	210
❑	قیامت کس وقت آئے گی؟	211
❑	انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ کو زمین کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی	211
❑	قیامت کے دن سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو اٹھایا جائے گا	212
❑	قیامت کے دن لوگوں کی حالت	214
❑	قیامت میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا	214
❑	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعزاز کی حکمت	216
❑	لوگوں کو برہنگی کی حالت میں اٹھایا جائے گا	216
❑	انسان کا لباس اس کا عمل ہوگا	219
◆	قیامت کی ہولناکیاں آیات قرآنیہ کی روشنی میں	221
❑	جب صور پھونکا جائے گا	221
❑	آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی مانند	223
❑	نفسا نفسی کا عالم	224
❑	جب بڑی آفت آئے گی	224
❑	زمین کوٹ کر پست کر دی جائے گی	224
❑	ڈھانپ لینے والی قیامت کا حال	225
❑	قیامت کے دن مجرموں کی حالت	226
❑	اللہ کے سامنے حاضری	226
❑	جس دن آوازیں پست ہو جائیں گی	227
❑	پیغمبروں سے بھی پرسش ہوگی	230

Marfat.com

❑	آج حساب کا دن ہے	231
❑	جب آسمان پھٹ جائے گا	232
❑	ایک چنگھاڑ	235
❑	ان قصوں میں عبرت ہے	237
❑	بے شک فیصلے کا دن مقرر ہے	237
❑	جب سورج لپیٹ لیا جائے گا	238
❑	جب آسمان پھٹ جائے گا	239
❑	اگر ابھی قیامت کو دیکھنا چاہتے ہو!	240
❑	''سورۂ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا''	240
◆	روزِ محشر کی سختیاں اور پریشانی	241
❑	لوگ پسینے میں ڈوبے ہوں گے	241
❑	''اس تکلیف سے تو جہنم اچھی ہے!!!''	242
❑	اللہ کے عرش کے سائے میں.....	242
❑	حضور ﷺ کا دہشتِ قیامت سے پناہ مانگنا	243
❑	کافروں کی خوشی اور مایوسی	244
❑	اہلِ ایمان کے لئے عظیم بشارت	244
❑	تکبر کرنے والوں کا انجام	246
❑	قیامت کے دن کے اولین مشاہدات	247
❑	اہل ایمان کے لئے قیامت کا دن انتہائی ہلکا ہوگا	251
❑	زکوٰۃ نہ دینے والوں کا انجام	251
❑	قیامت کے دن کی شدت نافرمانوں کے لئے ہوگی	252
◆	شفاعت عظمیٰ اور مقام محمود رسول اللہ ﷺ کی بے مثال خصوصیت	253
❑	شفاعت حاصل کرنے کا نسخہ	253
❑	شفاعت ہی ''مقام محمود'' ہے	253
❑	رسول اللہ ﷺ کی پانچ خصوصیات	254
❑	نبی کریم ﷺ انسانیت کے سردار ہوں گے	254
❑	روز قیامت رسول اکرم ﷺ امام الانبیاء ہوں گے	255
❑	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا خطبہ	258
❑	قیامت کے دن بھکاری کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا	260
◆	حوضِ کوثر نبی پاک ﷺ کا حوض	261
❑	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حوض کوثر پر ایمان رکھتے تھے	261
❑	حوضِ کوثر کا مشروب	261
❑	بدعتی حوضِ کوثر سے محروم رہیں گے	262
❑	حوضِ کوثر کے لئے دعا کرنا	263
❑	حوضِ کوثر کی وسعت	263
❑	حوضِ کوثر کا پانی کسے نصیب ہوگا؟	264
❑	سنت کی مخالفت، محرومی کا سبب	265
❑	حوضِ کوثر پر امت محمدیہ ﷺ کی نشانی	265
❑	انصار کو حوضِ کوثر کی بشارت	267
❑	عبید اللہ بن زیاد اور حوضِ کوثر	268
❑	ایک انصاری اور ایک منافق کا انوکھا واقعہ	269
❑	پیاسوں کو پانی پلانے والے حوض کوثر سے سیراب ہوں گے	271
❑	حوضِ کوثر کا منکر اس سے سیراب نہ ہو سکے گا	271
❑	حدیث نبوی میں ''شکر'' کا ذکر	273
❑	حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کی دعا	274
❑	صفاتِ حوض کا خلاصہ	275

Marfat.com

❑	نبی کریم ﷺ کے متبعین سب سے زیادہ ہوں گے	275
❑	حوضِ کوثر پہلے ہے یا پلِ صراط؟	276
❑	حوض کوثر کا معاملہ میزان سے پہلے ہوگا	276
❑	نبی کریم ﷺ نے حوض کوثر کی پیمائش میں مختلف جگہوں کا نام کیوں لیا؟	277
❑	اللہ تعالیٰ کے دربار میں انسانوں کی حاضری	278
❑	پاک ہے وہ ذات.....!	278
❑	عزت واکرام کے حامل لوگ	279
❑	اللہ تعالیٰ کی تجلی کے اثرات	282
❑	لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے	282
◆	اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں سے کلام فرمائیں گے	285
❑	امت محمدیہ ﷺ دوسری امتوں پر گواہ	286
❑	قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے کلام فرمائیں گے	287
❑	قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام سے کلام فرمائیں گے	288
❑	امت محمدیہ کا عظیم اعزاز	289
❑	قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فضیلت	290
❑	قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمائیں گے	291
❑	قیامت کے دن حضرت محمد ﷺ کا مقام	292
❑	''مقامِ محمود'' کی حقیقت	293
❑	قیامت کے دن علماء کرام کی شان	293
❑	اللہ تعالیٰ کا اہلِ ایمان سے پہلا کلام	294
❑	اللہ تعالیٰ کی امانت میں خیانت کرنے والوں کا انجام	294
❑	گناہ گار مسلمان کے ساتھ اللہ کا معاملہ	297
◆	قیامت کے دن جنت دوزخ کا ظہور، میزان اور حساب وکتاب کا قیام	298
❑	جہنم کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے گا	299
❑	جہنم کی چنگھاڑ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت	300
◆	اعمال کا ترازو	302
❑	اعمال کا وزن حساب وکتاب کے بعد ہوگا	303
❑	اعمال میں ''کلمۂ توحید'' کا وزن.	303
❑	اچھے اخلاق کی فضیلت اور قیامت کے دن ان کو وزن	305
❑	''الحمدللہ'' میزان کو بھر دیتا ہے	305
❑	پانچ وزنی اعمال	305
❑	عامل کا وزن بھی کیا جائے گا	306
❑	قیامت کے روز حضور ﷺ کہاں ہوں گے؟	308
❑	میزانِ اعمال کی حقیقت کے متعلق علماء کے اقوال	311
❑	میزانِ اعمال ہر شخص کے لئے قائم نہیں ہوگی	312
❑	جب اعمال کا حساب لیا جائے گا	315
❑	حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار	317
❑	جس کا حساب لیا گیا اس کا بچنا مشکل ہے	318
❑	نیک اور بد الگ الگ کر دیئے جائیں گے	319
❑	سب سے پہلے جانوروں کا حساب کیا جائے گا	323
❑	سب سے پہلے خون کا حساب کیا جائے گا	325

Marfat.com

❑	سب سے پہلے امت محمدیہ ﷺ کا حساب ہوگا	325
❑	کسی کی زمین غصب کرنے کا وبال	328
❑	تصویر بنانے والوں اور مجسمہ سازوں کا انجام	328
❑	خیانت کرنے والوں کا انجام	329
❑	سب سے پہلے پانچ چیزوں کا حساب دینا ہوگا	329
❑	اللہ تعالیٰ کی رحمت	330
❑	تین آدمیوں کے ذکر	330
❑	آدمی کے اعضاء اس کے خلاف گواہی دیں گے	331
❑	ریاکار سخی، عالم اور شہید کا انجام	333
❑	عبادات میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا	334
❑	قیامت کے دن ظالموں سے بدلہ لیا جائے گا	337
❑	اللہ تعالیٰ کے ہاں شرک کی معافی نہیں ہے	337
❑	امانت جہاد سے بھی معاف نہیں ہوتی	337
❑	قیامت کے دن نعمتوں کا سوال کیا جائے گا	339
❑	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مصالحت بھی کروائیں گے	339
❑	عرفات اور مزدلفہ میں حضور ﷺ کی دعائیں	340
❑	نبی پاک ﷺ کی مسکراہٹ	341
❑	گناہ گار مسلمان کے ساتھ اللہ کا معاملہ	341
◆	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت	347
❑	اللہ تعالیٰ ماں سے بھی زیادہ رحم کرنے والے ہیں	349
❑	ستر ہزار مسلمان بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے	350
◆	ایک گروہ جنت کی طرف اور ایک جہنم کی طرف	354
❑	جس دن قیامت برپا ہوگی	354
❑	قیامت کا عالم	355
❑	جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص	358
◆	پل صراط جس پر سے ہر ایک کو گزرنا ہے	365
❑	ایمان والوں کا نور	365
❑	انسانوں کی گروہوں میں تقسیم	366
❑	پل صراط کی صفت	367
❑	قبر، آخرت کی پہلی منزل	369
❑	حضرت ابو الدرداء کا حضرت سلمان کے نام خط	370
❑	پل صراط سے ہر ایک کو گزرنا ہے	374
❑	چند خوبصورت اشعار	377
❑	اہل تقویٰ کا شاندار استقبال	379
❑	ایک گروہ جنت کی طرف	380
❑	اہل جنت کی کچھ صفات	383
◆	جہنم اور اہلِ جہنم آیات قرآنیہ کی روشنی میں	385
◆	جہنم، ایک برا ٹھکانہ	402
❑	جہنم کے خوف سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا شہید ہو جانا	402
❑	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا خوف آخرت	402
❑	جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ گرم ہے	404
❑	جہنم کی آگ تین ہزار سال جلائی گئی	404

Marfat.com

❑	جہنم کی آگ کی تپش کبھی کم نہ ہوگی	404
❑	جہنم کے سانس	406
❑	جنتی اور جہنمی کی کیفیات	407
❑	کافر کی مایوسی	407
❑	شہید کا مقام	408
❑	جہنم کی گہرائی	409
❑	جہنم کی وسعت	410
❑	جہنم میں جہنمی کا جسم بڑھا دیا جائے گا	412
❑	سمندر اور جہنم کا تعلق	412
❑	جہنم کے دروازے اور داروغے	412
❑	پل صراط، جہنم کا پل	413
❑	جہنم کے دروازوں کے نام	413
❑	جہنم کے فرشتوں کی تعداد	414
❑	جہنم کی حدود	415
◆	جہنم کے عذاب کی مختلف صورتیں	418
◆	جہنم کے مختلف نام اور ان کے معانی	424
❑	ہاویہ	424
❑	''جب الحزن''، غم کی وادی	425
❑	''نہر الغوطہ'' جہنم کی ایک نہر	425
❑	وادی ''لملم''	425
❑	وادی ''ہبہب''	425
❑	ویل اور صعود کا ذکر	426
❑	جہنم کے سانپ اور بچھو	426
❑	''غلق''، جہنم کا ایک کنواں	427
❑	یزید بن شجرہ کا ایک عبرت انگیز خطبہ	428
❑	''زمہریر'' سخت سردی کا عذاب	429
❑	جہنم کے درجات	429
❑	جہنم کے اژدھے	430
❑	اہل جہنم کی آہ و بکاء اور چیخ و پکار	430
❑	جہنم میں کافروں اور مسلمانوں کا مکالمہ	431
◆	قیامت کے دن نبی پاک ﷺ کی شفاعت	435
❑	شفاعت کی اقسام	435
❑	شفاعت کی پہلی قسم، شفاعتِ عظمیٰ	435
❑	حضور ﷺ کی پانچ خصوصیات	435
❑	شفاعت کی دوسری اور تیسری قسم	436
❑	شفاعت کی چوتھی قسم، ترقیٔ درجات کی سفارش	438
❑	شفاعت کی پانچویں قسم، بغیر حساب و کتاب جنت میں داخلہ	439
❑	شفاعت کی چھٹی قسم، عذاب میں تخفیف	439
❑	شفاعت کی ساتویں قسم، جنت میں داخلہ کی اجازت	439
❑	شفاعت کی آٹھویں قسم، کبیرہ گناہوں کے مرتکب لوگوں کے لئے	440
◆	شفاعت سے متعلق احادیث نبویہ ﷺ	441
❑	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت	441
❑	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت	441
❑	حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت	443
❑	حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت	444
❑	حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ کی روایت	445
❑	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت	446
❑	حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت	447
❑	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت	448
❑	حضرت عبدالرحمٰن بن عقیل رضی اللہ عنہ کی روایت	449
❑	حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت	449

Marfat.com

❑	حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت	449
❑	حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت	449
❑	حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت	150
❑	حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت	452
❑	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت	454
❑	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت	455
❑	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت	455
❑	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت	456
❑	اہل ایمان اپنے گھر والوں کی شفاعت کریں گے	456
❑	پانی کے بدلہ شفاعت کا قصہ	457
❑	قیامت کے دن اعمال بھی شفاعت کریں گے	458
❑	اصحابِ اعراف کا بیان	460
❑	جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص	461
❑	نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراہٹ	462
❑	''یاحنان، یامنان'' پکارنے والے کی مغفرت	465
❑	مسلمانوں کے نکلنے کے بعد کافروں کے ساتھ پیش آنے والے احوال	465
◆	جنت اور اہل جنت	468
❑	جنت کے دروازے	468
❑	جنت کے دروازوں کے نام	470
❑	جنت کی چابی	471
	جنت کے عظیم الشان محلات	472
❑	جنت کی ادنیٰ ترین چیز ساری دنیا سے بہتر ہے	472
❑	''فردوس'' جنت کا سب سے اعلیٰ اور بلند درجہ	474
❑	جنت کی نہریں فردوس سے پھوٹتی ہیں	474
❑	جنت کے مختلف درجات	474
❑	ادنیٰ اور اعلیٰ درجے کے جنتی کی نعمتیں	474
❑	جنت کی کچھ عظیم الشان نعمتیں	476
❑	اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھنے والوں کے محلات	477
❑	جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام خاص	477
❑	''وسیلہ'' جنت کا اعلیٰ ترین درجہ	478
❑	جنت کی تعمیرات کس چیز کی بنی ہوں گی؟	478
❑	چند مخصوص اعمال کے بدلے جنت کی بہاریں	480
❑	جنت کے خیمے	482
❑	جنت کی مٹی	482
❑	جنت کی نہریں اور درخت	483
❑	''نہرِ کوثر'' جنت کی سب سے اعلیٰ نہر	484
❑	''نہر بیدخ'' جنت کی ایک اور نہر	485
❑	''نہر بارق'' جنت کے دروازے پر جاری ایک نہر	486
❑	زمین پہ جنت کی نہریں	486
❑	جنت کے درخت	487
❑	جنت کا ایک عظیم الشان درخت	489
❑	شجرۂ طوبیٰ	489
❑	سدرۃ المنتہیٰ ''پرلی حد کی بیری''	489
❑	وہ کلمات جن کے بدلے جنت میں درخت اگتے ہیں	491
❑	جنت کے پھل	492
❑	جنتی لوگوں کے کھانے اور پینے کا سامان	495
❑	ایک دیہاتی کی انوکھی خواہش	498
❑	جنتیوں کا سب سے پہلا کھانا	498
❑	ایک یہودی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکالمہ	468

Marfat.com

❑	جنتی فضول باتیں نہ سنیں گے	500
❑	جنتی لوگوں کا لباس، زیورات اور حسن و جمال	501
❑	جنتیوں کے بستر	504
❑	حورِ عین کی تعداد اور ان کے زیورات	505
❑	حوروں کی تخلیق کس چیز سے ہوئی؟	506
❑	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے سوالات اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جوابات	507
❑	”بوڑھی عورتیں جنت میں نہ جائیں گی“	508
❑	جنت کی حوروں کا نغمہ	510
❑	اہل جنت کا وظیفۂ زوجیت	512
❑	اہل جنت کو اولاد کی ضرورت نہ ہوگی	513
❑	اہل جنت نیند اور موت سے محفوظ ہوں گے	514
❑	رضائے الٰہی کا حصول، جنت کی سب سے بڑی نعمت	515
❑	جنتی اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے	516
❑	جنتی جمعہ کے دن اللہ کا دیدار کیا کریں گے	518
❑	کیا عورتیں بھی اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گی؟	519
❑	جمعہ کا دن ”یوم المزید“	520
❑	جنت کا انوکھا بازار	523
❑	جنت کی زمین اور جنت کی خوشبو کی مہک	524
❑	جنت کی دل افروز خوشبو	524
❑	جنت کی صبح و شام کا منظر	525
❑	اللہ تعالیٰ جنت کی طرف بلاتا ہے	527
❑	جنت طلب کیجئے اور جہنم سے پناہ مانگئے	528
❑	جنت اور دوزخ کی سفارش قبول ہوگی	529
❑	جنت کی طلب میں پورا زور لگا دو	529
❑	جنت کو مشقتوں نے اور جہنم کو خواہشات نے گھیر رکھا ہے	529
❑	جنت کی حوروں کے نغمے	530
❑	جنت کے گھوڑے	534
❑	جنتی لوگوں کی ایک دوسرے سے ملاقاتیں	535
	جنت کو آنکھوں کے سامنے رکھئے	537
❑	ادنیٰ جنتی اعلیٰ جنت میں نہ جا سکے گا	537
❑	جنت کی شاندار نعمتیں	537
❑	اولاد کے نیک اعمال کی وجہ سے والدین کو فائدہ	541
❑	جنت اور دوزخ موجود ہیں	541
❑	اہل جنت اور اہل جہنم کی بعض صفات	542
❑	فقیر امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے	543
❑	جنت میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات	545
❑	صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت اس امت کی بہترین جماعت ہے	545
❑	بغیر حساب کتاب جنت میں جانے والے مسلمان	545
❑	جنت اور دوزخ موجود ہیں	546
	☆☆☆	

Marfat.com

عرض مترجم

زیرِنظر کتاب علامہ عمادالدین ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب ''البدایۃ والنہایۃ'' کا آخری حصہ ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے قیامت سے پہلے اور قیامت کے بعد رونما ہونے والے حالات وواقعات کا تذکرہ کیا ہے۔ اس تذکرے میں قیامت کی چھوٹی اور بڑی علامات اور نشانیوں کا ذکر بھی آیا ہے۔ قیامت کے دن بنی نوع انسانیت کو جن حوادثات کا سامنا ہوگا ان پر بھی سیر حاصل بحث کی گئی اور مؤلف نے اپنی فاضلانہ شان کے مطابق ان پر روشنی ڈالی۔

وقوع قیامت سے پہلے کے جن اہم واقعات پر صاحب کتاب ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

(۱) اس امت میں ظاہر ہونے والے فتنے۔

(۲) امام مہدی علیہ السلام کا ظہور۔ جن کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے ہوگا اور وہ اہل اسلام کی قیادت کا فریضہ انجام دیں گے۔

(۳) دجال اکبر کا ظہور، جو کہ اس امت کی سے بڑی آزمائش ہوگا۔

(۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، جو کہ ایک امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے اور مسلمانوں کی مدد کریں گے۔

(۵) حضرت عیسیٰ کی آمد کے بعد دنیا میں ہر طرف خوشحالی کا دور دورہ ہوگا۔

(۶) حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد دنیا میں ہر طرف انتشار پھیل جائے گا۔

(۷) قیامت سے پہلے یاجوج ماجوج کا ظہور۔

(۸) دھویں کا اٹھنا

(۹) جزیرۂ عرب سے آگ کا ظہور۔

(۱۰) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ یہ قیامت کی آخری علامت ہے اس کے بعد قیامت آجائے گی اور اس علامت کے ظہور کے بعد کسی کی توبہ یا ایمان قبول نہ کیا جائے گا۔

اسی طرح علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے قیامت کا صور پھونکے جانے کے بعد کے احوال پر بھی طبع آزمائی فرمائی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے مندرجہ ذیل امور کو تفصیل سے بیان کیا:

(۱) جب صور پھونکا جائے گا۔

Marfat.com

(۲) لوگوں پر زبردست دہشت طاری ہوگی۔
(۳) لوگوں کو حساب وکتاب کے لئے قبروں سے اٹھایا جائے گا۔
(۴) لوگ ننگے پاؤں اور ننگے بدن ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جمع کئے جائیں گے۔
(۵) مقام محمود، جس سے نبی پاک ﷺ کو سرفراز کیا جائے گا۔
(۶) حوض کوثر، جس سے آپ ﷺ اپنے امتیوں کو جنت کا پانی پلائیں گے۔
(۷) پل صراط، جس سے ہر ایک کو گزرنا ہوگا۔
(۸) قیامت کے دن کی کیفیت
(۹) میزان، جس میں اعمال کا وزن ہوگا۔
(۱۰) جہنم اور اس کا عذاب
(۱۱) جنت اور اس کی نعمتیں

اس ترجمہ میں "النهاية فى الفتن والملاحم" کے درج ذیل دو نسخوں کو سامنے رکھا گیا ہے:

(۱) النهاية فى الفتن والملاحم، علق عليه ووضع حواشيه الأستاذ أحمد عبد الشافى، المطبوعة من دار الكتب العلمية، بيروت

(۲) النهاية فى الفتن والملاحم، حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه الشيخ عبد القادر الأرناؤوط، المطبوعة من دار ابن كثير، بيروت

قرآن مجید کی آیات کا ترجمہ، ترجمۂ قرآن از مولانا فتح محمد جالندھری سے ماخوذ ہے۔

اللہ تعالیٰ علامہ موصوف کو اس عظیم کاوش کا بدلہ عطا فرمائے اور انہیں اور ہمیں قیامت کے دن اپنے نیک بندوں میں شامل کرلے۔

آمین ثم آمین

شگفتہ ہو کے کلی دل کی پھول ہو جائے
یہ التجائے مسافر قبول ہو جائے

محمد اویس سرور

مدرس جامعہ سراج العلوم، وحدت روڈ، لاہور
لیکچرر عربی، گورنمنٹ دیال سنگھ کالج، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صاحب کتاب

علامہ اسماعیل بن عمر بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (۱)

حدیث وتاریخ کے اس مشہور امام کا نام ''عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر قرشی بصروی دمشقی'' ہے۔ آپ بصریٰ کے مضافاتی علاقہ ''مجیدل القریۃ'' میں ۷۰۱ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد وہاں خطیب تھے۔ علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ۷۰۷ھ میں والد کی وفات کے بعد اپنے بھائی کمال الدین کے ساتھ دمشق آ گئے۔ بچپن ہی سے آپ کو علمی ماحول میسر آیا اور آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے بھائی کمال الدین سے حاصل کی۔ دس سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور پھر قراءات اور تفسیر میں کمال حاصل کیا۔

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے دمشق کے اکابر علماء سے فقہ کی تعلیم حاصل کی جن میں برہان الدین فزاری اور کمال الدین ابن قاضی شہبہ سرفہرست ہیں۔ پھر علامہ ابوالحجاج جمال الدین یوسف بن زکی مزی (جو کہ تہذیب الکمال فی أسماء الرجال جیسی مایہ ناز کتاب کے مصنف ہیں) کی صاحبزادی سے آپ کی شادی ہوگئی۔ علامہ ابن کثیر نے علامہ ابن تیمیہ کی شاگردی بھی اختیار کی تھی۔ فقہ، تفسیر، حدیث، اسانید وعلل کی معرفت، تاریخ اور علم رجال میں ابن کثیر ایک سند اور معتبر نام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ائمہ حدیث اور جلیل القدر علماء ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کو انتہائی ادب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور آپ کے بارے میں علماء کی آراء انتہائی جاندار اور وقیع ہیں۔ آپ کے مایہ ناز اساتذہ کی طرح آپ سے استفادہ کرنے والے اور آپ کی شاگردی اختیار کرنے والے حضرات کی تعداد بھی احاطۂ شمار سے باہر ہے۔

آپ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں سے کچھ کے نام یہ ہیں:

1- أحكام التنبيه فى الفقه الشافعى
2- الاجتهاد فى طلب الجهاد
3- اختصار علوم الحديث لابن الصلاح
4- جامع المسانيد

---

(۱) علامہ ابن کثیر کے حالات کے لئے دیکھئے: المعجم المختص، ص: ۷۴۔۷۵، ذيل العبر لابن العراقى (۳۵۸/۲)، ذيل تذكرة الحفاظ، ص: ۵۷، طبقات الشافعية لابن قاضى شهبة (۱۱۳/۳)، الأعلام (۳۲۰/۱)، معجم المؤلفين (۳۷۳/۱) الدرر الكامنة (۳۷۳/۱)، طبقات الحفاظ، ص: ۵۲۹

Marfat.com

5- طبقات الشافعية

6- التكميل فی معرفة الثقات والضعفاء والمجاهيل

7- الفصول فی اختصار سيرة الرسول صلى الله عليه وسلم

8- التفسير (تفسیر ابن کثیر علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے مایہ ناز تصنیف ہے)

9- البداية والنهاية

علامہ موصوف نے اپنی ساری زندگی علم کے آنگن میں گزاری، آخر عمر میں آپ کی بینائی ختم ہوگئی تھی جبکہ آپ ''جامع المسانید'' کی ترتیب میں مصروف تھے۔ آپ کا انتقال جمعرات ۲۶ شعبان المعظم ۷۷۴ھ کو دمشق میں ہوا۔ دمشق ہی میں آپ کو علامہ ابن تیمیہ کے مقبرہ کے قریب دفن کیا گیا۔ رحمهما الله رحمة واسعة وأسكنهما فسيح جنانه

☆☆☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم وبعد!

یہ کتاب آخری زمانہ کے ان جنگوں اور فتنوں کے بارے میں ہے جن کی نبی پاک ﷺ سے خبر دی۔ نیز اس میں ان علامات وواقعات کا بیان ہوگا جو قیامت سے پہلے ظہور پذیر ہونے ہیں۔ اس میں تمام وہ چیزیں ہیں جن پر ایمان لانا ضروری ہے کیونکہ کائنات کے سب سے بڑے سچے انسان حضرت محمد ﷺ نے ان کی خبر دی ہے۔ اور آپ ﷺ کی شان یہ ہے:

﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحٰى﴾ (۱)

''اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں یہ (قرآن) تو حکم اللہ ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے''

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحم کا معاملہ کیا گیا ہے۔ اس پر آخرت میں عذاب نہ ہوگا، البتہ میری امت پر دنیا میں فتنوں، زلزلوں اور قتل وغارت کی صورت میں آزمائشیں آتی رہیں گی۔ (۲)

اس کتاب میں اب سے پہلے ہم نے حضور ﷺ کی بیان فرمودہ ان احادیث کا تذکرہ بھی کیا تھا جو گذشتہ زمانوں کے احوال سے متعلق تھیں، اس سلسلہ میں ہم نے ابتدائے آفرینش کی تفصیل، انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات اور حضور ﷺ کے زمانے تک کے حوادثات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا تھا۔ پھر ہم نے حضرت محمد ﷺ کی سیرت مطہرہ، آپ کے احوال زندگی اور آپ کے شمائل وفضائل کا تفصیلی ذکر کیا تھا۔ اس کے بعد ہم نے ان غیبی باتوں کا تذکرہ بھی کر دیا تھا جن کی حضور ﷺ نے خبر دی اور وہ آپ کی پیشین گوئی کے مطابق حرف بحرف درست ثابت ہوئیں۔ اس بحث میں ہم دلائل النبوۃ کا ذکر بھی کر چکے ہیں۔

---

(۱) النجم: ۳۔۴

(۲) سنن أبی داؤد، کتاب الفتن والملاحم، باب ما یرجی فی القتل (۲/۴۲۱)

Marfat.com

پھر ہم نے ہر زمانے سے تعلق رکھنے والے اربابِ اقتدار، وزراء، علماء، بزرگانِ ملت، شعراء، اہلِ تجارت، اہلِ ادب، علم کلام کے ماہرین اور ہر زمانے کے دانش منداور اہلِ بصیرت حضرات کا تذکرہ کیا۔(۱)

اس کتاب سے متعلق جو اہم باتیں پہلے آچکی ہیں اگر ہم دوبارہ ان کا ذکر کریں جنہیں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں تو بات بہت لمبی ہوجائے گی، لہٰذا ہم چند اہم باتوں کی طرف اشارہ کرنے کے بعد اپنے مقصد کی طرف لوٹ آئیں گے۔

ہمارا ارادہ یہی ہے اور ہم اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہیں۔

ابن کثیر

☆☆☆☆

(۱) مذکورہ عبارت سے امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی مراد یہ ہے کہ وہ یہ تمام باتیں البدایۃ والنھایۃ میں ذکر کر چکے ہیں، چونکہ زیرِ نظر کتاب اس عظیم تاریخی کتاب کا ضمیمہ اور تتمہ ہے اس لئے وہ چند سطروں میں اس سے پہلے لکھی ہوئی کتاب پر روشنی ڈال رہے ہیں۔

Marfat.com

نبی پاک ﷺ کی کچھ پیشین گوئیاں

خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی پیشین گوئی

ایک مرتبہ ایک خاتون کسی مسئلہ کے سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا ''ابھی آپ واپس چلی جائیں اور پھر کسی وقت تشریف لائیے گا'' انہوں نے عرض کیا ''اگر میں آپ سے ملاقات نہ کرسکوں تو پھر میں مسائل کے حل کے لئے کس کے پاس جاؤں؟'' وہ خاتون درحقیقت آپ ﷺ کے وصال کے بعد کی صورتحال کے بارے میں پوچھنا چاہتی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر آپ مجھ سے ملاقات نہ کرسکیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جائیں'' (۱)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس فرمان کے بعد خلافت گویا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے طے ہوگئی۔

جب نبی کریم ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے لئے باقاعدہ کچھ لکھوانے کا ارادہ فرمایا تو اس خیال سے اس کو ترک فرما دیا کہ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مقام علم ودانش، آپ کے فضائل ومناقب اور اسلام کے لئے آپ کی قربانیوں سے اچھی طرح واقف ہیں، لہٰذا خلافت کے سلسلے میں وہ سوائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کسی کو ترجیح نہ دیں گے۔

خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد گرامی بھی ملتا ہے:

((یابی اللہ والمؤمنون الا أبا بکر)) (۲)

''اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان ابوبکر کے سوا کسی پر راضی نہ ہوں گے''

اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا:

((بالذین من بعدی أبی بکر و عمر))

''میرے بعد ان دونوں ابوبکر اور عمر کی اتباع کرنا''

اسی ارشاد نبوی کے مطابق رسول اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور ان کے بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب کئے گئے اور حضور ﷺ کی بات پوری طرح ثابت ہوئی اور حضور ﷺ کی صداقت اپنی تمام حقیقتوں کے ساتھ عالم انسانیت کے سامنے آشکارا ہوگئی۔

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب الاحکام، ۹۳، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، ٤٤

(۲) صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، ٤٤

Marfat.com

فتحِ مصر کی پیشین گوئی

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب تم ملک مصر کو فتح کرو تو قبطی قوم کے ساتھ اچھا سلوک کرنا''

ملک مصر کو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ۲۰ ہجری میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فتح کیا گیا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عنقریب تم ایک ایسی سرزمین کو فتح کرو گے جس کا قیراط بہت مشہور ہے، (اس سے مراد سرزمین مصر ہے) جب تم اسے فتح کرلو تو وہاں کے باسیوں سے اچھا سلوک کرنا، کیونکہ ان کے ساتھ رشتہ داری کا تعلق بھی ہے اور ذمیت کا بھی'' (۱)

فتح روم وفارس کی پیشین گوئی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جب قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی دوسرا قیصر نہ بن سکے گا جب کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور عنقریب تم ان دونوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکل کر تقسیم کرو گے'' (۲)

یہ ارشاد نبوی ﷺ بھی حرف بحرف پورا ہوا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانوں میں بتدریج ملک شام اور جزیرہ کے تمام علاقے قیصر روم (ہرقل) کے ہاتھ سے نکل گئے اور اس کی حکومت صرف روم کے بعض علاقوں تک محدود ہوگئی۔ حالانکہ اہل عرب اس بادشاہ کو قیصر کا لقب دیتے تھے اور اس کی حکومت روم کے ساتھ ساتھ ملک شام اور جزیرہ پر بھی قائم تھی۔ اس حدیث مبارکہ میں اہل شام کے لئے بشارت عظمیٰ ہے کہ شاہ روم کا دوبارہ شام پر قبضہ ابدالآباد قیامت تک بھی نہ ہوگا۔ اور یہ حدیث ہم انشاء اللہ عنقریب سند ومتن کے ساتھ ذکر کریں گے۔

اسی طرح کسریٰ کی مملکت کا اکثر حصہ تو دورِ فاروقی ہی میں اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا اور بقیہ دورِ عثمانی میں مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ تمام تر فتوحات ۲۳ ہجری تک پایۂ تکمیل کو پہنچ گئیں۔ اور کسریٰ سے متعلق کلام انتہائی شرح وبسط کے ساتھ ہم اس سے پہلے کر چکے ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ کا نامہ مبارک اس کے پاس پہنچا تو اس نے اُسے چاک کر دیا۔ جب آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ نے اس کے حق میں بددعا فرمائی:

''اللہ تعالیٰ تیرا ملک بھی اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دے''

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی اس دعا کو قبول فرمایا اور کسریٰ پہلے اپنی سلطنت اور پھر زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔

شہادتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ، فتنوں کی ابتداء ثابت ہوگی

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے دریافت

(۱) صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، ٤٤

(۲) صحیح البخاری، کتاب الأیمان والنذور ۸۳

Marfat.com

فرمایا ''رسول اللہ ﷺ کی وہ احادیث جو آنے والے فتنوں سے متعلق ہیں تم میں سے سب سے زیادہ کس کو یاد ہیں؟'' میں نے عرض کیا ''مجھے یاد ہیں'' انہوں نے فرمایا ''تم بڑے جرأت منداور بہادر آدمی ہو، وہ احادیث بیان کرو'' میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''انسان کے اہل وعیال، اس کے مال، اس کی جان، اس کی اولاد اور اس کے پڑوسیوں کے ذریعے اس کی آزمائش کی جاتی ہے کہ ان کے حقوق ادا کرتا ہے یا نہیں، اگر ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوئی کمی رہ جائے تو نماز، صدقہ، اچھے کام کا حکم دینا اور برے کام سے روکنا اس کا کفارہ بن جاتے ہیں''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا ''میرا یہ مطلب نہیں بلکہ میں وہ فتنے مراد لے رہا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح یکے بعد دیگرے اور ہلاک کرنے والے ہوں گے'' میں نے عرض کیا ''اے امیر المؤمنین! آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''اللہ تجھ پر رحم فرمائے، یہ بتاؤ کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟'' میں نے کہا کہ ''توڑا جائے گا'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''پھر تو وہ کبھی بھی بند نہ ہوگا''

راوی فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ سے عرض کیا کہ کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس دروازے کو جانتے تھے؟ حضرت حذیفہ نے کہا کہ ہاں! میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی ہے جس میں کچھ غلطی نہیں ہے۔

شفیق بن سلمہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس دروازے کے متعلق پوچھنے سے ڈر رہے تھے۔ ہم نے اپنے ساتھی حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ ''آپ اس دروزاے کے بازے میں ان سے سوال کریں'' چنانچہ مسروق نے سوال کیا تو حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ ''اس دروازے سے مراد خود حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں''

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ۲۳ ہجری میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد لوگوں کے درمیان فتنے پڑے اور یہ شہادت لوگوں میں انتشار و اختراق کا سبب بن گئی۔ (۱)

شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کی پیشین گوئی

نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جنتی ہونے اور ان پر مشکل حالات آنے کی پیشین گوئی فرمائی تھی۔ چنانچہ ان پر سخت اور مشکل حالات آئے۔ اور وہ خلیفہ ہونے کے باوجود گھر میں محصور کر دیئے گئے۔ ہم شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واقعہ کو اس کی تفصیلی جزئیات کے ساتھ بیان کر چکے ہیں۔

اس المناک موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انتہائی صبر کا مظاہرہ فرمایا اور اللہ پر اپنا معاملہ چھوڑ کر جام شہادت نوش فرما گئے۔ اس بارے میں ہم وہ احادیث ذکر کر چکے ہیں جو مکمل طور پر سچی ثابت ہوئیں۔ اسی طرح ہم نے جنگ جمل اور جنگ صفین سے متعلق احادیث اور ان جنگوں میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کو بھی تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔

(۱) صحیح البخاری، کتاب الفتن ۹۲، صحیح مسلم، کتاب الفتن و أشراط الساعة ۵۲،

Marfat.com

اس ساری ترتیب وتالیف میں اللہ کی مدد پر ہمارا بھروسہ ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوں گے

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے متعلق حضور ﷺ کی احادیث بھی حضور ﷺ کی ان احادیث میں سے ہیں جنہیں آپ ﷺ کی سچی پیشین گوئیوں میں سے قرار دیا گیا ہے۔ شہادت عمار رضی اللہ عنہ سے متعلق آپ کی پیشین گوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خوارج کی بغاوت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ان کی سرکوبی کے بارے کچھ احادیث نقل کی گئی ہیں جنہیں ہم ذکر کر چکے ہیں۔

ان احادیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر بھی آیا ہے جو ہم اس حدیث کے مختلف طرق اور الفاظ کے ساتھ وہاں بیان کر چکے ہیں۔

تیس سال بعد دورِ ملوکیت

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے ''خلافت میرے بعد تیس سال تک ہوگی اور اس کے بعد بادشاہت ہوگی'' (۱)

یہ تیس سال چاروں خلفاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور چھ ماہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ملا کر پورے ہو جاتے ہیں۔ ان کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر سب نے بیعت کر لی اور اس سال کو عام الجماعۃ (اتفاق کا سال) کہا جاتا ہے۔

اس موضوع پر تفصیلی بحث ہم کر چکے ہیں۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ذریعے مسلمانوں کی صلح

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا (جس وقت حضور ﷺ نے یہ بات فرمائی حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ منبر پر آپ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے) ''یہ میرا سردار بیٹا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو منتشر بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا''

حضور ﷺ کی بیان فرمودہ یہ پیشین گوئی بھی حسب معمول حرف بحرف پوری ثابت ہوئی۔

سمندری جہاد میں حضرت امّ حرام رضی اللہ عنہا کی شہادت

حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''مسلمانوں کی دو جماعتیں سمندری جہاد میں حصہ لیں گے اور پہلی جماعت میں امّ حرام بھی شریک ہوں گی''

---

(۱) مسند أحمد (۵/۲۲۰/۲۲۱)

۲۷ ہجری میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے قبرص پر چڑھائی کی اجازت طلب کی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں اس کی اجازت دے دی، چنانچہ انہوں نے مجاہدین کو جہازوں میں سوار کرایا اور قبرص پر چڑھائی کر کے اسے فتح کر لیا۔ حضرت امّ حرام رضی اللہ عنہا اس غزوہ میں شہید ہوئیں، وہ حضرت معاویہ کی زوجہ فاختہ بنت قرضہ کے ہمراہ تھیں۔

دوسرا سمندری جہاد ۵۲ ہجری میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا جس میں انہوں نے اپنے بیٹے یزید بن معاویہ کو امیر بنا کر قسطنطنیہ پر چڑھائی کے لئے بھیجا تھا۔ اس معرکہ میں کبار صحابہ میں سے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن یزید رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، وہاں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور انہوں نے امیر لشکر یزید بن معاویہ کو وصیت فرمائی تھی کہ یہاں سے جتنا دور لے جا سکتے ہو لے جاؤ اور وہاں گھوڑوں کے گذرنے کی جگہ دفن کرنا۔ چنانچہ یزید نے ان کی وصیت پر عمل کیا۔

حضرت امّ حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''میری امت کی پہلی جماعت جو سمندر میں جہاد کرے گی، ان پر جنت واجب ہے'' حضرت امّ حرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! کیا میں ان میں شامل ہوں گی؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں تم بھی ان میں شامل ہو گی'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''میری امت کا وہ پہلا گروہ جو قیصر کے شہر پر حملہ کرے گا اس کی مغفرت کر دی گئی ہے'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! کیا میں ان میں شامل ہوں گی؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! تم اس لشکر میں شامل نہ ہو گی''

لشکر اسلام کی سندھ اور ہندوستان تک رسائی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے سچے دوست رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس امت کے لشکر سندھ اور ہندوستان کی طرف بھیجے جائیں گے'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں نے اس جہاد کو پا لیا اور اس میں شہید ہو گیا تو یہ سعادت ہے اور اگر لوٹ آیا تو میں آزاد کردہ ابو ہریرہ ہو جاؤں گا، اور میرا ربّ مجھے اس غزوہ میں شرکت کی وجہ سے جہنم سے نجات دے چکا ہو گا'' (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہم سے غزوۂ ہند کا وعدہ فرمایا تھا۔ اور اگر میں اس میں شہید ہو گیا تو میں بہترین شہید بن جاؤں گا اور اگر زندہ لوٹ آیا تو میں آزاد ابو ہریرہ ہوں گا، یعنی جہنم کی آگ سے آزاد ہو جاؤں گا۔

مسلمانوں نے ہندوستان پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں ۴۴ ہجری میں جہاد کیا تھا، وہاں بہت سے اہم واقعات بھی پیش آئے جنہیں ہم تفصیل سے بیان کر چکے ہیں۔

ان کے علاوہ غزنی کے عظیم بادشاہ سعید محمود بن سبکتگین نے بھی ہندوستان میں جہاد کیا تھا اور وہاں عظیم الشان کارنامے انجام دیئے۔ سومنات جیسا بڑا مندر اور بُت توڑا وہاں کے سونے اور تلواروں کو لے کر صحیح سلامت غزنی پہنچا۔

بنو امیہ کے نائبین نے سندھ اور چین کے کچھ حصوں میں ترکوں سے جنگیں لڑیں اور ''قال اعظم'' نامی بادشاہ کو شکست فاش دی، اس کی افواج کو تہس نہس کیا اور ان کے اموال اور وسائل پر قبضہ کر لیا تھا۔

اس بارے میں بھی احادیث نبویہ روایت ہیں جن میں کچھ کا ہم اختصار کے ساتھ یہاں تذکرہ کرتے ہیں۔

(۱) سنن النسائی، کتاب الجہاد ۲۵

Marfat.com

ترکوں سے جنگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم بالوں کی جوتیاں پہننے والی قوم سے جنگ نہ کرلو اور جب تک تم چھوٹی ناک، لال چہرے اور چھوٹی آنکھوں والے ترکوں سے جنگ نہ لڑلو۔ گویا کہ ان کے چہرے ضرب لگی ہوئی ڈھال کی طرح ہیں۔ اور تم اچھے لوگوں کو اس بات کے شدید مخالف پاؤ گے۔ یہاں تک کہ وہ اس میں داخل ہو جائیں۔ اور لوگوں کی مختلف اقسام ہیں۔ ان کے جاہلیت کے اچھے لوگ اسلام کے بھی اچھے لوگ ہوں گے۔ تم پر عنقریب ایک ایسا زمانہ آنے والا کہ لوگ اس بات کی خواہش کریں گے مجھے دیکھ لیں خواہ اس کے بدلے انہیں اپنا مال اور اپنے اہل وعیال ہی کیوں نہ قربان کرنے پڑ جائیں'' (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم عجم کے خور اور کرمان سے جنگ نہ کرلو، جن کے چہرے لال اور ناک چھوٹی ہوگی۔ ان کے چہرے دھنسی ہوئی تلوار کی طرح اور ان کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی''

حضرت عمر بن ثعلب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم چوڑے چہرے والوں سے قتال کرو گے گویا کہ ان کے چہرے بہت زیادہ دھنسی ہوئی ڈھال ہیں''

اس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ترکوں سے لڑیں گے اور ان پر فتح حاصل کر کے مال غنیمت اور قیدی حاصل کریں گے۔ حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب نشانی ہے تو اسے قیامت کے قریب واقع ہونا چاہئے تھا پس اس طرح یہ جنگ ایک مرتبہ پھر ہوگی اور اس کے بعد یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا، ان باتوں کا تذکرہ آنے والا ہے۔

اگر یہ مطلقاً قیامت کی نشانی ہے تو پھر صرف واقع ہونا ضروری ہے چاہے پہلے ہو یا بعد میں۔ یہی بات احادیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ تفصیلی تذکرہ بعد میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

مسلمانوں کی حکومت، نوجوانوں کے ہاتھ میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''میری امت کی ہلاکت نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی'' (۲)

راوی فرماتے ہیں کہ جب بنو مروان کو اقتدار مل گیا تھا تو میں اپنے والد کے ساتھ ان کے پاس جایا کرتا تھا۔ وہ بعض نوعمر لڑکوں کے ہاتھوں پر بیعت کر رہے ہوتے تو میں ان سے کہتا ''کیا تمہارے یہ اہل اقتدار اس قول کے مطابق نہیں ہو گئے جو میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ ''یہ بادشاہ ایک دوسرے کے مشابہ ہیں''

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب الجهاد ٥٦، صحیح مسلم، کتاب الفتن وأشراط الساعة ٥٢، سنن ابن ماجه، کتاب الفتن ٣٦.

(۲) صحیح البخاری، کتاب الفتن ٩٢.

Marfat.com

ایک حدیث بنوثقیف کے ایک کذاب اور ایک درندہ صفت شخص کے بارے میں بھی گزری ہے، بنوثقیف کا کذاب تو ''مختار بن ابی عبید ثقفی'' تھا جو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کوفہ میں نمودار ہوا۔ بنوثقیف کا درندہ صفت شخص حجاج بن یوسف ثقفی تھا جس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کو شہید بھی کیا تھا۔

اسی طرح ایک حدیث کالے جھنڈوں کے بارے میں آئی، یہ جھنڈے بنوعباس لے کر آئے تھے جب انہوں نے ۱۳۲ ہجری میں مروان بن محمد بن مراد بن حکم بن ابوالعاص سے خلافت چھین کر بنوامیہ کی خلافت کا خاتمہ کر دیا تھا۔ یہ مروان اپنے زیادہ پسینہ اور جفاکشی کی وجہ سے ''مروان الحمار'' اور جعد بن درہم معتزلی کا شاگرد ہونے کی وجہ سے ''مروان جعدی'' کے القابات سے مشہور تھا۔ یہ بنوامیہ کا آخری خلیفہ تھا۔

اسی طرح سفاح کے بارے میں بھی ایک واضح حدیث آتی ہے جسے مسند احمد میں نقل کیا گیا ہے۔ سفاح سے مراد ابوالعباس عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب ہے جو بنوعباس کا پہلا خلیفہ تھا۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو نبوت اور رحمت سے شروع فرمایا ہے اور عنقریب خلافت اور رحمت ہوگی اور عزت و حرمت بھی اور ظلم و فساد والی ملوکیت بھی، امت میں فساد ہوگا اور لوگ شرمگاہوں، شراب اور ریشم کو حلال کر لیں گے اور ان کاموں میں ایک دوسرے کی مدد بھی کریں گے اور انہیں اس حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ وقت پورا کر کے اپنے رب سے جا ملیں''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء کرام کے بعد خلفاء ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کریں گے اور اللہ کے بندوں کے درمیان انصاف کریں گے۔ پھر ان کے بعد بادشاہ ہوں گے جو انتقام پرست ہوں گے، لوگوں کو قتل کریں گے اور مال کی محبت میں زندگی گزاریں گے۔ لہٰذا کچھ لوگ برائی کو مٹانا چاہیں گے۔ کچھ لوگ زبان سے اور کچھ دل سے مگر ان تین درجات کے علاوہ کچھ ایمان نہ ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے انبیاء مسلسل آتے رہے، اگر ایک نبی کی وفات ہو جاتی تو دوسرا نبی اس کے بعد بنا دیا جاتا اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا البتہ خلفاء بہت ہوں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! پھر ہمارے لئے آپ کا حکم کیا ہے؟ فرمایا کہ پہلے ان کے ہاتھ پر کی گئی بیعت سے وفا کرنا اور ان کا حق ادا کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے رعیت کے بارے میں پوچھے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں جو اس کی سنت اور طریقے پر چلتے ہیں پھر ان حواریوں کے بعد ناخلف لوگ آجاتے ہیں جن کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ جو باتک ہتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے اور ایسے کام کرتے ہیں جو ناپسندیدہ اور ناقابل عمل ہوتے ہیں۔

بارہ قریشی خلفاء امت مسلمہ کے حکمران ہوں گے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بارہ خلیفہ ہوں گے جو سب کے سب قریشی ہوں گے'' (۱)

() صحیح البخاری، کتاب الأحکام ۹۳، صحیح مسلم، کتاب الامارۃ ۳۳

Marfat.com

سنن ابی داؤد میں حضرت جابر سے ہی روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ دین اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ بارہ خلیفہ ہوں''

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ امت اپنی حالت پر اس وقت تک برقرار رہے گی اور دشمنوں پر غالب رہے گی جب تک ان میں بارہ خلیفہ نہ گذر جائیں جو سب قریشی ہوں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ''پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اس کے بعد ''فرج'' ہوگا'' (۱)

واضح رہے کہ ان دونوں حدیثوں میں جن میں بارہ خلفاء کا تذکرہ ہے یہ وہ بارہ حضرات نہیں جن کے متعلق اہل تشیع امامت کا عقیدہ رکھتے ہیں، اہل تشیع ان کے بارے میں جھوٹ اور بہتان سے کام لیتے ہیں اور ان کے معصوم ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان بارہ بزرگوں میں سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی اور بزرگ نہ تو خلیفہ بنے اور نہ ہی کسی علاقے یا شہر کے سربراہ بنے جبکہ حدیث میں لفظ ''خلفاء'' آیا ہے۔ جس سے مراد کسی علاقے یا گروہ کا سردار ہے۔

یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ ان سے وہ بارہ خلفاء بھی مراد نہیں جو نبی کریم ﷺ کے بعد سے مسلسل آئے اور بنوامیہ کے دور میں پہنچ کر بارہ مکمل ہوتے ہیں۔

ان اولین بارہ خلفاء کے مراد نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، نبی پاک ﷺ نے فرمایا ''میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی'' (۲)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے اس بات کی تردید ہو جاتی ہے کہ حضرت جابر کی روایت میں مذکورہ بارہ خلفاء سے مراد حضور ﷺ کے بعد آنے والے اولین بارہ خلفاء ہیں۔

واضح رہے کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی تشریح کو راجح قرار دیا ہے کہ اس حدیث میں ذکر کردہ خلفاء سے مراد یہی بارہ خلفاء ہیں۔ ہم نے اس موضوع پر دلائل النبوۃ میں خوب بحث کی ہے اب اسے دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو حضرات دیکھنا چاہیں وہی دیکھ لیں۔

یہ جو بارہ خلفاء ہیں ان میں سے چار تو خلفاء اربعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، اسی طرح حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ بھی ان میں شامل ہیں۔ بعد کے دور میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ جیسا کہ اکثر ائمہ اور جمہور امت کا موقف ہے۔

اسی طرح چند خلفاء، خلفاءِ بنوعباس میں پائے جاتے ہیں اور باقی آئندہ زمانوں میں آنے والے ہیں۔ یہاں تک ان میں حضرت مہدی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہوں گے۔ جن کی بشارت احادیث میں آئی ہے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق سے آگے آنے والا ہے۔

یہ رائے دیگر اہل علم نے بھی اختیار کی ہے۔

---

(۱) ''فرج'' کا معنی یہ ہے کہ مسلمان فرقہ بندی اور شدید اختلافات کا شکار ہو جائیں گے اور ان کی صفوں اور جماعتوں میں ضعف اور کمزوری غالب آجائے گی۔ اور مسلمانوں کو باہمی تعلق ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے گا۔

(۲) سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی الخلافة، رقم: ۲۲۲۷

Marfat.com

دوسو سال بعد!

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((الآیات بعد المائتین))(۱)

''نشانیاں دوسو سال کے بعد ظاہر ہوں گی''

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی نقل کیا ہے۔ لیکن یہ روایت صحیح نہیں۔

اگر اس روایت کو صحیح مان لیا جائے تو اس سے مراد ''خلق قرآن'' کا وہ عظیم الشان فتنہ ہوگا جس کے بسبب حضرت امام احمد بن حنبل اور دوسرے محدثین کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دوسو سال بعد تم میں سے بہترین شخص وہ ہوگا جو خفیف الحاذ ہو'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ! خفیف الحاذ کون ہوگا'' آپ ﷺ نے فرمایا ''خفیف الحاذ وہ شخص ہوگا جس کی نہ اولاد ہو اور نہ کوئی اہل وعیال''(۲)

بہترین زمانے

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''بہترین ازمانہ میرا زمانہ ہے اور پھر اس کے بعد والے''

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''مجھے یاد نہیں کہ اس کے بعد آپ ﷺ نے دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا''

پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''پھر تمہارے بعد ایسے لوگ آجائیں گے جو قسم! کھائیں گے مگر پوری نہیں کریں گے، خیانت کریں گے، امانت داری نہیں کریں، نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے''(۳)

واضح رہے کہ یہ بات بھی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں کہ نبی پاک ﷺ نے قیامت کے دن کی تحدید فرمادی ہو۔ البتہ آپ ﷺ نے قیامت کی علامات، اشراط اور امارات کا ذکر فرمایا ہے جن کا ذکر ان شاء اللہ آگے آجائے گا۔

سرزمینِ حجاز میں آگ کی پیشین گوئی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک ارض حجاز سے ایسی آگ نہ نکلے جس کی وجہ سے مقام بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں تک روشن ہوجائیں گی''

شیخ شہاب الدین ابوشامہ جو کہ اپنے زمانے میں محدثین کے استاذ اور مؤرخین کے شیخ مانے جاتے تھے فرماتے ہیں کہ ۶۵۴ ہجری میں جمعہ کے دن پانچ جمادی الثانیہ کو مدینہ کی بعض وادیوں میں سے آگ نکلی، جس کی لمبائی چار فرسخ اور چوڑائی چار میل تھی، وہ چٹانوں پر

(۱) سنن ابن ماجه، رقم:٤٠٥٧

(۲) الفتح الكبير(٢/١٠١)

(۳) مسند أحمد(١/٣٧٨)

Marfat.com

بہتی آئی یہاں تک کہ اس آگ نے انہیں پگھلے ہوئے سیسے کی طرح کر دیا اور پھر کالے کوئلے کی طرح کر کے چھوڑا، اس کی روشنی اتنی زیادہ تھی کہ لوگ اس آگ کی روشنی میں مقام تیماء تک سفر کر لیتے تھے، یہ آگ تقریباً ایک ماہ تک رہی۔

مدینہ کے عوام نے اس واقعہ کو محفوظ کیا اور وہاں کے شعراء نے اس واقعہ کے بارے میں اشعار بھی کہے ہیں۔

مجھے دمشق کے قاضی القضاۃ صدر الدین علی بن قاسم حنفی نے بتایا ہے کہ ان کے والد جو مقام بصریٰ میں مدرس تھے، انہیں ایک دیہاتی نے اس واقعہ کی صبح کو بتایا کہ اس کے علاقہ کے لوگوں نے حجاز کی اس آگ کی روشنی میں مقام بصریٰ کے اونٹوں کی گردنوں کا مشاہدہ کیا تھا۔

قیامت تک کے حالات کا بیان

حضرت ابوزید انصاری فرماتے ہیں کہ ''رسول ﷺ ہمیں فجر کی نماز پڑھا کر منبر پر تشریف لائے اور ظہر تک پھر عصر اور پھر مغرب کی نماز تک منبر پر خطاب فرمایا اور ہمیں آنے والے واقعات کے بارے میں بتایا، ان تمام باتوں کا زیادہ علم ان حضرات کو حاصل ہوا جن کا حافظہ اچھا تھا'' یعنی انہوں نے حضور ﷺ کی زیادہ باتوں کو یاد رکھا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ایک دن نبی کریم ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور ابتداء آفرینش سے لے کر آخر تک کے حالات و واقعات ہمیں سنائے یہاں تک کہ اہل جنت اور اہل جہنم کے اپنے اپنے ٹھکانے میں داخل ہو جانے تک کے تمام حالات سنائے یہ حالات ہم میں سے بعض کو یاد رہے اور بعض کو بھول گئے''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے سوائے قیامت کے دن کی تعیین کے آپ ﷺ نے کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی جو بیان نہ فرمائی ہو، کچھ باتیں ہمیں یاد رہیں اور کچھ ہم بھول گئے۔ آپ ﷺ کے صحابہ کو وہ بات اس طرح یاد رہیں کہ جب ان میں سے کوئی بات پیش آئے تو یاد آجاتی تھی، جیسے کوئی شخص کسی کا چہرہ جانتا ہو اور پھر بہت عرصے کے بعد اسے دیکھے تو دیکھتے ہی یاد آجاتا ہے کہ اس شخص سے پہلے بھی ملاقات ہوئی ہے''

دنیا کی قلیل عمر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور پھر سورج کے غروب ہونے تک بیان فرمایا اور اس میں آپ نے کوئی ایسی بات نہ چھوڑی جو قیامت تک پیش آنی تھی۔ یاد رکھنے والوں نے یاد رکھا اور بھولنے والے بھول گئے۔ آپ ﷺ نے اس بیان میں یہ بات بھی ارشاد فرمائی:

''اے لوگو! یہ دنیا میٹھی اور سرسبز ہے، اللہ نے تمہیں یہاں بسایا ہے اور دیکھ رہا ہے کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو، دنیا سے بچو اور عورتوں کے فتنہ سے بچو''

جب سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''دنیا کے ختم ہونے میں اتنا وقت باقی ہے جتنا سورج غروب ہونے میں باقی ہے''

قیامت کی تعیین اور دنیا کی تحدید پر مشتمل اسرائیلی روایات، ایک نظر میں

جس طرح دنیا کے گزرے ہوئے زمانے کا کسی کو علم نہیں ہے اسی طرح یہ اندازہ لگانا بھی ممکن نہیں کہ دنیا کی کتنی عمر باقی ہے۔ بعض اسرائیلی روایات اور بعض کتابوں میں گزرے ہوئے زمانے کی سینکڑوں اور ہزاروں سالوں میں تعیین کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن علماء نے صراحۃً بیان فرمادیا ہے کہ یہ روایات اور اندازے محض اٹکل اور ظن کا نتیجہ ہیں اور ان کا یقین وحقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

قیامت کی تعیین کے بارے میں عام طور پر ایک حدیث نقل کی جاتی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:

((الدّنیا جمعة من جُمَعِ الآخرة))

''دنیا آخرت کے جمعوں میں سے ایک جمعہ ہے''

اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح وہ تمام احادیث جن میں قیامت کے دن کی تعیین کی گئی ہے ان کی سند کو صحیح قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس لئے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا إِلَى رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَخْشَاهَا كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا﴾ (۱)

''(اے پیغمبر! لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ سو تم اس کے ذکر سے کس فکر میں ہو؟ اس کا منتہا (یعنی واقع ہونے کا وقت) تمہارے پروردگار ہی کو معلوم ہے۔ جو شخص اس سے ڈر رکھتا ہے تم تو اسی کو ڈر سنانے والے ہو۔ جب وہ اس کو دیکھیں گے تو ایسا خیال کریں گے کہ گویا دنیا میں صرف ایک شام یا صبح رہے تھے''

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾(۲)

''یہ لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کے واقع ہونے کا وقت کب ہے۔ کہہ دو اس کا علم تو میرے پروردگار ہی کو ہے۔ وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کردے گا۔ وہ آسمانوں اور زمین میں ایک بھاری بات ہوگی اور ناگہاں تم پر آجائے گی۔ یہ تم سے اس طرح دریافت کرتے ہیں کہ گویا تم اس سے بخوبی واقف ہو۔ کہو کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے''

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

(۱) النازعات:۴۲۔۴۶

(۲) الأعراف:۱۸۷

﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ﴾(۱)

''قیامت قریب آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ﴾(۲)

''لوگوں کا حساب یعنی اعمال کا وقت نزدیک آ پہنچا ہے اور وہ غفلت میں پڑے اس سے منہ پھیر رہے ہیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ﴾(۳)

''اللہ کا حکم یعنی عذاب گویا آ ہی پہنچا تو کافرو اس کے لئے جلدی مت کرو''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ﴾(۴)

''جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کے لئے جلدی کر رہے ہیں۔ اور جو مومن ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے''

احادیث میں بھی قرب قیامت کا تذکرہ ملتا ہے۔ ایک صحیح حدیث میں آتا ہے کہ نبی پاک ﷺ نے دو انگلیوں کو ملایا اور فرمایا ''مجھے اور قیامت کو اس طرح ملا کر بھیجا گیا ہے''(۵)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ''ممکن تھا قیامت مجھ سے پہلے ہی آ جاتی''

قیامت میں انسان اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

ایک مرتبہ ایک دیہاتی شخص نے نبی کریم ﷺ سے قیامت کے بارے میں عرض کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''قیامت تو جب بھی آئے گی لیکن تم یہ بتاؤ کہ تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟'' اس شخص نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! میں نے بہت سے نمازوں اور اعمال کے ذریعے تو تیاری نہیں کی، البتہ ایک بات ہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں'' آپ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن تو ان کے ساتھ ہوگا جن سے محبت کرتا ہے''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد مبارک سے ہمیں جتنی خوشی ہوئی اور کسی بات سے اتنی خوشی نہ ہوئی

---

(۱) القمر:۱

(۲) سورة الأنبياء:۱

(۳) النحل:۱

(٤) الشوریٰ:۱۸

(٥) مسند أحمد(۲/۵۰)

Marfat.com

کیونکہ ہم حضور ﷺ سے بہت محبت کرتے ہیں'' (۱)

جو مر گیا اس کی قیامت قائم ہوگئی

ایک مرتبہ کسی نے نبی پاک ﷺ سے قیامت کے بارے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی، آپ ﷺ نے ایک لڑکے کو دیکھا اور فرمایا ''یہ لڑکا بڑھاپے کو نہ پہنچے گا کہ تمہاری قیامت قائم ہو جائے گی'' (۲)

حضور ﷺ کے اس قول کا معنی یہ ہے کہ جب یہ لڑکا بڑھاپے کو پہنچے گا تو اس وقت تک تم سب مر چکے ہو گے اور جو شخص مر جائے وہ آخرت کے حکم میں داخل ہو جاتا ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے:

''من مات فقد قامت قیامته''

''جو مر گیا اس کی قیامت قائم ہوگئی''

البتہ وہ ساعت جب ساری انسانیت اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک میدان میں جمع ہوگی اس کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ جیسا کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿إِنَّ اللّٰهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ (۳)

''اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور ہی حاملہ کے پیٹ کی چیز کو جانتا ہے کہ نر ہے یا مادہ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی۔ بے شک اللہ ہی جاننے والا اور خبردار ہے''

ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نے ایک دیہاتی کی شکل میں آ کر آپ ﷺ سے اسلام، ایمان اور پھر احسان کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے ان تمام باتوں کا جواب دیا۔ پھر انہوں نے قیامت کے بارے میں سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((ما المسئول عنها بأعلم من السائل))

''جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اس بارے میں سائل سے زیادہ نہیں جانتا''

اس پر انہوں نے عرض کیا ''پھر مجھے قیامت کی نشانیوں سے آگاہ فرما دیجئے''

آپ ﷺ نے انہیں قیامت کی نشانیوں سے روشناس فرمایا جس کا تفصیلی بیان آ رہا ہے۔

☆☆☆

---

(۱) صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، رقم:٤٥

(۲) صحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، رقم:٥٢

(۳) لقمان:٣٤

Marfat.com

قرب قیامت کے فتنے

احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں

حضرت حذیفہ یمانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ رسول اکرم ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے اور میں شر کے بارے میں سوال کیا کرتا تھا، کیونکہ مجھے خوف تھا کہ کہیں میں شر میں مبتلا نہ ہو جاؤں، چنانچہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا ''یارسول اللہ! ہم لوگ پہلے جاہلیت اور شر میں مبتلا تھے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی خیر عطا فرمائی، کیا اس خیر کے بعد پھر کبھی شر آئے گا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں، اس خیر کے بعد پھر شر آئے گا''

میں نے عرض کیا ''کیا اس شر کے بعد پھر خیر آئے گی؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں اس شر کے بعد خیر تو آئے گی لیکن اس خیر میں اخلاص کی کمی ہوگی''

میں نے عرض کیا ''اس میں اخلاص کی کمی کیا صورت ہوگی؟''

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''لوگ میرے راستے سے ہٹ کر زندگی گزاریں گے''

میں نے عرض کیا ''کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں، اس خیر کے بعد پھر شر آئے گا، جہنم کے دروازے پر کھڑے ہوئے لوگ دوسروں کو اپنی طرف بلائیں گے اور جب کوئی ان کے پاس جائے گا تو وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے''

میں نے عرض کیا ''مجھے ان لوگوں کی کوئی نشانی بتا دیجئے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ ہمارے قبیلے سے ہوں گے اور ہماری زبان بولیں گے''

میں نے عرض کیا ''اگر میں ان لوگوں کے زمانے تک پہنچ جاؤں تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ مضبوطی سے جڑے رہنا''

میں نے عرض کیا ''اگر مسلمانوں کی جماعت اور ان کا امام ہی نہ ہو تو پھر میرے لئے کیا حکم ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''تمام فرقوں سے الگ رہنا اور اگر کسی درخت کی جڑ میں بھی پناہ مل سکے تو وہیں رہنا یہاں تک کہ تمہیں موت

Marfat.com

آجائے اور تم میرے طریقۂ زندگی پر کاربند ہو"

اسلام اجنبیت کی طرف لوٹے گا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اسلام اجنبی حالت میں شروع ہوا تھا اور دوبارہ اجنبیت کی طرف لوٹے گا جیسا کہ شروع میں تھا لہٰذا اجنبیوں اور غرباء لوگوں کے لئے خوشخبری ہے" کسی نے پوچھا "اجنبی اور غرباء کون لوگ ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "مختلف قبائل سے دور ہو کر زندگی گزارنے والے لوگ"

اختلافِ امت کا فتنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یہود ۷۱ فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوگی" (۱)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یہود ۷۱ فرقوں میں تقسیم ہوئے ان کا ایک فرقہ جنتی اور باقی ستر جہنمی ہیں، نصاریٰ بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے، ۷۱ جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں گیا، اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے! میری امت یقیناً ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوگی ایک فرقہ جنت میں اور باقی بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے"

کسی نے عرض کیا "یارسول اللہ! آپ کے خیال میں وہ جنتی فرقہ کون سا ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا "مسلمانوں کی جماعت"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بنی اسرائیل ۷۱ فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی اور ایک کے سوا سب جہنم میں جائیں گے، اور وہ ایک فرقہ مسلمانوں کی جماعت ہوگی"

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ خطبہ کے لئے تشریف لائے اور فرمایا "ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور یہ ارشاد فرمایا:

"تم سے پہلے اہل کتاب بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور یہ میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوگی، بہتر جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور وہ جنت میں جانے والا فرقہ مسلمانوں کی جماعت ہے"

مستدرک الحاکم میں مذکور ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جنتی فرقہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((ما أنا عليه اليوم وأصحابي))

"نجات دہندہ فرقہ وہ ہوگا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر مضبوطی سے عمل کرے"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ بات گزری ہے کہ ان فتنوں سے نجات وہ شخص پائے گا جو جماعت کی اتباع کرے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مکمل اطاعت کرے۔

---

(۱) المقاصد الحسنة، ص:۱۵۸

Marfat.com

امت محمدیہ ﷺ گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی، اگر تم کوئی اختلاف دیکھو تو تم پر سواد اعظم یعنی مسلمانوں کی بڑی جماعت کی اتباع لازم ہے'' (۱)

یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس حدیث کے ایک راوی معاذ بن رفاعہ سلامی کو بہت سے ائمہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

بعض روایات میں یہ الفاظ آئے ہیں:

((علیکم بالسواد الأعظم الحق وأهله))

''تم مسلمانوں کی بڑی جماعت کو لازم پکڑو وہی حق والے ہیں''

فتنوں کے زمانے میں گوشہ نشینی اختیار کیجئے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت اور ان کا کوئی امام نہ ہو تو پھر میں کیا کروں؟'' اس پر حضور ﷺ نے فرمایا ''تمام فرقوں سے الگ رہنا اور اگر کسی درخت کی جڑ میں بھی پناہ مل سکے تو وہیں رہنا یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے اور تم میرے طریقۂ زندگی پر کاربند ہو''

ایک صحیح حدیث کا تذکرہ ابھی ہوا ہے جس میں رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

''اسلام اجنبی حالت میں شروع ہوا تھا اور دوبارہ اجنبیت کی طرف لوٹے گا جیسا کہ شروع میں تھا لہٰذا اجنبیوں اور غرباء لوگوں کے لئے خوشخبری ہے''

ایک حدیث میں آتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک روئے زمین پر ایک بھی شخص اللہ اللہ کہنے والا باقی ہے''

ان احادیث کا منشا یہ ہے کہ جب فتنوں کا ظہور ہو جائے تو لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر کے گوشہ نشین ہو جانا ہی بہتر روش ہوگی۔

ایک حدیث میں نبی پاک ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے:

''جب تم دیکھو کہ بخل کی پیروی کی جارہی ہے، خواہشات کی اتباع کی جارہی ہے، ہر رائے والا شخص اپنی رائے کو سب سے بہتر اور اعلیٰ سمجھے بیٹھا ہے تو اپنے نفس کی فکر کرو اور لوگوں سے الگ تھلگ ہو جاؤ''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک وقت آئے گا کہ مسلمان کا بہترین مال بکریوں کا وہ ریوڑ ہوگا جسے لے کر وہ ان پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلا جائے جہاں خوب بارشیں برستی ہوں، اس طرح وہ اپنے دین کو فتنوں سے محفوظ رکھ سکے گا''

واضح رہے کہ ایسے وقت میں فتنوں سے بچنے کے لئے موت کی دعا بھی مانگی جاسکتی ہے اگرچہ عام حالات میں موت کی دعا مانگنا

(۱) كشف الخفاء (۲/۴۸۸)

Marfat.com

رست نہیں جیسا کہ صحیح احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

وت کی دعا مانگنا درست نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم نہ تو موت کی تمنا کرو اور نہ موت کی دعا مانگو کیونکہ موت کے بعد عمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے انسان زندگی میں ہی نیک اعمال کر سکتا ہے، اس لئے مومن کی عمر کا زیادہ ہونا بھلائی ہی بڑھائے گا'' (۱)

فتنوں کے وقت موت کی دعا مانگنے کے جواز کی دلیل مسند احمد کی حدیث ہے جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اس حدیث میں نبی پاک ﷺ کی یہ دعا نقل کی گئی ہے:

((اللهم انى أسألک فعل الخيرات وأن تغفر لى وترحمنى واذا أردتَ بقوم فتنة فتوفنى اليک غير مفتون اللهم انى أسئلک حبک وحب من يحبک وحب كل عمل يقربنى الى حبک))

''اے اللہ میں تجھ سے نیک اعمال کی انجام دہی کا سوال کرتا ہوں، اور یہ کہ تو میری مغفرت فرما دے اور مجھ پر رحم کر دے اور یہ کہ جب تو کسی قوم پر فتنے کا ارادہ کرے تو مجھے فتنہ میں مبتلا کئے بغیر اٹھا لے اور مجھے موت دے دے، اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور تیری محبت سے قریب کرنے والے ہر عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں''

ان احادیث سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب پوری روئے زمین پر یا زمین کے بعض حصوں پر مسلمانوں کی ایک جماعت بھی ایسی باقی نہ رہے گی جو حق پر قائم ہو۔

لم، علماء کی وفات سے اٹھایا جائے گا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ علم کو اچانک یوں نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے اندر سے علم کو کھینچ لے بلکہ علم کو علماء کی موت کی صورت میں اٹھائے گا، یہاں تک کہ روئے زمین پر کوئی عالم باقی نہ رہے گا اور لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا اور مقتدیٰ بنا لیں گے جو بغیر علم کے فتویٰ دیا کریں گے، وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''

ایک موقع پر نبی پاک ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ''میری امت میں ہمیشہ ایک ایسی جماعت موجود رہے گی جو حق پر قائم ہوگی، ان کی مخالفت کرنے والے ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور ان کے دشمن انہیں کوئی نقصان نہ دے سکیں گے، یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی اور وہ جماعت اسی طرح حق پر قائم رہے گی''

ہر صدی کے بعد مجدّد کی بعثت ہوگی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر سو سال کے بعد اس شخص

(۱) مسند أحمد (۲/۲۶۳)

کو بھیجے گا جو دین کی تجدید کرے گا''(۱)

ہر جماعت کا اپنے امام اور پیشوا کے بارے میں یہ خیال ہوا کرتا ہے کہ وہی اس صدی کے مجدد ہیں، اس معاملہ کی حقیقت تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں جبکہ حقیقت جو بظاہر نظر آرہی ہے وہ یہ ہے کہ اس فرمان کا مصداق ہر جماعت سے تعلق رکھنے والے اہل علم حضرات ہیں خواہ مفسرین ومحدثین ہوں، فقہاء ہوں، اہل نحو یا اہل لغت ہوں یا کوئی اور، وہ سب اس حدیث کا مصداق بن سکتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ جو الفاظ آئے ہیں:

''اللہ تعالیٰ علم کو اچانک یونہی نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے اندر سے علم کو کھینچ لے بلکہ علم کو علماء کی موت کی صورت میں اٹھائے گا''

ان سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایک مرتبہ کسی کو علم عطا کرنے کے بعد اس سے واپس نہیں لیا کرتے۔

کچھ علامات قیامت کا ذکر

ایک مرتبہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا'' کیا میں تمہیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی اور وہ بات میرے بعد تم سے کوئی اور بیان نہ کرے گا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے چند یہ ہیں کہ علم اٹھالیا جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، زنا کا رواج ہوگا، شراب کھلم کھلا پی جائے گی، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی ذمہ داری ایک مرد پر ہوگی''

قیامت کے قریب علم اٹھالیا جائے گا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا'' قیامت سے پہلے ایسا زمانہ آئے گا جس میں علم اٹھالیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، اور ''ہرج'' کی کثرت ہوگی'' آپ ﷺ سے پوچھا گیا'' ہرج کیا چیز ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہرج سے مراد قتل ہے''

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' اسلام کا اثر اس طرح آہستہ آہستہ ختم ہوتا چلا جائے گا جیسا کہ کپڑوں کے بیل بوٹے دھیرے دھیرے مندمل ہو جاتے ہیں،، یہاں تک کہ ایک وقت ایسا بھی آجائے گا کہ کسی کو روزہ، نماز اور دوسری اسلامی عبادات اور صدقے وغیرہ کے بارے میں کوئی علم نہ ہوگا۔ کتاب اللہ کو ایک رات میں بھلا دیا جائے گا، اس کے بعد زمین پر قرآن مجید کی ایک آیت بھی باقی نہیں رہے گی۔ اس وقت زمین پر بہت سے بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں کہا کریں گے کہ ہم نے اپنے ماں باپ کو کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھتے دیکھا تھا، اس کے علاوہ انہیں کچھ پتہ نہ ہوگا کہ نماز، روزہ، عبادات اور صدقہ کیا ہیں؟''

اس ارشاد کو سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ سوال کرنے کی کوشش کی مگر آپ ﷺ نے یہی جواب دیا، پھر تیسری مرتبہ فرمایا ''اس کلمہ کا پڑھنا ان کو جہنم سے نجات دلا دے گا''

---

(۱) ۔ المقاصد الحسنة، ص: ۱۲۱

Marfat.com

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں لوگوں سے علم اٹھالیا جائے گا یہاں تک کہ قرآن مجید کو سینوں اور مصاحف سے مٹا دیا جائے گا اور لوگ بغیر علم کے رہ جائیں گے۔ بوڑھے مرد وعورت کہا کریں گے کہ ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو لا الہ الا اللہ کہا کرتے تھے، پھر یہ بوڑھے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے لا الہ الا اللہ کہیں گے اور یہ کلمہ انہیں فائدہ پہنچائے گا۔ اگر چہ وہ اس کلمہ کے مقتضی پر عمل نہ کرتے ہوں گے اور ان کے پاس علمِ نافع بھی نہ ہوگا۔ اس کلمہ کے پڑھنے کی وجہ سے انہیں جہنم سے مکمل خلاصی نصیب ہو جائے گی، اس صورت میں ان کی نجات کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ ان افعال کے مکلّف ہی نہ تھے جو اس کلمہ کا تقاضا ہیں۔ واللہ اعلم

اس حدیث کا ایک معنی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کلمہ کی وجہ سے وہ ہمیشہ جہنم میں نہ رہیں گے جیسا کہ ایک حدیث قدسی میں آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((وعزّتی وجلالی لأخرجن من النار من قال یوما من الدّھر لا الہ الا اللّٰہ))

''میری عزت وجلال کی قسم! میں ہر اس شخص کو جہنم سے نکال دوں گا جس نے زندگی میں کبھی بھی ''لا الہ الا اللہ'' کہا ہوگا''

اس مسئلہ کی تفصیل شفاعت کے بیان میں آجائے گی۔

ان حدیث سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ قیامت سے پہلے علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت عام ہو جائے گی۔ یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ قیامت سے پہلے جہالت اتنی بڑھ جائے گی کہ اس کی مثال گذشتہ زمانے میں نہ ملتی ہوگی۔ ان لوگوں کی جہالت بڑھتی جائے گی اور ان کی گمراہی میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی، جیسا کہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت ان لوگوں پر قائم نہ ہوگی جو اللہ اللہ کہتے ہوں گے، قیامت تو بدترین لوگوں پر قائم ہوگی''

قرب قیامت کے کچھ معاشرتی فتنے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

''اے مہاجرین کی جماعت! پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر تم ان میں مبتلا ہو گئے تو تم بہت بڑے نقصان کا شکار ہو جاؤ گے، میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان میں مبتلا ہو جاؤ..... (۱) جب کوئی قوم سرعام فحاشی میں مبتلا ہو جاتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی مصیبتیں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں ظاہر نہیں ہوئی ہوتیں (۲) جب لوگ ناپ تول میں کمی کریں گے تو ان پر آسمانی آفات، سخت قحط، مصائب وتکالیف اور بادشاہوں کے ظلم کے عذاب واقع ہوں گے (۳) جب لوگ زکوٰۃ ادا کرنا چھوڑ دیں گے تو آسمان سے بارشیں بند ہو جائیں گے اور اگر زمین پر جانور نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کبھی بارش نہ برساتا (۴) لوگ جب اللہ کے عہد کو توڑیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دے گا جو ان کے اموال چھین لے گا (۵) جب حکمران انصاف کے مطابق فیصلے نہ کریں اور اللہ کے نازل کردہ احکام کا مذاق اڑائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو خانہ جنگی اور آپس کی لڑائیوں میں مبتلا فرما دے گا''

Marfat.com

حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب میری امت پندرہ خصلتیں اختیار کرلے گی تو ان پر آسمانی مصائب بڑی شدت کے ساتھ آئیں گے'' کسی نے پوچھا ''یارسول اللہ! وہ پندرہ خصلتیں کون سی ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب غنیمت چند ہاتھوں میں سمٹ کر رہ جائے گی، امانت کو مال غنیمت سمجھا جانے لگے، زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھ لیا جائے، مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور ماں کی نافرمانی کرے، دوست سے نیکی کرے باپ سے جفا کرے، مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں، قوم کی سرداری سب سے بدترین شخص کے ہاتھ میں ہو اور اس کے شر کے خوف سے اس کی عزت کی جائے، شراب کھلے عام پی جانے لگے، مرد ریشم پہننے لگیں، گانے بجانے والیاں اور گانے کے آلات گھروں میں رکھے جائیں، اس امت کے بعد والے لوگ پہلے زمانے کے بزرگوں پر لعن طعن کریں تو اس وقت لال آندھی یا زمین کے دھنسنے یا چہروں کے مسخ ہونے کے عذاب کا انتظار کرو''

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، نماز کے بعد ایک شخص نے بلند آواز سے عرض کیا ''قیامت کب آئے گی؟''

آپ ﷺ نے اس شخص کو ڈانٹ دیا اور خاموشی اختیار فرمالی، پھر جب اجالا ہوگیا تو آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور فرمایا:

''مبارک ہے وہ ذات جس نے آسمان کو بلند کیا اور اس کا نظام چلایا''

پھر آپ ﷺ نے زمین کی جانب نظر کی اور فرمایا:

''بابرکت ہے وہ ذات جس نے اس زمین کو پھیلایا''

پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟''

وہ شخص آپ ﷺ کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور کہا ''میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں نے آپ سے سوال کیا تھا''

آپ ﷺ نے اس سے فرمایا ''قیامت اس وقت آئے گی جب حکمرانوں کے ظلم وستم حد سے بڑھ جائیں، ستاروں کی تصدیق کی جانے لگے، تقدیر کو جھٹلایا جائے، امانت کو مال غنیمت سمجھ لیا جائے، صدقہ کو ٹیکس سمجھا جانے لگے، فحاشی حد سے بڑھ جائے تو اس وقت تیری قوم ہلاک ہوجائے گی''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب دولت چند ہاتھوں میں سمٹ کر رہ جائے، امانت کو مال غنیمت سمجھا جانے لگے، زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھا جائے، دین کا علم دنیا کے لئے حاصل کیا جائے، مرد بیوی کا فرماں بردار اور ماں کا نافرمان ہوجائے، دوست سے نیکی کرے باپ سے سختی کرے، قبیلہ کی قیادت ان کے فاسق کے ہاتھ میں ہو، قوم کا سرداران سب سے گھٹیا اور بدترین شخص ہو اور آدمی کی عزت اس کے شر کے خوف سے کی جائے، گانے والیاں اور گانے کے آلات عام ہوجائیں، شرابیں کھلے عام پی جائیں، اس زمانے کے لوگ پہلے زمانے کے بزرگوں پر لعن طعن کریں تو اس وقت لال آندھی، دھنسنے کے عذاب، چہروں کے مسخ ہونے یا پتھروں کی بارش کا انتظار کرو اور ان مصائب کا جو اس طرح مسلسل آئیں گی جس طرح تسبیح کا دھاگا ٹوٹ جانے سے اس کے

Marfat.com

دانے پے در پے گرنے لگتے ہیں"

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس امت پر دھنسنے کا عذاب، مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش کے عذاب آئیں گے" ایک مسلمان نے عرض کیا "یا رسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟" آپ ﷺ نے فرمایا "جب گانے بجانے والیوں اور گانے کے آلات کی کثرت ہو اور شراب کھلم کھلا پی جائے"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب میری امت متکبرین کی چال چلنے لگے اور ان کا انداز فارس و روم کے شہزادوں جیسا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ برے لوگوں کو اچھے لوگوں پر مسلط فرما دے گا"

امت محمدیہ ﷺ کی دوسری امتوں پر فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہم قیامت کے دن زمانے کے اعتبار سے آخری ہوں گے لیکن جنت میں دوسری امتوں سے پہلے داخل ہوں گے"

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمام انبیاء پر جنت اس وقت تک حرام ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں اور تمام امتوں پر جنت حرام ہے جب تک میری امت اس میں داخل نہ ہو جائے"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت جنت میں داخل ہوگی" یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میری خواہش ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی جنت کا وہ دروازہ دیکھ لیتا" آپ ﷺ نے فرمایا "اے ابوبکر! میری امت میں سب سے پہلے تم ہی جنت میں داخل ہو گے"

صحیح احادیث میں آتا ہے کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "میں آپ کی امت کے ان لوگوں کو جن پر کسی قسم کا کوئی حساب کتاب نہیں ہے جنت کے دائیں دروازہ سے داخل کروں گا۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپ کی امت دوسرے دروازوں میں دوسری امتوں کے ساتھ بھی شریک ہوگی"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا": جو اللہ کے راستے میں اپنا مال خرچ کرے گا اسے جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا، جنت کے کئی دروازے ہیں، نماز کی کثرت کرنے والوں کو نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ صدقہ کی کثرت کرنے والوں کو صدقہ کے دروازے سے، مجاہدین کو باب الجہاد سے اور روزہ داروں کو "باب الریان" سے بلایا جائے گا" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا یہ ہو سکتا ہے کہ کسی شخص کو جنت کے تمام دروازوں سے پکارا جائے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں، یہ ممکن ہے اور مجھے امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جنہیں جنت کے تمام دروازے سے بلایا جائے گا"

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازے کا نام "باب الریان" ہے اس دروازے میں کثرت سے روزے رکھنے والے داخل ہوں گے اور ان کے داخل ہونے کے بعد

Marfat.com

دروازہ بند کر دیا جائے گا اور پھر کوئی اس دروازے سے داخل نہ ہو سکے گا"

مفلس لوگ مال داروں سے پہلے جنت میں جائیں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "غریب مسلمان جنت میں امیروں سے آدھا دن پہلے داخل ہوں گے، اور وہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہوگا"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "غریب مہاجرین قیامت کے دن مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جنت کے دروازے پر دو مومنوں کی آپس میں ملاقات ہوگی، ایک نادار ہوگا اور دوسرا مالدار، نادار مسلمان تو جنت میں داخل ہو جائے گا مگر مالدار کو روک لیا جائے گا۔ جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے وہ مالدار مسلمان جنت سے رکا رہے گا، بالآخر وہ بھی جنت میں داخل ہو جائے گا۔ وہاں اس نادار سے ملے گا تو وہ پوچھے گا" بھائی! تم کہاں رہ گئے تھے میں تو تمہارے بارے میں ڈرنے لگا تھا" مالدار کہے گا کہ تمہارے جانے کے بعد مجھے جنت میں داخل ہونے سے روک دیا گیا تھا اور جنت میں داخل ہونے تک میرا اتنا زیادہ پسینہ بہا کہ اگر ایک ہزار اونٹ کھٹے پودے اور گھاس کھا کر اسی پی لیتے تو ان کی کھٹاس کو میرا پسینہ دور کر دیتا"

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں نے جنت کے دروازے پر کھڑا ہو کر دیکھا تو جنت میں زیادہ تر مساکین اور غریب لوگ تھے اور پھر جہنم میں جھانک کر دیکھا تو اس میں اکثریت عورتوں کی نظر آئی"

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں نے جنت میں دیکھا تو زیادہ تر مساکین کو پایا اور جہنم میں دیکھا تو زیادہ تر عورتوں کو پایا"

زندگی بہتر یا موت؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب تمہارے حکمران اور اہل اقتدار تمہارے اچھے لوگ ہوں، تمہارے فقہاء سخی ہوں اور تمہارے معاملات باہمی مشورے سے طے ہوتے ہوں تو زمین کے اوپر کا حصہ اس کے اندر سے اچھا ہے، یعنی تمہاری زندگی تمہاری لئے موت سے بہتر ہے۔ جب اہل اقتدار برے لوگ ہوں، مالدار کنجوس ہوں اور معاملات عورتوں کے حوالے ہو جائیں تو زمین کا پیٹ اس کے اوپر سے بہتر ہے" یعنی تمہاری موت تمہاری لئے زندگی سے بہتر ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قبیلہ مضر کے لوگ اللہ کے بندوں کو ضرور ماریں گے تاکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کی جائے اور اہل ایمان قبیلہ مضر والوں کو ماریں گے اور اہل ایمان اللہ کی عبادت سے نہ روکے جا سکیں گے"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لوگ مساجد پر فخر نہ کرنے لگیں"

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ اضافہ بھی منقول ہے کہ جب تک مسجد کے محرابوں کو سجایا نہ جائے اور لوگوں کے دل فخر وتکبر سے بھر نہ جائیں اس وقت تک قیامت نہ آئے گی۔

حضرت علیم رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں بیٹھے تھے، اس مجلس میں ایک صحابی رسول ﷺ حضرت عنس غفاری بھی تھے۔ اس زمانے میں لوگ طاعون کی وجہ سے ہلاک ہو رہے تھے اور علاقہ چھوڑ کر جا رہے تھے۔ حضرت عنس غفاری رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ یہ دعا کی:

((یاطاعون! خذنی))

''اے طاعون! مجھے پکڑ لے''

علیم فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا'' آپ یہ بات کیوں فرماتے ہیں، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ موت کے بعد انسان کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں اور انسان کو اعمال کی ادائیگی کے لئے دنیا میں واپس بھی نہیں بھیجا جائے گا''

یہ سن کر حضرت عنس غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا'' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب بے وقوف اور نادان لوگ حکمران بن جائیں، سپاہیوں کی کثرت ہو جائے، فیصلوں کو خریدا اور بیچا جائے، گناہوں کو معمولی سمجھا جائے، قطع رحمی کی جانے لگے، ایسے لوگ پیدا ہو جائیں جو قرآن مجید کو گانے بجانے کے آلات کی طرح بنالیں اور لوگوں کے سامنے قرآن مجید محض لذتِ سماع کے لئے پیش کیا جائے، اور جن کے سامنے یہ قرآن مجید پیش کر رہے ہیں ان سے کم دینی سمجھ رکھتے ہوں، جب یہ صورتحال پیدا ہو جائے تو جلدی مر جانے کو ترجیح دو''

☆☆☆

حضرت مہدی موعود علیہ السلام کا ذکر
اور اسلام میں ان کا تصور

حضرت مہدی علیہ السلام سے مراد وہ شخصیت ہیں جن کا آخری زمانے میں ظہور ہوگا، یہ خلفاء راشدین اور ہدایت یافتہ ائمہ کے سلسلہ کی ایک کڑی ہوں گے۔ ان سے مراد وہ ہستی نہیں جن کے بارے میں روافض کا خیال یہ ہے کہ وہ سامراء(۱) کے کسی صحراء سے ظاہر ہوں گے، اور اہل تشیع ان کے ظہور کے منتظر ہیں۔ یہ بات بھی قابل ذکر اور قابل وضاحت ہے کہ اہل تشیع کے اس عقیدے کی تائید کسی حدیث، دلیل یا اثر سے نہیں ہوتی۔

اس باب میں ہم جن امام مہدی کا ذکر کرنے جا رہے ہیں یہ وہ شخصیت ہیں جن کی آمد کی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے اور ان کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔

حضرت مہدی علیہ السلام کا ذکر، احادیث نبویہ ﷺ میں

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''آخری زمانے میں اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی ہوگا اللہ تعالیٰ ہم میں سے ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس دنیا کو عدل سے اس طرح بھر دے گا جیسے دنیا ظلم سے بھری ہوگی''

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مہدی ہمارے اہل بیت میں سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ اسے ایک رات میں قیادتِ امت کی صلاحیت و استعداد سے مالا مال فرما دیں گے''

بعض روایات کے مطابق جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مذکورہ الفاظ ارشاد فرمائے تو اپنے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا ''میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اسے سردار قرار دیا ہے، اس کی نسل میں سے ایک شخص آئے گا جس کا نام تمہارے نبی ﷺ کے نام جیسا ہوگا اور وہ اخلاق میں بھی نبی کریم ﷺ کے مشابہ ہوگا، البتہ صورت میں مشابہ نہ ہوگا، پھر وہ زمین کو عدل

---

(۱) سامراء عراق کا ایک قدیم شہر ہے، یہ شہر بنو عباس کی خلافت میں بغداد کے بعد اسلامی سلطنت کا دارالخلافہ بھی رہا ہے۔ شیعہ حضرات اس شہر کو اپنے مقدس شہروں میں شمار کرتے ہیں اور ان کے خیال میں امام مہدی کا ظہور بھی اسی شہر میں ہوگا۔ واضح رہے کہ شیعوں کی تاریخ کے مطابق ان کے دسویں امام علی الھادی اور گیارہویں امام حسن عسکری کا تعلق بھی اسی شہر سے تھا۔ ان کے نزدیک بارہویں امام مہدی المنتظر کا ظہور بھی اس علاقے میں ہوگا۔

Marfat.com

وانصاف سے بھر دے گا حالانکہ اس کی آمد سے پہلے زمین ظلم وستم سے اٹی ہوگی"

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "یہ دین اس وقت تک قائم رہے گا جب تک تم میں بارہ ایسے خلفاء نہ آجائیں جن پر تمام امت کا اتفاق ہوگا"

راوی کہتا ہے کہ یہ سن کر لوگوں نے تکبیر کہی اور شور مچانے لگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ہلکے الفاظ ادا کئے تو میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ سب قریش سے ہوں گے"

ایک روایت میں آتا ہے کہ یہ بات فرمانے کے بعد جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے آئے تو قریش کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا "اس کے بعد کیا ہوگا؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس کے بعد امت میں شگاف پڑ جائے گا اور امت اختلافات کا شکار ہو جائے گی"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اگر اس دنیا کے فنا ہونے میں صرف ایک دن بھی باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا فرما دیں گے اور پھر میری نسل میں سے یا میرے اہل بیت سے ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائیں گے جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مشابہ ہوگا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ پہلے ظلم وزیادتی سے بھری ہوگی"

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں "دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص اہل عرب کی بھاگ دوڑ نہ سنبھال لے، جس کا نام میرے نام سے ملتا ہوگا"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہے "میرے اہل بیت میں سے ایک شخص مسلمانوں کا قائد ہوگا جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اگر دنیا کا صرف ایک دن بھی باقی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اسے طویل کر دیں گے، یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص مسلمانوں کی قیادت سنبھالے گا اور اس کا نام میرے نام سے ملتا جلتا ہوگا"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "مہدی مجھ میں سے ہوگا، اس کی پیشانی چوڑی اور ناک اونچی ہوگی۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جب کہ اس کی آمد سے پہلے دنیا ظلم وجور سے بھری ہوگی، وہ سات سال تک زمین پر مسلمانوں کا قائد رہے گا"

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "مہدی میری نسل میں سے اور فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا"

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہے "مسلمانوں میں خلیفہ کی وفات کی وجہ سے اختلاف ہو جائے گا تو ایک شخص خلافت کے بار سے بچنے کے لئے مدینہ سے بھاگ کر مکہ آجائے گا، پھر کچھ مکہ والے اسے زبردستی نکال کر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کر لیں گے، پھر اس کے خلاف شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا جسے "بیداء" نامی مقام پر جو مکہ اور مدینہ کے

Marfat.com

درمیان ہے، زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ صورتحال دیکھیں گے تو شام سے ابدال اور اہل عراق سے جماعتیں آ کر اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، پھر قریش کا ایک شخص جس کا ننھیال قبیلہ کلب ہوگا، یہ ان لوگوں کے خلاف لشکر بھیجے گا جو ان پر غالب آ جائے گا اور یہ کلب والوں کا لشکر ہوگا اس شخص کے لئے ناکامی ہے جو کلب والوں کی بیعت میں شامل نہ ہو۔ پھر میری نسل کا وہ راہنما لوگوں میں مال تقسیم کرے گا، لوگوں میں اپنے نبی ﷺ کی سنت والے کام کرے گا اور اسلام کو مضبوط کرے گا، وہ سات سال رہ کر انتقال کر جائے گا پھر مسلمان اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے"

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "وراء النہر سے حارث بن حران نامی شخص منصور نامی شخص کے لشکر کے مقدمے پر متعین نکلے گا اور محمد ﷺ کی اولاد کے لوگوں کی نصرت کرے گا جیسا کہ قریش نے رسول اللہ ﷺ کی مدد کی، ہر مومن پر اس کی مدد کرنا اور اس کی تابعداری کرنا لازم ہے"

حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے اور مہدی کی حکومت کو تقویت پہنچائیں گے اور اسے مضبوط کریں گے"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں اور چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا، میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا بات ہے کہ ہم مسلسل آپ کے چہرہ مبارک پر پریشانی کے آثار دیکھ رہے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "ہم وہ اہل بیت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے آخرت کو دنیا پر ترجیح اور فوقیت دے دی ہے، میرے بعد میرے اہل بیت کو بڑے مصائب اور تکالیف کا سامنا کرنا ہوگا، یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک جماعت کالے جھنڈوں کے ساتھ آئے گی، وہ راستے میں روٹی مانگیں گے لیکن انہیں روٹی نہ ملے گی، لہٰذا وہ لڑیں گے اور فتح پائیں گے پھر انہیں مطالبہ کی چیز دی جائے گی مگر وہ قبول نہ کریں گے یہاں تک کہ وہ اسے میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے حوالے کر دیں گے، چنانچہ اس زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسا کہ وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی اگر تم میں سے کوئی اسے پائے تو اسے چاہئے وہ ان کے پاس آ جائے چاہے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے" (۱)

اس سیاق میں بنی عباس کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ پہلے بھی اس بات کی طرف توجہ دلا دی گئی ہے۔

اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام بنو عباس کی حکومت کے بعد آئیں گے۔ اور وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادوں حضرت حسن یا حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں بھی گزر چکی ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمہارے خزانے کے پاس تین افراد قتل ہوں گے، وہ تینوں خلیفہ کے بیٹے ہوں گے لیکن ان میں سے کوئی اس خزانہ کو حاصل نہ کر سکے گا۔ پھر مشرق سے ایک کالے جھنڈوں والی جماعت آئے گی، اور وہ اللہ کے نافرمانوں سے ایسے لڑے گی جیسے پہلے کوئی بھی نہ لڑا ہوگا"

(۱) سنن ابن ماجہ، رقم ۴۰۸۲ (۲/۳۶۶)

Marfat.com

راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے کچھ فرمایا جو مجھے یاد نہیں پھر فرمایا ''اگر تم انہیں پالو تو ان کے ہاتھ پر بیعت کر لینا چاہے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے'' (۱)

اس حدیث میں ذکر کردہ خزانے سے مراد خانہ کعبہ کا خزانہ ہے جس کے حصول کے لئے خلفاء کے تین بیٹے قتل ہوں گے۔ یہاں تک کہ پھر آخری زمانہ آئے گا اور حضرت مہدی علیہ السلام کا نزول ہوگا، اس امام ہدایت کا ظہور بلاد مشرق سے ہوگا نہ کہ مقام سامراء کی کسی سرنگ سے جیسا کہ جاہل اہل تشیع کا مسلک ہے۔ ان کے خیال میں حضرت امام مہدی علیہ السلام سامراء کی کسی سرنگ میں موجود ہیں اور وہ وہاں سے ان کے ظہور کے انتظار میں ہیں۔ اہل تشیع کا یہ عقیدہ ایک فضول بے ہودہ گوئی اور ہذیان نما کوئی چیز ہے جو شیطان کی جانب سے ان کے دل میں ڈالی گئی ہے۔ اس کی تائید نہ کتاب اللہ سے ہوتی ہے نہ سنت رسول ﷺ سے، نہ عقل اس بات کو مانتی ہے اور نہ استحسان اس کی تائید کر سکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے، انہیں کوئی نہ روک سکے گا یہاں تک کہ انہیں مقام ایلیاء پر نصب کر دیا جائے گا'' (۲)

ان احادیث میں ذکر کردہ کالے جھنڈوں سے مراد ابو مسلم خراسانی کے وہ جھنڈے نہیں جنہیں وہ ۱۳۲ھ میں لایا تھا اور بنو امیہ کی حکومت گرادی تھی بلکہ ان سے مراد وہ کالے جھنڈے ہیں جو حضرت مہدی علیہ السلام کی مصاحبت میں لائے جائیں گے، یہ امام مہدی محمد بن عبداللہ علوی فاطمی حسنی ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ ایک رات میں امت کی قیادت کی اہلیت اور صلاحیت نصیب فرما دیں گے، انہیں بے مثال فہم و دانش اور سمجھداری کی دولت سے مالا مال فرمائیں گے، حالانکہ اس سے پہلے ان میں یہ استعداد نہ ہوگی۔ اہل مشرق کے کچھ لوگوں کے ذریعے ان کی نصرت ہوگی جو ان کی حکومت قائم کر کے ان کے پاؤں جمائیں گے ان کے پاس کالے جھنڈے ہوں گے اور ان کا حلیہ باوقار اور سنجیدگی سے بھرپور ہوگا۔

واضح رہے کہ ان احادیث میں کالے جھنڈوں کی تخصیص کی وجہ یہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے جھنڈے کا رنگ بھی کالا تھا اور اسے ''عقاب'' کہا جاتا تھا اور اسے سب سے پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دمشق کی مشرقی چوٹی پر لہرایا تھا اور آج بھی وہ پہاڑی ''ثنیۃ العقاب'' کے نام سے مشہور ہے۔

اسی طرح جب نبی کریم ﷺ مکہ میں فاتحانہ داخل ہوئے تو آپ کے سر پر سیاہ رنگ کا مغفر (خود) تھا، ایک روایت کے مطابق آپ نے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔

اس ساری تفصیل کا مقصد یہ ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام جن کا آخری زمانے میں وعدہ کیا گیا ہے ان کا اصل ظہور تو بلاد مشرق میں ہوگا البتہ بعد میں بیت اللہ کے پاس ان کے ہاتھ پر مسلمان بیعت کریں گے۔ اس بات کی تائید اوپر ذکر کی گئی احادیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے۔

---

(۱) سنن ابن ماجه، رقم ٤٠٨٤ (٢/٣٦٧)

(۲) سنن الترمذی، رقم: ٢٢٦٩ (١/٥٣١)

Marfat.com

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میری امت میں مہدی کا ظہور ہوگا جو پانچ، سات یا نو سال رہے گا اس کے زمانے میں اللہ تعالیٰ میری امت کو ایسی خوشحالی عطا کرے گا کہ اس سے پہلے کبھی ایسی خوشحالی عطا نہ ہوئی ہوگی، اس زمانے میں پیداوار کی کثرت ہوگی لیکن کسی چیز کو ذخیرہ نہ کیا جائے گا، مال کی بے انتہاء کثرت ہوگی، ایک آدمی کھڑا ہو کر کہے گا ''اے مہدی! مجھے عطا کر'' مہدی اس سے کہیں گے ''یہ لے، یہ تجھے دیا''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میری امت میں مہدی کا ظہور ہوگا جو پانچ، سات یا نو سال رہے گا اس کے پاس ایک شخص آ کر کہے گا ''اے مہدی! مجھے کچھ دے'' تو وہ اس کے کپڑے میں اتنا کچھ ڈال گا جسے وہ اٹھا کر لے جا سکے''

حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی کی زیادہ سے زیادہ مدت نو سال اور کم از کم پانچ سال ہوگی یا سات سال۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کے زمانے میں فصلیں وافر، زمینیں زرخیز اور مال وافر مقدار میں ہوگا اور پھلوں کی بہتات ہوگی۔ سلطنت مضبوط ہوگی، دین قائم ہوگا، دشمن ذلیل و خوار ہوگا اور اس زمانے میں خیر دائمی ہوگی۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی مجلس میں عرض کیا ''ہم پر جو حکمران بھی آتا ہے وہ پچھلے سے زیادہ برا ہوتا ہے'' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں نے جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بات فرماتے ہوئے سنا تو میں نے اس بات کو اسی طرح بیان کر دیا جس طرح سنا تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمہارے امیروں میں سے ایک امیر ایسا ہوگا جو خوب مال عطا کرے گا اور واپس نہیں لے گا، ایک شخص اس کے پاس آ کر مانگے گا تو وہ کہے گا ''لو یہ مال لے لو'' وہ شخص کپڑا پھیلائے گا اور وہ امیر اس کے کپڑے میں مال ڈال دے گا''

یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا موٹا کپڑا بچھایا اور اسے چاروں کونوں سے لپیٹ کر فرمایا ''وہ اس کپڑے کو اپنے کندھے پر اٹھائے گا اور چلا جائے گا'' گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے عمل کی عملی حکایت بیان فرمائی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ہم عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں، میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی'' رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مہدی موعود نہیں

سنن ابن ماجہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث نقل کی گئی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ہر معاملے میں شدت اور سختی بڑھتی چلی جائے گی، دنیا پستی کی طرف بڑھتی جائے گی، لوگوں کا بخل بڑھتا جائے گا، قیامت صرف برے اور بدترین لوگوں پر قائم ہوگی اور مہدی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہی ہیں'' (۱)

---

(۱) سنن ابن ماجه (۲/۴۹۵)، مستدرك الحاكم (۴/۴۴۱)، محققین نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

Marfat.com

اس حدیث کو بعض محدثین نے اس کے راویوں کے ضعف کی وجہ سے غیر صحیح قرار دیا ہے، جبکہ میرے خیال میں یہ حدیث صحیح ہے، البتہ اس کا معنی وہ نہیں جو بظاہر نظر آ رہا ہے، کیونکہ اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی موعود ہیں۔ جبکہ حقیقت اس کے برخلاف ہے اور بہت سی احادیث قطعی طور پر بتا رہی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ السلام الگ الگ شخصیات ہیں۔

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ اصل مہدی جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسلام کو مکمل غلبہ عطا فرمائیں گے وہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں البتہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام حضرت عیسیٰ کی آمد سے قبل مقدمہ اور تمہید کا کام دیں گے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی راہیں ہموار کرنے کا فریضہ سرانجام دیں گے پھر حضرت عیسیٰ کی آمد ہوگی اور اسلام کو مکمل غلبہ اور ہدایت کو کامل فروغ حاصل ہو جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب

☆☆☆

قیامت سے پہلے.....

کچھ ہلاکت خیز واقعات، فتنے اور حادثات

حضرت زینب بن جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور آپ فرما رہے تھے "لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اہل عرب کے لئے ایک شر کی وجہ سے ہلاک ہونے کا وقت قریب آ گیا ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں سوراخ کھل گیا ہے" یہ کہہ کر آپ نے نوے یا سو کا اشارہ فرمایا۔

اس موقع پر بعض صحابہ نے سوال کیا "کیا ہم نیک لوگوں کی موجودگی میں بھی ہلاک ہو سکتے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں جب فساد و شر زیادہ ہو جائے گا تو ایسا بھی ہو سکتا ہے" (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "آج کے دن یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے" اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا جس سے نوے کا عدد مراد ہوتا تھا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ گھبرا کر بیدار ہوئے اور فرمایا "سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) آج کی رات کیسے کیسے خزانے نازل ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے کیا کیا فتنے نازل فرمائے ہیں!!! کون ہے جو حجروں میں رہنے والیوں کو بیدار کرے کہ وہ نماز پڑھیں، بہت سے کپڑے پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گے" (۲)

حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مدینہ کی ایک بلند جگہ پر تشریف لائے اور فرمایا "کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟" حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "نہیں، ہم تو کوئی ایسی خاص چیز نہیں دیکھ رہے" آپ ﷺ نے فرمایا "میری نگاہیں دیکھ رہی ہیں کہ عن قریب تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح برپا ہوں گے جیسے بارش کے قطرے گھروں میں آ کر گرتے ہیں"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "قیامت کے نزدیک علم کم ہو جائے گا، شور شرابہ رہ جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے اور "ہرج" زیادہ ہو جائے گا" کسی نے پوچھا "یا رسول اللہ! "ہرج" کیا چیز ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "ہرج قتل سے مراد ہے، ہرج سے مراد قتل ہے" (۳)

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب الفتن ۹۲

(۲) صحیح البخاری، کتاب الفتن ۹۲

(۳) صحیح البخاری، کتاب الفتن ۹۲

Marfat.com

ہر آنے والا زمانہ گذشتہ زمانے سے بہتر ہوگا

حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جا کر حجاج کے مظالم کا شکوہ کیا تو انہوں نے فرمایا:

''لوگوں پر جو زمانہ آتا ہے اس کے بعد والا زمانہ اس سے بھی برا ہوتا ہے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو، یہ بات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی'' (۱)

فتنوں سے بچنے کا نسخہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''عنقریب بہت سے فتنے ظاہر ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا اس جری سے بہتر ہوگا جو فتنوں سے مقابلے کے لئے ڈٹا ہوا ہو۔ جس کو بھی ان فتنوں کے دوران کوئی پناہ گاہ یا ٹھکانہ میسر آ جائے تو اسے چاہئے کہ اس ٹھکانہ کو اختیار کر لے'' (۲)۔

دلوں سے امانت اٹھالی جائے گی

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو باتوں کے واقع ہونے کی خبر دی، جن میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی اور دوسری کا منتظر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

''بے شک امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتاری گئی اور پھر قرآن نازل کیا گیا، چنانچہ انہوں نے قرآن سیکھا اور پھر سنت کی تعلیم حاصل کی''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اٹھائے جانے کے بارے میں فرمایا:

''ایک شخص سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی اور اس کا اثر محض سیاہی کی طرح رہ جائے گا۔ پھر وہ سوئے گا تو اس کے دل سے امانت کی عظمت مزید اٹھالی جائے گی اور اس کا اثر محض آبلے کی طرح رہ جائے گا جیسے کہ کوئی انگارہ تمہارے پاؤں میں لگ جائے اور اس انگارے کی وجہ سے تمہارا پاؤں پھول جائے، تمہیں یہ محسوس ہو کہ اس کے اندر کچھ ہے لیکن وہ خالی ہو۔ چنانچہ لوگوں کی یہ حالت ہو جائے گی کہ آپس میں معاملات تو کریں گے مگر ان میں سے کوئی امانت کا حق ادا کرنے والا نہ ہوگا۔ یہ بھی کہا جائے گا کہ فلاں قوم میں ایک امانتدار موجود ہے یا فلاں بڑا سمجھدار، کھلے دل والا اور بہادر آدمی ہے، مگر اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا زمانہ بھی دیکھا ہے کہ لوگوں کے امانت دار ہونے کی وجہ سے مجھے یہ پرواہ نہیں ہوتی تھی کہ میں کس سے خرید و فروخت کر رہا ہوں اور اب ایسا زمانہ ہے کہ میں چند لوگوں کے علاوہ کسی سے خرید و فروخت نہیں کر سکتا۔

(۱) صحیح البخاری، کتاب الفتن ۹۲

(۲) صحیح البخاری، کتاب الفتن ۹۲

Marfat.com

مشرق کی طرف سے فتنوں کا ظہور

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ منبر کے ساتھ کھڑے ہوئے، اس وقت آپ کا رخ مبارک مشرق کی جانب تھا، آپ ﷺ نے فرمایا ''خبردار! فتنہ وہاں سے اٹھے گا جہاں سے شیطان کا سینگ (یا فرمایا) سورج کی کرن طلوع ہوتی ہے''

فتنوں کی کثرت کا حال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ ایک شخص کسی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا کہ کاش اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا'' یعنی وہ دنیاوی تکالیف اور فتنوں سے تنگ آکر مرنے کی خواہش کرے گا۔

اہل عرب میں بت پرستی لوٹ آئے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک قبیلہ دوس کی عورتوں کی سرین ذوخصلت نامی بت کے گرد حرکت نہ کرلیں۔ ذوخصلت قبیلہ دوس کا ایک بت تھا جس کی وہ زمانہ جاہلیت میں عبادت کیا کرتے تھے'' (۱)

جزیرۂ عرب میں دولت کا ظہور اور قتل وقتال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دریائے فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا اور جو بھی وہاں جائے گا کچھ حاصل نہ کرسکے گا''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دریائے فرات ایک سونے کا پہاڑ نہ ظاہر کردے جس پر لوگ قتل وقتال کریں گے سو میں سے ننانوے قتل ہوں گے اور ہر شخص امید کرے گا کہ شاید وہ کامیاب ہوجائے''

عبداللہ بن حارث بن نوفل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک اونچی جگہ کے سائے میں کھڑا تھا، انہوں نے فرمایا ''لوگ دنیا کی طلب میں اپنی گردنیں ہلاتے رہیں گے؟''

میں نے عرض کیا ''جی ہاں، ایسا ہوتا رہے گا''

وہ فرمانے لگے ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ عنقریب دریائے فرات سونے کا پہاڑ ظاہر کرے گا جب لوگ اس کے بارے میں سنیں گے تو اس طرف جائیں گے۔ جو اس کے پاس موجود ہوں گے وہ کہیں گے کہ اگر ہم نے لوگوں کو یہاں سے سونا لے

(۱) مسند أحمد، رقم:۷۶۶۳

Marfat.com

جانے دیا تو وہ سارا کا سارا لے جائیں گے، چنانچہ وہ قتال کریں گے اور ہر سو میں سے ننانوے افراد قتل ہو جائیں گے"

علامات قیامت کا ظہور اور قیامت کا جھٹکا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک یہ باتیں وجود میں نہ آجائیں:

(۱) جب تک ایک ہی دعویٰ کرنے والے دو بڑے گروہ آپس میں لڑائی نہ کر لیں، یہ بڑی زبردست خونریز جنگ ہوگی۔
(۲) جب تک تیس کے قریب بڑے دجّال جو کہ خود کو اللہ کا رسول سمجھتے ہوں گے نہ آجائیں۔
(۳) جب تک کہ علم نہ اٹھا لیا جائے۔
(۴) زلزلوں کی کثرت ہو جائے۔
(۵) وقت کی برکت ختم ہو جائے گی اور وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوگا۔
(۶) فتنے کثرت کے ساتھ ظاہر ہوں گے۔
(۷) ہرج یعنی قتل کی کثرت ہوگی۔
(۸) مال کی اتنی کثرت نہ ہو جائے کہ صدقہ لینے والا ڈھونڈے سے نہ بھی ملے گا اور اگر ملے تو وہ کہہ دے کہ مجھے مال کی ضرورت نہیں۔
(۹) لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں۔
(۱۰) جب قبر کے قریب سے گزرنے والا شخص مردے کی جگہ ہونے کی تمنا کرے۔
(۱۱) سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہو جائے، اور جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو لوگ اسے دیکھ کر ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کسی ایسے نفس کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جو پہلے سے مومن نہ ہو یا اپنے ایمان میں بھلائی نہ کمائی ہو۔

جب قیامت قائم ہوگی تو کپڑا کھول کر بیٹھے ہوئے دو شخص خرید و فروخت نہ کر سکیں گے، یعنی انہیں اتنی مہلت بھی نہ ملے گی۔ اونٹنی کا دودھ لے جانے والا شخص دودھ بھی نہ پی سکے گا، حوض سے پانی لینے والا اس پانی کو پی نہ سکے گا اور منہ کے قریب لقمہ لے جانے والا اسے کھا نہ سکے گا"

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں قیامت تک آنے والے تمام فتنوں کے بارے میں سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھے کوئی بات راز رکھنے کے لئے بتاتے تو اور کسی کو نہ بتاتے تھے لیکن ایک مجلس میں جہاں میں بھی موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "ان میں سے تین فتنے ایسے ہوں گے کہ یوں لگے گا کہ جیسے وہ کچھ باقی نہ چھوڑیں گے، اور بعض فتنے گرم ہوا کی طرح ہوں گے اور بعض فتنے چھوٹے اور بعض بڑے ہوں گے" یہ کہہ کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "جس مجلس میں یہ بات کی گئی تھی اس میں موجود سب لوگ گزر چکے، صرف میں باقی رہ گیا ہوں"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "عراق اپنے درہم اور قفیز سے روک دیا جائے گا، شام کو اس

Marfat.com

کے مد (ناپنے کا آلہ) اور دینار سے روک دیا جائے گا۔ مصر کو اس کے اردب (ناپنے کا آلہ) اور دینار سے روک دیا جائے گا۔ اور تم وہیں لوٹ آؤ گے جہاں سے چلے تھے، تم وہیں لوٹ آؤ گے جہاں سے چلے تھے، تم وہیں لوٹ آؤ گے جہاں سے چلے تھے'' یہ حدیث بیان فرمانے کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اس بات کی گواہی ابو ہریرہ کا گوشت بھی دیتا ہے اور خون بھی''

ابو نصرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے وہ فرمانے لگے ''اہل عراق پر ایسا وقت آئے گا کہ ان تک نہ دینار پہنچے گا نہ مدّ (ماپنے کا آلہ)'' لوگوں نے عرض کیا ''عراق والوں کو ان کے دینار اور مد سے کون روکے گا؟'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرمایا ''اہل عراق کو ان کے دینار اور مد سے اہل روم روکیں گے'' پھر تھوڑی دیر چپ رہ کر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو خوب بھر بھر کر مال عطا کرے گا اور اسے گنے گا نہیں''

اس حدیث کے ایک راوی حضرت حریری فرماتے ہیں کہ میں نے ابو نصرہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا ''کیا یہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز تھے'' انہوں نے کہا ''نہیں یہ ان کے علاوہ کوئی اور ہوگا''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اگر تم لوگ لمبی زندگی پاؤ تو ایک ایسی قوم کو دیکھو گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی و ناراضگی میں دن رات بسر کریں گے اور فتنہ ان کے ہاتھوں میں گائے کی دم (کوڑے) کی طرح ہوگا''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اہل جہنم کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا۔ ایک قوم کے پاس گائے کی دم جیسے کوڑے ہوں گے اور وہ ان سے لوگوں کو ماریں گے، اور دوسری قوم وہ عورتیں جو کپڑوں میں ملبوس ہونے کے باوجود ننگی ہوں گی خود لوگوں کی طرف مائل ہوں گی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی ان کے سر کے بال بختی اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے یہ عورتیں نہ جنت میں جائیں گے اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنے اتنے فاصلے سے سونگھی جا سکتی ہے''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ''یا رسول اللہ! ہم اچھے کام کا حکم دینا اور برے کام سے منع کرنا کب چھوڑ دیں گے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تمہارے اندر وہ حالت پیدا ہو جائے جو بنی اسرائیل کی تھی، جب تمہارے بڑوں میں فحاشی آ جائے، علم ذلیل اور کمینے لوگوں کے پاس ہو اور اقتدار تمہارے کم عمر لوگوں کو مل جائے''

قیامت سے پہلے ارتداد کی کثرت ہوگی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ایک ساتھی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک سفر سے واپس آیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ میرے گھر ملنے آئے، اس ملاقات میں، میں نے انہیں لوگوں کے اختلافات، فرقہ بندیوں اور ان کی نئی نئی باتوں کے بارے میں بتایا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ رونے لگے پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے ''لوگ جس طرح فوج در فوج دین اسلام میں داخل ہوئے تھے اسی طرح ایک وقت ایسا آئے گا جب وہ فوج در فوج اسلام سے خارج ہونے لگیں گے''

Marfat.com

دین پر عمل انتہائی دشوار ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اہل عرب ایک ایسے فتنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے جو قریب آچکا ہے، یہ فتنہ اندھیری رات کی طرح ہے جس میں صبح کو آدمی مومن اور شام کو کافر ہوگا، بہت سے لوگ معمولی سی دنیا کے لئے اپنا دین بیچ دیں گے، اس زمانہ میں دین پر عمل کرنے والا انگارہ ہاتھ میں لینے والے کی طرح ہوگا''

ایک روایت میں ایسے زمانے میں دین پر عمل کرنے والے کو کانٹا ہاتھ میں پکڑنے والے کی طرح اور ایک روایت میں کانٹوں پر چلنے والے کی طرح قرار دیا گیا ہے۔

اہل کفر کا اہل اسلام کے خلاف اتحاد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''اے ثوبان! اس وقت تم کیسا محسوس کرو گے جب دنیا کی مختلف قومیں تمہارے خلاف ایک دوسرے کو اس طرح دعوت دیں گی جیسا کہ کھانے والے پیالے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں؟''

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا ہم اس وقت قلت میں ہوں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نہیں بلکہ تم لوگ اس وقت کثرت میں ہوگے مگر تمہارے دلوں پر ''وھن'' طاری ہوگا''

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ عرض کیا ''وھن کیا چیز ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دنیا کی محبت اور اللہ کے راستہ میں قتال سے نفرت''

ہلاکت خیز فتنوں سے نجات کا راستہ

عمرو ابن وابصہ کے والد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کوفہ میں تھا کہ دروازے سے کسی نے مجھے سلام کیا میں نے وعلیکم السلام کہا، یہ سلام کرنے والے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے، وہ اندر تشریف لے آئے۔ میں نے عرض کیا ''اے ابو عبدالرحمٰن اس وقت آپ کی زیارت کیسے ہوگئی؟'' میں نے یہ سوال اس لئے کیا کہ یہ وقت انتہائی گرم دوپہر کا تھا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ''دن بڑا لمبا لگ رہا تھا لہٰذا میں نے سوچا کہ کسی سے بات چیت ہی کر لی جائے'' پھر انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک ایسا فتنہ برپا ہونے والا ہے کہ اس میں سونے والا لیٹنے والے سے بہتر ہوگا، لیٹنے والا بیٹھنے والے سے، بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے، کھڑے ہونے والا چلنے والے سے، چلنے والا سوار سے اور سوار دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ اور اس میں مرنے والے سب جہنم میں جائیں گے''

میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ! یہ فتنہ کب برپا ہوگا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''ہرج (۱) کے دنوں میں، جب کوئی شخص اپنے ہم نشین سے بھی امن میں نہ ہوگا''

میں نے عرض کیا ''میرے لئے ایسے وقت میں آپ کا کیا حکم ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''اپنے آپ کو اور اپنے ہاتھ کو روکے رکھنا اور گھر میں رہنا''

میں نے عرض کیا ''اگر کوئی میرے گھر میں آنے لگے تو میں کیا کروں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''اپنا دروازہ بند کر لینا''

میں نے عرض کیا ''اگر کوئی میرے گھر میں گھس گیا تو؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''گھر کی مسجد میں داخل ہو کر اس طرح کرنا (یہ کہہ کر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑ لی) اور یہ کہنا ''میرا رب اللہ ہے'' یہاں تک تمہیں اسی حال میں موت آجائے''

بعض روایات میں اس واقعہ کی مزید تفصیل ان الفاظ میں آئی ہے:

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اس فتنہ کے سب مقتول جہنمی ہوں گے''

حضرت عمرو بن وابصہ کے والد نے عرض کیا ''یہ فتنہ کب رونما ہوگا؟''

انہوں نے فرمایا ''ہرج کے دنوں میں، جب انسان اپنے ہم نشین سے بھی محفوظ نہ ہوگا''

انہوں نے پھر عرض کیا ''میرے لئے اس وقت کیا حکم ہے؟''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اپنے ہاتھ اور زبان کو روک کر رکھنا اور گھر میں رہنا''

حضرت وابصہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے میرا دل اچاٹ ہو گیا اور میں دمشق آ گیا وہاں میں حضرت حذیم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ سے ملا، میں نے ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا ''قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں نے بھی یہ حدیث رسول اکرم ﷺ سے سنی تھی''

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ایک ایسا فتنہ ظاہر ہوگا جس میں لیٹنے والا بیٹھنے والے سے بہتر ہوگا، بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا''

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! آپ مجھے اس وقت کے لئے کیا حکم دیتے ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اونٹوں کے ساتھ رہے، جس کے پاس بکریاں ہوں وہ ان کے ساتھ رہے، اور جس کی کوئی زمین ہو وہ اس میں لگ جائے۔ اور جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ اپنی تلوار کی دھار پتھر سے خراب کر دے اور اپنی استطاعت کے مطابق فتنہ سے بچنے کی کوشش کرے''

مذکورہ حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! اگر کوئی میرے گھر میں داخل ہو کر مجھے قتل کرنے لگے تو اس وقت مجھے کیا کرنا چاہئے؟''

---

(۱) ہرج کا معنی ایک حدیث شریف میں گزر چکا ہے کہ جب قتل کی کثرت ہوگی۔

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا ''اس وقت تم حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے کی طرح ہو جانا جس نے اپنے بھائی سے کہا تھا:

﴿لَئِن بَسَطتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ﴾ (المائدة:٢٨)

''اور اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے مجھ پر ہاتھ چلائے گا تو میں تجھ کو قتل کرنے کے لئے تجھ پر ہاتھ نہیں چلاؤں گا۔ مجھے تو اللہ رب العالمین سے ڈر لگتا ہے''

حضرت بشیر بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ''عنقریب ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ مجھے بتائیے اگر کوئی شخص میرے گھر میں داخل ہو کر مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے تو میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''اس وقت تم آدم علیہ السلام کے بیٹے کی طرح ہو جانا''

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے قریب اندھیری رات کی طرح فتنہ ہوگا صبح کو آدمی مومن اور شام کو کافر ہوگا، اس وقت بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے، کھڑا ہونے والا چلنے والے شخص سے اور چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ اس وقت اپنی کمانیں توڑ دینا، کمان کی تاریں کاٹ دینا اور تلواروں کی دھار کو پتھر مار کر خراب کر دینا اور اگر تمہیں کوئی قتل کرنے گھر میں داخل ہو جائے تو آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں میں سے اس کا طرز اختیار کرنا جو زیادہ بہتر تھا'' یعنی اس بیٹے کا طرز اختیار کرنا جس نے اپنے بھائی سے مزاحمت کرنے اور اسے نقصان پہنچانے سے گریز کیا تھا۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سواری پر مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور ارشاد فرمایا ''اے ابو ذر! ذرا بتاؤ جب لوگ شدید بھوک کا شکار ہوں گے اور تم اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد تک بھی نہ آسکو گے تو کیا کرو گے؟''

میں نے عرض کیا ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں''

آپ ﷺ نے فرمایا ''صبر کرو (یعنی ٹھہرو بتاتا ہوں) اے ابو ذر! جب لوگ سخت موت کا شکار ہوں تو تم کیا کرو گے؟''

میں نے عرض کیا ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں''

آپ ﷺ نے فرمایا ''صبر کرو (بتاتا ہوں) اے ابو ذر! جب لوگ آپس میں ایک دوسرے کا قتل کر رہے ہوں گے یہاں تک کہ گھر کے پتھر خون سے بھر جائیں گے تو تم کیا کرو گے؟''

میں نے عرض کیا ''اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں''

آپ ﷺ نے فرمایا ''اپنے گھر بیٹھ جانا اور دروازہ بند کر لینا''

میں نے عرض کیا ''اگر مجھے نہ چھوڑا جائے تو کیا میں ہتھیار اٹھالوں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر تم نے تلوار اٹھالی تو تم بھی ان کے ساتھ فتنے میں شریک ہو جاؤ گے، لیکن میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تمہیں تلوار کی چمک ہیبت زدہ نہ کر دے اس لئے اپنی چادر کا ایک کونا اپنے منہ پر ڈال لینا تاکہ تم اس کے گناہ میں شریک نہ ہو جاؤ''

Marfat.com

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تمہارے سامنے اندھیری رات کی طرح فتنہ ہوگا کہ صبح آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا، اس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے، کھڑا ہونے والے چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا''

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''اس صورت حال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مستقل اپنے گھر میں رہنا''

مسلمانوں میں بت پرستی کا فتنہ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے زمین میرے لئے سمیٹ دی چنانچہ میں نے مشرق سے مغرب تک نظارہ دیکھا اور مسلمانوں کی مملکت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک کہ زمین سمیٹی گئی اور مجھے سونے چاندی کے خزانے عطا کئے گئے، میں نے رب تعالیٰ سے دعا کی کہ میری امت کے لوگ قحط سے نہ مریں اور یہ کہ ان پر کوئی دشمن مسلط نہ ہو جو ان سے ان کی حکومت چھین لے۔ میری اس دعا کے جواب میں میرے رب نے فرمایا:

''اے محمد! میں نے فیصلہ کر دیا جو تبدیل نہیں ہوگا اور میں نے تیری امت کے لئے یہ اعزاز تجھے عطا کر دیا کہ انہیں قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر کوئی دشمن مسلط نہیں کروں گا چاہے وہ ان کے خلاف جمع ہو کر آ جائیں، ہاں البتہ یہ ضرور ہوگا کہ وہ ایک دوسرے سے لڑیں اور ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا ''اور مجھے اپنی امت پر گمراہ پیشواؤں کا خوف ہے اور جب میری امت میں تلوار آپس میں نکل پڑے گی وہ قیامت تک واپس نہیں جائے گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ میری امت کے بعض قبائل مشرکوں سے نہ مل جائیں، یہاں تک کہ وہ بتوں کی عبادت کریں گے۔ میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک خود کو نبی کہتا ہوگا حالانکہ میں آخری نبیوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اور میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی جسے کسی کی مخالفت نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم قیامت کی صورت میں واقع ہو جائے''

''احلاس'' کا فتنہ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے فتنوں کے بارے میں بتایا اور فتنۂ احلاس کا بھی ذکر کیا، اس پر کسی نے کہا ''یا رسول اللہ! فتنہ احلاس کیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یہ ایسا فتنہ ہے جس میں پہلے تو انسان اپنے مال اور اولاد سے محروم ہو جائے گا، اس پر خوف و ڈر طاری ہوگا

(۱) احلاس ''حِلس'' کی جمع ہے، حلس اس ٹاٹ یا دری کو کہا جاتا ہے جو اونٹ کے کجاوہ یا گھوڑے کی زین کے نیچے کمر سے لگا ہوا ہوتا ہے۔ اس فتنے کو حلس سے تشبیہ اس وجہ سے دی گئی کیونکہ وہ لوگوں کے ساتھ اس طرح چمٹ جائے گا جس طرح وہ ٹاٹ جانور کی کمر سے چمٹا ہوتا ہے۔ امام خطابی فرماتے ہیں کہ اس فتنہ کو اس کے رنگ کی سیاہی اور ظلمت کی وجہ سے حلس سے تشبیہ دی گئی ہے۔ حلس اس ٹاٹ، دری یا بوریا کو بھی کہتے ہیں جسے زمین پر بچھایا جائے اور اس کے اوپر بستر بچھا لیا جائے یہ ٹاٹ زمین کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔

Marfat.com

اور پھر ایک فتنہ آئے گا جس میں مال وعافیت کی فراوانی ہوگی۔ اور پھر ایک چھپا ہوا فتنہ ہوگا جس کا دھواں میرے اہل بیت کے ایک شخص کے قدموں سے اٹھے گا جو خود کو مجھ میں سے سمجھے گا حالانکہ وہ مجھ میں سے نہیں ہوگا کیونکہ میرے دوست تو متقی لوگ ہی ہوتے ہیں۔ پھر ایک عظیم الشان مصیبت کی طرح کا فتنہ ہوگا اور کوئی شخص ایسا نہ بچے گا جو اس فتنے سے متاثر نہ ہو یہاں تک کہ یوں کہا جائے گا کہ گزر گیا، لوٹ آیا۔ صبح آدمی مومن ہوگا شام کو کافر ہوگا یہاں تک کہ لوگوں کی دو جماعتیں بن جائیں گی ایک جماعت ایمان والوں کی ہوگی جن میں نفاق نہ ہوگا۔ دوسری جماعت نفاق والوں کی ہوگی جن میں ایمان نہ ہوگا، اگر تم اس زمانہ کو پالو تو اس دن سے یا دوسرے دن سے دجّال کا انتظار کرنا''

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب ایک ایسا زمانہ آجائے گا جس میں لوگ مختلف گروہوں اور ٹولیوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ان کے معاہدے خالص نہ رہیں گے، باہم اختلافات کا شکار ہوں گے، اور وہ اس طرح ہو جائیں گے'' یہ فرما کر آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کر لیا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''ہم اس وقت کیا کریں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''جس چیز کو تم جانتے ہو اسے کی پیروی کرنا اور جسے نہیں جانتے اسے چھوڑ دینا، اپنے معاملات پر نگاہ رکھنا اور لوگوں کے معاملات میں مداخلت مت کرنا'' (۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے گرد بیٹھے تھے کہ آپ کے سامنے فتنوں کا ذکر چھڑ گیا، اس موقع پر آپ ﷺ فرمایا ''فتنوں کے زمانہ میں تم لوگوں کو دیکھو گے کہ ان کے معاہدے خالص نہیں رہیں گے، ان میں سے امانت داری ختم ہو جائے گی اور وہ اس طرح ہو جائیں گے'' یہ کہہ کر آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست فرمایا۔

میں نے اٹھ کر عرض کیا ''میری جان آپ پر قربان ہو جائے، ذرا یہ تو فرمایئے کہ آپ ہمارے لئے اس وقت میں کیا حکم فرماتے ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''اپنے گھر میں ٹھہرے رہنا، زبان پر قابو رکھنا، جس بات کو جانتے ہو اس پر عمل کرنا اور اسے اہمیت دینا اور جو بات نئی اور انوکھی محسوس ہو اس سے پہلو بچانا، اپنے معاملات پر نگاہ رکھنا اور لوگوں کے معاملات میں مداخلت مت کرنا'' (۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عنقریب ایک فتنہ اٹھے گا جس میں عرب مبتلا ہوں گے اور اس فتنہ میں قتل ہونے والے لوگ جہنم میں جائیں گے، اس فتنہ میں زبان کھولنا تلوار اٹھانے سے زیادہ سخت گناہ ہوگا'' (۳)

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے لوگوں کو احادیث نبویہ ﷺ سے فیض یاب فرما رہے تھے، فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں جاتے ہوئے کسی جگہ پڑاؤ ڈالا، اتنے میں ایک آواز لگانے والے

---

(۱) سنن أبی داؤد، کتاب الملاحم، باب الأمر والنهی ۴۳۸/۲

(۲) سنن أبی داؤد، کتاب الملاحم، باب الأمر والنهی ۴۳۸/۲

(۳) سنن أبی داؤد، کتاب الفتن والملاحم، باب فی کف اللسان ۴۱۸/۲

Marfat.com

نے آواز لگائی کہ نماز تیار ہے، چنانچہ میں نماز کی جگہ پہنچا تو نبی کریم ﷺ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے:

''اے لوگو! مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ پر یہ ذمہ داری تھی کہ وہ اپنے بندوں کو اپنے علم کے مطابق خیر کی طرف رہنمائی کرے اور اپنے علم کے مطابق شر سے ان کو خبردار کرے۔ سنو! اس امت کی عافیت ابتدائی دور میں ہے اور آخری دور میں مصیبتیں اور فتنے ہوں گے جو ایک دوسرے کے ساتھ آئیں گے، ایک فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا کہ یہ مجھے ہلاک کرنے والا فتنہ ہے۔ پھر وہ ختم ہوگا تو دوسرا آجائے گا اور مومن کہے گا کہ یہ فتنہ مجھے ہلاک کرنے والا ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ جو چاہتا ہے کہ وہ آگ سے بچ کر جنت میں چلا جائے تو اسے چاہئے کہ اسے موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ اس زمانہ میں مومن کو چاہئے کہ لوگوں کے ساتھ وہی معاملہ کرے جس کی وہ اپنے لئے خواہش کرتا ہے۔ جس نے کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنا ہاتھ اور دل کا ثمرہ اسے دے دیا تو اسے چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اس امام کی اطاعت کرے''

اس واقعہ کے راوی عبدالرحمٰن (جن کی رائے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ٹھیک نہ تھی) فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے اپنا سر اپنی ٹانگوں میں دے دیا اور کہا ''تمہارا چچازاد بھائی معاویہ تو ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ ہم لوگوں کے اموال باطل طریقے سے کھائیں اور آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ (النساء: ۲۹)

''مومنو! ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ''

جبکہ آپ ہمیں امیر کی اطاعت کا حکم دے رہے ہیں''

ان کی یہ بات سن کر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھے، پہلے اپنا سر جھکا لیا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اس کی اطاعت کر اور اللہ کی نافرمانی میں اس کی اطاعت نہ کر'' میں نے عرض کیا ''کیا یہ حدیث آپ نے خود اللہ کے رسول سے سنی ہے؟'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ہاں میرے کانوں نے اسے سنا اور میرے دل نے اسے محفوظ کیا''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب میری امت کو دیکھو کہ وہ ظالم کو یہ کہنے سے ڈرنے لگی ہے کہ ''تو ظالم ہے'' تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو'' یعنی اب ان کی اصلاح سے مایوس ہو کر ان سے دور ہو جاؤ۔

ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد وارد ہے ''میری امت میں پتھروں کی بارش، زمین میں دھنسائے جانے اور چہرے بگاڑنے جانے کے عذاب ہوں گے''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عنقریب ایک اندھا، گونگا اور بہرہ فتنہ اٹھے گا جو اس کے قریب جائے گا وہ اسے لپیٹ میں لے لے گا اور اس میں زبان کھولنا تلوار اٹھانے سے زیادہ سخت ہوگا'' (۱)

---

(۱) اس فتنہ کے گونگا اور بہرہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس میں لوگوں کی عقلیں حق بات کو سمجھنے سے قاصر ہوں گی اور لوگوں کی زبانوں پر حق بات جاری نہ ہو سکے گی۔

Marfat.com

قسطنطنیہ روم سے پہلے فتح ہوگا

حضرت ابو قبیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، اس دوران ان سے سوال کیا گیا کہ کون سا شہر پہلے فتح ہوگا، قسطنطنیہ یا روم؟''

انہوں نے ایک صندوق منگوایا اور اس میں سے ایک کتاب نکالی اور پھر فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھے لکھ رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا ''پہلے کون سا شہر فتح ہوگا، قسطنطنیہ یا روم؟''

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہرقل کا شہر پہلے فتح ہوگا یعنی قسطنطنیہ''(۱)

مختلف علاقوں کی بربادی کا تذکرہ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''زمین کے اطراف میں بربادی کا آغاز ہوگا یہاں تک کہ مصر تباہ و برباد ہو جائے گا اور مصر بربادی سے اس وقت تک محفوظ ہے جب تک بصرہ غرق ہو کر تباہ ہو جائے گا اور مصر دریائے نیل کے خشک ہونے سے تباہ ہوگا، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی تباہی بھوک سے ہوگی اور یمن کی خرابی ٹڈیوں کے لشکر سے اور بصرہ کے علاقہ ابلہ کی تباہی حصار سے ہوگی۔ فارس کی تباہی گنجوں سے، ترک کی تباہی دیلم کے ہاتھوں اور دیلم کی تباہی ارمن کے ہاتھوں اور ارمن کی تباہی خزر سے اور خزر کی تباہی ترک سے اور ترک کی تباہی آسمانی بجلی سے اور سندھ کی تباہی ہند سے اور ہند کی تباہی چین کے ہاتھوں اور چین کی تباہی رمل سے ہوگی۔ حبشہ کی تباہی زلزلے سے اور مدینہ منورہ کے علاقے زوراء کی تباہی اور عراق کی تباہی قتل وقتال سے ہوگی''

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام ابوالفرج ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل کر کے لکھا ہے ''میں نے سنا ہے کہ اندلس کی تباہی آندھی سے ہوگی''

☆☆☆☆

(۱) مسند أحمد ۲/۱۷۶

Marfat.com

قیامت کی نشانیاں

قیامت کی بہت سی نشانیاں ہیں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا وہ اس وقت سر جھکائے وضو میں مصروف تھے انہوں نے سر اٹھا کر مجھے دیکھا اور فرمایا ''اے امت! قیامت کی چھ نشانیاں تم میں ظاہر ہوں گی جن میں ایک تمہارے نبی کی موت ہے''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''یہ سن کر مجھے لگا جیسے میرا دل اچھل کر باہر آ جائے گا''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک تو یہ نشانی بتائی اور فرمایا ''تم میں مال بہت زیادہ ہو جائے گا کہ اگر ایک شخص کو دس ہزار بھی دیئے جائیں تو وہ اسے کم سمجھے گا''

آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ دو ہوئیں، ان کے علاوہ ایک فتنہ ہوگا اور وہ فتنہ تم میں سے ہر شخص کے گھر میں داخل ہوگا''

آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ تین ہوئیں، ان کے علاوہ ایک وبا ہوگی جس میں لوگ یوں مر مر کر گریں گے جس طرح بھیڑ کے بال کٹ کٹ کر گرتے ہیں''

آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ چار نشانیاں ہوئیں، تمہارے اور بنو اصفر (۱) یعنی روم والوں کے درمیان ایک لڑائی ہوگی جس میں وہ تمہارے مقابلے میں نو مہینے عورت کی مدت حمل کے برابر جمے رہیں گے اور پھر وہ تم سے زیادہ انصاف والے ہو جائیں گے''

آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ دو نشانیاں ملا کر پانچ ہوئیں''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قسطنطنیہ پہلے فتح ہوگا یا روم؟ آپ ﷺ نے فرمایا قسطنطنیہ۔()

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا، اس وقت آپ ﷺ غزوہ تبوک کے دوران چمڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''میں تمہیں قیامت کی چھ نشانیاں بتاتا ہوں:

(۱) قیامت کی پہلی نشانی میری وفات ہے

(۲) بیت المقدس کی فتح

---

(۱) شارحین کے خیال کے مطابق بنو اصفر سے مراد اہل روم ہیں۔

Marfat.com

(۳) ایک وبائی بیماری جس کی وجہ سے لوگ یوں ہلاک ہوں گے جیسے بھیڑ کے بال کٹ کٹ کر گرتے ہیں

(۴) مال کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ اگر کسی آدمی کو سو دینار بھی دیئے جائیں وہ انہیں کم سمجھے گا

(۵) ایک ہولناک فتنہ جو عرب کے ہر ہر گھر میں داخل ہوگا

(۶) تمہارے اور بنو اصفر کے درمیان ایک لڑائی ہوگی وہ اسی جھنڈے لے کر تم پر حملہ کریں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔ (یہ کل نو لاکھ ساٹھ ہزار آدمی ہوئے)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا، آپ ﷺ نے فرمایا ''کیا عوف ہو؟'' میں نے عرض کیا ''جی ہاں'' آپ ﷺ نے مجھے اندر آنے کا حکم دیا تو میں نے عرض کیا ''پورا یا کچھ؟'' () آپ ﷺ نے فرمایا ہاں مکمل آجاؤ، پھر فرمایا ''اے عوف! قیامت کی چھ نشانیاں سن لو، ان میں سے پہلے نشانی میری وفات ہے''

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ سوال جگہ کی تنگی کی وجہ سے کیا تھا۔

یہ سن کر میں رونے لگا آپ ﷺ نے مجھے چپ کرایا اور فرمایا ''کہو یہ ایک نشانی ہوئی''

میں نے کہا ''یہ ایک نشانی ہوئی''

آپ ﷺ نے فرمایا ''بیت المقدس فتح ہو جائے گا، کہو دو نشانیاں ہوئیں''

میں نے کہا ''دو نشانیاں ہوئیں''

آپ ﷺ نے فرمایا ''ایک وبائی بیماری ہوگی جس میں میری امت اس طرح موت کا شکار ہوگی جیسے بکری کے بال کٹ کٹ کر گرتے ہیں، کہو تین نشانیاں ہوئیں''

میں نے کہا ''تین نشانیاں ہوئیں''

آپ ﷺ نے نے فرمایا ''ایک بہت بڑا فتنہ ہوگا کہو چار نشانیاں ہوئیں''

میں نے کہا ''چار نشانیاں ہوئیں''

آپ ﷺ نے فرمایا ''تم لوگوں کے پاس مال بہت زیادہ ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص کو سو دینار دیئے جائیں گے مگر وہ اس پر ناراض ہوگا اور اسے کم سمجھے گا، کہو پانچ نشانیاں ہوئیں''

میں نے کہا ''پانچ نشانیاں ہوئیں''

آپ ﷺ نے فرمایا ''تمہارے اور بنو اصفر یعنی رومیوں کے مابین ایک جنگ ہوگی وہ اسی (۸۰) جھنڈوں کے ماتحت تم پر حملہ کریں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔ اور مسلمانوں کی جماعت اس وقت دمشق میں غوطہ نامی جگہ پر ہوگی''

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''چھ چیزیں قیامت کی نشانیاں ہیں (۱) قیامت کی پہلی نشانی میری وفات ہے (۲) بیت المقدس کی فتح (۳) ایک وبائی بیماری جس کی وجہ سے لوگ یوں ہلاک ہوں گے جیسے بھیڑ کے بال

Marfat.com

کٹ کٹ کر گرتے ہیں (۴) مال کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ اگر کسی آدمی کو سو دینار بھی دیئے جائیں وہ انہیں کم سمجھے گا (۵) ایک ہولناک فتنہ جو عرب کے ہر ہر گھر میں داخل ہوگا (۶) تمہارے اور اہل روم کے درمیان ایک لڑائی ہوگی وہ ۸۰ جھنڈے لے کر تم پر حملہ کریں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "چھ چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے پہلے اعمال کر لو:

(۱) سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے
(۲) دجّال کی آمد سے پہلے
(۳) "دخان" (دھویں) کے ظہور سے پہلے
(۴) "دابۃ الارض" (ایک خاص جانور) کے نکلنے سے پہلے
(۵) اپنی موت سے پہلے
(۶) قیامت سے پہلے

قیامت سے پہلے کی دس نشانیاں

حضرت حذیفہ بن اسد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم قیامت کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا "تم لوگ کیا باتیں کر رہے ہو؟" ہم نے کہا "ہم قیامت کا مذاکرہ کر رہے ہیں" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم دس نشانیاں دیکھ نہ لو:

(۱) دھواں ظاہر ہونا
(۲) دجّال کا ظہور
(۳) دابۃ الارض کا خروج
(۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا
(۵) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول
(۶) یاجوج ماجوج
(۷) زمین کا مشرق کی طرف سے دھنسنا
(۸) زمین کا مغرب کی طرف سے دھنسنا
(۹) زمین کا جزیرۂ کی طرف سے دھنسنا
(۱۰) ایک آگ مشرق سے نکلے گی جو لوگوں کو ان کے محشر (جمع ہونے کی جگہ) تک لے آئے گی۔

Marfat.com

اس حدیث کی بعض روایات میں آگ کی تفصیل میں لکھا ہے کہ ایک آگ مقام عدن سے ظاہر ہوگی اور لوگوں کو ہانکتی ہوئی محشر کی طرف لائے گی، جہاں لوگ رات گزاریں گے وہ آگ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی اور جہاں وہ دن کے وقت آرام کریں گے وہ آگ وہاں بھی ان کے ساتھ ہوگی۔

بعض روایات میں سمندر سے ایک آندھی اٹھنے کو بھی قیامت کی علامت میں شمار کیا گیا ہے۔

اہل روم کے ساتھ مسلمانوں کی جنگ

اس واقعے کے بعد دجّال اکبر کا ظہور ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان دنیا سے زمین پر اتر آئیں گے۔ ان کا نزول دمشق میں نماز فجر کے وقت مشرقی سفید مینارے پر ہوگا۔ احادیث کی روشنی میں اس مسئلہ کا تفصیلی بیان آگے آرہا ہے۔

حضرت ذو مخمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تم لوگ اہل روم سے امن وصلح کا معاہدہ کرو گے اور تم غالب ہوگے، لیکن وہ پس پردہ تمہارے دشمن ہی رہیں گے۔ تم صلح کر کے غنیمت لے کر ٹیلوں والی چراگاہ میں پڑاؤ کرو گے، پھر ایک رومی شخص کھڑا ہو کر صلیب کو بلند کرے گا اور کہے گا:

''الأغلب الصليب''

''صلیب سب پر غالب ہے''

مسلمانوں میں سے ایک شخص جا کر اسے قتل کر دے گا، پھر اہل روم معاہدہ توڑ ڈالیں گے اور پھر بہت سی جنگیں ہوں گی، وہ ۸۰ جھنڈے لے کر تم پر حملہ کریں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے'' (۱)

حضرت اسیر بن جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کوفہ میں سخت لال آندھی چلی، ایک شخص بری طرح گھبرایا ہوا اور دوڑتا ہوا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پکارتے ہوئے ان کے پاس پہنچا اور کہنے لگا ''اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قیامت آ گئی'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے، اس کی یہ بات سنی تو سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک میراث کو تقسیم کرنا چھوڑ نہ دیا جائے اور مال غنیمت حاصل کر کے لوگ خوشی محسوس نہ کریں''

پھر انہوں نے اپنے ہاتھ سے ملک شام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا ''دشمن اہل اسلام کے خلاف جمع ہو جائیں گے اور اہل اسلام بھی جمع ہو جائیں گے''

حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا '' آپ کی مراد اہل روم ہیں کہ وہ مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے آئیں گے''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ہاں اس وقت شدید قسم کا فتنہ اور ارتداد ہوگا''

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا ''اس موقع پر مسلمانوں میں ایک ایسا لشکر تیار ہوگا جو فتح کے علاوہ کسی چیز پر راضی نہ ہوگا، چنانچہ وہ لڑے گا یہاں تک کہ رات ہو جائے گی اور یہ دونوں لشکر پھر بغیر فتح کے رہ جائیں گے اور یہ لشکر بکھر جائے گا۔ پھر مسلمانوں کا ایک اور لشکر ایسا تیار ہوگا جو فتح کے علاوہ کسی چیز پر راضی نہ ہوگا، مگر اسے بھی لڑتے لڑتے رات ہو جائے گی اور مسلمان اور

(۱) سنن أبي داؤد، كتاب الملاحم، باب ما يذكر من ملاحم الروم ۲/۴۲۵

کافر فتح کا فیصلہ کئے بغیر رہ جائیں گے اور پھر یہ لشکر بکھر جائے گا۔ اس کے بعد مسلمانوں میں پھر ایک ایسا لشکر وجود میں آئے گا لیکن اس کے ساتھ بھی پہلے لشکروں جیسا معاملہ ہوگا۔

جب چوتھا دن ہوگا باقی مسلمان ان کافروں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے درمیان بھڑکتی ہوئی لڑائی جاری کردے گا اور ایسی جنگ ہوگی جو ہم نے پہلے نہیں دیکھی ہوگی، اس جنگ کی شدت کا یہ عالم ہوگا کہ جو پرندہ ان کے قریب سے گزرے گا وہ بھی مارا جائے گا۔ بنوارب جو سو کی تعداد میں تھے ان میں سے صرف ایک شخص باقی بچے گا چنانچہ کس غنیمت پر خوش ہوا جائے یا کون سی میراث تقسیم کی جائے۔

اسی دوران وہ ایک ہنگامے کی آواز سنیں گے جو اس سے بھی زیادہ سخت ہوگی۔ ایک پکارنے والا چیختا ہوا ان کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ دجّال ان کے پاس ظاہر ہو کر قبضہ کر چکا ہے، چنانچہ وہ سب اپنے ہاتھوں میں موجود اشیاء کو چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہو جائیں گے اور دس بہترین شہ سوار بہادروں کو دجّال کی طرف روانہ کریں گے۔ اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں ان دس بہادروں کے نام، ان کے آباء واجداد کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ تک سے واقف ہوں، روئے زمین پر اس وقت ان سے بہتر شہ سوار کہیں نہ ہوں گے"

آخری زمانہ میں مسلمانوں کی رومیوں کے ساتھ جو جنگ ہوگی اس میں مسلمانوں کا مرکز شام کے شہر دمشق کا علاقہ "غوطہ" ہوگا، اس مقام کے بارے میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

> "رومیوں کے ساتھ جنگ میں مسلمانوں کا مرکز شام کے سب سے بہترین شہر دمشق کے کنارے پر ایک مقام "غوطہ" ہوگا" (۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجّال کا قتل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک روم والے اعماق یا دابق (۲) میں آکر پڑاؤ نہ ڈال لیں۔ مدینہ کے ان لوگوں کا لشکر بھی ان کے ساتھ آکر مل جائے جن سے بہتر لوگ روئے زمین پر موجود نہ ہوں گے۔ جب لڑائی کی صفیں بن جائیں گی تو اہل روم کہیں گے کہ ہمارے سامنے سے ہٹ جاؤ اور ہمیں ان لوگوں سے لڑنے دو جنہوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے۔ مسلمان اس کے جواب میں کہیں گے کہ ہم اپنے بھائیوں سے تمہیں لڑنے نہیں دیں گے۔ پھر زبردست جنگ ہوگی جس میں سے ایک تہائی مسلمان بھاگ جائیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرے گا اور ایک تہائی شہید ہو جائیں گے جو تمام شہداء میں سب سے افضل ہوں گے اور ایک تہائی کبھی شکست نہیں کھائیں گے اور یہ ایک تہائی مسلمان قسطنطنیہ فتح کرلیں گے۔ جس وقت وہ اپنی تلواریں زیتون کے درختوں سے لٹکا کر مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے، شیطان ان کے پاس آکر اعلان کرے گا کہ دجّال نے ان کے گھروں پر قبضہ کرلیا ہے۔ چنانچہ وہ وہاں سے نکل پڑیں گے لیکن اس کی یہ بات غلط ہوگی۔ جب یہ شام

---

(۱) سنن أبی داؤد، کتاب الملاحم، باب فی المعقل فی الملاحم ۲/۴۲۶

(۲) اعماق اور دابق حلب کے قریب بلاد سوریہ کی دو جگہوں کے نام ہیں۔

Marfat.com

پہنچیں گے تو دجّال نکال آئے گا، چنانچہ یہ جنگ کے لئے تیاری کرتے ہوئے اپنی صفیں درست کررہے ہوں گے کہ نماز کا وقت ہوجائے گا۔ اور اسی دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور ان کی امامت کرائیں گے، جب وہ اللہ کا دشمن (دجّال) انہیں دیکھے گا تو اس طرح پگھلنا شروع ہوجائے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے، اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے زندہ چھوڑ بھی دیں تو وہ پھر بھی خود بخود ہلاک ہوجائے گا مگر وہ اسے اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے اور اپنے نیزے پر لگا خون لوگوں کو دکھائیں گے"

مضبوط ایمان کی طاقت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کیا تم نے اس شہر کے بارے میں سنا ہے جس کے ایک طرف خشکی اور دوسری طرف سمندر ہے؟"

لوگوں نے کہا "جی ہاں، ہم نے اس شہر کے بارے میں سن رکھا ہے"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ اس شہر پر بنواسحاق کے ستر ہزار افراد حملہ نہ کریں۔ جب یہ لوگ وہاں پہنچیں گے تو وہاں اتر کر کسی اسلحہ یا تیر سے لڑائی نہیں لڑیں گے بلکہ "لا الہ الا اللہ واللہ اکبر" کہیں گے تو اس شہر کی ایک جانب کی دیوار یا فصیل گر جائے گی۔ جب وہ دوسری مرتبہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ایک اور جانب سے دیوار گر جائے گی اور تیسری مرتبہ کہنے سے شہر ان کے لئے کھل جائے گا اور یہ اس میں داخل ہوکر مال غنیمت حاصل کریں گے اور جس دوران وہ غنیمت تقسیم کریں گے ایک شخص چیختا ہوا وہاں آکر کہے گا کہ دجّال نکل آیا ہے تو وہ سب کچھ چھوڑ کر لوٹ جائیں گے"

روم کی فتح کی پیشین گوئی

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان نقل کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ مسلمانوں کا چھوٹے سے چھوٹا شخص بھی حکمران اور قائد نہ بن جائے"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آواز دی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، فرمایئے کیا حکم ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم لوگ بنواصفر سے جنگ کروگے تمہارے بعد والے ان سے جنگ کریں گے یہاں تک کہ اسلام کے بہترین لوگ ان کے خلاف جنگ کے لئے نکلیں گے جو حجاز سے تعلق رکھتے ہوں گے اور وہ اللہ کے دین کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کریں گے، پھر وہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہہ کر قسطنطنیہ فتح کریں گے، انہیں اس سے اس کثرت سے مال غنیمت ملے گا کہ ایسی غنیمت پہلے کسی کو نہ ملی ہوگی، یہاں تک کہ وہ ڈھالوں تک کو تقسیم کریں گے۔ اتنے میں ایک شخص آکر کہے گا کہ دجّال نکل آیا ہے۔ سنو! یہ خبر جھوٹ ہوگی اس پر عمل کرنے والا اور نہ کرنے والا دونوں نادم ہوں گے" (۱)

حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تم لوگ سمندری جزیروں پر جنگ کروگے اور اللہ تعالیٰ اس میں تمہیں فتح عطا فرمائے گا، پھر تم فارس والوں سے جنگ کروگے اور اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر بھی فتح عطا فرمائے گا۔ پھر تم روم والوں سے

---

(۱) سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن ۳۵، ۳۶ باب الملاحم

جنگ کروگے اور اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر بھی فتح عطا فرمائے گا، پھر تم دجّال سے لڑو گے چنانچہ اللہ تمہیں اس کے خلاف بھی کامیابی دے گا''

اہل روم کی کثرت اور ان کی کچھ عمدہ صفات

حضرت مستورد قرشی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ایک حدیث نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس وقت قیامت قائم ہوگی، اہل روم سب سے زیادہ ہوں گے''

یہ حدیث سن کر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت مستورد سے فرمایا ''دھیان سے بات کرو تم کہہ کیا رہے ہو؟''

حضرت مستورد رضی اللہ عنہ نے کہا ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو فرماتے سنا ہے وہی کہہ رہا ہوں''

اس پر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا ''اگر تم یہ کہتے ہو اور تمہاری بات صحیح ہے تو ان میں پانچ خصائل ہوں گے:

(۱) وہ فتنہ کے وقت لوگوں میں سب سے زیادہ مضبوط ہوں گے

(۲) مصیبت کے بعد سب سے جلدی سنبھلنے والے ہوں گے

(۳) فرار کے بعد سب سے پہلے لوٹ آنے والے ہوں گے

(۴) ان کی بھلائی مسکینوں، یتیموں اور ضعیفوں کے لئے ہوگی

(۵) وہ بادشاہوں کے ظلم کو روکنے میں تمام لوگوں پر فائق ہوں گے(۱)

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آخری زمانہ میں اہل روم مسلمان ہو جائیں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح بھی اہل روم کی مسلمان ہونے والی جماعت کے ذریعہ ہو۔ جیسا کہ ایک حدیث میں یہ بات گزر چکی ہے کہ روم میں بنو اسحاق کے ستر ہزار آدمی جہاد کریں گے، اور رومی عیص بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ ان میں سے بعض لوگ یعقوب بن اسحاق کی اولاد سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ پس آخری زمانے کے اہل روم بنی اسرائیل سے بہتر ہوں گے۔ کیونکہ اصبہان کے ستر ہزار یہودی دجّال کی اتباع ونصرت کریں گے۔ جبکہ اہل روم حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے ہاتھ پر ایمان لائیں گے۔ واللہ اعلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم لوگ بنو اصفر سے جنگ کرو گے تمہارے بعد والے ان سے جنگ کریں گے یہاں تک کہ اسلام کے بہترین لوگ ان کے خلاف جنگ کے لئے نکلیں گے جو حجاز سے تعلق رکھتے ہوں گے اور وہ اللہ کے دین کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کریں گے، پھر وہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہہ کر قسطنطنیہ اور روم کو فتح کریں گے، ان کی تسبیح وتکبیر کی وجہ سے کافروں کے قلعے منہدم ہو جائیں گے۔ انہیں وہاں اس کثرت سے مال غنیمت ملے گا کہ ایسی غنیمت پہلے کسی کو نہ ملی ہوگی، یہاں تک کہ وہ ڈھالوں تک کو تقسیم کریں گے۔ اتنے میں ایک شخص آ کر کہے گا کہ دجّال نکل آیا ہے۔ لوگ مال کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ اس پر عمل کرنے والا اور نہ کرنے والا دونوں نادم ہوں گے۔ پھر وہ لوگ کہیں گے ''یہ آواز دینے والا کون تھا؟'' لیکن کسی کو معلوم نہ ہوگا کہ یہ آواز کس نے دی۔ پھر وہ کہیں گے کہ ایلیاء کی طرف اپنی ایک جماعت بھیجو، اگر دجّال نکل آیا ہے تو وہ تمہیں آ کر خبر دے دے۔ پس ایک جماعت جا کر جائزہ لے گی تو دیکھے گی کہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں امن وچین کی زندگی گزار رہے ہیں، یعنی ابھی تک

(۱) صحیح مسلم، کتاب الفتن وأشراط الساعة ۵۲، مسند أحمد ٤/ ۲۳۰

Marfat.com

دجّال کا خروج نہیں ہوا۔ وہ یہ بھی جان لیں گے کہ اس آواز دینے والے نے خطرناک خبر دی تھی اس لئے سب عزم کر کے ایلیاء (بیت المقدس) چلو اگر دجّال ہوا تو ہم اس سے لڑیں گے یہاں تک کہ اللہ ہمارا اور اس کا فیصلہ کر دے ورنہ وہ سب ہمارے علاقے اور ہمارے گھر ہیں، اگر وہاں جاؤ گے تو اپنے علاقہ میں ہی جاؤ گے"

دجّال مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا

مسند احمد میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "بیت المقدس کی تعمیر یثرب کی خرابی کا سبب ہے، جنگجوؤں کا خروج قسطنطنیہ کی فتح ہے اور فتح قسطنطنیہ دجّال کے نکلنے کا سبب ہے"

یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی ران یا اس شخص کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا "جس طرح تیرا یہاں بیٹھنا حق ہے اسی طرح ان باتوں کا یقینی ہونا بھی حق ہے جو میں نے ابھی بیان کیں"

اس حدیث سے مراد یہ نہیں ہے کہ دجّال کے خروج سے پہلے مدینہ منورہ بالکل ویران ہو جائے گا، بلکہ مدینہ منورہ میں یہ صورت حال آخری زمانہ میں پیدا ہوگی۔ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ بیت المقدس کی آبادی مدینہ منورہ کی ویرانی کا سبب ہوگی۔ نیز یہ کہ صحیح احادیث میں یہ بات ثابت ہے کہ دجّال مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا، کیونکہ اس کے دروازوں پر فرشتے تلواریں تانے کھڑے ہوں گے اور دجّالی فوجوں کو مدینہ میں گھسنے نہ دیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مدینہ منورہ میں طاعون اور دجّال داخل نہ ہو سکیں گے"

سنن الترمذی میں اس روایت میں یہ اضافہ بھی ہے:

((أن المسيح ابن مريم يدفن إذا مات فى الحجرة النبوية))

"مسیح ابن مریم علیہ السلام انتقال کے بعد حجرہ نبوی میں دفن کیے جائیں گے"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "مدینہ منورہ کی رہائش گاہیں اہاب یا یہاب تک پہنچ جائیں گی" (۱)

اس حدیث کے ایک راوی حضرت زہیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ سہیل رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا "یہ جگہ مدینہ منورہ سے کتنی دور ہے؟" انہوں نے مجھے ان کی مدینہ سے دوری سے مطلع کیا اور پھر فرمایا "یہ حدود کی توسیع یا تو بیت المقدس کی تعمیر سے پہلے ہوگی یا اس کی تعمیر کے بہت عرصے بعد اور پھر ایک زمانہ گزرنے کے بعد یہ بالکل تباہ ہو جائیں گے"

اہل مدینہ کا مدینے سے چلے جانا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

---

(۱) اہاب مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

Marfat.com

''اہل مدینہ، مدینے سے نکل جائیں گے اور پھر دوبارہ آ کر اس کی تعمیر کریں گے اور اسے آباد کریں گے، یہاں تک کہ مدینہ بھر جائے گا اس کے بعد مدینہ والے پھر مدینہ سے نکل جائیں گے اور دوبارہ کبھی واپس نہ آئیں گے''

حضور ﷺ کا مدینہ کے بارے میں یہ ارشاد سن کر سوال کیا گیا ''جب اہل مدینہ چلے جائیں گے تو اس کے پھل وغیرہ کون کھائے گا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کی پیداوار اور پھل پرندے اور درندے کھائیں گے''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مدینہ اس وقت تک اچھا ہے جب تک چوکور ہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لوگ مدینہ کو اچھی حالت میں چھوڑ کر جائیں گے اور مدینہ میں صرف پرندوں اور جانوروں کی آمد و رفت رہ جائے گی۔ پھر مزینہ قبیلے کے دو آدمی اپنی بکریوں کو ہانکتے ہوئے مدینہ کی طرف جائیں گے تو مدینہ کو دیکھیں گے کہ وہ ویران ہو چکا ہے۔ چنانچہ یہ چلتے چلتے ''ثنیۃ الوداع'' کی گھاٹیوں تک پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے بہت سی چیزوں کے بارے میں سوال کیا لیکن میں یہ نہ پوچھ سکا کہ اہل مدینہ کو مدینہ منورہ سے کیا چیز نکالے گی۔ یعنی وہ مدینہ منورہ سے کیوں چلے جائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''لوگ اس حالت میں مدینے سے نکلیں گے کہ اس کے آدھے پھل پک چکے ہوں گے'' کسی نے سوال کیا ''اے ابو ہریرہ! لوگوں کو مدینہ سے کون نکالے گا؟'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اہل مدینہ کو مدینہ سے ایک برا آدمی نکالے گا''

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بڑی جنگ، فتح قسطنطنیہ اور دجال کا نکلنا یہ سب سات مہینوں کے اندر اندر ہو جائے گا'' (۱)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بڑی جنگ اور شہر قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ سال کا عرصہ ہے اور ساتویں سال میں دجال نکل آئے گا'' (۲)

مذکورہ دونوں احادیث سنن ابن ماجہ میں موجود ہیں، بظاہر ان دونوں میں تعارض نظر آ رہا ہے لیکن اس تعارض کا حل یہ ہے کہ بڑی جنگ کی ابتداء سے انتہاء تک چھ سال کا عرصہ لگے گا، اس کی انتہاء اور قسطنطنیہ کی فتح میں بہت کم مدت ہوگی اور دجال کے خروج کے ساتھ اس سب میں سات ماہ کا عرصہ لگ جائے گا۔ واللہ اعلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((فتح القسطنطينية مع قيام الساعة))

''قسطنطنیہ کی فتح قیامت کے ساتھ ساتھ ہی ہوگی''

---

(۱) سنن أبی داؤد، کتاب الملاحم، باب فی تواتر الملاحم ۲/۴۲۶، سنن ابن ماجه، رقم ۴۰۹۲

(۲) سنن أبی داؤد، کتاب الملاحم، باب فی تواتر الملاحم ۲/۴۲۶، سنن ابن ماجه رقم:۴۰۹۳

Marfat.com

محمود کہتے ہیں ''قسطنطنیہ روم کا ایک شہر ہے جو دجّال کے خروج کے وقت فتح ہوگا اور قسطنطنیہ نبی پاک ﷺ کے بعد صحابہ کرام کے زمانے میں فتح ہو گیا تھا''

محمود غیلان کا یہ کہنا کہ قسطنطنیہ صحابہ کرام کے زمانے میں فتح ہو گیا تھا، اس بات سے اتفاق ممکن نہیں، کیونکہ تاریخی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے یزید کو قسطنطنیہ کی طرف لشکر دے کر بھیجا تھا، اس لشکر میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے لیکن یہ لشکر قسطنطنیہ فتح نہ کر سکا تھا۔ مسلمہ بن عبدالملک بن مروان نے بھی قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا تھا لیکن اسے فتح نہ کیا جا سکا۔ البتہ اس نے اہل قسطنطنیہ سے اس بات پر صلح کر لی تھی کہ وہاں ایک مسجد بنا دی جائے۔ اس کی تفصیل ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

☆☆☆☆

Marfat.com

جھوٹے مدعیانِ نبوت کا تذکرہ

اب کچھ جھوٹے دجّالوں کا ذکر کیا جارہا ہے جو قیامت سے پہلے نمودار ہوں گے، یہ دجّال، دجّال اکبر (اللہ اسے ہلاک کرے اور جہنم کو اس کا ٹھکانہ بنائے) کی آمد کا پیش خیمہ ہوں گے اور اس کی آمد کی راہیں ہموار کرنے کی ذمہ داری انجام دیں گے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے قریب بہت سے کذاب آئیں گے'' (۱)

یہ روایت ذکر کرنے کے بعد حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

- ((فاحذروھم))

''ان دجّالوں سے بچ کر رہنا''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت سے پہلے بہت سے کذاب آئیں گے جن میں ایک یمامہ کا باشندہ ہوگا، ایک صنعاء کا عبسی شخص ہوگا، ایک آدمی حمیر کا ہوگا اور ان جھوٹوں میں ایک دجّال بھی ہوگا جو فتنے کے اعتبار سے ان سب سے بڑھ کر ہوگا''

یہ روایت نقل کرنے کے بعد حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میرے کچھ ساتھی کہا کرتے تھے کہ یہ جھوٹے دجّال تیس کے قریب ہوں گے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجّال نہ آجائیں۔ ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے'' (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجّال نہ آجائیں۔ ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے، مال بہت زیادہ ہوجائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے اور ''ہرج'' زیادہ ہوجائے گا۔

کسی نے عرض کیا ''ہرج کیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا ''اس سے مراد قتل ہے''

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الفتن ۵۲

(۲) صحیح مسلم، کتاب الفتن ۵۲، صحیح البخاری، کتاب الفتن ۹۲، رقم ۷۱۲۱، سنن ابن ماجه، کتاب الفتن ۳۶

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجّال نہ آ جائیں۔ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے بارے میں جھوٹ بولے گا''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجّال نہ آ جائیں۔ان میں سے ہر ایک کہے گا کہ وہ نبی ہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عنقریب میری اُمت میں کچھ فریبی اور جھوٹے لوگ تمہارے پاس ایسی نئی نئی باتیں لے کر آئیں گے جنہیں نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے آباء واجداد نے سنا ہوگا، پس ان سے بچو تا کہ وہ تمہیں دھوکہ نہ دے سکیں''

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجّال نہ آ جائیں۔ان میں سے ہر ایک خیال کرے گا کہ میں نبی ہوں۔جبکہ حقیقت یہ ہے کہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا''

حضرت ابوالولید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے متعہ کے بارے میں سوال کیا کہ کیا ان کے نزدیک متعہ کرنا جائز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ''اللہ کی قسم! ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نہ شک میں مبتلا ہونے والے تھے اور نہ ہی بدکار تھے''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا ''خدا کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے مسیح دجّال ضرور آئے گا اور تیس یا اس سے زیادہ جھوٹے آدمی آئیں گے''

جہنم کی طرف بلانے والے لوگ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میری امت میں ستر سے کچھ زیادہ ایسے لوگ آئیں گے جو جہنم کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے، اگر میں چاہوں تو تمہیں ان کے نام اور ان کے قبیلوں کے بارے میں بتا سکتا ہوں''

ابوحلاس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رئیس المنافقین عبداللہ بن سبأ سے فرمایا ''تو برباد ہو، مجھے جو بات بھی معلوم ہوئی میں نے لوگوں کو ضرور بتائی ہے، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے تیس جھوٹے آئیں گے۔میں کہتا ہوں کہ ان تیس جھوٹے آدمیوں میں سے ایک تو بھی ہے''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کے بارے میں خطبہ دیا اور اس میں یہ ارشاد فرمایا:

''اما بعد! میں اس شخص کے بارے میں کہتا ہوں جس کے بارے میں تم بہت باتیں کرتے ہو کہ یہ شخص ان تیس جھوٹوں میں سے ایک ہے جو قیامت سے پہلے نکلیں گے۔اور یہ کہ کوئی علاقہ ایسا نہ ہوگا جہاں مسیح کا رعب نہ پہنچے''

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دجّال سے پہلے چند سال دھوکے کے ہوں گے جن میں سچے آدمی کو جھٹلایا جائے گا اور جھوٹے آدمی کی تصدیق کی جائے گی۔ امانت دار کو خائن اور خیانت کرنے والے کو امانت دار سمجھا جائے گا۔ اس زمانے میں لوگوں کے امور کی ذمہ داری فاسق فاجر لوگوں کے پاس ہوگی''

☆☆☆☆

Marfat.com

دجّال کی حقیقت

تعلیمات شرعیہ کی روشنی میں

ابن صیّاد کا تذکرہ (۱)

ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ابن صیاد کی طرف گئے، آپ ﷺ کے ساتھ کچھ اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ ان حضرات نے اب صیاد کو بنو مغالہ کے قلعے میں کھیلتا ہوا پایا، اس وقت ابن صیاد بلوغت کے قریب پہنچ چکا تھا، اسے نبی کریم ﷺ کی آمد کا احساس نہ ہوا نبی کریم ﷺ نے قریب جا کر اس کی کمر پر ہاتھ مارا اور فرمایا:

''کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں''

ابن صیاد نے کہا ''میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان پڑھ لوگوں کے نبی ہو''

پھر ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا ''کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''میں اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لایا، اب تم کیا سمجھتے ہو؟''

ابن صیاد نے کہا ''میرے پاس سچے جھوٹے سب آتے ہیں''

آپ ﷺ نے فرمایا ''تجھ پر معاملہ خلط ملط ہو گیا ہے''

اس کے بعد آپ ﷺ نے اس سے فرمایا ''اب میں تجھ سے ایک خفیہ بات پوچھتا ہوں، اس کا جواب دے''

اس نے کہا ''وہ ''رخ'' ہے'' (۲)

---

(۱) ابن صیاد رسول اللہ ﷺ کے زمانے کا ایک آدمی تھا، جس کا حلیہ دجال سے بہت زیادہ ملتا تھا جس کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کے دجال ہونے کا شبہ رہتا تھا۔

(۲) رخ کے معنی ہیں ''ایک نرم گھاس'' مسلم شریف کی روایت میں رخ کی جگہ ''دخ'' کا لفظ ہے جس کی تشریح میں محدثین کا کہنا یہ ہے کہ اس لفظ سے سورۃ الدخان کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ (الدخان: ۱۰) جبکہ راجح قول یہ ہے کہ ابن صیاد نے نجومی اور کاہن لوگوں کے طرز پر ایک مہمل اور بے معنی کلمہ کہا تھا۔

Marfat.com

آپ ﷺ نے اس سے فرمایا ''مردود! تو اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھ سکتا''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے ''یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسے قتل کردوں''

آپ ﷺ نے فرمایا ''نہیں اگر یہ وہی (دجّال) ہے تو تم اس پر غلبہ نہیں پاسکتے اور اگر یہ وہ نہیں تو اس کے قتل میں کوئی خیر نہیں''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کھجور کے درختوں کے اس جھنڈ میں تشریف لے گئے جہاں ابن صیّاد تھا، آپ ﷺ اس سے چھپ چھپا کر وہاں گئے تا کہ ابن صیّاد کے دیکھنے سے پہلے اس کی کوئی بات سن لیں۔ آپ ﷺ نے اس کو ایک چٹائی پر لیٹے دیکھ لیا، آپ ﷺ کو اس طرح چھپ کر آتے ہوئے ابن صیّاد کی ماں نے دیکھ لیا اور ابن صیّاد کو آواز دے کر کہا ''اے صاف! (ابن صیاد کا اصل نام صاف تھا) یہ محمد تیری ٹوہ میں آرہے ہیں'' چنانچہ ابن صیّاد غصہ میں کھڑا ہوگیا اور خبردار ہوگیا۔ آپ ﷺ نے افسوس کرتے ہوئے فرمایا ''اگر یہ عورت خاموش رہتی تو اس کی حقیقت واضح ہوجاتی''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں بیان کیا جس میں اللہ تعالیٰ کی خوب تعریف بیان فرمائی اور پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

> ''میں تمہیں دجال کی آمد کے بارے میں خبردار کررہا ہوں۔ جو بھی نبی آیا اس نے اپنی قوم کو دجّال کی آمد سے ڈرایا ہے، حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس کے بارے میں خبردار کیا تھا لیکن میں اس کے بارے میں ایسی بات کہہ رہا ہوں جو پہلے کسی نبی نے نہیں کہی تھی۔ یاد رکھو کہ وہ ایک آنکھ سے محروم ہے یعنی کانا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں''

ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دجال کے بارے میں خبردار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

> ''اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظِ کافر لکھا ہوگا اس لفظ کو ہر وہ شخص پڑھ سکے گا جو دجال سے نفرت کرتا ہوگا یا اس لفظ کو ہر مومن پڑھ سکے گا۔ جان رکھو! کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتا''(۱)

دجال کا حلیہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ تو کانا نہیں ہے مگر دجّال کانا ہے اس کی دائیں آنکھ لٹکے ہوئے انگور کے دانے جیسی ہوگی''(۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہر نبی نے اپنی قوم کو جھوٹے دجّال کی آمد سے ڈرایا ہے، مگر یہ کہ وہ دجّال کانا ہے اور تمہارا رب ایسا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہے''(۳)

---

(۱) صحیح مسلم، رقم ۲۹۳۰، مسند أحمد ۳۶۱۰

(۲) صحیح مسلم، رقم ۱۶۹

(۳) صحیح مسلم رقم ۲۹۳۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دجال کی ایک آنکھ پھوٹی ہوئی ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' لکھا ہوا ہے اور اس لفظ کافر کو ہر مسلمان پڑھ سکے گا''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بے شک میں وہ چیزیں جانتا ہوں جو دجّال کے ساتھ ہوں گی، اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی ایک میں سفید پانی نظر آئے گا اور دوسری میں بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی اگر تم میں سے کوئی اس کو پالے تو وہ اس نہر کی طرف آئے جو آگ نظر آ رہی ہو، اس میں غوطہ لگا کر سر نکالے پھر پانی پیئے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔ اور بے شک دجّال دھنسی ہوئی آنکھ والا ہے جس پر ایک غلیظ بھدا سا ناخونہ (پھلّی) ہے۔ اور اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر لکھنا جاننے اور نہ جاننے والا خص پڑھ لے گا''

دجّال کی جنت اور جہنم کی حقیقت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کیا میں تمہیں دجّال کے بارے میں ایسی بات نہ بتاؤں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی کہ وہ کانا ہوگا اور جہنم اور جنت جیسی دو چیزیں لائے گا جسے وہ جنت کہے گا وہ درحقیقت جہنم ہوگی اور جسے جہنم کہے گا وہ دراصل جنت ہوگی۔ میں نے تمہیں اس چیز سے خبردار کر دیا ہے جس سے قوم نوح کو ڈرایا گیا تھا'' (۱)

ابن صیّاد اور دجال، حقیقت کیا ہے؟

مسلم بن منکدر فرماتے ہیں کہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابن صیّاد ہی دجّال ہے، میں نے عرض کیا ''آپ کس بنیاد پر یہ قسم کھا رہے ہیں؟'' انہوں نے فرمایا ''میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہی کہتے سنا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نکیر نہیں فرمائی'' (۲)

حضرت نافع رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ کی کسی گلی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ابن صیّاد سے ملاقات ہوگئی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کوئی ایسی بات کہہ دی جس کی وجہ سے اسے غصہ آ گیا اور وہ غصے کی وجہ سے اتنا پھولا کہ گلی تنگ پڑ گئی۔ پھر اس نے گدھے کی طرح اونچی اور بھدی آواز نکالی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ڈنڈا مارا وہ ٹوٹ گیا۔

پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی ہمشیرہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے سارا واقعہ بیان کیا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں ''تم ابن صیّاد سے کیا چاہتے تھے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ''دجال کسی ایسی بات کی وجہ سے نکلے گا جو اسے غضب ناک کر دے''

ابن صیاد دجال نہیں تھا

علماء کرام فرماتے ہیں کہ ابن صیّاد کے بارے میں بعض صحابہ کا خیال تھا کہ وہ اصل دجّال ہے حالانکہ یہ بات درست نہیں وہ تو ایک

(۱) صحیح مسلم رقم ۲۹۳۶

(۲) صحیح مسلم رقم ۲۹۲۹

Marfat.com

معمولی سا آدمی تھا۔ نیز احادیث صحیحہ سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ ابن صیاد دجال نہیں تھا۔

ایک مرتبہ ابن صیاد کی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مدینے اور مکے کے درمیان ملاقات ہوئی تو انہوں نے اس سے یہ گفتگو چھیڑی جو لوگ کہا کرتے تھے کہ وہ دجّال ہے تو اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا ''کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ دجّال مدینے میں داخل نہ ہو سکے گا۔ حالانکہ میں تو مدینے میں پیدا ہوا ہوں۔ اور یہ کہ دجّال کی اولاد نہ ہوگی حالانکہ میری اولاد ہے، اور یہ کہ وہ کافر ہوگا حالانکہ میں مسلمان ہوں'' (۱)

ابن صیاد نے مزید یہ بھی کہا ''اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ میں دجّال اور اس کے ٹھکانے کے بارے میں لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں اور یہ کہ اگر مجھے پیشکش کی جائے کہ میں دجّال کی جگہ لے لوں یعنی دجّال بن جاؤں تو میں یہ پسند نہیں کروں گا''

مسند احمد میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ابن صیاد کا ذکر چھڑ گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے ''وہ یہ گمان کرتا ہے کہ وہ جس چیز کے پاس سے گزرتا ہے وہ اس سے بات کرتی ہے''

مقصود اس کلام کا یہ ہے کہ ابن صیاد قطعاً وہ ''دجّال'' نہیں ہے جو آخری زمانے میں نکلے گا اور یہ ہم فاطمہ بنت قیس کی حدیث کی وجہ سے کہہ رہے ہیں جو اس بارے میں فیصلہ کن حدیث ہے۔ واللہ اعلم

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی دجال سے ملاقات

حضرت عامر بن شراحیل شعبی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حمدان نے ضحاک بن قیس کی بہن فاطمہ بنت قیس سے کہا ''مجھے کوئی ایسی حدیث سنایئے جو آپ نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور اس میں کسی دوسرے کا واسطہ نہ ہو'' اس پر حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''میں نے مغیرہ سے نکاح کیا تھا جو قریش کے بہترین نوجوانوں میں سے ایک تھے۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں پہلے جہاد میں شہید ہو گئے۔ ان کے انتقال کے بعد مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ساتھی تھے، پیغام نکاح دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسامہ بن زید کے لئے پیغام بھیجا، اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پہنچ چکا تھا کہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اسامہ سے محبت کرے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بات کی تو میں نے عرض کیا کہ میرا معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس سے چاہیں میرا نکاح فرما دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ام شریک کے پاس رہائش اختیار کر لو، ام شریک رضی اللہ عنہا انصار کی ایک مالدار اور اللہ کے راستے میں دل کھول کر مال خرچ کرنے والی خاتون تھیں۔ ان کے ہاں بے شمار مہمان آیا کرتے تھے، پھر جب میں نے کہا کہ ٹھیک ہے آپ کے حکم کی پیروی میں میں ام شریک کے ہاں رہائش اختیار کر لوں گی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ان کے ہاں مت جاؤ ان کے ہاں مہمان بہت آتے ہیں، مجھے یہ ناپسند ہے کہ کہیں تمہاری چادر ڈھلک جائے یا پنڈلی سے کپڑا ہٹ جائے اور لوگوں کی نظر پڑے جو تمہیں پسند نہ ہو، چنانچہ اپنے چچازاد عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ۔ یہ قریشی قبیلے بنو فہر کے ایک شخص تھے چنانچہ میں نے وہاں عدت پوری کی۔ جب میری عدت مکمل ہو گئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منادی کو یہ

(۱) صحیح مسلم رقم ۲۹۲۷

Marfat.com

اعلان کرتے ہوئے سنا ''نماز کا وقت ہوگیا ہے'' پس میں مسجد میں گئی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، میں عورتوں کی صف میں تھی اور عورتوں کی صف مردوں کی صف کے پیچھے تھی۔

جب نبی کریم ﷺ نے نماز پوری فرمائی تو منبر پر بیٹھ گئے، اس وقت آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر مسکراہٹ کے آثار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص اپنی نماز کی جگہ ہی رہے، پھر فرمایا ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟''

لوگوں نے کہا ''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں''

آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی قسم! میں نے تمہیں نہ تو کسی چیز کا شوق دلانے کے لئے جمع کیا ہے اور نہ کسی چیز سے ڈرانے دھمکانے کے لئے اکٹھا کیا ہے، بلکہ میں نے تمہیں یہ بتانے کے لئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری پہلے عیسائی تھا۔ وہ آیا۔ اس نے بیعت کی اور اسلام میں داخل ہوگیا۔ اس نے مجھے ایسا واقعہ سنایا جو ان باتوں سے تعلق رکھتا ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں بتایا کرتا ہوں۔

اس نے مجھے بتایا کہ وہ لخم اور جذام قبیلہ کے تیس آدمیوں کے ہمراہ ایک بحری جہاز میں سمندر کے سفر پر روانہ ہوا۔ سمندر کی لہریں مہینہ بھر انہیں ادھر ادھر دھکیلتی رہیں یہاں تک کہ وہ ایک جزیرے میں پہنچ گئے۔ اس وقت سورج غروب ہو رہا تھا۔ وہ ایک چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے۔ جب وہ جزیرے میں داخل ہوئے تو ان کو ایک جانور ملا جس کے جسم پر بہت سے بال تھے۔ بالوں کی کثرت کی وجہ سے انہیں اس کے آگے پیچھے کا کچھ پتا نہ چل رہا تھا۔ انہوں نے کہا ''تیرا ناس ہو تو کیا چیز ہے؟''

اس نے کہا ''میں جساسہ ہوں''

انہوں نے پوچھا ''یہ جساسہ کیا چیز ہے؟''

اس نے کہا ''اے لوگو! خانقاہ میں موجود اس آدمی کی طرف جاؤ وہ تمہاری خبریں سننے کا بڑے تجسس سے انتظار کر رہا ہے''

بیان کرنے والا بتاتا ہے کہ جب اس نے آدمی کا ہم سے ذکر کیا تو ہمیں خوف لاحق ہوا کہ یہ جانور شیطان نہ ہو۔ پھر ہم تیزی سے چلے اور خانقاہ میں داخل ہوگئے۔ وہاں ہم نے بھاری بھرکم قد کاٹھ کا ایک آدمی دیکھا جس کے گھٹنوں سے ٹخنوں تک بندھی ایک لوہے کی زنجیر تھی اور اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھے تھے۔ ہم نے پوچھا ''تیرا ناس ہو تو کیا چیز ہے؟''

اس نے کہا ''میرا پتا تمہیں جلد چل جائے گا، یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟''

ہم نے کہا ''ہم عرب سے آئے ہیں، ہم جہاز میں سوار ہوئے۔ سمندر میں طوفان آگیا۔ مہینہ بھر لہریں ہمیں دھکیلتی رہیں۔ یہاں تک کہ اس جزیرے کے کنارے لے آئیں۔ ہم کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے۔ یہاں ہمیں ایک جانور ملا جس کے بدن پر بہت بال تھے۔ بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے آگے پیچھے کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا ''تیرا ناس ہو، تو کیا چیز ہے؟'' اس نے کہا ''میں جساسہ ہوں'' ہم نے پوچھا ''یہ جساسہ کیا چیز ہے؟'' اس نے کہا ''خانقاہ میں موجود اس آدمی کی طرف جاؤ، وہ تمہاری خبریں سننے کا بہت شوق سے انتظار کر رہا ہے۔ ہم تیزی سے تمہاری طرف آئے۔ اس ڈر سے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو''

اس نے کہا ''مجھے بیسان کے نخلستان کا حال بتاؤ''

ہم نے کہا ''اس نخلستان کے بارے میں کون سی بات پوچھنا چاہتے ہو''

اس نے کہا ''میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیا اس کے درختوں پر پھل آتے ہیں یا نہیں؟''

ہم نے کہا ''ہاں''

اس نے کہا ''مجھے طبریہ کی جھیل کے بارے میں بتاؤ''

ہم نے کہا ''اس کی کون سی بات جاننا چاہتے ہو؟''

اس نے کہا ''کیا اس میں پانی ہے؟''

ہم نے کہا ''ہاں! اس میں بہت پانی ہے''

وہ بولا ''اس کا پانی بہت جلد ختم ہو جائے گا''

پھر اس نے کہا ''مجھے زغر کے چشمہ کے بارے میں بتاؤ''

ہم نے پوچھا ''کون سی بات معلوم کرنا چاہتے ہو؟''

زنجیر میں جکڑے آدمی نے کہا ''کیا چشمہ میں پانی ہے اور لوگ اس پانی سے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں؟''

ہم نے کہا ''اس میں بہت پانی ہے اور شہر کے رہنے والے اس سے کھیتوں کی آبیاری کرتے ہیں''

پھر اس نے پوچھا ''مجھے نبی امی ﷺ کے بارے میں بتاؤ، اس نے کیا کیا ہے؟''

ہم نے کہا ''وہ مکہ سے نکل کر مدینہ میں آ گئے ہیں''

اس نے پوچھا ''کیا عربوں نے اس کے ساتھ جنگ کی ہے؟''

ہم نے کہا ''ہاں''

اس نے پوچھا ''اس نے ان کے ساتھ کیا کیا؟''

ہم نے بتایا ''وہ اردگرد کے عربوں پر غالب آ چکے ہیں اور انہوں نے ان کی اطاعت قبول کر لی ہے''

اس پر اس نے کہا ''کیا واقعی ایسا ہو چکا ہے؟''

ہم نے کہا ''ہاں''

اس پر اس نے کہا ''ان کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ اس کی اطاعت قبول کر لیں۔ اب میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں۔ میں دجال ہوں۔ مجھے عن قریب خروج کی اجازت مل جائے گی۔ نکلنے کے بعد میں پوری دنیا میں چکر لگاؤں گا اور پوری روئے زمین پر کوئی گاؤں ایسا نہ ہوگا جو مجھ سے بچ سکے، سوائے مکہ اور طیبہ کہ میں ان دو شہروں میں داخل نہ ہو سکوں گا۔ ان دونوں شہروں میں داخل ہونا میرے لئے ممنوع ہو چکا ہے۔ میں جب بھی ان میں سے کسی میں داخل ہونے لگوں گا تو تلوار سونتا ہوا ایک ایسا فرشتہ مجھے روک لے گا جس کے ہاتھ میں چمکتی تلوار ہوگی اور ان کے ہر راستے پر فرشتے ان کی حفاظت کر رہے ہوں گے''

اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے نیزہ کی نوک منبر سے لگائی اور فرمایا ''یہ طیبہ یعنی مدینہ ہے''

پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے پوچھا ''کیا میں نے تمہیں یہ سب کچھ بتایا تھا؟'' لوگوں نے کہا ''جی ہاں''

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا ''مجھے تمیم کے اس واقعہ سے بڑی حیرت ہوئی کہ یہ اس کے موافق ہے جو میں نے تمہیں دجال، مکہ اور مدینہ کے بارے میں بتایا تھا۔ جان لو کہ دجال شام کے سمندر (بحیرۂ روم) میں ہے یا یمن کے سمندر (بحر عرب) میں ہے۔ نہیں! وہ مشرق میں ہے! مشرق میں!''

یہ فرما کر آپ ﷺ نے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''یہ ساری حدیث میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد رکھی''

یہ حدیث بیشتر کتابوں میں مختلف اسناد اور مختلف الفاظ کے ساتھ اسی مضمون میں نقل کی گئی ہے۔

''ابن صیّاد'' کا تعارف

حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مدینہ میں رہنے والے یہودیوں میں سے ایک عورت کے ہاں ایک ایسے بچے کی ولادت ہوئی جس کی ایک آنکھ مسخ شدہ تھی اور اگلے دانت باہر کی طرف نکلے ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے جب اس کو دیکھا تو گمان ہوا کہ کہیں یہی دجال نہ ہو؟ چنانچہ ایک دن ابن صیاد کو ایک درخت کے نیچے سوتے ہوئے پایا۔ سوتے ہوئے اس کے منہ سے مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی آواز نکل رہی تھی۔ جناب نبی کریم ﷺ آہستہ آہستہ اس کے قریب ہو رہے تھے کہ اس کی ماں نے دیکھ لیا اور پکار کر کہا ''اے عبداللہ! ابوالقاسم (ﷺ) آ رہے ہیں سنبھلو اور وہاں سے نکل جاؤ''

آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ اس کا ستیاناس کرے! اگر کچھ دیر صبر کر لیتی تو حقیقت معلوم ہو جاتی''

پھر ابن صیاد سے مخاطب ہو کر فرمایا ''اے ابن صیاد! کیا دیکھتے ہو؟''

وہ کہنے لگا ''مجھے حق دکھائی دیتا ہے اور باطل بھی اور میں عرش کو پانی پر دیکھتا ہوں''

آپ ﷺ نے فرمایا ''میں یہ نہیں پوچھ رہا'' پھر آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''

وہ کہنے لگا ''کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''میں اللہ اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لاتا ہوں''

پھر اسے وہیں چھوڑ کر روانہ ہو گئے۔

جب آپ ﷺ دوسری مرتبہ اس کے پاس تشریف لائے تو وہ اپنے کھجور کے درخت کے نیچے تھا۔ پھر اس کی ماں نے اس کو آگاہ کر دیا ''اے عبداللہ! یہ ابوالقاسم آ گئے'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ اس کا ستیاناس کرے! اگر یہ خاموش رہتی تو حقیقت معلوم ہو جاتی''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ چاہتے تھے اس کی کوئی بات سن لیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ دجال ہے یا نہیں؟ چنانچہ آپ ﷺ نے ابن صیاد سے دریافت فرمایا ''اے ابن صیاد کیا کہتے ہو؟''

وہ کہنے لگا ''میں حق اور باطل کو دیکھتا ہوں اور عرش کو پانی پر دیکھتا ہوں''

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ''کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''

وہ کہنے لگا ''کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں''

ابن صیاد کے دجّال ہونے یا نہ ہونے کا معاملہ آپ ﷺ پر واضح نہ ہوا، چنانچہ آپ ﷺ نے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا اور تشریف لے آئے۔ اس کے پھر آپ ﷺ تیسری اور چوتھی مرتبہ اس کے پاس تشریف لے گئے، اس مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کچھ مہاجرین اور انصار صحابہ کرام بھی ساتھ تھے اور میں (حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) بھی ساتھ تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس امید پر آگے بڑھے کہ شاید اس کی کوئی بات سن سکیں، لیکن اس مرتبہ بھی اس کی ماں آگے بڑھی اور کہنے لگی ''اے عبداللہ! یہ ابوالقاسم آ گئے'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ اس کا ستیاناس کرے! اگر کچھ دیر رک جاتی تو معاملہ واضح ہو جاتا''

پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''اے ابن صیاد کیا دیکھتے ہو؟''

وہ کہنے لگا ''میں حق دیکھتا ہوں اور باطل بھی اور عرش کو پانی پر دیکھتا ہوں'' پھر اس نے کہا ''کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں'' پھر دریافت فرمایا ''اے ابن صیاد ہم نے تمہارے امتحان کے لئے دل میں ایک بات چھپائی ہے کیا تم بتا سکتے ہو کہ وہ کیا ہے؟''

کہنے لگا ''الدّخ'' (اس لفظ کی تشریح گزر چکی ہے)

آپ ﷺ نے فرمایا ''دفع ہو جاؤ دفع ہو جاؤ''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے میں اسے قتل کر دوں''

آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر یہ وہی دجال ہے تو پھر آپ اسے نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ بلکہ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہلاک کریں گے اور اگر یہ (یعنی ابن صیاد) وہ (یعنی دجّال) نہیں تو پھر ایک ذمی کو قتل کرنے کی ضرورت نہیں'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں'' نبی کریم ﷺ ہمیشہ فکر مند رہے کہ کہیں وہ دجّال نہ ہو''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جگہ سے گزرے جہاں کچھ بچے کھیل رہے تھے انہی بچوں میں ایک ''ابن صیاد'' بھی تھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ''اے ابن صیاد! تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''

ابن صیاد نے جواب میں کہا ''کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں''

آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر یہ وہی ہے جو میں سمجھتا ہوں تو پھر آپ اس کو قتل نہ کر سکیں گے''

Marfat.com

ذخیرۂ احادیث میں ابن صیاد کے بارے میں بہت سی روایات ملتی ہیں، ان میں سے بعض میں اس بارے میں توقف ملتا ہے کہ ابن صیاد دجال تھا یا نہیں؟ ان روایات کے بارے میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ ایسی روایت اس زمانے کی ہیں جب آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے دجال کی حقیقت کا علم عطا نہ ہوا تھا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے دجال کی حقیقت آپ پر کھول دی اور ابن صیاد کا دجال نہ ہونا طے ہو گیا جیسا کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صراحۃً معلوم ہو رہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا اسی دوران میں نے ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا جس کے بال سیدھے اور لٹکے ہوئے تھے اور اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے'' میں نے کہا ''یہ کون ہے؟'' کہا گیا ''ابن مریم (مریم کا بیٹا) ہے'' پھر میں نے اس سے رخ موڑ لیا اور دوسری طرف دیکھا تو ایک اور شخص دکھائی دیا جو لمبا، چوڑا، سرخ رنگ والا تھا اور اس کا سر منڈا ہوا تھا، وہ ایک آنکھ سے کانا تھا، اس کی شکل بنو خزاعہ کے ایک آدمی سے بہت ملتی تھی''

دجال کب برآمد ہوگا؟

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دجال اس وقت نکلے گا جب دین کو ہلکا سمجھا جانے لگے گا اور علم سے دوری ہو جائے گی، وہ چالیس دن تک ادھر اُدھر زمین میں گھومتا پھرے گا۔ ان دنوں میں سے پہلا دن ایسا ہوگا جیسے پورا سال، دوسرا دن مہینے جتنا لمبا اور تیسرا دن پورے سات دن پر مشتمل ہفتے جتنا طویل ہوگا۔ پھر باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ اس کا ایک گدھا ہوگا جس پر وہ سواری کرے گا، اس کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔ دجال لوگوں سے کہے گا ''میں تمہارا رب ہوں'' حالانکہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن پڑھ لے گا، مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے علاوہ جہاں کہیں پانی کا ذخیرہ ہے وہاں پہنچے گا کیونکہ حرمین کو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کر دیا ہے، حرمین کے دروازوں پر فرشتے کھڑے ہوں گے، اس کے پاس روٹیوں کے پہاڑ ہوں گے۔ سب لوگ مشکل میں ہوں گے علاوہ ان لوگوں کے جنہوں نے دجال کی پیروی کی ہوگی۔ اس کے ساتھ دو نہریں بھی ہوں گی۔ میں ان دونوں نہروں کو جانتا ہوں۔ ان میں سے ایک نہر کو جنت کہے گا اور دوسری کو جہنم اور جس کو اس نہر میں داخل کرے گا جس کا نام جنت ہے تو دراصل وہ آگ ہے اور جس کو اس نہر میں داخل کرے گا جس کا نام جہنم ہے تو وہ دراصل جنت ہے۔

اس کے ساتھ شیاطین ہوں گے، لوگوں کے ساتھ بات کرے گا، وہ ایک زبردست فتنہ اور آزمائش ہے، آسمان کو حکم دے گا تو وہ ایسے دکھائی دے گا جیسے بارش ہونے لگی ہو، اور کسی کو قتل کرے گا اور لوگوں کو یوں دکھائی دے گا جیسے اس نے کسی کو قتل کر کے زندہ کیا ہو، اور لوگوں سے پوچھے گا کہ بھلا کیا رب کے علاوہ اور کوئی اس طرح ہو سکتا ہے؟ مسلمان شام میں موجود جبل دخان نامی پہاڑ پر پناہ لیں گے، یہ ان کا محاصرہ کر لے گا، محاصرین سخت مشقت اور تکلیف اٹھائیں گے، پھر شام میں سحر کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور لوگوں سے کہیں گے ''ارے لوگو! کس وجہ سے تم اس کذاب اور خبیث کے خلاف حرکت نہیں کرتے؟''

لوگ کہیں گے ''یہ شخص زندہ ہے''

Marfat.com

لوگ ان کے پاس پہنچیں گے تو ان کو معلوم ہوگا کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر نماز قائم کی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا ''اے روح اللہ آگے تشریف لائیے اور نماز پڑھائیے''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے ''تمہارے ہی امام کو آگے آنا چاہئے تاکہ ہم اس کی اقتداء میں نماز ادا کریں''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد دجّال سے مقابلے کے لئے جائیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی دجّال پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک حل ہو جاتا ہے، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر اس کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ ہر درخت اور پتھر پکارے گا ''اے روح اللہ! یہ یہودی ہمارے پیچھے چھپا بیٹھا ہے'' لہٰذا وہ دجّال کی پیروی کرنے والوں میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے سب کو قتل کر دیں گے۔ (۱)

دجال اور یاجوج ماجوج کا تذکرہ

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کا تذکرہ کیا، دجّال کی حقیقت اور اس کے فتنے کی ہلاکت خیزی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی روشنی ڈالی کہ ہم سمجھنے لگے جیسے دجّال سامنے والے کھجوروں کے جھنڈ ہی میں موجود ہے، جب ہم روانہ ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری گھبراہٹ سے آگاہ ہو گئے اور ہم سے دریافت کیا ''تم لوگوں کو کیا ہوا؟'' ہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے دجّال کا ایسا تذکرہ کیا ہے کہ ہم سمجھ رہے ہیں کہ دجّال سامنے والے درختوں ہی میں موجود ہے''

یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دجّال کے علاوہ مجھے تمہارے بارے میں کسی چیز کا خوف نہیں، اگر وہ میری زندگی میں نکلا تو ہر مسلمان کی طرف سے اس کا مقابلہ کرنے والا میں ہوں، اور اگر میرے بعد نکلا تو ہر مسلمان اپنا دفاع خود کرے اور اللہ ہر مسلمان کا محافظ اور نگہبان ہوگا۔ وہ ایک جوان ہے، ناپسندیدہ حد تک گھٹے ہوئے بالوں والا، اس کی ایک آنکھ ابھری ہوئی ہے، دیکھنے میں وہ عبدالعزیٰ بن قطن کی طرح لگتا ہے، تم میں سے جو کوئی اس کو پائے تو سورۃ کہف کی ابتدائی آیت کی تلاوت کرے، وہ شام و عراق کے درمیان ایک راستہ پر نمودار ہوگا، پس وہ دائیں بائیں ہر طرف فساد پھیلائے گا''

ہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ وہ کتنے دن زمین میں رہے گا؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب ارشاد فرمایا ''وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا، پہلا دن سال کی طرح لمبا ہوگا، دوسرا دن مہینے کی طرح، تیسرا پورے ہفتے کی طرح اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے''

ہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ! وہ دن جو سال کے برابر لمبا ہوگا اس دن ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نہیں بلکہ عام دنوں کی طرح نمازوں کے اوقات کا حساب رکھنا اور اپنے وقت پر تمام نمازیں سال بھر کی ادا کرنا''

ہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ! زمین میں اس کا چلنا پھرنا کس طرح ہوگا؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جیسے پانی کا ایک ریلا ہوتا ہے جو ہوا کے زور سے چلا آتا ہے۔ دجّال ایک قوم کے پاس پہنچے گا اور اپنی

(۱) مسند أحمد ۳/۳۶۷

Marfat.com

اتباع کی دعوت دے گا۔ وہ لوگ اس کی اتباع کرلیں گے، تو وہ آسمان کو حکم دے گا بارش شروع ہو جائے گی، زمین کو حکم دے وہ کھیتی اگانا شروع کر دے گی۔ لہٰذا وہ لوگ عیش اور مزے میں رہنے لگیں گے۔ پھر ایک اور قوم کے پاس پہنچے گا اور ان کو اپنی اتباع کی دعوت دے گا لیکن وہ اس کی بات ماننے سے انکار کر دیں گے وہ وہاں سے چلا جائے گا تو وہ لوگ بے سروسامان ہو جائیں گے، ان کے پاس کچھ بھی نہ بچے گا۔ پھر وہ زمین سے کہے گا اپنے خزانوں کو نکال دے تو زمین کے اندر موجود تمام خزانے باہر نکل آئیں گے اور اس کے پیچھے پیچھے چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے پیچھے چلتی ہیں۔ پھر ایک خوبصورت نوجوان آدمی کو بلائے گا اور تلوار سے اس کو قتل کر دے گا اور تیر کے نشانوں کی طرح دو ٹکڑے کر دے گا اور پھر اس کو بلائے گا تو وہ روشن، چمکدار چہرے کے ساتھ مسکراتا ہوا آئے گا۔

دجال اسی طرح دنیا میں فتنہ پھیلا رہا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائیں گے اور وہ دمشق کی مسجد کے مشرقی سفید مینار کے پاس نزول فرمائیں گے وہ مینار جن کو زعفران اور ورس سے رنگا گیا ہوگا، انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے، جب اپنا سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرے ٹپکیں گے اور جب اٹھائیں گے تو چاندی کی طرح چمکتے ہوئے موتی جھڑیں گے جس کافر تک بھی ان کی خوشبو پہنچے گی وہ مر جائے گا اور ان کی رفتار بھی اتنی تیز ہوگی کہ جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی وہیں پر وہ خود ہوں گے، وہ دجال کو تلاش کریں گے اور قدس کے قریب "لد" نامی شہر کے دروازے پر اس کو قتل کریں گے، پھر اس قوم کے پاس تشریف لائیں گے جنہوں نے دجال کی مخالفت کی ہوگی ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور ان کو جنت کی بشارت کریں گے۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائیں گے کہ میں اب اپنے ایسے بندوں کو نکالنے لگا ہوں جن سے مقابلے کی طاقت کسی میں نہیں ہے لہٰذا آپ میرے بندوں کو لے کر کوہ طور کی طرف چلے جائیں اور اسے ڈھال بنالیں۔

پھر یاجوج ماجوج آئیں گے اور وہ ہر طرح کی وادی سے گزرتے جائیں گے۔ ان کے لشکر کا ابتدائی حصہ بحیرہ طبریہ کے پاس سے گزرے گا اور سارا پانی پی جائے گا اور جب لشکر کا آخری حصہ گزرے گا تو کہے گا کہ یہاں بھی کبھی پانی ہوا کرتا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے ساتھ ایسا وقت گزاریں گے کہ ایک بیل کا سر ان کے لئے سو دینار سے زیادہ بہتر ہوگا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان اللہ کی طرف رجوع کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا فرمادیں گے جس کی وجہ سے سب کے سب ایک ہی مرتبہ میں مر جائیں گے۔

اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیگر مومنین کے ساتھ زمین پر واپس تشریف لائیں گے زمین پر ایک بالشت کے برابر جگہ بھی ایسی نہ ہوگی جہاں ان کی لاشیں اور بدبو نہ ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان دوبارہ دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ لمبی لمبی گردنوں والے پرندے بھیجیں گے جو ان کو وہاں سے لے جائیں گے جہاں اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے کوئی گھر اور خیمہ ایسا نہ رہے گا جس تک یہ پانی نہ پہنچے گا، اللہ تعالیٰ زمین کو دھو کر ایسا صاف فرمادیں گے جیسے صاف چمکدار اور لشکارے مارتا فرش ہوا کرتا ہے۔ پھر زمین سے کہا جائے گا اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکت ظاہر کرو، سو اس دن یہ حال ہوگا کہ پوری جماعت ایک انار سے بخوبی گزارا کرلے گی، اور اس کے چھلکے کو سائے کے لئے استعمال کرے گی اور اللہ تعالیٰ تمام چیزوں میں بھی برکت فرمائیں گے یہاں تک کہ دودھ دینے والی ایک اونٹنی بہت سی جماعتوں کو کافی ہو جائے گی اور دودھ دینے والی ایک بکری قبیلے کی ایک شاخ کے لئے کافی ہوگی۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک

Marfat.com

خوشبودار ہوا بھیجیں گے جس سے مسلمانوں کی بغلوں میں کوئی بیماری پیدا ہو جائے گی جس سے تمام مومنوں کا انتقال ہو جائے گا اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو علی الاعلان گدھوں کی طرح بدکاری اور فحاشی کیا کریں گے پس ان لوگوں پر قیامت قائم ہو جائے گی۔(۱)

عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جب یاجوج ماجوج کے لشکر کا آخری حصہ بحریہ طبریہ کے پاس سے گزرے گا اور اسے خشک پائے گا تو کہے گا یہاں بھی کبھی پانی تھا، پھر وہ وہاں سے روانہ ہوگا اور جبل خمر تک پہنچے گا جو بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے وہاں پہنچ کر کہیں گے ہم نے تمام اہل زمین کو تو قتل کر دیا ہے اب آؤ آسمان والوں کو قتل کریں، لہٰذا وہ آسمان کی طرف تیر برسانے شروع کر دیں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خود آلود کر کے واپس پھینک دیں گے۔

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یاجوج ماجوج کی یہ صفت بیان کی گئی ہے ''میرے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو ان کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتے''

بعض روایات میں آتا ہے کہ وہ پرندے یاجوج ماجوج کی لاشوں کو ''مہبل'' کی طرف پھینک دیں گے، ابن جابر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا گیا ''مہبل کہاں ہے؟'' آپ نے فرمایا ''جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے''

روایات میں یہ بھی ملتا ہے کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد ان کے تیروں اور کمانوں کو لوگ بطور ایندھن استعمال کیا کریں گے۔

دجال کے فتنوں کی فہرست

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطاب فرمایا، آپ کے خطاب کا اکثر حصہ دجال کے بارے میں اطلاعات پر مشتمل تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خبردار کیا اور فرمایا:

''جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو پیدا فرمایا ہے اس وقت سے آخر تک دجّال سے بڑا فتنہ کوئی نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجّال سے نہ ڈرایا ہو اور میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو، اب یقیناً اس کا واسطہ تم ہی سے پڑے گا، اگر دجّال آ گیا اور میں تم میں موجود ہوا تو میں خود اس سے نمٹ لوں گا۔ لیکن اگر دجّال میرے بعد آیا تو ہر شخص کو اپنا دفاع خود ہی کرنا ہے۔ میرے بعد ہر مسلمان کی دیکھ بھال اللہ تعالیٰ خود فرمائیں گے، وہ شام اور عراق کے درمیان واقع ایک راستے سے نکلے گا، دائیں بائیں فساد پھیلاتا آئے گا۔ اے اللہ کے بندے ثابت قدم رہنا۔

میں اس کے بارے میں تمہیں ایسی تفصیلات بتاؤں گا کہ مجھ سے پہلے کسی اور نبی نے نہیں بتائی ہوں گی، دجّال ظاہر ہوگا اور کہے گا میں نبی ہوں، حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، پھر اور زیادہ حد سے تجاوز کرے گا اور کہے گا میں تمہارا رب ہوں حالانکہ تم لوگ اپنے رب کو اس وقت تک نہیں دیکھ سکتے جب تم لوگ وفات نہ پا جاؤ، اور دجّال کانا ہے جبکہ تمہارا رب سبحانہ وتعالیٰ کانا نہیں ہے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' لکھا ہوگا۔ جس کو لکھنا جاننے والا اور نہ جاننے والا ہر شخص پڑھ سکے گا۔

(۱) صحیح مسلم رقم ۲۱۳۷، سنن ابن ماجہ رقم ۴۰۷۵

Marfat.com

اس کے ساتھ ایک جنت اور ایک دوزخ ہوگی، اس کی دوزخ دراصل جنت ہے اور اس کی جنت دراصل دوزخ ہے لہٰذا اگر کسی کو اس نے اپنی دوزخ میں ڈال دیا تو اسے چاہئے کہ اللہ سے پناہ مانگے اور سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، وہ آگ اس کے لئے ایسے ہی ٹھنڈک اور سلامتی والی ہو جائے گی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ہوگئی تھی۔

دجّال کے فتنوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ایک دیہاتی آدمی سے کہے گا کہ اگر میں تیرے ماں باپ کو دوبارہ زندہ کردوں تو کیا تو مجھے اپنا رب مان لے گا؟ وہ کہے گا ''ہاں'' اسی وقت دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں ظاہر ہوں گے اور کہیں گے ''اے بیٹے! اس کی اتباع کر، بے شک یہی تیرا رب ہے''

دجّال کے فتنوں میں سے یہ بھی ہے کہ یہ ایک شخص پر مسلط ہوگا اور اسے قتل کرے گا آری سے ٹکڑے ٹکڑے کردے گا، اور لوگوں سے کہے گا کہ دیکھو میرے بندے کی طرف، میں ابھی اس کو دوبارہ زندہ کروں گا، پھر وہ یہ خیال کرے گا کہ اس کا میرے علاوہ بھی کوئی رب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو زندہ فرمادیں گے اور دجّال اس سے مخاطب ہوکر پوچھے گا تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن دجّال ہے، خدا کی قسم! آج تجھے مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی بھی نہ تھا''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص میری امت میں سے جنت کے سب سے بلند درجے پر ہوگا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات نہ ہوئی ہم یہی سمجھتے رہے کہ یہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی اور نہیں ہوسکتا''

اب اس بیان کا باقی حصہ ملاحظہ فرمایئے:

اس کے فتنوں میں سے ایک یہ بھی ہے یہ آسمان کو حکم دے گا تو بارش شروع ہوجائے گی، زمین کو کھیتی اگانے کا حکم دے گا اور زمین سے فصلیں اور پودے اگنا شروع ہوجائیں گے۔

اس کے فتنوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ ایک محلے سے گزرے گا وہ اس پر ایمان لائیں گے، دجّال آسمان کو حکم دے گا تو بارش شروع ہوجائے گی اور زمین کو کھیتی اگانے کا حکم دے گا تو فصلیں اگنا شروع ہوجائیں گی یہاں تک کہ ان کے جانور جب ان فصلوں کو چر کر آئیں گے تو اتنے موٹے تازے ہوں گے کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھے اور دودھ سے بھرے ہوئے ہوں گے، زمین پر کوئی جگہ ایسی نہ رہے گی جس کو دجّال نے نہ روندا ہو اور وہاں نہ پہنچا ہو، علاوہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے، کیونکہ جس گھاٹی سے بھی مکہ مکرمہ آئے گا وہیں اسے فرشتے ملیں گے جو تلواریں لئے کھڑے ہوں گے، یہاں تک کہ وہاں سے سرخ گھاٹی تک پہنچے گا اسی دوران مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوں گے جن سے گھبرا کر ہر منافق مرد و عورت اس کی طرف نکلے گا اور مدینہ منورہ سے خباثت اور

Marfat.com

برائی بالکل اس طرح نکل جائے گی جیسے بھٹی میں ڈالنے سے لوہے کا زنگ دور ہو جاتا ہے۔ اس دن کو نجات کا دن کہہ کر پکارا جائے گا"

ام شریک بنت ابی عسکر نے عرض کیا "اس دن عرب کہاں ہوں گے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"وہ بہت تھوڑے ہوں گے، اکثر بیت المقدس میں ہوں گے، ان کا امام ایک نیک آدمی ہوگا ان کا امام آگے بڑھ کر فجر کی نماز پڑھانے لگے گا کہ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو یہ امام فوراً پیچھے ہٹیں گے یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہیں گے کہ آپ ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں یہ جماعت آپ ہی کی امامت کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔ ان کے امام نماز پڑھائیں گے، نماز کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے دروازے کے پاس ٹھہر جاؤ دروازہ کھولا جائے گا، دوسری طرف دجّال اور ستر ہزار یہودی ہوں گے، جن میں سے ہر ایک کے پاس چمکتی تلواریں اور زیور ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی دجّال یوں پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے، اور بھاگ کھڑا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں نے تجھے ایسی ضرب لگائی ہے جو مجھ سے پہلے تجھے کسی نے نہ لگائی ہوگی، اس کو مشرقی دروازے کے پاس پائیں گے اور قتل کر دیں گے، اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دیں گے اور ایسی کوئی بھی چیز جس کے پیچھے یہودی چھپ سکتا ہوگا اللہ کی دی ہوئی طاقت سے بول اٹھے گی خواہ وہ کوئی پتھر ہو یا دیوار، جانور ہو یا کوئی درخت، ہاں البتہ غرقد نامی پودا ایک ایسا ہے جو نہیں بولے گا کیونکہ وہ بھی یہودی ہے، باقی سب اطلاع دیں گے کہ اے مسلمان! یہ یہودی ہمارے پیچھے چھپا بیٹھا ہے آؤ اور اس کو قتل کر دو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چالیس سال رہیں گے، ایک سال آدھے سال کے برابر، ایک سال مہینہ کے برابر اور مہینہ ہفتے کے برابر ہوگا اور ان کا آخری دن تو بہت چھوٹا ہوگا۔ ایک آدمی صبح کے وقت مدینہ کے ایک دروازے سے چلے گا تو دوسرے دروازے تک پہنچے سے پہلے شام پڑ جائے گی"

نبی پاک ﷺ سے عرض کیا گیا "یا رسول اللہ ہم اتنے چھوٹے چھوٹے دنوں میں نماز کیسے پڑھیں گے؟" جواب میں ارشاد فرمایا "جس طرح تم (دجال کے زمانے میں) ان لمبے دنوں میں نماز کے اوقات کا حساب لگاؤ گے اسی طرح ان چھوٹے دنوں میں بھی لگا لینا اور نماز پڑھ لینا"

آپ ﷺ نے اس بیان میں یہ بھی فرمایا:

"عیسیٰ بن مریم علیہ السلام میری امت میں عادل، منصف، حکمران ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ مقرر کریں گے، صدقہ ترک کر دیا جائے گا، لہٰذا کوئی بھی (صدقے کے لئے) بکری یا اونٹ کا مطالبہ نہیں کرے گا، آپس کے جھگڑے اور نفرتیں دور ہو جائیں گی، کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا یہاں تک کہ ایک

Marfat.com

بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دے دے گا لیکن سانپ اس کو نقصان نہ پہنچائے گا، بچہ شیر کو بھگائے گا لیکن وہ بچے کو نقصان نہ پہنچائے گا، بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ کے لئے کتے کا کام دے گا، زمین سلامتی سے ایسے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے، اور سب کی ایک ہی بات ہوگی، صرف اللہ ہی کی عبادت ہوگی اور جنگ ختم ہو جائے گی، قریش سے ان کا ملک چھین لیا جائے گا اور زمین ہر طرف سے یکساں ہو جائے گی، اس کی نباتات اگیں گے جیسے حضرت آدم علیہ السلام کا عہد ہو، یہاں تک کہ ایک جماعت انگور کے ایک گچھے سے پیٹ بھر لے گی، اور ایک جماعت ایک انار سے پیٹ بھر لے گی، بیل اتنے اتنے مال کے بدلے ملے گا یعنی بہت مہنگا ہو جائے گا جبکہ گھوڑا چند درہموں کے بدلے حاصل کیا جا سکے گا"

کسی نے عرض کیا "یا رسول اللہ! گھوڑا کیوں سستا ہو جائے گا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا "اس لئے کہ اس کو جنگ میں استعمال نہیں کیا جائے گا"

پھر عرض کیا گیا "اور بیل کیوں مہنگا ہو جائے گا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا "زمین کی کھیتی باڑی کے لئے اس کی بہت زیادہ ضرورت ہوگی، دجّال کے نکلنے سے پہلے تین سال نہایت سخت قحط زدہ ہوں گے لوگوں کو شدید بھوک کا سامنا کرنا ہوگا، اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دیں گے کہ ایک تہائی بارشیں روک لی جائیں، زمین کو حکم دیں گے کہ ایک تہائی پیداوار روک لی جائے، پھر دوسرے سال آسمان کو حکم دیا جائے گا اور دو ثلث بارش مزید روک لی جائے گی، زمین کو حکم دیا جائے گا اور دو ثلث پیداوار مزید روک لی جائے گی، پھر تیسرے سال آسمان کو حکم دیا جائے گا اور ساری بارش روک لی جائے گی، اسی طرح زمین کو حکم دیا جائے گا اور ساری پیداوار روک لی جائے گی، لہٰذا نہ کہیں سبزہ باقی رہے گا اور نہ کوئی جانور، سب مر جائیں گے البتہ جسے اللہ چاہے گا وہی زندہ رہے گا"

آپ ﷺ سے پوچھا گیا "لوگ اس زمانے میں زندہ کیسے رہیں گے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا "لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ، یہ کلمات کھانے کے بدلے میں کام دے جائیں گے" (۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ایک مرتبہ دجال کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"دجّال مدینہ منورہ کی طرف بڑھے گا حالانکہ مدینہ میں داخل ہونا اس کیلئے حرام ہے، وہ مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہونے کی کوشش میں ان بعض شورش زدہ زمینوں میں پہنچے گا جو مدینہ سے ملی ہوئی ہیں، ایک آدمی اس کی طرف بڑھے گا وہ شخص اس دن لوگوں میں سے سب سے بہتر ہوگا وہ دجّال سے مخاطب ہو کر کہے گا "میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی وہ دجّال ہے جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ہم سے بیان کیا تھا" دجّال لوگوں سے کہے گا "تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر میں اس کو قتل کر دوں اور پھر زندہ کر دوں کیا تم پھر بھی اس معاملے میں شک کرو گے؟"

(۱) سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن ۳۳، باب فتنة الدّجال

Marfat.com

اس کے پیروکار کہیں گے ''نہیں، ہم آپ کے بارے میں کسی قسم! کا شک نہیں کریں گے'' چنانچہ دجال اس شخص کو قتل کردے گا اور پھر زندہ کرے گا وہ شخص زندہ ہوتے ہی کہے گا ''خدا کی قسم! تیرے بارے میں مجھ سے زیادہ جاننے والا اب کوئی نہیں ہے'' دجال اس کو قتل کرنا چاہے گا لیکن کوشش کے باوجود نہ کر سکے گا۔

ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کے خیال میں وہ شخص حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ دجال کے بارے فرمایا:

''جب دجال کا خروج ہوگا تو اہل ایمان میں سے ایک شخص اس کی طرف جائے گا، دجال کے اسلحہ بردار سپاہی اس سے پوچھیں گے ''کہاں کا ارادہ ہے؟'' وہ کہے گا ''میں اس دجال کی طرف جا رہا ہوں جس کا ابھی خروج ہوا ہے'' دجال کے چیلے اس سے پوچھیں گے ''کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں لایا؟'' وہ جواب دے گا ''تمہیں میرے رب یعنی اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا شک ہے؟'' وہ کہیں گے ''اس کو قتل کر دو'' پھر آپس میں بعض لوگ کہیں گے کیا تمہارے رب نے تمہیں خود کسی کے قتل سے منع نہیں کیا؟ چنانچہ وہ سب لوگ دجال کی طرف روانہ ہوں گے اور جب وہ مومن اس کو دیکھے گا تو پکار اٹھے گا ''اے لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا''

پھر دجال حکم دے گا اور اس مسلمان کے سر پر چوٹ لگائی جائے گی اور کہے گا کہ اس کو پکڑ کر اس کے پیٹ اور پشت پر خوب ضربیں لگائی جائیں گی۔ دجال اس سے پوچھے گا ''کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لایا؟'' وہ جواب دے گا ''تو مسیح کذاب (جھوٹا مسیح) ہے'' دجال حکم دے گا اور اس مومن شخص کو اس کے سر کی مانگ سے لے کر پیروں تک آرے سے چیر دیا جائے گا۔ دجال اس کے دونوں ٹکڑوں کے سامنے آئے گا اور اس سے مخاطب ہو کر کہے گا ''اٹھ کھڑا ہو'' اس مومن کا جسم صحیح سالم ہو جائے گا اور مسلمان دوبارہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوگا۔ دجال اس سے پوچھے گا کہ کیا اب بھی تو مجھ پر ایمان نہیں لایا، وہ مومن کہے گا ''اب تو اور زیادہ بصیرت کے ساتھ مجھے علم ہو گیا ہے کہ تو دجال ہے'' وہ مومن لوگوں سے مخاطب ہو کر کہے گا ''اے لوگو! دجال نے آج جو سلوک میرے ساتھ کیا ہے وہ میرے بعد اور کسی کے ساتھ نہ کر سکے گا''

دجال اس کو ذبح کرنا چاہے گا لیکن اس مومن کا جسم گھٹنے سے لے کر کندھے اور نرخرے کے درمیان تک تانبے کا ہو جائے گا اور دجال اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔

دجال اس کے ہاتھ پیر پکڑ لے گا تاکہ اس کو آگ میں پھینکے، لوگ یہی سمجھیں گے کہ دجال نے اس مومن کو آگ میں پھینک دیا ہے لیکن دراصل وہ جنت میں ڈالا گیا ہوگا''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یہ شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ بلند مرتبہ شہید ہوگا''

☆☆☆☆

Marfat.com

دجال کے بارے میں مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بیان کردہ احادیث

دجال کے پیروکاروں کی علامت

حضرت عمرو بن حریب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بیماری سے افاقہ ہوا، لوگوں میں تشریف لائے اور کچھ معذرت کی اور فرمایا ''ہمارا بھلائی کے علاوہ اور کوئی ارادہ نہیں'' پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دجّال مشرق کی خراسان نامی سرزمین سے ظاہر ہوگا۔ ایک قوم اس کی پیروی کرے گی جن کے سر ایسے ہوں گے جیسے بڑے بڑے مٹکے'' (۱)

دجال، سب سے سخت فتنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دجّال کا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے کہ اچانک اٹھ بیٹھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دجال کے علاوہ مجھے تمہارے بارے میں کسی چیز کا خوف نہیں'' (۲)

دجال کانا ہوگا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کے سامنے دجّال کا ذکر نہ کیا ہو اور میں تمہارے سامنے اس کی ایسی تفصیلات بیان کردوں گا کہ مجھ سے پہلے انبیاء نے بیان نہ کی ہوں گی، دجّال کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے''

دجال کے زمانے میں دلوں کی حالت

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجّال سے نہ ڈرایا ہو، اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دجّال کے بارے میں تفصیل سے بتایا اور فرمایا کہ شاید ان لوگوں میں سے بھی کوئی شخص دجّال کو دیکھ لے جنہوں نے مجھے دیکھا یا میرا کلام سنا ہے۔ کسی نے عرض کیا ''یارسول اللہ! اس

(۱) مسند أحمد رقم ۱۲

(۲) مسند أحمد رقم ۱۷۶۵

Marfat.com

وقت ہمارے دلوں کی حالت کیا ہوگی؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جیسی آج ہے یا اس سے بھی بہتر''

دجال کی آنکھ شیشی کی طرح ہوگی

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دجّال کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس کی ایک آنکھ شیشی کی مانند ہے اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو''

دجال کا عجیب وغریب حلیہ

ابو وداک روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت فرمایا ''خوارج دجّال سے ملیں گے؟'' میں نے جواب دیا کہ نہیں ایسا نہیں ہوگا۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں ایک ہزار یا اس سے زیادہ کا خاتم ہوں اور کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا گیا جس کی اتباع کی جاتی ہو اور اس نے اپنی امت کو دجّال سے نہ ڈرایا ہو، اور مجھے اس کے بارے میں وہ سب کچھ بھی بتایا گیا ہے جو مجھ سے پہلے کسی اور کو نہیں بتایا گیا، وہ کانا ہے اور تمہارا رب ایسا نہیں ہے۔ اس کی دائیں آنکھ کانی ہے آگے کو بڑھی ہوئی ہے، پوشیدہ نہیں ہے، بالکل ایسے جیسے کسی چونا لگی دیوار پر بلغم لگا ہو، اور اس کی بائیں آنکھ ایسی ہے جیسے کہ چمکتا ہوا سیارہ، اس کو ہر زبان آتی ہوگی، اس کے ساتھ ایک جنت نما سرسبز صورت ہوگی، جس میں پانی جاری ہوگا اور اسی طرح ایک جہنم نما صورت ہوگی جو بالکل سیاہ ہوگی اور اس سے دھواں اٹھتا ہوگا۔

دجال کا حلیہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کی روشنی میں

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دجّال آئے گا اور مکہ اور مدینہ کے علاوہ دنیا میں ہر جگہ گھومے پھرے گا پھر مدینہ منورہ کی طرف آئے گا اس کو ہر گھاٹی میں فرشتوں کی صف ملے گی جو مدینہ کی حفاظت پر مقرر ہوگی، پھر وہ ''سبخة الجرف'' نامی مقام کی طرف آئے گا اور اپنا گرز وہاں مارے گا۔ جس سے مدینہ منورہ تین مرتبہ لرزنے لگے گا اور اس کے بعد ہر منافق مرد وعورت نکل کر دجّال کے پاس جا پہنچے گا''

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دجّال کی بائیں آنکھ کانی ہے جس پر ایک غلیظ بھدا سا ناخونہ (پھلی) ہے۔ اور آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا'

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دجّال اصبہان کے یہودیوں میں سے نکلے گا اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے، اور ان لوگوں نے سبز چادریں اوڑھ رکھی ہوں گی''

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دجّال کی آنکھ مسخ ہو چکی ہوگی، اس کی آنکھوں کے درمیان تحریر ہوگا۔ ''کافر'' پھر اس کے ہجے فرمائے ''ک اف ر'' اور فرمایا کہ اس کو ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مسلمان پڑھ لے گا''

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دجّال کانا ہے اور تمہارا رب ایسا نہیں جیسا دجّال ہے،

Marfat.com

دجّال کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' تحریر ہے جسے ہر مومن پڑھ سکے گا خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو''

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا گیا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے سے ڈرایا نہ ہو، جان لو دجّال کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں اور دجّال کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' تحریر ہے''

دجال شام میں ہلاک ہوگا

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں بیان فرمایا اور اس میں ارشاد فرمایا:

''خبردار ہو جاؤ! مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے اپنی امت کو دجّال کے فتنے سے نہ ڈرایا ہو، وہ کانا ہے اس کی دائیں آنکھ پر ایک غلیظ بھدّا سا ناخونہ (پھلّی) ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' تحریر ہے، وہ جب نکلے گا تو اس کے ساتھ دو وادیاں ہوں گی، ایک جنت اور ایک جہنم، اس کی جنت دراصل جہنم ہے اور اس کی جہنم دراصل جنت ہے۔ اس کے ساتھ دو فرشتے بھی ہوں گے جو اس کے ساتھ دو نبیوں کی صورت میں ہوں گے۔ اگر میں چاہوں تو ان نبیوں کے اور ان کے والد کے نام بھی بتا سکتا ہوں، ان میں سے ایک دجّال کے دائیں طرف ہوگا اور ایک بائیں طرف اور یہ آزمائش ہوگی۔ دجّال لوگوں سے کہے گا ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندہ نہیں کرسکتا؟ کیا میں موت نہیں دے سکتا؟'' تو ایک فرشتہ کہے گا ''تو جھوٹا ہے'' فرشتے کی اس بات کو دوسرے فرشتے کے علاوہ کوئی اور انسان وغیرہ نہ سن سکے گا۔ دوسرا فرشتہ پہلے فرشتے سے کہے گا ''تو نے سچ کہا'' اس دوسرے فرشتے کی بات کو سب لوگ سنیں گے اور وہ یہ سمجھیں گے کہ یہ دجّال کو سچا کہہ رہا ہے، یہ بھی آزمائش ہوگی۔

پھر وہاں سے وہ روانہ ہوگا اور مدینہ میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا لیکن اس کو مدینے میں نہیں گھسنے دیا جائے گا، یہ دیکھ کر دجّال کہے گا ''یہ تو اس شخص کا علاقہ ہے'' پھر وہاں سے روانہ ہو کر شام پہنچے گا وہاں ''افیق'' نامی گھاٹی کے پاس اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کردیں گے''

دجال کی جعلی جنت اور دوزخ

ایک مرتبہ کچھ لوگ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے وہ سخت بیمار تھے لوگوں نے کہا ''ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی ایسی حدیث سنا دیجئے جو آپ کو پوری طرح یاد ہو''

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''مجھے ٹھیک سے بٹھا دو''

کچھ لوگوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور سہارا دے کر بٹھایا، اس کے بعد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا تھا ''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو دجّال سے نہ ڈرایا ہو، اور میں بھی تمہیں اس کے معاملے سے ڈراتا ہوں، وہ کانا ہے جبکہ میرا رب عزوجل ایسا نہیں ہے۔ اس کی آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' تحریر ہے اس کو ہر شخص

Marfat.com

پڑھ سکے گا، خواہ وہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ، اس کے ساتھ جنت بھی ہوگی اور دوزخ بھی، اُس کی جنت دراصل دوزخ ہے اور دوزخ دراصل جنت ہے"

دجال کو ماننے والے برباد ہوں گے

ایک بصری محدث ثعلبہ بن عباد عبدی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سمرہ بن جنادہ بن جندب رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں بھی وہیں موجود تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سورج گرہن کے بارے میں ایک حدیث نقل کی اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز کے بعد ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا، جس میں یہ بھی فرمایا:

"خدا کی قسم! قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس دجالوں کا ظہور نہ ہو جائے، ان میں سے آخری کانا دجّال ہوگا۔ جس کی بائیں آنکھ مسخ ہوگی، جیسے وہ ابو یحییٰ کی آنکھ ہو اور جب وہ نکلے گا وہ یہ سمجھے گا کہ وہ اللہ ہے۔ لہٰذا جو اس پر ایمان لایا اس کی تصدیق کی اور اتباع کی اس کا کیا ہوا کوئی بھی نیک عمل اس کو فائدہ نہ پہنچا سکے گا۔ اور جس نے اس کا انکار کیا اور اس کو جھٹلایا اس کے کسی عمل کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے باز پرس نہ ہوگی۔ وہ عنقریب ظاہر ہوگا اور اس کا فتنہ بیت المقدس اور حرمین (مکہ و مدینہ) کے علاوہ پوری دنیا میں پھیلے گا۔ مسلمان بیت المقدس میں محصور ہو جائیں گے، زبردست زلزلے آئیں گے، پھر اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دیں گے، یہاں تک کہ دیوار کے گرنے اور درخت کی جڑ سے آواز آئے گی "اے مومن! یہ یہودی ہے، یہ کافر ہے، آؤ اس کو قتل کر دو"

حضرت سمرہ بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "دجّال نکلنے والا ہے، وہ بائیں آنکھ سے کانا ہے، جس پر ایک غلیظ بھدّا سا ناخونہ (پھلّی) ہے۔، وہ کوڑھی اور اندھے کو شفا دے گا، مردوں کو زندہ کر دے گا اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ لہٰذا جس نے تسلیم کیا کہ تو میرا رب ہے تو وہ فتنے میں پڑ گیا اور جس نے اپنی موت تک یہی کہا کہ میرا رب تو اللہ ہے وہ ہر قسم! کے فتنے سے محفوظ ہو گیا۔ اس کی کوئی آزمائش ہوگی نہ عذاب، پھر وہ زمین میں رہے گا جب تک اللہ چاہیں گے پھر مغرب کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے تشریف لائیں گے اور وہ اسی امت میں سے ہوں گے، پھر وہ دجّال کو قتل کریں گے اور وہی قیامت کا وقت ہوگا" یعنی اس کے بعد قیامت بالکل قریب آجائے گی۔

فتنۂ دجال، انسانی تاریخ کا سب سے ہولناک فتنہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی "حرہ" نامی بلند جگہ پر پہنچے ہم بھی ان کے ساتھ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے، مدینہ منورہ کی زمین کتنی اچھی ہوگی جب دجّال کا ظہور ہوگا، اس کی ہر گھاٹی پر فرشتے پہرہ دے رہے ہوں گے، دجّال مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا، جب دجّال مدینہ منورہ کے قریب پہنچے گا، مدینہ میں تین زلزلے آئیں گے، ان زلزلوں کی وجہ سے مدینہ منورہ میں جتنے منافق مرد و عورت ہوں گی سب نکل کر دجّال کے پاس جا پہنچیں گے، ان میں زیادہ تعداد عورتوں کی ہوگی، یہ نجات کا دن ہوگا۔ اس دن مدینہ منورہ خباثت کو اس طرح دور کر دے گا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے، دجّال کے ساتھ ستر ہزار یہودی

Marfat.com

ہوں گے، ہر ایک کے پاس لاٹھیاں اور تلواریں ہوں گی، وہ اپنا گرز اس جگہ کے قریب مارے گا جسے مجتمع السلول کہتے ہیں۔ قیامت کے قائم ہونے تک نہ اس سے پہلے کبھی اتنا بڑا فتنہ برپا ہوا نہ اس کے بعد ہوگا جتنا بڑا دجال کا فتنہ ہے، آج تک کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو اس فتنے سے نہ ڈرایا ہو، اور میں بھی تمہیں ضرور وہ باتیں بتاؤں گا جو ایک نبی اپنی امت کو بتاتا ہے"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اپنی آنکھوں پر رکھا اور فرمایا "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میں ایک ہزار یا زیادہ نبیوں کا خاتم ہوں اور ان تمام انبیاء میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال کے فتنے سے نہ ڈرایا ہو، میرے سامنے اس کی وہ علامات بھی ظاہر کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی پر ظاہر نہیں کی گئیں اور ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب ہرگز کانا نہیں ہے"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "دجال کانا ہے اور انتہائی مزید ترین جھوٹا ہے"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں گے"

دجال ملعون کی علامات

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "دجال کانا ہے، خبیث اور کمینہ ہے، اس کا رنگ سفید ہے، اس کا سر ایک خطرناک سانپ کی طرح ہے، وہ لوگوں میں عبدالعزی بن قطن (۱) کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے" (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کو بیداری کی حالت میں اس کی اصل صورت میں دیکھا، کوئی خواب وغیرہ نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی دیکھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے حلیہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا "میں نے اس کو دیکھا ہے اس کی ایک آنکھ ایسی تھی گویا کہ چمکتا ہوا ستارہ ہو اور اس کے بال درخت کی شاخوں کی مانند ہیں"

انسانیت کا سب بڑا فتنہ، دجال اکبر

حضرت ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر قیامت تک دجال سے بڑا کوئی فتنہ پیدا نہیں ہوا" (۳)

حضرت ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "دجال کا سر پیچھے سے ریت کے ٹیلے کی

(۱) ابن قطن بنو المصطلق کی شاخ بنو خزاعہ کا ایک آدمی تھا اور اس کا انتقال زمانہ جاہلیت میں ہی ہو گیا تھا۔

(۲) صحیح مسلم رقم ۳۵۴۶۔

(۳) مسند أحمد ۶/۴۵۵

Marfat.com

مانند بھرا ہوا ہے جس نے اسے رب مان لیا وہ فتنے میں پڑ گیا اور جس نے کہا کہ تو جھوٹا ہے میرا رب تو اللہ ہے اور اسی پر میں توکل کرتا ہوں تو اس کو دجّال نقصان نہ پہنچا سکے گا یا کہا کہ وہ فتنے سے بچ گیا'' (۱)۔

دجال کے پیروکاروں کی اکثریت عورتوں پر مشتمل ہوگی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دجّال کا ٹھکانہ اس ٹیلے پر ہوگا، اور دجال کے پیروکاروں کی اکثریت عورتوں پر مشتمل ہوگی، یہاں تک کہ ایک شخص اپنی بیوی، ماں، بیٹی، بہن اور پھوپھی کے پاس آئے گا اور ان کو باندھ دے گا کہ کہیں یہ بھی دجّال کے پاس نہ چلی جائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس پر اور اس کی جماعت پر مسلط کر دیں گے اور مسلمان ان سب کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ ایک یہودی درخت اور پتھر کے پیچھے چھپے گا تو وہ درخت اور پتھر کہیں گے کہ اے مسلمان! یہ میرے پیچھے یا نیچے یہودی چھپا ہوا ہے اس کو قتل کر دو''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجّال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو دجّال سے ڈرایا تھا لیکن میں تمہیں ایسی بات بتاؤں گا جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے نہیں بتائی ہوگی تم اس سے دجّال کو پہچان لو گے اور وہ یہ کہ دجّال کانا ہے اور ہمارا رب ہرگز کانا نہیں ہے''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تم یہودیوں سے جنگ کرو گے اور غالب آجاؤ گے یہاں تک کہ درخت کہیں گے کہ اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اس کو قتل کر دو''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''ہم حجۃ الوداع کے موقع پر گفتگو میں مصروف تھے اور ہمیں یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حج ہوگا، لہٰذا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر خطبے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر فرمایا اور تفصیل سے اس کے بارے میں بتایا فرمایا:

> ''اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نبی نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجّال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی امت کو دجّال سے ڈرایا تھا اور ان کے بعد کے انبیاء کرام نے بھی، تو سن لو ان پر اس دجّال کے حالات پوشیدہ نہیں تھے تو تم پر بھی نہ رہیں گے وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو دجّال کی علامات نہ بتائی ہوں اور میں تمہیں اس کی ایسی علامات بتاتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کیں، بیشک وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ ہرگز ایسا نہیں ہے اس (دجّال) کی دائیں آنکھ ایسی ہے جیسے انگور کا دانہ''

خروج دجال کے وقت زمانے کی حالت

حضرت شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب لوگوں نے یزید بن معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو میں شام چلا گیا۔ مجھے عوف

(۱) مسند أحمد ۶/۴۵۳

Marfat.com

بکالی کے مکان کا پتہ چلا تو وہاں میں ان کے پاس گیا۔ اتنے میں ایک صاحب آئے، لوگوں نے ان کے لئے منقش چادر نکالی، وہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ تھے، عوف بکالی ان کو دیکھتے ہی خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

''ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت ہوگی۔، دنیا میں شریر لوگوں کے علاوہ کوئی نہ بچے گا، ان کی زمینیں ان کو دھتکار دیں گی، آگ ان کو مرداروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی، جہاں وہ رات گزاریں گے آگ بھی رات گزارے گی، اور جہاں وہ دن کے وقت آرام کریں گے تو آگ ان کے ساتھ ہوگی اور جو پیچھے رہ جائے گا آگ اسے کھا جائے گی۔

میری امت میں سے مشرق کی طرف سے لوگ قرآن پڑھتے ہوئے آئیں گے، حالانکہ قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، جب کبھی ان میں سے ایک نسل پیدا ہوگی تو اسے ختم کر دیا جائے گا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سے زیادہ مرتبہ ان کلمات کو دہرایا) جب کبھی ان میں سے ایک نسل نکلے گی تو ختم کی جائے گی، یہاں تک کہ ان کے باقی بچے ہوئے لوگوں میں دجال کا ظہور ہوگا''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں فرمایا'' وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے وہ ظاہر ہوگا اور چالیس دن تک زمین پر رہے گا، وہ کعبہ، بیت المقدس اور مدینہ کے علاوہ وہ ہر جگہ جا سکے گا، اس کے زمانے میں ایک مہینہ ایک ہفتے کے برابر ہوگا، کی طرح ہوگا اور ایک ہفتہ ایک دن کی طرح ہوگا، اس کے ساتھ ایک جنت اور ایک جہنم ہوگی۔ اس کی جنت دراصل دوزخ ہے اور اس کی دوزخ درحقیقت جنت ہے، اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ دجال ایک شخص کو بلا کر پوچھے گا'' تو میرے بارے میں کیا کہتا ہے؟'' وہ شخص کہے گا'' تو اللہ کا دشمن ہے، تو دجال جھوٹا ہے'' لہٰذا دجال آری منگوا کر اس شخص کو کاٹ کر دو ٹکڑے کر دے گا اور پھر دوبارہ زندہ کرے گا اور پھر پوچھے گا کہ اب بتا؟ وہ شخص کہے گا'' خدا کی قسم! تیرے بارے میں مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں ہے، تو اللہ تعالیٰ کا دشمن دجال ہے جس کے بارے میں ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی تھی'' دجال اسے مارنے کے لئے اس کی طرف لپکے گا لیکن کامیاب نہ ہوگا تو کہے گا اس کو مجھ سے دور کر دو۔

دجال کے زمانے میں اہل ایمان کی غذا

حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے، آپ نے دجال کا ذکر کیا اور یہ ارشاد فرمایا:

دجال کے نکلنے سے پہلے تین سال نہایت سخت قحط زدہ ہوں گے لوگوں کو شدید بھوک کا سامنا کرنا ہوگا، اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دیں گے کہ ایک تہائی بارشیں روک لی جائیں، زمین کو حکم دیں گے کہ ایک تہائی پیداوار روک لی جائے، پھر دوسرے سال آسمان کو حکم دیا جائے گا اور دو ثلث بارش مزید روک لی جائے گی، زمین کو حکم دیا جائے گا اور دو

Marfat.com

ثلث پیداوار مزید روک لی جائے گی، پھر تیسرے سال آسمان کو حکم دیا جائے گا اور ساری بارش روک لی جائے گی، اسی طرح زمین کو حکم دیا جائے گا اور ساری پیداوار روک لی جائے گی، لہٰذا نہ کہیں سبزہ باقی رہے گا اور نہ کوئی جانور، سب مر جائیں گے البتہ جسے اللہ چاہے گا وہی زندہ رہے گا۔

دجال کا سخت ترین فتنہ یہ ہوگا کہ ایک دیہاتی آدمی آئے گا تو دجال اس سے کہے گا کہ اگر میں تیرے باپ اور بھائی کو زندہ کر دوں تو مجھے اپنا رب سمجھے گا؟ تو وہ شخص اسے رب ماننے کا اقرار کرے گا تو شیطان اس کے باپ اور بھائی کی صورت اختیار کر لے گا''

حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی ضرورت پوری فرمانے کے لئے تشریف لے گئے جبکہ لوگ یہ تین باتیں سن کر غمزدہ ہو گئے تھے اور انتظار میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور میرے گھر کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر فرمایا ''ٹھہرو ٹھہرو یا صبر کرو اسماء'' پھر میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے دجّال کے ذکر سے ہمارے دلوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر دجال میری زندگی میں آ گیا تو میں اس سے مقابلہ کر لوں گا اور اگر وہ میرے بعد آیا تو ہر مومن کو خود اپنا دفاع کرنا ہوگا''

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! ہم آٹا گوندھتے ہیں اور جب تک بھوکے ہوتے ہیں روٹی کھاتے ہیں تو اس دن مومنین کا کیا حال ہوگا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا جس طرح آسمان والوں کے لئے تسبیح اور تقدیس کافی ہو جاتی ہے اسی طرح مومن بھی اس دن تسبیح و تقدیس سے پیٹ بھر لیں گے''

حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو میرے مجلس میں موجود ہے اور میری بات سنے اسے چاہئے کہ اس تک پہنچا دے جو موجود نہیں ہے اور جان لو! کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں بلکہ اس سے پاک ہے، دجّال کانا ہے اس کی آنکھ مسخ شدہ ہے اور اس کی آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' تحریر ہے جسے ہر مومن پڑھ لے گا خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ''

دجال کے زمانے میں بہترین مال

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے دجّال کے مقابلے میں جدوجہد کا تذکرہ فرمایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا ''اس دن کونسا مال بہتر ہوگا؟''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''سیاہ غلام جو اپنے گھر والوں کو پانی پلائے گا، رہا کھانا تو وہ ہوگا ہی نہیں''

عرض کیا گیا ''اس دن مومنوں کا کھانا کیا ہوگا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ، یہ کلمات کھانے کے بدلے میں کام دے جائیں گے''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''عرب اس دن کہاں ہوں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''تھوڑے سے ہوں گے''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں بیٹھی رو رہی تھی کہ آپ ﷺ تشریف لائے، دریافت فرمایا ''کیوں روتی ہو؟''

Marfat.com

میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ! مجھے دجّال کا معاملہ یاد آ گیا اس لئے رونے لگی''

آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر دجّال میرے ہوتے ہوئے نکل آیا تو میں اس کے لئے کافی ہو جاؤں گا، اور اگر میرے بعد نکلا تو تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ دجّال اصفہان کے یہودیوں میں سے ہوگا، مدینے پہنچے گا اور مدینہ سے باہر ایک طرف اترے گا ان دنوں مدینہ کے ساتھ دروازے ہوں گے، ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے، تمام شرارتی اور بدترین لوگ دجّال کے پاس جمع ہو جائیں گے، پھر وہ شام پہنچے گا، فلسطین کے شہر باب لدّ کے قریب، انہی دنوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور دجّال کو قتل کر دیں گے، چالیس دن تک زندہ رہیں گے وہ بہت انصاف، عادل حکمران ہوں گے''

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا صلوٰۃ کسوف کے خطبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ اس دن خطبے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرے پاس وحی بھیجی گئی ہے کہ جلد ہی تمہاری آزمائش ہوگی یا یہ کہ مسیح دجّال کے فتنے سے پہلے تمہاری آزمائش ہوگی''

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لوگ دجّال سے بھاگ کر اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھیں گے''

میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ! عرب اس دن کہاں ہوں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''بہت کم ہوں گے'' (۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات مجھے دجّال کا معاملہ یاد آ گیا تو میں رات بھر سو نہ سکی، صبح میں نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچی اور ساری بات عرض کر دی، آپ ﷺ نے فرمایا ''ایسا مت کرو اگر وہ میری موجودگی میں نکلا تو میں اس کے لئے کافی ہوں گا اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو اللہ تعالیٰ صالحین کی طرف سے اس کے لئے کافی ہوں گے'' پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا ''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو دجّال سے نہ ڈرایا ہو، میں بھی تم کو ڈراتا ہوں، بے شک وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے''

فتنۂ دجال کو یاد کر کے حضور ﷺ کا رونا

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ نے قدریہ کی مذمت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''وہ اس امت کے زندیق ہیں، ان کے زمانے میں بادشاہ ظالم، متکبر اور سرکش ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ طاعون کی بیماری بھیجیں گے، جس میں اکثر لوگ مر جائیں گے، پھر زمین کا دھنسنا ہوگا۔ کم ہی لوگ ہوں گے جو اس سے بچیں گے، ان دنوں مومن کی خوشی کم اور غم زیادہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کے چہرے مسخ فرما کر بندر اور خنزیر بنا دیں گے اور پھر اس کے بعد دجّال نکلے گا''

حضرت رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ فرما کر آپ ﷺ ایسے روئے کہ ہم بھی ساتھ رونے لگے، ہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ! آپ کیوں روئے؟''

---

(۱) مسند أحمد ٦/٧٥

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ان لوگوں پر ترس آ گیا کیونکہ ان میں بعض ایسے ہوں گے جو میانہ روی اختیار کریں گے اور بعض ایسے ہوں گے جو بہت زیادہ محنت کریں گے''

دجال کے زمانے میں مسلمانوں کی بھوک

حضرت ابونضرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن ہم حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تا کہ اپنے اور ان کے مصحف کا موازنہ کر کے دیکھ لیں، جب جمعہ کا وقت ہوا تو ہم نے غسل کیا، انہوں نے ہمیں خوشبو لگانے کے لئے دی، پھر ہم مسجد میں آ گئے اور ایک ایسے شخص کے پاس بیٹھ گئے جو ہمیں دجّال کے متعلق بتانے لگا۔ اتنے میں حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ آ گئے، ہم لوگ کھڑے ہو گئے وہ بیٹھے تو ہم بھی بیٹھ گئے، اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے:

''مسلمانوں کے تین شہر ہوں گے، ایک اس جگہ جہاں دو سمندر ملتے ہیں، دوسرا جزیرہ میں اور تیسرا شام میں، اتنے میں تین زلزلے آئیں گے اور لوگ خوفزدہ ہو جائیں گے، پھر دجّال ظاہر ہوگا اور مشرق کی طرف والوں کو شکست دے گا، پہلا شہر جس کو وہ فتح کرے گا وہ شہر ہوگا جہاں دو سمندر ملتے ہیں، اس شہر کے رہنے والے تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک گروہ شام میں رہے گا اور حالات پر نظر رکھے گا، دوسرا گروہ اعراب کے ساتھ رہے گا اور تیسرا گروہ اپنے قریبی شہر میں چلا جائے گا۔ دجّال کے ساتھ ستر ہزار افراد ہوں گے جنہوں نے سبز چادریں اوڑھ رکھی ہوں گی، دجّال کے اکثر ساتھیوں میں یہودی اور عورتیں ہوں گی، پھر وہ دوسرے شہر میں آئے گا اس کے لوگ بھی تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک شام چلا جائے گا اور تیسرا گروہ مغربی شام کی طرف چلا جائے گا، مسلمان ''افیق'' نامی مقام پر جمع ہوں گے اور اپنا نمائندہ بھیجیں گے، ان پر سخت حالات آئیں گے، ان کو شدید بھوک اور مشقت کا سامنا کرنا ہوگا، یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص اپنی کمان کی رسی کو جلا کر کھائے گا، اسی دوران سحر کے وقت ایک آواز دینے والا تین مرتبہ پکارے گا ''اے لوگو! تمہارے پاس مدد آ گئی''

لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے یہ تو کسی ایسے شخص کی آواز لگتی ہے جس نے خوب پیٹ بھر کر کھایا ہو، فجر کی نماز کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، مسلمانوں کے امیر ان سے کہیں گے اے روح اللہ! آگے بڑھئے اور نماز پڑھایئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ اس امت کے لوگ ایک دوسرے کے امیر ہیں، پھر مسلمانوں کے امیر نماز پڑھائیں گے، نماز کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا نیزہ اٹھائیں گے اور دجّال کی طرف روانہ ہوں گے، دجّال جب ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جیسے تانبہ پگھل جاتا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے سینے پر نیزہ ماریں گے اور قتل کر دیں گے۔ دجّال کی فوج کو شکست ہو جائے گی، اس دن کوئی چیز ان کو پناہ نہ دے گی، یہاں تک کہ درخت بھی یہ کہے گا ''اے مومن! یہ کافر ہے اسے قتل کر دو'' اور اسی طرح پتھر بھی یہ کہے گا ''اے مومن! یہ کافر ہے اسے قتل کر دو''

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی ذکر کردہ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو شہر بصرہ اور کوفہ ہیں۔

مسلمانوں کی تین جماعتیں

ایک مرتبہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بصرہ کی مسجد میں ایک حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "میری امت میں سے ایک جماعت ضرور ایسے شہر پہنچے گی جسے بصرہ کہا جاتا ہوگا، جہاں ان کی تعداد بہت زیادہ ہوگی اور کھجوروں کے درخت بھی زیادہ ہوں گے، پھر "قنطورا" کی اولاد آئے گی جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، یہاں تک کہ وہ دجلہ نامی ایک پل پر پہنچیں گے پھر مسلمانوں کی تین جماعتیں بن جائیں گی، ایک جماعت تو اونٹوں کی دم پکڑ کر جنگلوں میں چلی جائے گی اور ہلاک ہو جائے گی، اور ایک قوم وہ خوفزدہ حالت میں وہیں ٹھہری رہے گی، یہ دونوں جماعتیں برابر ہوں گی، اور تیسری قوم اپنے بچوں کو اپنی پشتوں پر اٹھالیں گے، یہی ان کے فضلاء وشہداء ہوں گے، ان میں سے جو باقی بچیں گے ان کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائیں گے" (۱)

امام احمد کی روایت کے مطابق "بنو قنطورا" سے مراد "ترک قوم" ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تم سے چھوٹی آنکھوں والے یعنی ترک ملیں گے، ان کو تین مرتبہ وہاں سے ہٹایا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ جزیرۃ العرب پہنچ جائیں گے، پہلی دفعہ بھگانے میں جو ان سے الگ ہو گیا وہ بچ جائے گا، دوسری مرتبہ میں بعض ہلاک ہو جائیں گے اور بعض بچ جائیں گے، اور تیسری مرتبہ میں کوئی ایک بھی نہ بچے گا" (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب دجّال نکلے گا تو لوگوں کی تین جماعتیں بن جائیں گی، ایک گروہ تو دجّال پر ایمان لے آئے گا دوسرا ایسی سرزمین کی طرف چلا جائے گا جہاں "شیح" نامی گھاس اگتی ہے۔ اور تیسری جماعت عراق چلی جائے گی، جو دجّال اور اس کے ساتھیوں سے جنگ کرے گی، یہاں تک کہ تمام مومن شام میں جمع ہو جائیں گے، پھر وہ مومن اپنا ایک دستہ بھیجیں گے ان میں ایک شہسوار ہوگا جس کا گھوڑا بھورے رنگ کا ہوگا یا چتکبرہ۔ یہ لوگ دجّال سے مقابلہ کریں گے اور سب کے سب شہید ہو جائیں گے ایک بھی بچ کر واپس نہ جائے گا"

دجال کی مکاریاں

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام عقیق سے آ رہا تھا، جب ہم ثنیہ نامی وادی میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں اللہ کے دشمن مسیح دجّال کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں، وہ آئے گا یہاں تک کہ فلاں جگہ پہنچے گا پھر کچھ دیر ٹھہرے گا۔ سارے شریر اور بدترین لوگ اس کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ مدینہ کی کوئی گھاٹی ایسی نہیں بچے گی جہاں دو فرشتے پہرہ نہ دے رہے ہوں، دجّال کے ساتھ دو صورتیں ہوں گی ایک جنت کی اور ایک جہنم کی۔ اس کے علاوہ اس کے ساتھ شیاطین بھی ہوں گے جو ماں باپ کی صورت اختیار کر لیں گے اور ان کی زندہ اولاد سے کہیں گے "کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ میں تیرا باپ ہوں میں تیرا بھائی ہوں میں

(۱) سنن أبی داؤد ۱۶۸/۶

(۲) سنن أبی داؤد ۱۶۷/۶

Marfat.com

تیرا رشتہ دار ہوں، اور کیا میں مر نہیں چکا؟ یہ (دجال) ہمارا رب ہے اسی کی اتباع کرو"

اللہ تعالیٰ دجال کے لئے مسلمانوں میں سے ایک آدمی کو منتخب فرمائیں گے جو اس کو خاموش کروا دے گا اور مارے گا اور ڈانٹے گا اور کہے گا "اے لوگو! یہ جھوٹا ہے تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے، بے شک یہ جھوٹا ہے، یہ باطل باتیں کرے گا، اور تمہارا رب کانا نہیں ہے"

دجال اس شخص سے کہے گا "تو میرا اتباع کیوں نہیں کرتا؟" یہ کہہ کر اس کو پکڑے گا اور دو ٹکڑے کر دے گا اور لوگوں سے پوچھے گا "کیا میں اس کو تمہارے لئے دوبارہ زندہ نہ کر دوں؟" دوبارہ زندہ ہو کر وہ شخص پہلے سے زیادہ سختی سے دجال کی مخالفت شروع کر دے گا، اور زیادہ برا بھلا کہنے لگے گا اور کہے گا "اے لوگو! تم نے ایک فتنہ دیکھا ہے، جس میں تم مبتلا کئے گئے ہو اور ایک ایسا فتنہ جس میں تمہیں آزمایا گیا ہے، سنو! اگر یہ دجال سچا ہے تو مجھے دوبارہ مار کر زندہ کر دکھائے، سنو! وہ جھوٹا ہے"

دجال اس کو اپنی آگ میں پھینکنے کا حکم دے گا حالانکہ وہ جنت ہے، آخر میں دجال شام کی طرف روانہ ہو جائے گا"

نجات کا دن

حضرت مجن بن ادرع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خطبہ ارشاد فرمایا:

"نجات کا دن، نجات کا دن کیا ہے؟"

آپ نے تین مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا تو لوگوں نے عرض کیا آپ ہی فرما دیجئے کہ نجات کو دن کون سا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دجال آئے گا اور احد پر چڑھ جائے گا اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر کہے گا، کیا تم اس سفید محل کے بارے میں جانتے ہو؟ یہ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مسجد ہے، پھر مدینہ منورہ آئے گا، مدینہ کے ہر راستے پر فرشتوں کو پہرہ دیتے ہوئے پائے گا جو اپنی تلوار لہرا رہے ہوں گے، یہاں سے دجال مقام جرف کی طرف آئے گا اور اپنا گرز تین مرتبہ زمین پر مارے گا۔ پھر مدینہ منورہ کو تین زبردست جھٹکے لگیں گے، ان جھٹکوں کی وجہ سے تمام منافق فاسق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے، یہی نجات کا دن ہوگا"

مجن بن ادرع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور احد پہاڑ پر چڑھ گئے، وہاں سے مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "تباہی ہو! یہ تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور میں اس کو سب سے بہتر سمجھتا ہوں، آخری زمانے میں دجال اس کی طرف بڑھے گا لیکن ہر راستے پر ایسے فرشتے کو پہرہ دیتا ہوا پائے گا جو اپنی تلواریں سونتے ہوئے ہوں گے، لہٰذا یہ مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم احد سے نیچے تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے وہاں ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے پایا، دریافت فرمایا "یہ کون ہے؟" میں نے اس شخص کی تعریف کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خاموش ہو جاؤ اس کو مت سنانا کہیں اس کو ہلاک ہی نہ کر دو"

پھر امہات المومنین میں سے کسی کے حجرے کے نزدیک تشریف لائے اور میرے ہاتھ کو چھوڑ دیا اور فرمایا:

Marfat.com

((ان خير دينكم أيسره ان خير دينكم أيسره))

''تمہارا بہترین دین وہ ہے جو آسان ہو، تمہارا بہترین دین ہے وہ جو آسان ہو''

مسلمانوں اور یہودیوں کی جنگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے مقابلہ نہ کرلیں، مسلمان ان کو قتل کریں گے، یہاں تک کہ یہودی درختوں اور پتھروں کے پیچھے چھپیں گے اور وہ درخت اور پتھر پکاریں گے ''اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا بیٹھا ہے، آؤ اس کو قتل کردو،'' غرقد نامی درخت یہودیوں کی موجودگی کی خبر نہ دے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ترکوں کے ساتھ قتال نہ ہو''

ہوسکتا ہے کہ اس حدیث میں ترکوں سے مراد یہودی ہی ہوں اور دجال بھی یہودی ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دجال حوران اور کرمان کے علاقے میں سے نکلے گا، اس کے ساتھ ستر ہزار ساتھی ہوں ان کے سر ایسے ہوں گے جیسے بڑے بڑے مٹکے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، میں تمہارے سامنے اس کی ایسی خاصیات بیان کروں کہ جو مجھ سے پہلے کسی اور نبی نے بیان نہ کی ہوں گی، وہ کانا ہے، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' تحریر ہے، جسے ہر مسلمان پڑھ سکے گا خواہ وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مدینہ فرشتوں کی حفاظت میں ہوگا، مدینہ آنے والے ہر راستے پر فرشتے ہوں گے، وہاں نہ دجال داخل ہوسکے گا اور نہ طاعون''

بنو تمیم، دجال کی مخالفت میں سب سے سخت

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مسیح دجال پستہ قد، گھٹے ہوئے جسم والا اور کانا ہے، اس کی ایک آنکھ مسخ کی جاچکی ہے، اگر اس کا معاملہ تمہاری سمجھ میں نہ آئے تو جان لو کہ تمہارا رب ہرگز کانا نہیں ہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''مجھے تین وجوہات سے بنو تمیم سے محبت ہے، پہلی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دجال کی مخالفت میں بہت سخت ہیں''

ابھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی تھی کہ اتنے میں بنو تمیم والوں کی طرف سے بھیجے گئے زکوۃ و صدقات پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ''یہ میری قوم کے صدقات ہیں''

Marfat.com

بنو تمیم والوں کی ایک لڑکی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باندی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا ''اس کو آزاد کردو کیونکہ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں''

دجال انسانوں کی طرح کھائے پیئے گا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس نے دجّال کی بات مانی ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں، خدا کی قسم! ایک شخص اس کے پاس آئے گا اور اس دجّال کو مومن سمجھتا ہوگا اور اس کے مشکوک جادوئی کمالات کی پیروی کرے گا''

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''وہ کھانا کھائے گا اور بازاروں میں پھرے گا''

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''جتنی معلومات دجّال کے بارے میں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کی ہے اور کسی نے نہیں حاصل کی، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تمہیں اس سے کیا نقصان پہنچے گا؟ دجّال تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا''

میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ! لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس کھانا اور پانی کی نہریں بھی ہوں گی''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے لئے یہ (یعنی دجّال کو اتنی بڑی مقدار میں کھانا پانی وغیرہ دینا) اس (یعنی دجّال کے معاملے) سے بھی زیادہ آسان ہے''

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''جتنی معلومات دجّال کے بارے میں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کی ہے اور کسی نے نہیں حاصل کی، چنانچہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا ''تمہارا دجّال کے بارے میں کیا سوال ہے؟''

میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ! لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس روٹیوں اور گوشت کے پہاڑ ہوں گے اور پانی کی نہریں ہوں گی؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے لئے یہ (یعنی دجّال کو اتنی بڑی مقدار میں کھانا پانی وغیرہ دینا) اس (یعنی دجّال کے معاملے) سے بھی زیادہ آسان ہے''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی راویت میں پہلے گزر چکا ہے کہ دجّال کا پانی دراصل آگ ہے اور آگ دراصل ٹھنڈا پانی ہوگا جبکہ آنکھوں کو اس کے برعکس نظر آرہا ہوگا۔

اسی روایت سے بعض علماء جیسے ابن حزم، طحاوی وغیرہ نے استدلال کیا ہے کہ دجّال ملمع سازی اور نظر بندی کا ماہر ہوگا، جو چیزیں لوگوں کو دکھائے گا ان کی حقیقت میں کوئی حیثیت نہ ہوگی بلکہ یہ صرف خیالات ہوں گے۔

فرقہ معتزلہ کے امام ابوعلی جبائی فرماتے ہیں کہ دجال سے خارق العادت چیزوں کا درحقیقت وجود ممکن نہیں کیونکہ اس طرح ایک جادوگر کے خلاف عقل اعمال کا انبیاء کرام علیہم السلام کے خلاف عقل اعمال کے مشابہ ہونا لازم آئے گا۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ دجّال الوہیت کا دعویٰ کرے گا، اور جو الوہیت کا دعویٰ کرے اس سے ایسے

Marfat.com

اعمال کا صدور ناممکن نہیں ہے، ورنہ پھر وہ الوہیت کا دعویٰ کس بنیاد پر کرے گا۔

دوسری طرف بہت سے باطل فرقوں جیسے خوارج، جہمیہ اور بعض معتزلہ نے دجّال کا سرے سے انکار کیا ہے اور اس معاملے میں وارد تمام احادیث کو رد کر دیا ہے لہٰذا ان کے ہاں اس سلسلے میں کوئی تفصیل نہیں ملتی۔

لہٰذا یہ لوگ عام اہل سنت والجماعت اور خصوصاً علماء سے کٹ گئے ہیں کیونکہ انہوں نے اس سلسلے میں واردان روایات کا انکار کیا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں جیسے ہم نے ابھی بہت سی بیان کیں۔ اور یہ بھی تمام روایات نہیں بلکہ چند ہیں جو بات سمجھانے کے لئے کافی ہیں، مدد اور توفیق تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

دجال سے متعلق تمام روایات کا حاصل

ان تمام احادیث سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ دجّال اور وہ تمام کمالات اور خوارق عادات جو اللہ تعالیٰ نے دجّال کو دیئے ہیں دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپنے بندوں کا امتحان ہوگا، جیسے کہ پہلے گزرا کہ جو دجّال کی بات مان لے گا وہ خوب خوشحال ہو جائے گا بارشیں ہوں گی، زراعت ہوگی، بہت سے مال مویشی ہوں گے اور خوب پھلے پھولے گا، اور جو اس کی بات نہیں مانے گا اور اس کو جھٹلا دے گا وہ تنگی اور قحط سالی کا شکار ہو جائے گا، بیماریاں اس پر حملہ آور ہوں گی، مال مویشی ہلاک ہو جائیں گے، عزیز و اقارب مر جائیں گے، پھل زراعت کاروبار وغیرہ تباہ ہو جائے گا یعنی مختلف آفتیں اس کو گھیر لیں گی۔

زمین کے اندر چھپے ہوئے خزانے دجّال کے ساتھ ایسے چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے ساتھ چلتی ہیں اور دجّال کسی نوجوان کو قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا، یہ سب خوارق اور کمالات حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ دجّال کو دیں گے تاکہ اپنے بندوں کا امتحان لیں، چنانچہ بہت سے اس کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں گے اور مومنوں کا ایمان پہلے سے بھی زیادہ ہو جائے گا، لہٰذا یہ جو روایت گزری ہے:

((هو اهون على الله من ذلك))

''یہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس سے بھی زیادہ آسان ہے''

تو اس کا یہی مطلب ہے یہ معاملہ کم ہے اس سے کہ دجّال کے پاس ایسی چیزیں ہوں جن سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے حالانکہ وہ نقصان فسق و فجور اور ظلم کے علاوہ کچھ نہ ہوگا، اگرچہ اس کے کمالات خوارق عادات میں سے ہوں، کیونکہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' بھی تحریر ہوگا۔ اور یہ تحریر ایسی ہوگی جو واضح طور پر ہر ایک کو دکھائی دے گی، یعنی حسی ہوگی، محسوس کی جا سکے گی، اس کو چھو کر بھی دیکھا جا سکے گا کہ معنوی یا خیالی تحریر نہ ہوگی، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں تحقیقی خبر دی ہے کہ وہاں ''ک ف ر'' تحریر ہوگا۔

اس کے علاوہ اس کی ایک آنکھ کانی ہوگی، انتہائی بدشکل ہوگا، اس کی ایک آنکھ ابھری ہوئی ہوگی، حدیث شریف کے مندرجہ ذیل جملہ کے یہی معنی ہیں:

((كانها عنبة طافية))

Marfat.com

''طافیہ'' اس مچھلی کو فرماتے ہیں جو پانی میں مرجائے اور سطح کے اوپر آجائے، یہاں روایات میں اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ اس کی آنکھ بے نور بھی ہوگی یعنی اس میں روشنی بھی نہ ہوگی۔ ایک روایت میں گزرا کہ اس کی آنکھ ایسی ہوگی جیسے کسی چونا لگی دیوار پر کسی کے ناک کی گندگی بلغم وغیرہ لگی ہوتی ہے یعنی نہایت بدصورت۔

بعض احادیث میں آیا ہے کہ دجال کی دائیں آنکھ کانی ہوگی اور بائیں آنکھ کے مشابہ ہوگی۔ شاید اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ اس کی دونوں آنکھوں میں ''عور'' ہوگا اور اس صورت میں عور کا مطلب نقص اور عیب ہوگا۔

قرآن مجید میں دجال کا ذکر کیوں نہیں؟

اس موقع پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ دجال کا فتنہ تاریخ انسانیت کا سب سے بڑا فتنہ ہوگا۔ ربوبیت کا دعوی کرے گا، اس کی ہولناکی اور خطرے سے تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی امتوں کو ڈرایا ہے لیکن اس کے باوجود قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ اس کا ذکر نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس سے ڈرایا گیا ہے۔ اس سوال کے مختلف جواب دیئے گئے ہیں۔

(۱) قرآن مجید میں دجال کی طرف اشارہ موجود ہے

قرآن مجید میں دجال کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً﴾ (الأنعام: ۱۵۸)

''مگر جس روز تمہارے پروردگار کی نشانیاں آجائیں گی تو جو شخص پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا اس وقت اسے ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دے گا یا اپنے ایمان کی حالت میں نیک عمل نہیں کیے ہوں گے تو گناہوں سے توبہ کرنا مفید نہ ہوگا''

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تین چیزیں ایسی ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوجائیں گی تو ان کے ظہور کے بعد کسی ایمان لانے والے کو اس کا ایمان کچھ بھی فائدہ نہ دے سکے گا، یا ان نشانیوں کے ظاہر ہونے کے بعد کسی ایماندار نے نیک اعمال شروع کیے تو وہ کچھ فائدہ نہ دیں گے، وہ تین چیزیں یہ ہیں (۱) دجال کا خروج (۲) دابۃ الارض کا ظہور (۳) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا''

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے

احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات پوری طرح ثابت ہوچکی ہے کہ آخری زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا اور وہ دجال کو قتل کریں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ ذکر موجود ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِيناً بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ

Marfat.com

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزاً حَكِيماً وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلاَّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ﴾(النساء: ۱۵۷. ۱۵۹)

''اور یہ کہنے کے سبب کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو جو اللہ کے پیغمبر کہلاتے تھے قتل کر دیا ہے (اللہ نے ان کو ملعون کر دیا) اور انہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور نہ انہیں سولی پر چڑھایا بلکہ ان کو ان کی سی صورت معلوم ہوئی۔ اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ ان کے حال سے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ پیروی ظن کے سوا ان کو اس کا مطلق علم نہیں۔ اور انہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے اور کوئی اہل کتاب نہیں ہوگا مگر ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا''

اس آیت میں لفظ '' قبل موته'' میں ''ہٖ'' ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے، اب آیت کا معنی یہ ہوگا کہ عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے، تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے جو ان کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف رکھتے تھے۔ وہ عیسائی بھی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا سمجھتے تھے۔ اور وہ یہودی بھی جو (معاذ اللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مشکوک اولاد ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہوتے ہی یہودیوں اور عیسائیوں کو اس بات کا بخوبی علم ہو جائے گا کہ وہ لوگ اپنے دعووں میں جھوٹے تھے (اس کا بیان آگے آ رہا ہے)

اس بنا پر ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے دجال کے ظہور کی طرف اشارہ ہے، کیونکہ حضرت عیسیٰ ہدایت کے امام ہیں اور دجال گمراہیوں کا قائد، اہل عرب کی عادت یہ ہے کہ وہ اضداد میں سے ایک چیز کا ذکر کرے دوسری کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کر کے گویا دجال کی طرف اشارہ کر دیا گیا۔

(۳) دجال اس قابل نہیں کہ قرآن میں ذکر کیا جائے

قرآن مجید میں دجال کا نام صراحت کے ساتھ اس لئے ذکر نہیں کیا گیا تا کہ اس کی حقارت اور کم حیثیتی کو آشکارا کیا جائے، اس کی ذلت کی انتہاء یہ ہے کہ وہ ربوبیت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ یہ بات اللہ تعالیٰ کی عظمت شان، کبریائی اور تقدیس کے بالکل منافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دجال اس قابل نہیں کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر کیا جائے۔

البتہ انبیاء کرام علیہم السلام نے دجال کی حقیقت اور اس کے فتنے اپنی امتوں کے سامنے کھول کھول کر بیان کر دیئے تا کہ لوگ اس کے فتنوں سے بچ سکیں۔

دجال کی آمد اور اس کے فتنوں کی احادیث نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں۔

فرعون کا ذکر قرآن میں کیوں کیا گیا؟

اس موقع پر کسی کے ذہن میں ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ فرعون نے بھی تو ربوبیت کا دعویٰ کیا تھا، فرعون کا کہنا تھا:

﴿أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَى﴾(النازعات: ۲۴)

''میں تمہارا سب سے بڑا مالک ہوں''

ایک اور موقع پر اس نے کہا تھا:

﴿یایھا الملاء ما علمت لکم من الہ غیری﴾ (القصص:۳۸)

''اے اہل دربار! میں تمہارا اپنے سوا کسی کو خدا نہیں جانتا''

جب یہ بات ہے تو اس کا ذکر قرآن مجید میں کیوں کیا گیا؟ حالانکہ اس کی حقارت وذلت بھی تو دجال جیسی ہے۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ فرعون پہلے گزر چکا تھا اور اس کا جھوٹ واختراع لوگوں پر واضح ہو چکا تھا، ہر عقل مند مومن اس کے بارے میں بخوبی جانتا ہے، جبکہ دجّال کا معاملہ ابھی آئندہ زمانے میں ہوگا، جب دین بیزاری اور دین سے دوری کا عالم ہوگا، لوگ قرآن وحدیث بھول چکے ہوں گے، لہٰذا دجّال سے خوارق عادات اعمال وافعال دیکھ کر اس پر ایمان لے آئیں گے، اور دجّال لوگوں کے لئے بہت بڑا فتنہ ہوگا، چنانچہ اس کو اس کے حقیر ہونے کی بناء پر اور آزمائش ہونے کی بناء پر بھی ذکر نہیں کیا۔ کیونکہ دجّال کے جھوٹے ہونے کا معاملہ اتنا واضح ہے کہ اس پر تنبیہ کرنے اور قرآن کریم میں ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ بعض اوقات کسی چیز کے بہت زیادہ واضح اور عام فہم ہونے کی وجہ سے اس کے ذکر کو چھوڑ بھی دیا جاتا ہے۔

اس کو مثال سے یوں سمجھئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفات میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں تحریری حکم دینا چاہا لیکن پھر اپنا ارادہ منسوخ فرما دیا اور فرمایا:

((یأبی اللّٰہ والمؤمنون الا أبا بکر))

''اللہ تعالیٰ اور مومنین خلافت کے لئے حضرت ابوبکر کے علاوہ کسی پر راضی نہ ہوں گے''

اس کی وجہ یہی تھی کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عظمت، شان وشوکت اور بزرگی کا علم تھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانتے تھے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کو اپنا خلیفہ نہ بنائیں گے اور ہوا بھی ایسے ہیں۔

دجال سے حفاظت کے لئے اعمال ووظائف

(۱) دجال سے حفاظت کا پہلا عمل تو یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے پناہ کی درخواست کرتا رہے، صحیح احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں فتنۂ دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے اور اپنی امت کو بھی اس کا حکم دیا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اللھم إنا نعوذ بک من عذاب جھنم ومن فتنۃ القبر ومن فتنۃ المحیا والممات ومن فتنۃ المسیح الدّجال))

''اے ہمارے رب! ہم جہنم کے عذاب سے تیری پناہ میں آتے ہیں اور قبر کے فتنے اور مسیح دجّال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتے ہیں''

ہمارے شیخ استاذ ابوعبداللہ ذہبی نے فرمایا دجال کے فتن سے پناہ مانگنا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔

(۲) دجال سے حفاظت کا دوسرا عمل سورۂ کہف کی تلاوت ہے۔

Marfat.com

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس نے سورۃ کہف کی آخری دس آیات یاد کیں تو گویا کہ وہ دجّال کے فتنے سے محفوظ ہو گیا''

بعض روایت میں آتا ہے ''جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی آیات یاد کیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہوگا''

(۳) دجال سے دور رہنا بھی اس کے فتنے سے حفاظت کے لئے انتہائی کارگر ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس نے دجال کی بات سنی وہ ہم میں سے نہیں'' نبی پاک ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے ''ایک مومن دجّال کو مومن سمجھتا ہوا اور اس کے پاس آئے گا پھر اس کے شبہات کے بعد اس کی اتباع کر لے گا''

(۴) دجّال سے محفوظ رہنے کے لئے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں رہائش بھی مفید ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''مدینہ کے ہر راستے پر فرشتے پہرہ دے رہے ہوں گے، چنانچہ مدینہ میں نہ طاعون داخل ہو سکے گا اور نہ دجّال''(۱)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دجال کا رعب مدینہ منورہ میں نہ پہنچ سکے گا اور اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ پر دو فرشتے ہوں گے''

دجال مکہ اور مدینہ میں اس وجہ سے داخل نہ ہو سکے گا، کیونکہ فرشتے اسے ان دونوں مبارک شہروں میں داخل ہونے سے روکیں گے۔ یہ دونوں محترم اور محفوظ مقامات ہیں۔ دجال جب مدینہ کے قریب پہنچے گا تو مدینہ میں تین زلزلے آئیں گے اور مدینہ سے ہر منافق مرد اور عورت باہر نکل جائیں گے اور اس دن مدینہ اپنی گندگی اور باہر نکال دے گا اور اس کی پاکیزگی واضح ہو جائے گی۔

☆☆☆☆

(۱) مسند أحمد، رقم ۷۲۳۳

Marfat.com

دجّال کی شخصیت کا تعارف

دجال عام انسانوں کی طرح ایک انسان ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ قیامت سے پہلے لوگوں کے لئے آزمائش اور فتنہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو گمراہ کرے گا اور بہت سے لوگوں کو ہدایت دے گا اور اللہ اس کے ذریعہ صرف گناہ گار اور فاسق لوگوں کو ہی گمراہ کرے گا۔

دجال کی کنیت

حافظ احمد بن علی آبار نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ دجال کی کنیت ''ابو یوسف'' ہوگی۔ جن حضرات نے ابن صیاد کو دجال قرار دیا ہے ان کے نزدیک دجال کی کنیت ''ابن صیاد'' ہے۔

دجال کے والدین کا تعارف

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دجّال کے والدین کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی، آخر تیس سال بعد ان کے ہاں ایک کانا لڑکا پیدا ہوگا، جو نقصان دہ زیادہ اور فائدہ مند کم ہوگا، اس کی آنکھیں سویا کریں گی لیکن دل بیدار رہا کرے گا''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے والدین کو تعارف کراتے ہوئے فرمایا ''دجال کا باپ بہت موٹا ہوگا، اس کی ناک چونچ کی طرح لمبی ہوگی اور اس کی ماں کے پستان بہت بڑے بڑے ہوں گے''

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمیں معلوم ہوا کہ مدینہ میں یہودیوں کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے، میں اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اس کو دیکھنے روانہ ہوئے اور اس کے والدین کے پاس پہنچے، جب ہم نے اس کے والدین کو دیکھا تو وہ تمام نشانیاں ان میں موجود پائیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھیں۔ جب ہم نے اس بچے کی طرف دیکھا تو دھوپ میں زمین پر پڑا سو رہا تھا، اور ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور اس کے پاس سے بھنبھناہٹ کی سی آواز آرہی تھی، ہم نے اس کے بارے میں اس کے والدین سے عرض کیا تو انہوں نے بتایا کہ تیس سال تک ہمارے ہاں بچہ پیدا نہیں ہوا اور اب ہوا ہے اور وہ بھی کانا، نقصان اس کا زیادہ ہے اور فائدہ کچھ نہیں۔

پھر جب ہم واپسی کے دوران اس کے پاس سے گزرے تو وہ بچہ بولا ''مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں آئے تھے''

ہم نے کہا ''کیا سوتے ہوئے بھی ہماری باتیں سن رہا تھا؟''

وہ کہنے لگا ''ہاں میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا''

ابن صیاد دجال نہیں

کہا جاتا ہے کہ ابن صیّاد مدینہ کے یہودیوں میں سے تھا اور اس کا لقب عبداللہ تھا جبکہ نام ''صاف'' تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا اصل نام ''صاف'' ہو اور اسلام قبول کرنے کے بعد اس نے اپنا نام عبداللہ رکھا ہو۔

یاد رہے کہ ابن صیاد کے بیٹے عمارۃ بن عبداللہ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ امام مالک وغیرہ نے ان سے روایات لی ہیں، اور یہ بات تو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ابن صیّاد دجّال نہیں ہے البتہ یہ ممکن ہے کہ ابن صیاد شروع میں چھوٹے دجّالوں میں سے ہو لیکن بعد میں اس نے توبہ کر لی اور اسلام قبول کر لیا، لہٰذا اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔

دجّال اکبر کا ذکر حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے جو آپ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، جس میں ''جساسہ'' کا ذکر تھا اور یہ بھی کہ پھر جب مسلمان روم یعنی قسطنطنیہ فتح کر چکیں گے تو قرب قیامت میں دجّال کو نکلنے کی اجازت ملے گی، چنانچہ اصبہان کے ایک ایسے علاقے سے نکلے گا جسے ''یہودہ'' کہا جاتا ہوگا۔ اس علاقے کے رہنے والے ستر ہزار یہودی اس کے پیروکار ہوں گے، وہ اسلحہ سے لیس ہوں گے اور سنہرے رنگ کی چادر اوڑھے ہوں گے، اسی طرح ستر ہزار تاتاری اور اہل خراسان بھی دجّال کے ساتھیوں میں سے ہوں گے، پہلے تو ایک ظالم بادشاہ کی صورت میں ظاہر ہوگا، پھر نبوت کا دعویٰ کرے گا اور پھر ربوبیت کا دعویٰ کر بیٹھے گا۔ لہٰذا اس کے اس دعوی پر جاہل، کمینے اور بدترین فطرت کے ذلیل لوگ اس کی اتباع کریں گے، البتہ وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ ہدایت سے نوازیں گے وہ اس کی مخالفت کریں گے اور اس کو دھتکار دیں گے، ایک ایک شہر اور ایک ایک قلعہ، ایک ایک صوبہ، ایک ایک علاقہ فتح کرے گا۔ مکہ اور مدینہ کے علاوہ کوئی جگہ ایسی نہ رہے گی جس کو اپنے پیروں اور گھوڑوں کے قدموں سے نہ روندے۔

چالیس دن دنیا میں رہے گا، پہلا دن سال کے برابر ہوگا، دوسرا مہینے کے، تیسرا ہفتہ کے اور پھر باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے، اور یہ کوئی ایک سال اور اڑھائی مہینے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر بہت سے عجیب وغریب خلاف عقل معاملات ظاہر کریں گے جس کی وجہ سے بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے اور بہت سے مومن ثابت قدم رہیں گے، ان کا ایمان مزید بڑھ جائے گا اور وہ ہدایت پالیں گے۔ انہی دنوں دمشق کے مشرقی مینار پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، اللہ کے نیک بندے ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور دجّال کے طرف روانہ ہوں گے، دجّال بیت المقدس کی طرف جا رہا ہوگا، یہ لوگ اس کو ''عقبہ افیق'' نامی جگہ پر جالیں گے، وہاں دجّال کو شکست ہوگی، دجّال بھاگ کر باب لدّ پر جا پہنچے گا، اور جس وقت وہاں داخل ہو رہا ہوگا اسی وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو اپنے نیزے سے قتل کریں گے اور فرمائیں گے کہ میں نے تجھے ایک ایسی ضرب لگائی ہے جس سے تو ہرگز مجھ سے نہیں بچ سکے گا۔ جب دجّال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو یوں پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک حل ہو جاتا ہے، بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجّال کو باب لدّ پر قتل کر دیں گے، جیسے کہ تمام صحیح احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔

دجّال کی علامات

دجال کانا اور بد باطن ہوگا، اس کے بال بہت زیادہ ہوں گے، بعض احادیث میں ہے کہ وہ پستہ قد ہوگا اور بعض میں ہے کہ اس کا قد

لمبا ہوگا۔ دجال کی سواری کے دونوں کانوں کے درمیان ستر گز کا فاصلہ ہوگا۔ اس کے علاوہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' تحریر ہے، جسے ہر مومن پڑھ سکے گا۔ اس کا سر پیچھے سے ایسا ہے جیسا کہ راستوں کا جال بچھے ہوئے ہوں۔

حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے اردگرد ڈھیر اڈالے موجود ہیں اور وہ آدمی کہہ رہا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ''میرے بعد ایک جھوٹا گمراہ کرنے والا ہوگا، اس کا سر پیچھے سے ایسا ہوا جیسے راستے بنے ہوئے ہوں''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں تم لوگوں کی طرف آرہا تھا کیونکہ مجھے شب قدر اور دجال اکبر کے بارے میں بتایا گیا تھا، لیکن میں نے مسجد کے صحن میں دو آدمیوں کو جھگڑتے ہوئے پایا تو بھول گیا کہ شب قدر کون سی رات ہے، لہٰذا اب اس کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ دجال اکبر کانا ہے، پیشانی چوڑی ہے، اس کی گردن چوڑی ہے، دیکھنے میں ایسا ہے جیسا کہ قطن بن عبدالعزیٰ''

قطن بن عبدالعزی نے عرض کیا ''یارسول اللہ! دجال کے میرے ہم شکل ہونے کی وجہ سے مجھے کچھ نقصان تو نہ ہوگا؟''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''نہیں تم تو مسلمان ہو اور وہ کافر ہے''

عبداللہ بن مغنم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دجال کے معاملے میں کوئی الجھن نہیں ہے، وہ مشرق کی طرف سے نکلے گا اور لوگوں کو حق کی دعوت دے گا، لوگ اس کی اتباع کریں گے، پھر یہ مسلمانوں کے لئے جنگ کرے گا اور دشمنوں پر غلبہ پائے گا، اسی حالت میں کوفہ پہنچے گا اور اسلام کا اظہار کرے گا وراس پر عمل کرے گا۔ چنانچہ لوگ نہ صرف اس کی اتباع کریں گے بلکہ اسے پسند بھی کرنے لگیں گے، پھر یہ نبوت کا دعویٰ کرے گا اس کے اس دعوے کی وجہ سے ہر عقل منداس سے الگ ہوجائے گا۔ پھر کچھ عرصے بعد یہ کہے گا کہ میں اللہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ کانی کردیں گے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' لکھ دیں گے اور اس کے کان کاٹ دیں گے، ہر وہ شخص جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا اس سے الگ ہوجائے گا۔ یہودی، عیسائی، مجوسی اور عجمی مشرکین اس کے ساتھی بن جائیں گے، پھر ایک آدمی کو بلائے گا اور اس کو قتل کرنے کا حکم دے گا، اور اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کردے گا اور اتنی دور دور پھینک دے گا کہ لوگ بخوبی اس بات کو دیکھ اور سمجھ سکیں۔ پھر ان ٹکڑوں کو جمع کر کے اپنی لاٹھی سے ضرب لگائے گا وہ شخص زندہ ہوجائے گا تو دجال کہے گا کہ میں اللہ ہوں، زندہ بھی کردیتا ہوں اور مارتا بھی ہوں''

دراصل یہ جادو ہوگا جس سے یہ لوگوں کو سحر میں مبتلا کردے گا حقیقت میں کچھ نہ ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال کا نام ''صافی بنصائد'' ہے۔ جو اصبہان کے یہودیوں میں سے ہوگا اور ایک دم کٹے گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا، وہ اتنا تیز رفتار ہوگا کہ ایک قدم میں چار راتوں کا فاصلہ طے کرے گا۔ آسمان کو ہاتھوں پر اٹھالے گا، اس کے سامنے دھویں کا پہاڑ ہوگا اور اس کے پیچھے ایک اور پہاڑ ہوگا۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' تحریر ہوگا کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ ریاکار لوگ اور حرامی (زنا سے پیدا شدہ) لوگ اس کی اتباع کریں گے''

دجال کی طاقت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دجّال کے گدھے کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا، اس کا گدھا ایک قدم میں تین دن کا فاصلہ طے کرگا، سمندر میں ایسے غوطہ لگائے گا جیسے تمہارے ساتھی لگاتے ہیں، اور کہے گا کہ میں رب العالمین ہوں۔ اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک کر دکھادوں؟ لوگ اسے سورج روکنے کا کہیں گے تو وہ سورج کو روک لے گا، یہاں تک کہ دن ایک مہینے کی طرح لمبا ہوجائے گا اور ایک دن ہفتے کی طرح لمبا ہوجائے گا، پھر پوچھے گا کیا میں اس سورج کو چلادوں؟ لوگ اسے سورج چلانے کا کہیں گے تو سورج کو چلادے گا اور دن کو ایک گھنٹے کی طرح بنادے گا، اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی ''یارب میرے بھائی، بیٹے، بھائی اور شوہر کو زندہ کردے، چنانچہ شیاطین ان کی صورت میں سامنے آجائیں گے اور یہ عورت اپنے رشتے داروں کے روپ میں شیطان کے گلے لگے گی، ان کے گھر شیطانوں سے بھرے ہوں گے، دیہاتی لوگ اس کے پاس آئیں گے اور کہیں گے ''اے رب ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کردے'' لہٰذا دجّال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کے ہم عمر اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں ان کے حوالے کردے گا۔ وہ لوگ کہیں گے اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہرگز ہمارے لئے ہمارے جانوروں کو زندہ نہ کرتا۔ اس کے پاس بجلی کا ایک پہاڑ ہوگا اور ایک پہاڑ گرم گرم گوشت کا جو ٹھنڈا نہ ہوگا، اور ایک نہر جاری ہوگی اور ایک پہاڑ باغات اور سبزے کا ہوگا اور ایک پہاڑ آگ اور دھویں کا ہوگا، کہے گا یہ میری جنت اور یہ میری جہنم ہے۔ یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے ساتھ ہوں گے اور پکار رہے ہوں گے ''اے لوگو! یہ جھوٹا دجّال ہے اس سے بچو، اللہ اس پر لعنت کرے'' اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زبردست پھرتی اور سرعت عطا فرمائیں گے جو دجّال کو نہ ملے گی، لہٰذا جب دجّال کہے گا کہ میں اللہ ہوں۔ لوگ کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ لوگوں نے سچ کہا۔

پھر دجّال مکہ کی طرف آئے گا وہاں ایک زبردست مخلوق کو پائے گا اور پوچھے گا ''تم کون ہو؟'' ان کا سردار کہے گا ''میں جبرئیل ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تجھے رسول اللہ کے حرم میں داخل ہونے سے روکوں''

پھر دوسری طرف سے آئے گا وہاں حضرت میکائیل ہوں گے، ان کو دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوگا۔ چنانچہ مکہ اور مدینہ میں موجود تمام منافق لوگ حرمین سے نکل کر اس کے پاس جمع ہوجائیں گے۔

اسی دوران ایک ڈرانے والا ان لوگوں کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ اور بیت المقدس فتح کیا تھا۔ دجّال ان میں سے ایک شخص کو پکڑ لے گا اور کہے گا کہ یہ شخص سمجھتا ہے کہ میں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا لہٰذا اس کو قتل کردو اور آری سے ٹکڑے ٹکڑے کردو۔ پھر کہے گا کہ میں اس کو زندہ کروں گا اور کہے گا اے شخص! کھڑا ہو تو اللہ کے حکم سے وہ شخص زندہ ہوکر کھڑا ہوجائے گا، کسی اور کو بولنے کی اجازت نہ دے گا اور کہے گا کہ کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ تو وہ شخص کہے گا کہ میں تجھے اچھی طرح جان گیا ہوں، تیرے بارے میں مجھے نبی کریم ﷺ نے بشارت دی تھی تو مجھے قتل کرے گا اور پھر میں اللہ کے حکم سے زندہ ہوجاؤں گا۔ پھر اس شخص کو تانبے یا پیتل کے کڑے پہنادیئے جائیں گے۔ دجّال کہے گا کہ اس کو میری جہنم میں پھینک دو، اللہ تعالیٰ اس شخص کو بدل دیں گے اور لوگ اس شخص کے بارے میں

Marfat.com

شک وشبہ کا شکار ہو جائیں گے اور بیت المقدس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔

اس کے بعد دجال عقبہ افیق پر جا چڑھے گا اور مسلمانوں پر ظلم کرنے لگے گا۔ اتنے میں مسلمان سنیں گے کہ تمہارے پاس مددگار آ گیا ہے۔ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کسی ایسے شخص کی آواز لگتی ہے جس کا پیٹ بھرا ہوا ہے، زمین اللہ تعالیٰ کے نور سے روشن ہو جائے گی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور ارشاد فرمائیں گے "اے مسلمانو! اپنے رب سے ڈرو اور تسبیح بیان کرو"

لوگ ایسا ہی کریں گے، پھر وہ بھاگنے کا ارادہ کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ زمین کو ان پر تنگ فرما دیں گے پھر جب وہ مقام لد پر پہنچیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملیں گے ان کو دیکھتے ہیں کہیں گے کہ نماز پڑھائیے، دجال کہے گا اے اللہ کے نبی جماعت کھڑی ہو چکی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے اے اللہ کے دشمن! اگر تو یہ سمجھتا ہے کہ تو رب العالمین ہے تو نماز کس کے لئے پڑھے گا؟ پھر اس کو گرز سے ماریں گے اور قتل کر دیں گے۔ دجال کے ساتھیوں میں سے ہر ایک پکارے گا "اے مومن یہ دجال ہے اس کو قتل کر دو"

دجال کی ہلاکت کے چالیس سال تک کوئی مرے گا اور نہ ہی بیمار ہوگا۔ ایک شخص اپنی بکریوں سے کہے گا آرام سے گھومتی پھرتی رہو، بچے پیدا کرو اور سیراب ہو جاؤ، بھیڑ بکریاں وغیرہ کھیتوں کے درمیان سے گزریں گیں، لیکن ایک خوشہ تک نہ کھائیں گی، سانپ اور بچھو کسی کو تکلیف نہ دیں گے، درندے گھروں کے دروازوں پر ہوں گے لیکن کسی کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔ ایک شخص ایک مومن سے دانہ لے کر بغیر ہل کے بوئے گا اور اس سے سات سو دانے پیدا ہوں گے۔

اسی طرح زندگی گزرتی رہے گی یہاں تک کہ یاجوج ماجوج کی دیوار ٹوٹ جائے گی اور یاجوج ماجوج نکل پڑیں گے اور زمین میں خوب فساد پھیلائیں گے، لوگ ان سے بچنے کی دعائیں مانگیں گے لیکن ان کی دعائیں قبول نہ ہوں گی، طور سیناوالے لوگ وہ ہوں گے جن کے لئے اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ فتح کریں گے وہ دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ زمین میں ایک کیڑا پیدا فرما دیں گے جس کی ٹانگیں بھی ہوں گی، یہ کیڑا یاجوج ماجوج کے کانوں میں داخل ہو جائے گا۔ صبح تک سب کے سب مر چکے ہوں گے اور ان کی لاشوں کی بو پوری زمین پر پھیلی ہوگی، اس بدبو سے لوگ سب سے زیادہ پریشان ہوں گے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ یمن کی جانب سے ایک ہوا بھیجیں گے اس میں کچھ گرد وغبار بھی ہوگا اور دھواں بھی، اس سے لوگوں کو زکام ہو جائے گا اور تین دن بعد یاجوج ماجوج کی لاشوں کو سمندر میں پھینک دیا گیا ہوگا۔

پھر کچھ عرصہ بعد سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور حقیقت یہ ہے کہ تقدیر لکھنے والے قلم خشک ہو چکے ہیں یعنی ایسا ہی ہوگا اور صحائف لپیٹ کر رکھ دیا گیا ہے۔ مغرب سے سورج نکلنے کے بعد کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی، شیطان اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گر جائے گا اور آہ وزاری کرتے ہوئے کہے گا کہ اے اللہ! مجھے حکم دیجئے میں کس کو سجدہ کروں؟ جس کو آپ چاہیں گے اس کو سجدہ کروں گا۔ سارے شیطان اس کے آس پاس جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے اے آقا! کس کے سامنے رو دھو رہے ہو؟ شیطان کہے گا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن تک کی مہلت مانگی تھی اور اب سورج مغرب سے طلوع ہو چکا ہے اور یہی وہ وقت ہے کہ قیامت آنے کو ہے۔

اس وقت تمام شیاطین لوگوں کو دکھائی دینے لگیں گے یہاں تک کہ ایک شخص کہے گا کہ یہ میرا دوست شیطان ہے جو مجھے بہکایا کرتا تھا۔ پس تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے اس کو ذلیل ورسوا کر دیا۔

Marfat.com

شیطان بدستور سجدے ہی کی حالت میں پڑا رو رہا ہوگا یہاں تک کہ ''دابۃ الارض'' نکلے گا اور شیطان کو سجدے ہی کی حالت میں قتل کردے گا۔

اس کے بعد چالیس سال تک مومن مزے سے زندگی گزار دیں گے جو مانگیں گے دیا جائے گا، یہاں تک کہ دابہ کے بعد چالیس سال پورے ہوجائیں گے پھر دوبارہ موت آنی شروع ہوگی اور مومن نہایت تیزی سے مرنا شروع ہوجائیں گے، یہاں تک کہ ایک بھی باقی نہ بچے گا۔ کافر کہیں گے ہماری توبہ نہیں قبول کی گئی اے کاش کہ ہم بھی مومنین میں سے ہوتے۔

پھر سارے کافر راستوں میں گدھوں کی طرح پھیل جائیں گے یہاں تک کہ ایک شخص راستے کے بیچوں بیچ اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے گا، ایک کھڑا ہوگا کہ دوسرا آجائے گا، جو شخص ان میں سے سب سے بہتر ہوگا وہ کہے گا اگر تم لوگ راستے سے ذرا ایک طرف ہو کر زنا کرتے تو بہتر ہوتا۔ لوگ ایسا ہی کریں گے، نکاح سے کسی کی اولاد نہ ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ تیں سال تک تمام عورتوں کو بانجھ کردیں گے۔ چنانچہ جو لوگ ہوں گے سب کے سب حرامی ہوں گے اور بدترین لوگ انہی پر قیامت قائم ہوگی''

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دجّال بادلوں تک جا پہنچے گا، سمندر اس کے گھٹنوں تک آئے گا، سورج اس کے مغرب کی طرف چلے گا، کیچڑ وغیرہ اس کے ساتھ ہوگی، اس کی پیشانی پر ایک سینگ ہوگا جس کا ایک کنارہ ٹوٹا ہوا ہوگا۔ اس کے جسم پر ہر طرح کے اسلحے کی صورتیں بنی ہوں گی یہاں تک کہ ڈھال، تلوار اور نیزے تک کی بھی''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دجّال کے پاس جو کچھ ہے میں خوب جانتا ہوں اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی، ان میں سے ایک دیکھنے والوں کو موجیں مارتی ہوئی دکھائی دے گی، دوسری میں سفید پانی ہوگا، تم میں سے جو اسے پائے اسے چاہئے کہ اپنی آنکھیں اس سفید نہر میں ڈبوئے اور اس میں سے کچھ پی بھی لے، کیونکہ وہ نہر جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوگی درحقیقت ٹھنڈا پانی ہے۔ ہاں دوسری سے بچنا وہ فتنہ ہے اور یہ بات جان لو کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' تحریر ہے، جسے ہر شخص پڑھ سکے گا خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ۔ اس کی ایک آنکھ مسخ شدہ ہے اس پر ایک جھلی سی ہوگی وہ اپنی آخری عمر میں اردن کی ایک وادی 'بطن فیق' سے ظاہر ہوگا۔ اس وقت اردن میں سب لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں گے، مسلمانوں سے تین جنگیں ہوں گی، تین مرتبہ شکست ہوگی اور تین باقی ہوں گی کہ رات آجائے گی۔ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے اب کس بات کا انتظار ہے کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اپنے رب کی رضا کی خاطر اپنے بھائیوں سے جاملو؟ جس کسی کے پاس کچھ فاضل کھانا وغیرہ ہے وہ اپنے بھائیوں کو دے دے، فجر کا وقت ہوتے ہی جلدی سے فجر کی نماز ادا کرو اور دشمن کی طرف متوجہ ہوجاؤ۔

جب فجر کی نماز کے لئے کھڑے ہوں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، مسلمانوں کے امام فجر کی نماز پڑھائیں گے، نماز کے بعد پھر دشمن کی طرف متوجہ ہوں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے اسی طرح میرے اور اللہ کے دشمن کے درمیان فاصلہ رکھو۔

دجّال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر یوں پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں حل ہوجاتا ہے، مسلمان ان پر مسلط ہوجائیں گے اور خوب قتل کریں گے یہاں تک کہ درخت پکاریں گے ''اے اللہ کے بندے! اے مسلمان! یہ یہودی چھپا بیٹھا ہے اس کو قتل کردو''

مسلمان غالب ہوجائیں گے، صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کردیں گے، جزیہ ختم کیا جائے گا، اسی دوران اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج

Marfat.com

کو چھوڑیں گے، ان کا ابتدائی حصہ سارا پانی پی جائے گا، سارا پانی خشک ہو جائے گا، آخری حصے والے کہیں گے یہاں پانی کے آثار ہیں شاید یہاں کبھی پانی بھی تھا۔ اللہ کے نبی اور ان کے ساتھی ان کے پیچھے پیچھے ہوں گے یہاں تک کہ یہ لوگ فلسطین کے ایک شہر میں جا پہنچیں گے جسے باب لدّ کہتے ہیں۔ یہاں پہنچ کر یاجوج ماجوج کہیں گے ہم نے دنیا پر غلبہ حاصل کر لیا چلو اب آسمان والوں سے جنگ کریں، اس کے بعد اللہ کے نبی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کے حلق میں ایک پھوڑا پیدا کر دیں گے، لہٰذا سب کے سب مر جائیں گے، اور ایک بھی باقی نہ بچے گا۔ ان کی لاشوں کی بدبو مسلمانوں کو سخت تکلیف دے گی، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک ہوا بھیجیں گے جو یاجوج ماجوج کی لاشوں کو سمندر میں پھینک دیں گے"

☆☆☆

قیامت سے پہلے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے اور اور یہودیوں کی بدعقیدگی کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا﴾ (النساء: ۱۵۷. ۱۵۹)

''اور یہ کہنے کے سبب کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو جو اللہ کے پیغمبر کہلاتے تھے قتل کر دیا ہے (اللہ نے ان کو ملعون کر دیا) اور انہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور نہ انہیں سولی پر چڑھایا بلکہ ان کو ان کی سی صورت معلوم ہوئی۔ اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ ان کے حال سے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ پیروی ظن کے سوا ان کو اس کا مطلق علم نہیں۔ اور انہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے''

یہ بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ (النساء: ۱۵۹)

''اور کوئی اہل کتاب نہیں ہوگا مگر ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے''

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ اس آیت میں قبل موتہ سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی وفات سے پہلے، یعنی حضرت عیسیٰ قیامت سے پہلے دنیا میں تشریف لائیں گے اور اس وقت تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں یا زندہ آسمانوں پر اٹھا لئے گئے؟

قرآن مجید کی اس آیت کی تفسیر میں ابو مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت کی بات ہے جو اس وقت

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے پاس دنیاوی زندگی کے ساتھ زندہ موجود ہیں لیکن جب وہ نازل ہوں گے تو سب ان پر ایمان لے آئیں گے"

ایک مرتبہ ایک آدمی نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مذکورہ آیت کا معنی دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا" اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ اپنے پاس اٹھالیا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے نازل ہوں گے اور ہر نیک اور گناہ گار ان پر ایمان لے آئے گا"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ملنے والی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی حیات مبارکہ کے ساتھ آسمانوں پر موجود ہیں۔ جاہل اہل کتاب کا عقیدہ یہ ہے کہ انہیں سولی پر چڑھا دیا گیا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا تھا اور قیامت سے پہلے آسمان سے زمین کی طرف آپ کا نزول ہوگا۔ یہ بات دجال کے بارے میں ذکر کردہ احادیث متواترہ سے بھی معلوم ہوتی ہے۔

یعقوب بن عاصم بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا" یہ آپ کیسی کیسی احادیث بیان کرتے رہتے ہیں، آپ کہتے ہیں کہ قیامت فلاں وقت میں قائم ہو جائے گی" انہوں نے فرمایا" سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ! میں نے تو کوئی ایسی بات نہیں کی البتہ میں نے صرف اتنا کہا تھا کہ عن قریب تمہیں انتہائی ہولناک اور مشکل حالات کا سامنا کرنا ہوگا، کیونکہ اللہ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

"میری امت میں دجال نکلے گا، چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال تک رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجیں گے، دیکھنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام عروۃ بن مسعود کی طرح لگتے ہوں گے، وہ دجال کو تلاش کریں گے اور قتل کر ڈالیں گے، پھر سات سال لوگ ایسے گزاریں گے کہ کسی میں آپس میں کوئی دشمنی نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجیں گے چنانچہ پوری دنیا میں کوئی ایک بھی شخص ایسا زندہ نہیں رہے گا جس میں ذرہ برابر بھی بھلائی یا ایمان ہو، تمام اچھے لوگ مر جائیں گے۔ یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے اندر بھی گھس گیا تو وہ ہوا وہاں بھی پہنچ جائے گی اور اس کے اثر سے وہ شخص ہلاک ہو جائے گا۔ پھر صرف بدترین لوگ باقی رہیں گے جو پرندوں کے پر سے بھی زیادہ حقیر ہوں گے۔ درندوں کی مانند ہوں گے، ان کو کسی بھلائی اور نیک کام کا پتہ نہ ہوگا اور نہ وہ کسی برے کام سے پیچھے ہٹیں گے۔ شیطان کی بات مانیں گے۔ وہ کہے گا" تم میری بات کیوں نہیں مانتے؟" وہ کہیں گے" تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟" شیطان ان کو بت پرستی کا حکم دے گا وہ لوگ اسی میں مصروف ہو جائیں گے، اسی حالت میں رزق حاصل کرتے رہیں گے۔ اور بظاہر بہترین زندگی گزارتے رہیں گے، پھر صور پھونکا جائے گا اور کسی شخص کو گردن اٹھانے یا جھکانے کا موقع بھی نہ ملے گا۔

"سب سے پہلے صور کی آواز جو شخص سنے گا وہ اپنے اونٹ کو پانی پلانے والے حوض کو چونا لگا رہا ہوگا اسی حالت میں صور کی کڑک کا شکار ہو جائے گا اور باقی لوگوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجیں گے یا فرمایا کہ بارش نازل فرمائیں گے اس کے اثر سے لوگ اس طرح اٹھنا شروع ہوں گے جیسے زمین سے اگ رہے ہوں،

Marfat.com

پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے، پھر کہا جائے گا اے لوگو! کھڑے ہو جاؤ اب تم سے سوال کیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ جہنم سے لوگوں کو نکالو، فرشتے پوچھیں گے "کتنے لوگوں کو نکالیں؟" جواب ملے گا "ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے کو نکال دو" یہ وہ دن ہے جس کی دہشت سے جوان بوڑھے ہو جائیں گے اور اس دن حقائق کھول دیئے جائیں گے"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ، خوشحالی کا دور

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہت نیک، انصاف پسند اور صحیح فیصلہ کرنے والے عادل حکمران بن کر نازل ہوں گے، صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، سلامتی لوٹ آئے گی، تلواریں رکھ دی جائیں گی، آسمان سے رزق نازل ہوگا، زمین سے برکتیں نکلیں گی، یہاں تک کہ بچے اژدھوں سے کھیلیں گے لیکن وہ بچوں کو نقصان نہ پہنچائیں گے، بھیڑیئے بکریوں کے چرتے ہوئے ریوڑ کی حفاظت کریں گے اور انہیں کوئی نقصان نہ پہنچائیں گے۔ شیر اور گائے ایک ساتھ چریں گے لیکن شیر گائے کو نقصان نہ پہنچائے گا"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قسم! اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! عنقریب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام عادل حکمران بن کر نازل ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے، مال و دولت اتنا عام ہو جائے گا کہ کوئی قبول کرنے کو تیار نہ ہوگا۔ اس زمانے میں ایک سجدہ بھی ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہوگا"

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو:

﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ (۱)

"اور کوئی اہل کتاب نہیں ہوگا مگر ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے" (۲)

اس آیت میں "موتہ" سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تین مرتبہ دہرایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، ان کے لئے نماز کی جماعت کھڑی کی جائے گی، لوگوں کو اتنا مال دیں گے کہ کوئی قبول نہ کرے گا، خراج ختم کریں گے، پھر مقام روحاء میں قیام کریں گے اور وہاں سے حج یا عمرہ کے لئے یا دونوں کے لئے روانہ ہوں گے" پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی:

---

(۱) النساء: ۱۵۹

(۲) صحیح البخاری ۵/۸۶، مسند أحمد رقم ۷۲۶۷

Marfat.com

﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ (۱)

''اور کوئی اہل کتاب نہیں ہوگا مگر ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے'' (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''عیسیٰ علیہ السلام مقام روحاء میں قیام فرمائیں گے اور پھر وہاں سے حج یا عمرہ کریں گے یا دونوں ایک ساتھ''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((كيف أنتم إذا نزل فيكم عيسى ابن مريم وإمامكم منكم))

''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ایک شخص ہوگا''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''انبیاء کرام آپس میں علاّتی بھائی ہیں، ان کی مائیں تو الگ الگ ہوتی ہیں، لیکن ان کا دین ایک ہی ہے، اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے زیادہ قریبی تعلق میرا ہے، کیونکہ میرے اور ان کے درمیان اور کوئی نبی نہیں ہے، قیامت سے پہلے وہ آسمان سے نازل ہوں گے، سو جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد وقامت کے ہیں، ان کا رنگ سرخی اور سفیدی کی طرف مائل ہے، انہوں نے دو رنگے ہوئے کپڑے اوڑھ رکھے ہوں گے، گویا کہ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا اگرچہ گیلے نہ ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ ختم کریں گے، لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے، ان کے زمانے میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے علاوہ تمام امتوں کو ہلاک کر دیں گے، انہی کے زمانے میں اللہ تعالیٰ دجّال کو بھی ہلاک کر دیں گے، پھر زمین پر امن قائم ہو جائے گا، یہاں تک کہ اونٹ سیاہ سانپ کے ساتھ چرے گا، چیتے گائے بھینسوں کے ساتھ گھومیں پھریں گے، بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ پھریں گے، بچے سانپوں کے ساتھ کھیلا کریں گے، اسی طرح چالیس سال گزر جائیں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے''

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تعلق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ابن مریم علیہ السلام کے ساتھ میرا تعلق سب سے زیادہ ہے، تمام انبیاء کرام علیہم السلام آپس میں علاّتی بھائی ہیں، میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دنیا و آخرت میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے زیادہ قریبی تعلق میرا ہے، انبیاء کرام آپس میں علاّتی بھائی ہیں، ان کی مائیں تو الگ الگ ہوتی ہیں، لیکن ان کا دین ایک ہی ہے''

---

(۱) النساء: ۱۵۹

(۲) مسند أحمد ۷۶۶۵

Marfat.com

شب معراج میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''معراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ وہاں آپس میں قیامت کا تذکرہ ہوا تو اس گفتگو کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالے کیا گیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ''مجھے اس سلسلے میں کوئی علم نہیں''

ان کے انکار کے بعد گفتگو کا معاملہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سپرد ہوا، انہوں نے بھی یہی جواب ارشاد فرمایا۔ پھر یہ معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سپرد ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے وقت کے بارے میں تو اللہ کے علاوہ کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے، البتہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے جو وعدہ اس سلسلے میں کیا ہے وہ یہ ہے کہ دجّال نکلنے والا ہے اس کے پاس دو نہریں ہوں گی، جب وہ مجھے دیکھے گا تو یوں پگھلے گا جیسے تانبا پگھلتا ہے۔ جب وہ مجھے دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دیں گے، یہاں تک کہ درخت اور پتھر بھی پکاریں گے ''اے مومن! میرے پیچھے کافر ہے آؤ اور اس کو قتل کر دو'' اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کر دیں گے، پھر لوگ اپنے اپنے شہروں اور ملکوں میں واپس چلے جائیں گے، اسی دوران یاجوج ماجوج نکلیں گے۔ وہ ہر اونچی جگہ سے پھسلتے ہوئے آ رہے ہوں گے، وہ ان کے شہروں کو روندیں گے، ہر چیز کو کھا جائیں گے، جہاں پانی دیکھیں گے پی جائیں گے، لوگ دوبارہ اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے اور دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو ہلاک کر دیں گے یہاں تک کہ پوری زمین ان کی لاشوں کی بدبو سے اٹی ہوئی ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائیں گے جو ان کے جسموں کو لے جا کر سمندر میں ڈبو دے گی۔ چنانچہ میرے رب نے مجھ سے اس سلسلے میں جو وعدہ کیا ہے ان میں سے یہ بھی ہے کہ قیامت کی مثال اس وقت اس حاملہ عورت کی سی ہوگی جس کے حمل کی مدت پوری ہو چکی ہو لوگوں کو معلوم نہ ہوگا کہ کب قیامت آ جائے''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''معراج کی رات میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی، ان کا قد لمبا اور بال سیدھے ہیں، جیسے قبیلہ شنوءہ کے آدمی ہیں۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملا، ان کا رنگ سرخی مائل ہے گویا کہ وہ ابھی حمام سے نکل کر آ رہے ہوں''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میں حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا ہوں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رنگ سرخی مائل ہے، چہرہ گول، گوشت کم ہے، سینہ چوڑا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قد لمبا اور بال سیدھے ہیں یعنی گھنگھریالے نہیں ہیں''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے مسیح دجّال کا ذکر کیا اور فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے، سنو! مسیح دجال کی دائیں آنکھ کانی ہے جیسے کہ انگور کا پھولا ہوا دانہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے خانہ کعبہ کے قریب سوتے ہوئے خواب میں ایک خوبصورت آدمی دکھایا جیسے بہترین مرد ہوں، ان کے لمبے بال ان کے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکے ہوئے تھے، بالوں میں کچھ گھنگریالا پن تھا ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، اور وہ اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں نے پوچھا "یہ کون ہیں؟"

مجھے بتایا گیا "یہ مسیح ابن مریم ہیں"

پھر میں نے ایک آدمی ان کے پیچھے دیکھا جو چھوٹے اور گھنگریالے بالوں والا تھا، دائیں آنکھ سے کانا تھا، دیکھنے میں جیسے ابن قطن لگتا ہو، اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے دونوں کندھوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا "یہ کون ہے؟"

مجھے بتایا گیا "یہ مسیح دجال ہے"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "خدا کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سرخی مائل نہیں فرمایا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ میں بیت اللہ کے طواف کے بعد وہیں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک خوبصورت آدمی جن کا رنگ گندمی اور بال سیدھے ہیں، وہ دو آدمیوں کے درمیان آہستہ آہستہ چلتے ہوئے طواف کر رہے ہیں، ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں یا پانی بہہ رہا ہے، میں نے پوچھا "یہ کون ہیں؟"

مجھے بتایا گیا "یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں"

اتنے میں میں نے دوسری طرف توجہ کی تو ایک اور شخص کو دیکھا لمبا چوڑا اور گھنگریالے بالوں والا تھا، دائیں آنکھ سے کانا تھا، اس کی آنکھ انگور کے دانے کی طرح تھی، میں نے عرض کیا "یہ کون ہے؟" بتایا گیا کہ یہ دجال ہے، دیکھنے میں اس سے سب سے زیادہ مشابہت ابن قطن کی ہے"

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "دجال اسی طرح دنیا میں فتنہ پھیلا رہا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائیں گے اور وہ دمشق کی مسجد کے مشرقی سفید مینار کے پاس نزول فرمائیں گے وہ مینار جن کو زعفران اور رس سے رنگا گیا ہوگا، انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے، جب اپنا سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرے ٹپکیں گے اور جب اٹھائیں گے تو چاندی کی طرح چمکتے ہوئے موتی جھڑیں گے جس کافر تک بھی ان کی خوشبو پہنچے گی وہ مر جائے گا اور ان کی رفتار بھی اتنی تیز ہوگی کہ جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی وہیں پر وہ خود ہوں گے"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہاں اتریں گے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مشہور یہی ہے کہ وہ دمشق کے مشرقی سفید مینار پر نازل ہوں گے، جبکہ میں نے بعض کتابوں میں یہ بھی دیکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے سفید مشرقی مینار پر اتریں گے۔ اور مجھے یہی راجح معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ دمشق میں کوئی مشرقی مینار ایسا نہیں جسے بطور خاص متعین کیا جا سکے البتہ دمشق کی جامع مسجد میں ایسا مینار ضرور موجود ہے۔ اس مینار سے جامع

Marfat.com

مسجد کا مینار ہونا راجح معلوم ہوتا ہے، کیونکہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو فجر کی جماعت کھڑی ہوگی اور ان سے کہا جائے گا کہ اے مسلمانوں کے امام! اے روح اللہ آگے بڑھئے اور نماز پڑھایئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آپ ہی آگے بڑھیں کیونکہ جماعت آپ ہی کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔

ہمارے زمانے میں ۱۴۷ھ میں سفید پتھر سے اس مینار کو نئے سرے سے تعمیر کیا گیا ہے، اور اس کی تعمیر انہیں عیسائیوں کے مال سے ہوئی جنہوں نے اسے پہلے جلایا تھا، ممکن ہے کہ یہ بھی دلائل نبوت میں سے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جس مینار پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمانا ہے اس کو عیسائیوں ہی کے مال سے بننا منظور ہو، لہٰذا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو خنزیر کو قتل کر دیں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، ان سے جزیہ قبول نہیں کیا جائے گا البتہ جو اسلام لے آئے گا اس کا اسلام لانا قبول ہوگا ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا اس دن دنیا بھر کے سارے کافروں کے لئے یہی فیصلہ ہوگا۔

یاد رہے کہ بعض روایات کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس، بعض روایات کے مطابق اردن میں اور بعض میں یہ ہے کہ مسلمانوں کے ایک لشکر میں نازل ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت اسلامیہ کی اتباع کریں گے

واضح رہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ ﷺ میں تشریف لائیں گے تو ایک امتی کی حیثیت سے نازل ہوں گے اور شریعت اسلامیہ محمدیہ ﷺ پر عمل پیرا ہوں گے اور اسی پر عمل کرنے کی دعوت دیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت سے پہلے وہ آسمان سے نازل ہوں گے، سو جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد و قامت کے ہیں، ان کا رنگ سرخی اور سفیدی کی طرف مائل ہے، انہوں نے دو رنگے ہوئے کپڑے اوڑھ رکھے ہوں گے، گویا کہ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا اگرچہ گیلے نہ ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ ختم کریں گے، لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے، ان کے زمانے میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے علاوہ تمام امتوں کو ہلاک کر دیں گے، انہی کے زمانے میں اللہ تعالیٰ دجال کو بھی ہلاک کر دیں گے، پھر زمین پر امن قائم ہو جائے گا، یہاں تک کہ اونٹ سیاہ سانپ کے ساتھ چرے گا، چیتے گائے بھینسوں کے ساتھ گھومیں پھریں گے، بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ پھریں گے، بچے سانپوں کے ساتھ کھیلا کریں گے، اسی طرح چالیس سال گزر جائیں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کتنا عرصہ دنیا میں رہیں گے؟

مسند احمد اور سنن ابی داؤد کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں چالیس سال زندہ رہیں گے، جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ مدت صرف سات سال معلوم ہو رہی ہے۔

دونوں روایات میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ سات سال کی عمر کو نزول کے بعد کے زمانے پر محمول کیا جائے اور ان سات سال کو

Marfat.com

جب آسمان کی طرف اٹھائے جانے وقت کی عمر میں جمع کیا جائے تو چالیس سال پورے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ مشہور قول کے مطابق جب انہیں آسمان کی طرف اٹھایا گیا تو ان کی عمر تینتیس سال تھی۔

صحیح روایات سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ہی یاجوج ماجوج بھی نکلیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ ان کو ایک ہی رات میں ہلاک کر دیں گے۔

یہ بھی ثابت ہے کہ آپ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد حج بھی ادا فرمائیں گے۔

محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ''آسمانی کتابوں میں یہ بات لکھی ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ نازل ہوں گے تو اصحاب کہف ان کے ساتھیوں میں سے ہوں گے اور ان کے ساتھ حج کریں گے''

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات مدینہ منورہ میں ہوگی، وہیں نماز جنازہ ہوگی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں دفن کئے جائیں گے''

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ تورات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نشانی یہ بھی لکھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کئے جائیں گے۔

اہل علم فرماتے ہیں کہ حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

☆☆☆

یاجوج ماجوج کا ظہور

قربِ قیامت کی ایک واضح علامت

یاجوج ماجوج کے خروج کا واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں دجال کے قتل کے بعد پیش آئے گا اور اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کی برکت سے سب کو ایک ہی رات میں ہلاک کر دیں گے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿حَتّٰى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوْجُ وَمَأْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِيْنَ﴾ (الانبياء: ۹۶. ۹۷)

''یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں اور وہ ہر بلندی سے دوڑ رہے ہوں۔ اور قیامت کا سچا وعدہ قریب آجائے گا تو ناگاہ کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں۔ اور کہنے لگیں کہ ہائے شامت ہم اس حال سے غفلت میں رہے بلکہ ہم اپنے حق میں ظالم تھے''

اللہ تعالیٰ ذوالقرنین کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿حَتّٰى إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْماً لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلاً ○ قَالُوْا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجاً عَلٰى أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدّاً ○ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَأَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْماً ○ آتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ حَتّٰى إِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰى إِذَا جَعَلَهُ نَاراً قَالَ آتُوْنِيْ أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْراً ○ فَمَا اسْطَاعُوْا أَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهُ نَقْباً ○ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهُ دَكَّآءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقّاً ○ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعاً﴾ (الكهف: ۹۳. ۹۹)

''یہاں تک کہ سورج کے طلوع ہونے کے مقام پر پہنچا تو دیکھا کہ وہ ایسے لوگوں پر طلوع ہوتا ہے جن کے لئے ہم نے سورج کے اس طرف کوئی اوٹ نہیں بنائی تھی۔ حقیقت الحال یوں تھی اور جو کچھ اس کے پاس تھا ہم کو سب کی خبر

Marfat.com

تھی۔ پھر اس نے ایک اور سامان کیا۔ یہاں تک کہ دو دیواروں کے درمیان پہنچا تو دیکھا کہ ان کے اس طرف کچھ لوگ ہیں کہ بات کو سمجھ نہیں سکتے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد کرتے رہتے ہیں۔ بھلا ہم آپ کے لئے خرچ کا انتظام کردیں کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار کھینچ دیں۔ ذوالقرنین نے کہا کہ خرچ کا جو مقدور اللہ نے مجھے بخشا ہے وہ بہت اچھا ہے تم مجھے قوت بازو میں مدد دو میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط اوٹ بنادوں گا۔ تو تم لوہے کے بڑے بڑے تختے لاؤ چنانچہ کام جاری کردیا گیا یہاں تک کہ جب اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیان کا حصہ برابر کردیا اور کہا کہ اب اسے دھونکو۔ یہاں تک کہ جب اس کو دھونک دھونک کر آگ کردیا تو کہا کہ اب میرے پاس تانبہ لاؤ کہ اس پر پگھلا کر ڈال دوں۔ پھر ان میں یہ قدرت نہ رہی کہ اس پر چڑھ سکیں اور نہ یہ طاقت رہی کہ اس میں نقب لگا سکیں۔ بولا کہ یہ میرے پروردگار کی مہربانی ہے جب میرے پروردگار کا وعدہ آپہنچے گا تو اس کو ڈھا کر ہموار کردے گا اور میرے پروردگار کا وعدہ سچا ہے۔ اس روز ہم ان کو چھوڑ دیں گے کہ روئے زمین پر پھیل کر ایک دوسرے میں گھس جائیں گے اور صور پھونکا جائے گا تو ہم سب کو جمع کرلیں گے"

ہم اپنی تفسیر (۱) میں ذی القرنین کے قصے کے ذیل میں بیان کرچکے ہیں کہ انہوں نے سونے اور تانبے کو پگھلا کر دو پہاڑوں کے درمیان ایک ٹھوس دیوار بنادی تھی اور کہنے لگے "یہ میرے رب کی رحمت ہے کہ زمین میں فساد مچانے والی قوم اور لوگوں کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی اب وہ لوگوں کو نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ جب میرے رب کا وعدہ آجائے گا، یعنی جب وہ وقت آجائے گا جس میں اللہ تعالیٰ نے اس کو گرا دینا ہے اور اس فسادی قوم نے آزاد ہوجانا ہے، اس دن یہ دیوار زمین کے برابر ہوجائے گی اور یاجوج ماجوج اس دن موجیں مارتے ہوئے بھاگتے دوڑتے ہر اونچ نیچ سے گزرتے ہوئے نہایت تیزی سے لوگوں میں پھیل جائیں گے، پھر بہت جلد ہی صور پھونکا جائے گا۔

ایک دوسری آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿حَتّٰٓى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنسِلُوْنَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ﴾ (۲)

"یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں اور وہ ہر بلندی سے دوڑ رہے ہوں۔ اور قیامت کا سچا وعدہ قریب آجائے گا"

یاجوج ماجوج، ایک ہلاکت خیز فتنہ

حضرت زینب بن جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کی آنکھیں لال ہورہی تھیں اور آپ فرمارہے تھے "لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اہل عرب کے لئے ایک شر کی وجہ سے ہلاک ہونے کا وقت

(۱) علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر، تفسیر ابن کثیر کے نام سے معروف ہے۔

(۲) الانبیاء: ۹۶۔۹۷

Marfat.com

قریب آ گیا ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں سوراخ کھل گیا ہے'' یہ کہہ کر آپ نے نوے یا سو کا اشارہ فرمایا۔

اس موقع پر بعض صحابہ نے سوال کیا'' کیا ہم اس صورت میں بھی ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا'' ہاں جب فساد و شر زیادہ ہو جائے گا تو ایسا ہوگا''(۱)

یاجوج ماجوج کا خروج

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا'' آج کے دن یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے'' اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا جس سے نوے کا عدد مراد ہوتا ہے۔

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' یاجوج ماجوج روزانہ اپنی دیوار کی کھدائی کرتے ہیں، پھر جب وہ سورج کی روشنی دیکھتے ہیں تو ان کا سردار کہتا ہے کہ چلو واپس چلیں، کل مزید کھدائی کریں گے۔ چنانچہ جب وہ واپس آتے ہیں تو وہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہو جاتی ہے۔

جب ان کی آزادی کا وقت آ جائے گا اور اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں پر مسلط کرنے کا فیصلہ فرمالیں گے تو وہ کھدائی کریں گے اور جب سورج کی شعاعیں ان پر پڑیں گی تو ان کا سردار کہے گا'' چلو واپس چلیں، ان شاء اللہ باقی کھدائی کل کریں گے۔ اس مرتبہ وہ انشاء اللہ کا لفظ بھی کہے گا۔

وہ دوسرے دن آ کر کھدائی شروع کریں گے تو دیوار اسی حالت پر ہوگی جس حالت پر وہ اسے چھوڑ کر گئے تھے۔ پس وہ کھدائی کریں گے اور دیوار کو گرا کر لوگوں کی طرف نکل پڑیں گے، یاجوج ماجوج سارا پانی چوس لیں گے۔ لوگ ان سے بچنے کے لئے قلعوں میں جا کر پناہ لیں گے۔ یاجوج ماجوج اپنے تیر آسمان کی طرف ماریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر نغف نامی کیڑوں کو بھیجے گا جو ان کی گردن میں اثر کریں گے اور ان کیڑوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو ختم کر دیں گے''

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے! زمین کے کیڑے ان کے گوشت اور خون کھا کر موٹے ہو جائیں گے اور شکر ادا کریں''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا'' یاجوج ماجوج کو کھول دیا جائے گا تو وہ شہروں اور علاقوں میں یوں چلتے پھریں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿حَتّٰى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوْجُ وَمَأْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ﴾(۲)

'' یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں اور وہ ہر بلندی سے دوڑ رہے ہوں''

لوگ ان سے ڈر کر شہروں اور قلعوں میں چھپ جائیں گے، وہ اپنے مال مویشی بھی قلعوں میں لے جائیں گے۔ یاجوج ماجوج گشت کریں گے اور زمین کا پانی اس طرح پی جائیں گے یہاں تک کہ کبھی کوئی وہاں سے گزرے گا تو کہے گا کہ یہاں کبھی پانی ہوتا تھا۔ پھر

(۱) صحیح البخاری، کتاب الفتن ۹۲

(۲) الأنبیاء:۹۶

Marfat.com

کوئی شخص ایسا نہ رہے گا جو قلعوں یا شہروں میں جا کر چھپ نہ گیا ہو تو یہ کہیں گے ''زمین والے تو ختم ہو گئے اب آسمان والوں کی باری ہے'' جب یاجوج ماجوج میں سے کوئی آسمان کی طرف تیر پھینکے گا تو تیر خون آلود ہو کر ان کی طرف واپس آئے گا اور اس میں ان کے لئے آزمائش ہوگی۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک بیماری پیدا فرمادیں گے جس سے وہ سب کے سب مر جائیں گے۔ جب ان کی کوئی آہٹ سنائی نہ دے گی تو مسلمان کہیں گے ''کون شخص ہے جو اپنی جان خطرے میں ڈال کر اس دشمن کی خبر لائے کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوا'' ایک شخص جان ہتھیلی پر رکھ کر باہر آئے گا اور اسے یقین ہوگا کہ اب وہ زندہ واپس جانے کی حالت میں نہیں، مگر وہ یاجوج ماجوج کو مردہ حالت میں ایک دوسرے پر پڑا دیکھے گا تو آواز لگائے گا ''او مسلمانو! مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہارے دشمن کو تباہ و برباد کر دیا'' یہ سن کر لوگ اپنے قلعوں اور ٹھکانوں سے نکل آئیں گے لیکن جانوروں کے چرنے کے لئے کوئی چراگاہ نہ ہوگی صرف انہی یاجوج ماجوج کا گوشت میسر ہوگا جسے کھا کر جانور اس طرح موٹے ہو جائیں گے جیسے کہ گھاس کھا کر ہو جاتے ہیں''

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام قدس کے قریب ''لد'' نامی شہر کے دروازے پر اس کو قتل کریں گے، پھر اس قوم کے پاس تشریف لائیں گے جنہوں نے دجّال کی مخالفت کی ہوگی ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور ان کو جنت کی بشارت کریں گے۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائیں گے کہ میں اب اپنے ایسے بندوں کو نکالنے لگا ہوں جن سے مقابلے کی طاقت کسی میں نہیں ہے لہٰذا آپ میرے بندوں کو لے کر کوہ طور کی طرف چلے جائیں اور اسے ڈھال بنالیں۔

پھر یاجوج ماجوج آئیں گے اور وہ ہر طرح کی وادی سے گزرتے جائیں گے۔ ان کے لشکر کا ابتدائی حصہ بحیرہ طبریہ کے پاس سے گزرے گا اور سارا پانی پی جائے گا اور جب لشکر کا آخری حصہ گزرے گا تو کہے گا کہ یہاں بھی کبھی پانی ہوا کرتا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے ساتھ ایسا وقت گزاریں گے کہ ایک بیل کا سر ان کے لئے سو دینار سے زیادہ بہتر ہوگا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان اللہ کی طرف رجوع کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا فرمادیں گے جس کی وجہ سے سب کے سب ایک ہی مرتبہ میں مر جائیں گے۔

اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیگر مومنین کے ساتھ زمین پر واپس تشریف لائیں گے زمین پر ایک بالشت کے برابر جگہ بھی ایسی نہ ہوگی جہاں ان کی لاشیں اور بدبو نہ ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان دوبارہ دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ لمبی لمبی گردنوں والے پرندے بھیجیں گے جو ان کو وہاں سے لے جائیں گے جہاں اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے کوئی گھر اور خیمہ ایسا نہ رہے گا جس تک یہ پانی نہ پہنچے گا، اللہ تعالیٰ زمین کو دھو کر ایسا صاف فرمادیں گے جیسے صاف چمکدار اور لشکارے مارتا فرش ہوا کرتا ہے''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''معراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ وہاں آپس میں قیامت کا تذکرہ ہوا تو اس گفتگو کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالے کیا گیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ''مجھے اس سلسلے میں کوئی علم نہیں''

ان کے انکار کے بعد گفتگو کا معاملہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سپرد ہوا، انہوں نے بھی یہی جواب ارشاد فرمایا۔ پھر یہ معاملہ حضرت

Marfat.com

عیسیٰ علیہ السلام کے سپرد ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے وقت کے بارے میں تو اللہ کے علاوہ کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے، البتہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے جو وعدہ اس سلسلے میں کیا ہے وہ یہ ہے کہ دجّال نکلنے والا ہے اس کے پاس دو نہریں ہوں گی، جب وہ مجھے دیکھے گا تو یوں پگھلے گا جیسے تانبا پگھلتا ہے۔ جب وہ مجھے دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دیں گے، یہاں تک کہ درخت اور پتھر بھی پکاریں گے ''اے مومن! میرے نیچے کافر ہے آ ؤ اور اس کو قتل کر دو'' اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کر دیں گے، پھر لوگ اپنے اپنے شہروں اور ملکوں میں واپس چلے جائیں گے، اسی دوران یاجوج ماجوج نکلیں گے۔ وہ ہر اونچی جگہ سے پھسلتے ہوئے آ رہے ہوں گے، وہ ان کے شہروں کو روندیں گے، ہر چیز کو کھا جائیں گے، جہاں پانی دیکھیں گے پی جائیں گے، لوگ دوبارہ اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے اور دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو ہلاک کر دیں گے یہاں تک کہ پوری زمین ان کی لاشوں کی بدبو سے اٹی ہوئی ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائیں گے جو ان کے جسموں کو لے جا کر سمندر میں ڈبو دے گی۔ چنانچہ میرے رب نے مجھ سے اس سلسلے میں جو وعدہ کیا ہے ان میں سے یہ بھی ہے کہ قیامت کی مثال اس وقت اس حاملہ عورت کی سی ہوگی جس کے حمل کی مدت پوری ہو چکی ہو لوگوں کو معلوم نہ ہوگا کہ کب قیامت آ جائے''

حضرت ابن حرملہ اپنی خالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا، اس دن آپ ﷺ کے ہاتھ پر بچھو کے کاٹنے کی وجہ سے پٹی بندھی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم کہتے ہو کہ تمہارا کوئی دشمن نہیں تم تو اپنے دشمنوں سے لڑتے رہو گے، یہاں تک کہ یاجوج ماجوج اپنے ٹھکانے سے نکل آئیں، ان کے چہرے چوڑے ہیں، آنکھیں چھوٹی ہیں، ان کے بالوں میں بھورا پن ہے، وہ ہر گھاٹی سے پھسلتے آئیں گے ان کے چہرے دو نچی ہوئی ڈھالی کی طرح ہیں''

یاجوج ماجوج آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور ترک قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''اے آدم!''

آدم علیہ السلام عرض کریں گے ''اے اللہ میں حاضر ہوں، حکم فرمایئے''

اللہ تعالیٰ اونچی آواز سے فرمائیں گے ''جہنم کے حقدار لوگوں کو بھیج''

وہ پوچھیں گے ''کتنے لوگ کو بھیجوں''

حکم ہوگا ''ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے کو جہنم کی طرف اور ایک کو جنت کی طرف بھیجو''

یہ سن کر خوف اور دہشت کی وجہ سے جوان بوڑھے ہو جائیں اور حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوگا ''تمہیں خوشخبری ہو، یاجوج ماجوج تمہاری طرف سے بدلے میں پیش کیے جائیں گے''

Marfat.com

یاجوج ماجوج کی پیدائش

عام انسانوں کی طرح یاجوج ماجوج بھی حضرت حوا علیہا السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

بعض حضرات نے ذکر کیا ہے کہ یاجوج ماجوج صرف حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور اس کی صورت یہ ہوئی کہ ایک مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام کو احتلام ہو گیا، آپ کی منی مٹی کے ساتھ مل گئی، منی اور مٹی کے اس آمیزے سے اللہ تعالیٰ نے یاجوج ماجوج کو پیدا فرمایا۔

اس قول کی کوئی دلیل نہیں اور نہ ہی ایسے حضرات سے منقول ہے جن کی بات ماننا ضروری ہو۔

یاجوج ماجوج حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی اولاد میں سے ہیں، یافث اہل ترک کے بھی باپ بتائے جاتے ہیں۔

یاجوج ماجوج زمین پر رہتے تھے اور لوگوں کو تکالیف پہنچایا کرتے تھے، ذوالقرنین نے ایک عظیم الشان دیوار بنا کر انہیں قید کر دیا اب یہ قید میں ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا آزاد ہو جائیں اور زمین پر فساد پھیلائیں گے جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

یاجوج ماجوج انسان ہیں

یاجوج ماجوج عام انسانوں کی طرح ہیں اور ترکوں کے مشابہ ہیں، ان کی آنکھیں چھوٹی، ناک چپٹی اور بال بھورے ہیں۔

بعض حضرات کا خیال یہ ہے کہ ان میں سے بعض کھجور کے درختوں کی طرح دراز قد اور بعض معمولی اور حقیر چیز کی طرح پستہ ہیں۔ نیز یہ کہ ان میں سے بعض کے کان اتنے بڑے ہیں کہ ایک کو اوپر اوڑھیں گے اور دوسرے کو بچھا کر سوئیں گے۔ یہ بات دلیل کے بغیر کہی گئی ہے۔ اس لئے اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "یاجوج ماجوج حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، اگر انہیں کھلا چھوڑ دیا جائے تو وہ لوگوں کی زندگی برباد کر دیں گے اور ان میں سے کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنی نسل کے ہزار یا اس سے زائد افراد نہ دیکھ لے۔ اور ان کے علاوہ ان کی تین قومیں اور ہیں تاویل، مارس اور منک"

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بچوں کو کھیلتے ہوئے ایک دوسرے پر سے چھلانگیں لگاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

((هكذا يخرج يأجوج ومأجوج))

"یاجوج ماجوج بھی اس طرح نکلیں گے"

ذوسویقتین (دو چھوٹی پنڈلیوں والے شخص) کا تذکرہ

حضرت کعب احبار رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر کرتے ہیں:

﴿حَتّٰى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنسِلُونَ﴾ (الأنبياء: ٩٦)

"یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں اور وہ ہر بلندی سے دوڑ رہے ہوں"

Marfat.com

وہ کہتے ہیں ''ذوسویقتین (دو چھوٹی پنڈلیوں والا شخص) کا پہلا ظہور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے زمانے میں ہوگا اور یہ یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد کا زمانہ ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سات سے آٹھ سو کے لگ بھگ لشکر ان کے مقابلے کے لئے بھیجیں گے، جس وقت یہ لوگ سفر میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا جس سے سب مومن مرجائیں گے اور صرف بیوقوف اور بے عقل رہ جائیں گے جو جانوروں جیسی حرکتیں کریں گے''

حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''اس وقت قیامت بہت نزدیک ہوگی''

یاجوج ماجوج اور حج

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''لوگ یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد بھی حج اور عمرہ کیا کریں گے''

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''قیامت اس وقت قائم ہوگی جب حج نہ کیا جانے لگے''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت قائم ہوگی جب حج نہ کیا جانے لگے''

مذکورہ بالا دونوں مضامین کی احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ لوگ حج اور عمرہ یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد کیا کریں گے، یاجوج ماجوج کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موجودگی میں لوگوں پر خوشحالی اور امن کا بے مثال زمانہ آئے گا جس میں رزق کی کثرت ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی خوشبودار ہوا کو بھیجیں گے جو ہر مومن کی روح کو قبض کرلے گی۔ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی وفات پاجائیں گے، مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے اور انہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کریں گے۔ پھر ذوسویقتین کے ہاتھوں خانہ کعبہ تباہ ہوگا، واضح رہے کہ ذوسویقین کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہی ہوجائے گا۔

کعبہ کی تباہی کی پیشنگوئی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''حبشہ کا ذوسویقتین (دو چھوٹی پنڈلیوں والا شخص) کعبہ کو تباہ کرے گا، اس کا غلاف اتار لے گا اس کی زیب وزینت ختم کردے گا، گویا کہ میں ابھی اس گنجے اور ٹیڑھے جوڑ والے آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو اپنے ہتھوڑوں اور کدالوں سے اسے مار کر توڑ رہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تم حبشہ کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں، کعبہ کا خزانہ کوئی نہیں نکال سکے گا سوائے ذوسویقتین (دو چھوٹی پنڈلیوں والا شخص) کے جو حبشہ سے آئے گا''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''گویا کہ میں ابھی اس کالے ٹیڑھی ٹانگوں والے شخص کو کعبہ کی اینٹ اینٹ کرکے توڑتے دیکھ رہا ہوں''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''حبشہ کا ذوسویقتین (دو چھوٹی پنڈلیوں والا شخص) اللہ

Marfat.com

کے گھر کو تباہ کرے گا'' (۱)

قحطان سے ایک ظالم کا ظہور

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک قحطان سے ایک ظالم شخص نہ نکل آئے جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا'' (۲)

اس ظالم شخص کے بارے میں یہ احتمال بھی ہے کہ یہی ''ذوسویقتین'' ہو البتہ کسی دوسرے کے ہونے کا احتمال ہے کیونکہ یہ ظالم شخص قحطان کا ہے اور ذوسویقتین حبشہ کا ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''رات اور دن اس وقت تک ختم نہ ہوں گے جب تک کہ ایک غلام بادشاہ نہ بن جائے جسے جھجاہ کہا جائے گا''

ہوسکتا ہے کہ بادشاہ بن جانے والے اس غلام سے بھی مراد ''ذوسویقتین'' ہی ہو۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اہل مکہ، مکہ سے نکل جائیں گے اور اس کے پاس سے کوئی گزرے گا بھی نہیں سوائے کم لوگوں کے، پھر مکہ دوبارہ بھر جائے گا اور پھر اہل مکہ، مکہ سے دوبارہ نکل جائیں گے اور پھر کبھی لوٹ کے نہیں آئیں گے''

دجال مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا

صحیح احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ دجال کے لئے مدینہ میں دخول ممکن نہ ہوگا۔ اور یہ کہ مدینے کے راستوں پر فرشتے چوکیداری کریں گے تاکہ وہ داخل نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مدینہ میں دجال اور طاعون کا دخول نہ ہو سکے گا''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت گزر چکی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا کیونکہ جس گھاٹی سے بھی مکہ مکرمہ آئے گا وہیں اسے فرشتے ملیں گے جو تلواریں لئے کھڑے ہوں گے، یہاں تک کہ وہاں سے سرخ گھاٹی تک پہنچے گا اسی دوران مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوں گے جن سے گھبرا کر ہر منافق مرد و عورت اس کی طرف نکلے گا اور مدینہ منورہ سے خباثت اور برائی بالکل اس طرح نکل جائے گی جیسے بھٹی میں ڈالنے سے لوہے کا زنگ دور ہو جاتا ہے۔ اس دن کو نجات کا دن کہہ کر پکارا جائے گا''

جیسا کہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ''مدینہ طیبہ پاکیزہ جگہ ہے یہ گندگی کو نکال دیتا ہے اور خوشبو کو پھیلاتا ہے''

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الفتن، رقم ۶۰

(۲) صحیح مسلم، کتاب الفتن و أشراط الساعة ۵۲، صحیح البخاری، کتاب المناقب ۶۱

Marfat.com

﴿اَلْخَبِيْثَاتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبَاتِ أُولٰئِكَ مُبَرَّؤُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ﴾ (النور: ٢٦)

''ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے۔ یہ پاک لوگ ان بدگویوں کی باتوں سے بری ہیں''

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ مدینہ منورہ دجال کے زمانے میں بھی آباد ہوگا اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بھی آباد ہوگا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو جائے گا اور وہ مدینہ میں ہی دفن کئے جائیں گے، ان کے انتقال کے بعد لوگ مدینہ منورہ سے نکلنا شروع کر دیں گے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ایسا وقت آئے گا کہ کچھ سوار مدینے کے قریب سے گزریں گے اور کہیں گے کہ یہاں کبھی مسلمانوں کی بہت بڑی آبادی رہا کرتی تھی'' (۱)

☆☆☆☆

(۱) مسند أحمد ۳/۳٤۱

Marfat.com

زمین کے جانور کا خروج

"دابَّة الأرض" کا ظہور

اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:

﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ﴾ (النمل: ۸۲)

"اور جب ان کے بارے میں عذاب کا وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے بیان کردے گا۔ اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہیں لاتے تھے"

زمین کا جانور لوگوں سے کیسے بات کرے گا؟

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں "زمین کا جانور لوگوں سے باتیں کرے گا"

ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زمین کا جانور لوگوں سے باتیں کریں گا اور کہے گا "بے شک لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی منقول ہے کہ زمین کا جانور لوگوں سے باتیں کرے گا۔ اسی طرح وہ کافر کی پیشانی پر "کافر" اور مومن کی پیشانی پر "مومن" لکھے گا۔

زمین کے جانور کا خروج، قیامت کی نشانیوں میں سے ایک

حضرت حذیفہ بن اسد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم دس نشانیاں دیکھ نہ لو:

(۱) دھواں ظاہر ہونا

(۲) دجّال کا ظہور

(۳) "دابة الارض" کا خروج

(۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا
(۵) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول
(۶) یاجوج ماجوج
(۷) زمین کا مشرق کی طرف سے دھنسنا
(۸) زمین کا مغرب کی طرف سے دھنسنا
(۹) زمین کا جزیرۂ کی طرف سے دھنسنا
(۱۰) آخری نشانی یہ ہے کہ ایک آگ مشرق سے نکلے گی جو لوگوں کو ان کے محشر (جمع ہونے کی جگہ) تک لے آئے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "چھ چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے پہلے اعمال کرلو:

(۱) سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے
(۲) دجال کی آمد سے پہلے
(۳) "دخان" (دھویں) کے ظہور سے پہلے
(۴) "دابۃ الارض" (ایک خاص جانور) کے نکلنے سے پہلے
(۵) اپنی موت سے پہلے
(۶) قیامت سے پہلے (۱)

زمین کے جانور کا خروج

ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دابۃ الارض کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اس کا خروج تین مرتبہ ہوگا، پہلے وہ کسی دیہات میں نکلے گا مگر اس کا تذکرہ مکہ میں نہ ہوگا، پھر کافی عرصے کے بعد دوسری مرتبہ نکلے گا، جس جگہ سے پہلے نکلا تھا اس کے علاوہ کسی اور جگہ سے اس کا خروج ہوگا۔ دیہاتوں میں اس کا خوب تذکرہ ہوگا اور مکہ میں بھی اس کا تذکرہ ہوگا۔

تیسری مرتبہ لوگ ایک وقت اللہ تعالیٰ کی عظیم مسجد، مسجد حرام میں ہوں گے وہ رکن یمانی اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے درمیان دوڑ کر آتا ہوا ظاہر ہوگا، اپنے سر سے مٹی جھاڑے گا، اسے دیکھ کر لوگ ٹولیوں کی صورت میں اور تنہا تنہا ادھر ادھر بھاگ جائیں گے۔ اور وہاں صرف سچے مومنوں کی جماعت باقی رہ جائے گی اور وہ جان لیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ یہ جانور ان کے چہروں کو روشن کردے گا یہاں تک کہ وہ چمکتے ستارے کی طرح ہو جائیں گے، پھر یہ اہل زمین کی طرف چل پڑے گا، اس کو پکڑنے کی کوشش کرنے والا اسے پکڑ نہ سکے گا اور بھاگنے والا اس سے بچ نہ سکے گا۔ یہاں تک کہ ایک آدمی اس سے پناہ مانگ رہا ہوگا تو وہ جانور اس کے پیچھے سے آکر

() سنن ابن ماجه ۲/۱۳۴۷، سنن أبي داؤد ۴/۱۷۱

Marfat.com

کہے گا:

''اے شخص! تو اب نماز پڑھ رہا ہے؟''

پھر وہ اس کے چہرے پر نشان لگا دے گا۔

اس کے بعد وہ جانور چلا جائے گا اور لوگ ایک دوسرے میں گھل مل جائیں گے، اب کافر اور مومن ہر ایک کی واضح پہچان ہوگی، یہاں تک کہ مومن کہے گا:

''اے کافر! میرے حق کو ادا کر''

اور کافر کہے گا:

''اے مومن! میرے حق کو ادا کر'' (۱)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ساتھ لے کر مکہ کے قریب دیہاتوں میں تشریف لے گئے، اور وہاں ہم نے ایک خشک جگہ دیکھی جس کے گرد ریت تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس جگہ سے وہ دابۃ الارض (زمین کا جانور) نکلے گا''

حضرت عبداللہ بن بریدہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ کئی سال بعد جب میں حج پر گیا تو وہ جگہ دیکھی تو وہ میری لاٹھی کے اتنے حصے کے برابر تھی۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات کا مطلب یہ تھا کہ جوں جوں وقت گزرتا جائے گا اس جگہ میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ دابۃ الارض (زمین کا جانور) کے نکلنے کا وقت آ جائے۔

دابۃ الارض کا حلیہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''یہ دابۃ الارض (زمین کا جانور) چھوٹے نرم بال والا ہوگا، اس کے چار پاؤں ہوں گے، یہ تہامہ کی ایک وادی سے نکلے گا''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''دابۃ الارض مقامِ صفا کی ایک دراڑ سے گھوڑے کے دوڑنے کی طرح نکلے گا اور تین دن رہے گا، تیسرے دن کا ثلث بھی نہیں رہے گا''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''یہ دابۃ الارض (زمین کا جانور) ایک چٹان کے نیچے سے نکلے گا، مشرق کا رخ کر کے آواز نکالے گا، پھر شام کا رخ کر کے آواز نکالے گا، پھر یمن کی طرف منہ کر کے آواز نکالے گا اور پھر مکہ سے چلے جائے گا اور عسفان جا پہنچے گا''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا ''اس کے بعد کیا ہوگا؟''

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''مجھے نہیں معلوم، اس کے بعد کیا ہوگا''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا ایک یہ قول بھی نقل کیا گیا ہے کہ دابۃ الارض (زمین کا جانور) سدوم کے نیچے سے یعنی حضرت

(۱) رواہ أبو داؤد الطیالسی ۲/۲۲۱

Marfat.com

لوط علیہ السلام کے شہر سے نکلے گا۔

واضح رہے کہ دابۃ الارض کے خروج کے بارے میں متعارض اقوال نقل کئے گئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ابو طفیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''دابۃ الارض (زمین کا جانور) صفا یا مروہ سے نکلے گا''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''دابۃ الارض (زمین کے جانور) میں ہر رنگ موجود ہوگا اور دونوں سینگوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ ایک سوار بیٹھ سکے''

امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''دابۃ الارض (زمین کے جانور) کا سر ہے، نرم بال ہیں، پاؤں ہیں، دم ہے، داڑھی ہے اور یہ بہترین گھوڑے کی چال سے تین دن نکلے گا اور تیسرے دن کا تہائی نہیں گزرے گا''

حضرت ابوزبیر رحمۃ اللہ علیہ دابۃ الارض (زمین کے جانور) کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''دابۃ الارض (زمین کا جانور) کا سر بیل جیسا، آنکھیں خنزیر جیسی، کان ہاتھی جیسے، سینگ پہاڑی بکرے جیسے، گردن شتر مرغ جیسی، سینہ شیر جیسا، رنگ چیتے جیسا، اس کے کولہے بلی جیسے، دم دنبے جیسی، اور پاؤں اونٹ جیسے ہیں۔ اس کے ہر جوڑ کے درمیان بارہ ہاتھ کا فاصلہ ہوگا، اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی بھی ہوگی اور یہ ہر مومن کے چہرے پر ''عصائے موسیٰ'' سے سفید نقطہ لگائے گا جس سے اس کا چہرہ سفید ہو جائے گا اور ہر کافر کے چہرے پر سیاہ نقطہ لگائے گا جس سے اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا، یہاں تک کہ لوگ جب بازار میں خرید و فروخت کریں گے تو کہیں گے:

''اے مومن! یہ چیز کتنے کی ہے؟، اے کافر! یہ چیز کتنے کی ہے؟''

اسی طرح ایک گھر کے لوگ جب دسترخوان پر بیٹھیں گے تو آپس میں کافر اور مومن کی پہچان کر لیں گے۔ پھر دابۃ الارض (زمین کا جانور) ان سے کہے گا:

''اے فلاں! مبارک ہو تو اہل جنت میں سے ہے اور اے فلاں! تو جہنمی ہے''

یہی بات ہمیں حق تعالیٰ جل شانہ کے درج ذیل ارشاد سے بھی معلوم ہوتی ہے:

﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ﴾ (النمل: ۸۲)

''اور جب ان کے بارے میں عذاب کا وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے بیان کر دے گا۔ اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''دابۃ الارض (زمین کا جانور) ابلیس کی نسل سے ہوگا''

Marfat.com

دابۃ الارض کا خروج، قیامت کے قریب تر ہونے کی نشانی

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی جو میں کبھی نہیں بھولا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے قریب تر ہونے کی نشانیوں میں سے ایک سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دوسری دابۃ الارض (زمین کے جانور) کا چاشت کے وقت کا نکلنا، دونوں میں سے جو نشانی بھی پہلے ظاہر ہو دوسری اس کے بعد بہت ہی جلد ظاہر ہو جائے گی''

اس حدیث سے مراد وہ نشانیاں ہیں جو انوکھی اور اجنبی ہوں گی، اس حدیث میں ذکر کردہ دو نشانیوں سے پہلے دجال کی آمد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو چکا ہوگا، لیکن یہ دونوں نشانیاں مشاہدے اور تجربے کے اعتبار سے اجنبی نہیں، البتہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور عجیب وغریب شکل کے جانور کا نکل آنا انوکھی چیزیں ہیں۔ اسی طرح ایک جانور کا لوگوں سے بات چیت کرنا اور کفر وایمان کی نشانیاں لگانا بھی ایک انوکھی بات ہے۔ زمین کے جانور کا خروج زمین کی اجنبی نشانی ہے اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا آسمان کی انوکھی نشانی ہے۔

☆☆☆☆

Marfat.com

سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا

اللہ پروردگار العزت فرماتے ہیں:

﴿هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَآئِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ﴾ (الانعام: ۱۵۸)

''یہ اس کے سوا اور کس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا خود تمہارا پروردگار آئے یا تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آئیں مگر جس روز تمہارے پروردگار کی نشانیاں آجائیں گی تو جو شخص پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا اس وقت اسے ایمان لانا کچھ فائدہ نہیں دے گا یا اپنے ایمان کی حالت میں نیک عمل نہیں کیے ہوں گے تو گناہوں سے توبہ کرنا مفید نہ ہوگا۔ اے پیغمبر! ان سے کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مذکورہ آیت سے مراد مغرب سے سورج کا طلوع ہونا ہے۔ (۱)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو، جب لوگ اسے دیکھیں گے تو کفر پر قائم لوگ ایمان لائیں گے مگر اس وقت کسی انسان کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا'' (۲)

جب توبہ قبول نہ ہوگی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے اور جب طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے اور اس وقت کسی کا ایمان لانا اسے فائدہ نہ دے گا'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ آیت کی تلاوت فرمائی۔

---

(۱) سنن الترمذی (۲/۱۷۹)

(۲) صحیح البخاری (۶/۵۸)

قیامت کی بڑی علامات میں سے ایک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تین چیزیں جب نکل آئیں تو کسی کا ایمان اسے فائدہ نہ دے گا، جو ایمان اس سے پہلے نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں بھلائی نہ کمار کھی ہو:

(۱) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

(۲) دھواں ظاہر ہونا

(۳) دابۃ الارض کا نکلنا

حضرت ابو شریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو'' ان دس نشانیوں میں سورج کا مغرب سے نکلنا بھی شمار فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''چھ چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے پہلے اعمال کرلو:

(۱) سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے

(۲) دجّال کی آمد سے پہلے

(۳) ''دخان'' (دھویں) کے ظہور سے پہلے

(۴) ''دابۃ الارض'' (ایک خاص جانور) کے نکلنے سے پہلے

(۵) اپنی موت سے پہلے

(۶) قیامت سے پہلے (۱)

سورج اللہ کا محتاج ہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا ''تمہیں معلوم ہے کہ جب یہ سورج غروب ہوتا ہے تو کہاں جاتا ہے؟''

میں نے عرض کیا ''نہیں، مجھے اس کا علم نہیں''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سورج رک کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا اور اجازت مانگتا ہے، ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس سے یہ کہہ دیا جائے کہ جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا (یعنی مغرب سے طلوع ہو جا) تو یہ اس وقت ہوگا جب کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں بھلائی کما نہ رکھی ہو'' (۲)

---

(۱) سنن ابن ماجه ۱۳٤۷/۲، سنن أبي داؤد ۱۷۱/٤

(۲) صحيح مسلم (۵۵/۱)، صحيح البخاري (۱۲۳/٦)

Marfat.com

ابوزرعہ بن عمرو بن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چھ آدمی مدینہ میں مروان کے ساتھ اس کی باتیں سن رہے تھے، وہ قیامت کی نشانیوں کے بارے میں گفتگو کر رہا تھا کہ قیامت کی (غیر معمولی اور خلاف عقل نشانیوں میں سے) پہلی نشانی دجال کا خروج ہے، اس کے بعد وہ لوگ وہاں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے مروان کی بات نقل کی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مروان نے درست بات نہیں کی، مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بے شک قیامت کی (غیر معمولی اور خلاف عقل) نشانیوں میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دابۃ الارض کا نکلنا ہے دونوں میں سے جو نشانی پہلے ظاہر ہو جائے دوسری اس کے بعد بہت جلد واقع ہوگی''

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ''میرا خیال یہ ہے کہ ان دونوں نشانیوں میں سے پہلے مغرب سے طلوع شمس ہوگا، یہ اس لئے کہ وہ جب بھی غروب ہوتا ہے عرش کے نیچے آتا ہے سجدہ کر کے واپسی کی اجازت مانگتا ہے تو اس کو واپسی کی اجازت مل جاتی ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے مغرب سے طلوع ہونے کا حکم دے، یہ اسی طرح چلتا رہے گا اور عرش کے نیچے آ کر سجدہ کرے کے واپسی کی اجازت مانگے گا اس کو کوئی جواب نہیں ملے گا۔ یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزر جائے گا اور سورج سمجھ لے گا کہ اگر اب اجازت ملی بھی تو وہ مشرق تک نہیں پہنچ سکے گا، وہ کہے گا ''اے پروردگار! مشرق بہت دور ہے لوگوں کا میرے بغیر کیا ہوگا؟'' یہاں تک کہ افق ایسا ہو جائے گا جیسے کہ زنجیر ہو پھر اسے کہا جائے گا اپنی جگہ پر لوٹ جا اور طلوع ہو جا۔ چنانچہ وہ مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔

یہ فرما کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

﴿لَا يَنفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا﴾ (۱)

''تو جو شخص پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا اس وقت اسے ایمان لانا کچھ فائدہ نہیں دے گا یا اپنے ایمان کی حالت میں نیک عمل نہیں کئے ہوں گے تو گناہوں سے توبہ کرنا مفید نہ ہوگا'' (۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد ہے ''قیامت کی اولین نشانیوں میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دابۃ الارض (زمین کا جانور) کا لوگوں کے سامنے نکلنا ہے، چنانچہ جو بھی نشانی پہلے واقع ہو جائے دوسری اس کے بعد بہت جلد ہی واقع ہو جائے گی''

یہ بات ذکر کی جا چکی ہے کہ ان احادیث میں ذکر کردہ نشانیوں سے مراد وہ نشانیاں ہیں جو خلاف عقل، خلاف دستور، غیر معمولی اور خارق العادۃ ہوں۔ کیونکہ دابۃ الارض لوگوں سے بات کرے گا اور مؤمن اور کافر کے چہروں پر نشان لگائے گا، اور کسی جانور کا یہ کام کرنا خلاف عقل چیز ہے۔ واللہ اعلم

جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو ابلیس

(۱) الانعام: ۱۵۸

(۲) مسند أحمد (۱۱/۱۱۰)

Marfat.com

سجدے میں گر جائے گا اور بلند آواز سے کہے گا کہ اے میرے پروردگار! تو مجھے حکم دے، جسے تو چاہے میں اسے سجدہ کروں گا۔ اس کی یہ گھبراہٹ اور چیخ وپکار دیکھ کر اس کے چیلے وہاں جمع ہو کر پوچھیں گے کہ یہ آہ وزاری کیسی ہے؟ وہ کہے گا ''میں نے اپنے پروردگار سے قیامت تک کی مہلت مانگی تھی'' پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اس کے بعد دابۃ الارض صفا پہاڑی کی ایک دراڑ سے نکلے گا، وہ پہلا قدم مقام انطاکیہ میں رکھے گا، چنانچہ ابلیس وہاں آ کر اسے طمانچہ لگائے گا''

اس حدیث میں غرابت پائی جارہی ہے اور اس کے نبی پاک ﷺ کی طرف منسوب ہونے میں اہل علم کے تحفظات ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ یہ حدیث ان دو مٹکوں کی باتوں میں سے ہو جو جنگ یرموک میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ہاتھ لگے تھے اور ان میں اہل کتاب کی کچھ کتب تھیں، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ان کتب سے بہت سے عجیب وغریب واقعات بیان کیا کرتے تھے، ایسا ہی ایک واقعہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزر چکا ہے کہ دابۃ الارض ابلیس کو قتل کر دے گا اور یہ بھی انتہائی غرابت والا واقعہ ہے۔

حضرت صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی ﷺ روایت ہے ''قیامت کی پہلی نشانی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے''

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لوگوں پر ایک رات ایسی آئے گی جو تمہاری تین راتوں کے برابر ہوگی، اس وقت وہ آسانی سے اندازہ لگا سکیں گے جو نوافل کے پابند ہوں گے۔ رات کو نفل پڑھنے والوں میں سے ایک آدمی اٹھے گا اور اپنے معمول کی عبادت کر کے پھر سو جائے گا۔ پھر اٹھے گا، اپنے معمول کی تلاوت کرے گا اور پھر سو جائے گا۔ اسی دوران لوگ چیخ وپکار کر کے ایک دوسرے سے پوچھیں گے یہ کیا ہو رہا ہے؟ اور پھر مسجدوں کی طرف بھاگیں گے اچانک انہیں سورج مغرب سے طلوع ہوتا نظر آئے گا، یہاں تک کہ آسمان کے درمیان تک آ جائے گا پھر دوبارہ لوٹے گا اور پھر مغرب سے طلوع ہوگا۔ اس وقت کسی کا ایمان اسے نفع نہیں دے گا۔

مغرب سے طلوع شمس کی نشانی

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ مغرب سے طلوع شمس کی کیا نشانی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ رات طویل ہو جائے گی اور دو راتوں کے برابر ہوگی، رات کو نفل پڑھنے والے بیدار ہو کر اپنے معمولات سرانجام دیں گے، مگر تارے دکھائی نہ دیں گے وہ اپنی جگہ سو چکے ہوں گے، یہ لوگ بھی سو جائیں گے پھر اٹھیں گے نماز پڑھ کر پھر سو جائیں گے پھر اٹھ کر نماز پڑھ کر سو جائیں گے اور پھر اٹھیں گے، رات لمبی ہو جائے گی تو لوگ چیخ وپکار کریں گے صبح نہ ہوگی، اسی دوران جب یہ صبح ہونے کا اور سورج کے مشرق سے طلوع ہونے کا انتظار کر رہے ہوں گے کہ اچانک انہیں وہ مغرب سے طلوع ہوتا نظر آئے گا، جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایمان لے آئیں گے مگر ان کا ایمان لانا فائدہ مند نہ ہوگا''

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے دریافت فرمایا ''تم نے کبھی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر غور کیا ہے:

﴿وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ﴾ (الکھف: ۸۶)

''تو اسے ایسے پایا کہ ایک کیچڑ کی ندی میں ڈوب رہا ہے''

Marfat.com

کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں''

اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''یہ سورج جب غروب ہوتا ہے تو اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور اس کی تسبیح و تعظیم کرتا ہے اور پھر عرش کے نیچے جاتا ہے وہاں پہنچ کر اللہ کو سجدہ کرتا اور تسبیح و تعظیم کرتا ہے اور پھر اجازت مانگتا ہے، پھر ایک دن ایسا آئے گا کہ اسے روک لیا جائے، اس دن یہ سجدہ کر کے تسبیح و تعظیم کرے گا اور اجازت مانگے گا تو اسے کہا جائے گا ''انتظار کر'' پھر اسے دو راتوں کے برابر روک لیا جائے گا، تہجد پڑھنے والے مسلمان حیران و سرگرداں ہوں گے، آدمی اپنے پڑوسی کو آواز دے گا کہ آج رات کو کیا ہو گیا؟ میں رات کو سو کر سیر ہو گیا، نماز پڑھتے پڑھتے تھک گیا ہوں۔ ادھر سورج کو کہا جائے گا جہاں سے غروب ہوا تھا وہاں سے طلوع ہو جا، اور یہ وہ دن ہو گا جب کسی کا ایمان لانا اسے نفع نہیں دے گا''

دشمن سے لڑائی کے وقت ہجرت قبول نہیں

ابن سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تک دشمن لڑ رہا ہو ہجرت فائدہ نہیں دے گی'' (۱)

حضرت معاویہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہجرت کے دو طریقے ہیں، ایک تو یہ کہ برائی کو چھوڑ دیا جائے دوسری یہ کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف (اپنا علاقہ چھوڑ کر) ہجرت کی جائے، جب تک توبہ قبول ہوتی رہے گی ہجرت بھی باقی رہے گی۔ اور توبہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک قبول ہو گی اور جب طلوع ہو جائے گا تو ہر دل پر مہر لگا دی جائے گی اور لوگوں کے لئے عمل کافی ہو گا''

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے توبہ کے لئے مغرب سے پہلے ایک دروازہ کھولا ہے جس کی چوڑائی ستر یا چالیس گز ہے وہ دروازہ اس وقت تک بند نہ ہو گا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے''

احادیث متواترہ اور آیات قرآنیہ سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ جو شخص مغرب سے سورج طلوع ہونے کے بعد ایمان لائے یا توبہ کرے تو اس کا ایمان اور توبہ قابل قبول نہ ہوں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا قیامت کی واضح اور بڑی نشانیوں میں سے ہے، اور یہ قیامت کی ایسی نشانی ہے جو اس کے قریب تر ہونے کا پتہ دیتی ہے۔ پس اس کے ظہور کے بعد لوگوں سے قیامت کے دن والا معاملہ کیا جائے گا یعنی جس طرح قیامت کے دن کا ایمان اور توبہ نافع نہیں، اسی طرح سورج کے مغرب سے نکلنے کے بعد کا ایمان اور توبہ بھی فائدہ مند نہیں ہوں گے۔

یہ کس بات کے منتظر ہیں؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هَلْ يَنْظُرُوْنَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَآئِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِيْ بَعْضُ

(۱) مسند أحمد (۱/۱۹۲)

آيَاتِ رَبِّکَ لا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾(الانعام: ۱۵۸)

''یہ اس کے سوا اور کس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا خود تمہارا پروردگار آئے یا تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آئیں مگر جس روز تمہارے پروردگار کی نشانیاں آجائیں گی تو جو شخص پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا اس وقت اسے ایمان لانا کچھ فائدہ نہیں دے گا یا اپنے ایمان کی حالت میں نیک عمل نہیں کئے ہوں گے تو گناہوں سے توبہ کرنا مفید نہ ہوگا''

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَاسَنَا﴾(المؤمن: ۸۴، ۸۵)

''پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ ہم اللہ واحد پر ایمان لائے اور جس چیز کو اس کے ساتھ شریک بناتے تھے اس سے نامعتقد ہوئے۔ لیکن جب وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے اس وقت ان کے ایمان نے ان کو کچھ بھی فائدہ نہ دیا''

اسی طرح فرمایا:

﴿هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ﴾(الزخرف: ۶۶)

''یہ صرف اس بات کے منتظر ہیں کہ قیامت ان پر ناگہاں آموجود ہو اور ان کو خبر تک نہ ہو''

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ظاہر ہونے والی سب سے پہلی نشانی دجال کا ظہور ہوگا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوں گے، پھر یاجوج ماجوج ظاہر ہوں گے، پھر دابۃ الارض (زمین کا جانور) نکلے گا، پھر سورج مغرب سے طلوع ہوگا، اس لئے کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا تھا وہ لا چکا ہوگا اور اس کے بعد کا ایمان فائدہ مند نہ ہوگا، اور اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد نزول فرماتے ہیں تب تو روئے زمین پر کوئی بھی کافر نہ رہتا۔ کیونکہ اللہ پروردگار العزت فرماتے ہیں:

﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ﴾(النساء: ۱۵۹)

''اور کوئی اہل کتاب نہیں ہوگا مگر انکی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا''

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ان کی وفات سے پہلے تمام اہل کتاب ایمان لے آئیں گے اور اس بات کو مان لیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، عیسائیوں کو بھی پتہ چل جائے گا کہ حضرت عیسیٰ پروردگار نہیں جیسا کہ ان کا خیال تھا اور یہودیوں کو بھی علم ہو جائے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں (معاذ اللہ) ولد الزنا نہیں جیسا کہ ان کا خیال تھا۔ ان جھوٹے لوگوں پر اللہ کی طرف سے لعنت کا نزول ہو۔

☆☆☆☆

Marfat.com

قیامت سے پہلے دھویں کا نکلنا

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ o يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ o رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُوْنَ o أَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَ هُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ o ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ o إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلاً إِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ o يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ﴾ (الدخان: ۱۰. ۱۶)

''تو اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے صریح دھواں نکلے گا۔ جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ درد دینے والا عذاب ہے۔ اے پروردگار ہم سے اس عذاب کو دور کر ہم ایمان لاتے ہیں۔ اس وقت ان کو نصیحت کہاں مفید ہوگی جبکہ ان کے پاس پیغمبر آ چکے ہیں جو کھول کھول کر بیان کر دیتے تھے۔ پھر انہوں نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے کہ یہ تو بڑھا پا ہوا اور دیوانہ ہے۔ ہم تو تھوڑے دنوں عذاب ٹال دیتے ہیں مگر تم پھر کفر کرنے لگتے ہو۔ جس دن ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے تو بے شک انتقام لے کر چھوڑیں گے''

ان آیات کی تفسیر کے بارے میں ہم اپنی تفسیر ابن کثیر سورۂ دخان کے ذیل میں سیر حاصل گفتگو کر چکے ہیں۔

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے ان آیات کی تفسیر اس زبردست بھوک اور قحط سالی سے کی ہے جس میں قریش مبتلا ہوئے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے بددعا فرمائی تھی جس کی وجہ سے ان پر قحط اور بھوک کا عذاب نازل ہوا تھا۔ قحط اور بھوک کی وجہ سے ان کا یہ حال ہو گیا تھا کہ جب یہ لوگ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے تو آسمان کے درمیان ان کو دھواں دکھائی دیتا تھا۔

یہ تفسیر غریب ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے منقول نہیں ہے۔

دھواں، دس علامات قیامت میں سے ایک

حضرت حذیفہ بن اسد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم دس نشانیاں دیکھ نہ لو:

(۱) دھواں ظاہر ہونا

Marfat.com

(۲) دجّال کا ظہور

(۳) ''دابة الارض'' کا خروج

(۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

(۵) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول

(۶) یاجوج ماجوج

(۷) زمین کا مشرق کی طرف سے دھنسنا

(۸) زمین کا مغرب کی طرف سے دھنسنا

(۹) زمین کا جزیرۂ کی طرف سے دھنسنا

(۱۰) آخری نشانی یہ ہے کہ ایک آگ مشرق سے نکلے گی جو لوگوں کو ان کے محشر (جمع ہونے کی جگہ) تک لے آئے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''چھ چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے پہلے اعمال کرلو:

(۱) سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے

(۲) دجّال کی آمد سے پہلے

(۳) ''دخان'' (دھویں) کے ظہور سے پہلے

(۴) ''دابۃ الارض'' (ایک خاص جانور) کے نکلنے سے پہلے

(۵) اپنی موت سے پہلے

(۶) قیامت سے پہلے (۱)

قرآن مجید کی آیت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ دھواں ایسا ہوگا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا، اس دھویں کی جو کیفیت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے وہ یہاں مراد نہیں کہ وہ دھواں دراصل قریش کی آنکھوں کا دھوکہ تھا جو انہیں بھوک کی وجہ سے آسمان کی طرف دیکھنے سے محسوس ہوا کرتا تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ (۲)

''تو اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے صریح دھواں نکلے گا''

یعنی یہ دھواں نہایت واضح ہوگا کسی قسم کا خیال وغیرہ نہیں جو بھوک کی شدت کی وجہ سے پیدا ہوا ہو، اسی طرح فرمایا:

﴿رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ﴾ (الدخان: ۱۲)

---

(۱) سنن ابن ماجه ۲/۱۳٤۷، سنن أبي داؤد ٤/۱۷۱

(۲) الدخان: ۱۰

Marfat.com

''اے پروردگار ہم سے اس عذاب کو دور کر ہم ایمان لاتے ہیں''

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اس زمانے کے لوگ یہ دعا مانگیں گے اور اس سختی سے نجات حاصل کرنا چاہیں گے، کیونکہ وہ ایمان لا چکے ہوں گے اور ان معاملات کے انتظار میں ہوں گے جو قیامت سے پہلے وقوع پذیر ہونے ہیں، تاکہ اگر ان کے سامنے یہ واقعات پیش آئیں تو دعا کر کے نجات حاصل کر لیں۔ واللہ اعلم

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ''کندہ'' نامی جگہ پر بیٹھا ہوا حدیث بیان کرتے ہوئے کہہ رہا تھا ''قیامت کے دن دھواں آئے گا اس دھویں کی وجہ سے منافقوں کی آنکھیں اور کان بے کار ہو جائیں گے اور مومنوں کو زکام ہو جائے گا''

ہم یہ سن کر گھبرا گئے اور فوراً حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، حضرت اس وقت تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے، ہم نے ان سے اس آدمی کی بات بیان کی، وہ ہماری بات سن کر غصے سے اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا ''اے لوگو! اگر کسی کو کچھ معلوم ہے تو بتایا کرے اور جسے معلوم نہ ہو اسے صرف یہ کہنا چاہئے ''اللہ اعلم'' یعنی اللہ ہی زیادہ جاننے والے ہیں، کیونکہ کسی بات سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے ''اللہ اعلم'' کہنا بھی علم ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ﴾ (ص: ۸۶)

''اے پیغمبر! آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس کا صلہ نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں''

جب اہل قریش نے اسلام قبول کرنے میں مسلسل سستی کا مظاہرہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف بددعا فرمائی کہ اے اللہ! میری ان سات چیزوں سے مدد فرما دیجئے، جن سے حضرت یوسف علیہ السلام کی مدد فرمائی تھی، چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا کے نتیجے میں وہ شدید ترین بدحالی کا شکار ہو گئے، یہاں تک کہ مردار اور ہڈیاں کھاتے کھاتے مر گئے، اسی بھوک کی وجہ سے ان کا یہ حال ہو گیا تھا کہ ان کو بھوک کی شدت کی وجہ سے زمین و آسمان کے درمیان دھواں دکھائی دیتا تھا، اس کے بعد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا ''اے محمد! آپ تو صلہ رحمی کرنے والے ہیں اور آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ اس عذاب کو ہم سے دور فرما لے'' چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور یہ آیت پڑھی:

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُوْنَ﴾ (الدخان: ۱۰. ۱۲)

''تو اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے صریح دھواں نکلے گا۔ جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ درد دینے والا عذاب ہے۔ اے پروردگار ہم سے اس عذاب کو دور کر ہم ایمان لاتے ہیں''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی رائے جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے کے برعکس ہے، کیونکہ دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے قیامت سے پہلے دھویں کے ظہور کو دجال، یاجوج ماجوج، دابۃ الارض وغیرہ جیسی نشانیوں میں شمار کیا ہے۔

وہ آگ جو قیامت سے پہلے ظاہر ہوگی، صحیح روایات کے مطابق یہ آگ عدن کے محل سے نکلے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف لے جائے گی، جہاں یہ لوگ رات گزاریں گے تو یہ آگ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی، اور جہاں یہ لوگ تھک کر ٹھہر جائیں گے وہیں یہ

Marfat.com

آگ بھی ٹھہر جائے گی اور جو بھاگتے ہوئے لوگوں میں سے پیچھے رہ جائے گا اس کو کھا جائے گی۔

قیامت سے پہلے بجلیوں کی کثرت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قرب قیامت میں کثرت سے بجلیاں گریں گی، یہاں تک کہ ایک شخص اپنی قوم کے پاس آئے گا اور پوچھے گا کل کس پر بجلی گری؟ تو دوسرے جواب دیں گے فلاں فلاں پر بجلی گری ہے''(۱)

قیامت سے پہلے شدید بارشیں ہوں گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسی زبردست بارش نہ ہو جو کسی جگہ کو نہ چھوڑے نہ بالوں سے بنے گھر کو نہ خیموں کو۔ یعنی وہ بارش نہ کچے مکانوں کو چھوڑے گی نہ پکے مکانوں کو۔(۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کی نشانیاں ایسی ہیں جیسے کسی لڑی میں موتی پروئے ہوئے ہوں اور وہ لڑی ٹوٹ جائے تو وہ موتی پے در پے گرتے چلے جاتے ہیں۔(۳)

یعنی جس طرح لڑی ٹوٹ جانے سے موتی ایک ایک کر کے سارے گر جاتے ہیں اور بہت تیزی سے اور جلدی جلدی گرتے ہیں اسی طرح قیامت کی نشانیاں ایک کے بعد ایک مسلسل گرتی چلی جائیں گی۔

☆☆☆☆

(۱) مسند أحمد (۳/٦٤)

(۲) مسند أحمد (۱۳/۲۹۱)

(۳) مسند أحمد (۱۲/٦-۷)

Marfat.com

قربِ قیامت کی کچھ نشانیاں

اب تک ہم قیامت کی بہت سے علامات بیان کر چکے ہیں، اور اب قیامت کی کچھ ایسی نشانیاں بیان کرنے کا ارادہ ہے جو قربِ قیامت پر دلالت کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔

بلند و بالا عمارات کی تعمیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی یہ باتیں وجود میں نہ آجائیں:

لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں گے، جب تک ایک ہی دعویٰ کرنے والے دو بڑے گروہ آپس میں لڑائی نہ کرلیں، یہ بڑی زبردست خونریز جنگ ہوگی، جب تک کہ علم نہ اٹھالیا جائے، زلزلوں کی کثرت ہوجائے، وقت کی برکت ختم ہوجائے گی اور وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوگا، فتنے کثرت کے ساتھ ظاہر ہوں گے، ہرج یعنی قتل کی کثرت ہوگی، جب تک تیس کے قریب بڑے دجّال جو کہ خود کو اللہ کا رسول سمجھتے ہوں گے نہ آجائیں، مال کی اتنی کثرت نہ ہوجائے کہ صدقہ لینے والا ڈھونڈے سے نہ ملے اور ملے تو وہ کہہ دے کہ مجھے مال کی ضرورت نہیں، جب قبر کے قریب سے گزرنے والا شخص مردے کی جگہ ہونے کی تمنا کرے، سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہوجائے، اور جب مغرب سے طلوع ہوگا تو لوگ اسے دیکھ کر ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کسی ایسے نفس کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جو پہلے سے مومن نہ ہو یا اپنے ایمان میں بھلائی نہ کمائی ہو''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم بالوں کی جوتیاں پہننے والی قوم سے جنگ نہ کرلو اور جب تک تم چھوٹی ناک، لال چہرے اور چھوٹی آنکھوں والے ترکوں سے جنگ نہ لڑلو۔ گویا کہ ان کے چہرے ضرب لگی ہوئی ڈھال کی طرح ہیں'' (۱)

علم کا زوال اور جہالت کا عروج

ایک مرتبہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''کیا میں تمہیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور وہ بات میرے بعد تم سے کوئی اور بیان نہ کرے گا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے چند یہ ہیں:

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب الجهاد ٥٦، صحیح مسلم، کتاب الفتن و أشراط الساعة ٥٢، سنن ابن ماجه، کتاب الفتن ٣٦

علم اٹھالیا جائے گا، جہالت عام ہوجائے گی، زنا کا رواج ہوگا، شراب کھلم کھلا پی جائے گی، مرد کم ہوجائیں گے اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی ذمہ داری ایک مرد پر ہوگی"

دریائے فرات سے سونے کا ظہور

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دریائے فرات ایک سونے کا پہاڑ نہ ظاہر کردے جس پر لوگ قتل وقتال کریں گے سو میں سے ننانوے قتل ہوں گے اور ہر شخص امید کرے گا کہ شاید وہ کامیاب ہوجائے"

اہل عرب میں بت پرستی لوٹ آئے گی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک قبیلہ دوس کی عورتوں کی سرین ذوخصلت نامی بت کے گرد حرکت نہ کرلیں۔ ذوخصلت قبیلہ دوس کا ایک بت تھا جس کی وہ زمانہ جاہلیت میں عبادت کیا کرتے تھے" (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لات وعزیٰ کی عبادت نہ کی جائے" میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں یہ سمجھتی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تو دین ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غالب ہوگیا:

﴿هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (۲)

"وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اسے اور سب دینوں پر غالب کرے خواہ مشرکوں کو برا ہی لگے"

میری یہ بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ سب کچھ جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے عنقریب ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجیں گے اس ہوا کے اثر سے ہر وہ شخص فوت ہوجائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا، وہی لوگ باقی بچیں گے جن کا بھلائی کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا، تو وہ واپس اپنے آباء واجداد کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے"

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کی پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانک کر لے جائے گی"

لونڈی اپنے آقا کو جنے گی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن لوگوں میں موجود تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اور ایمان کے

(۱) مسند أحمد، رقم:۷۶۶۳

(۲) الصف: ۹

بارے میں آپ ﷺ سے سوال پوچھا۔ پھر پوچھا کہ یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((ما المسئول عنها بأعلم من السائل))

''جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اس بارے میں سائل سے زیادہ نہیں جانتا''

لیکن میں تمہیں اس کی نشانیاں بتاتا ہوں، جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی، ننگے پیر ننگے بدن گھومنے پھرنے والے، بکریاں چرانے والے لوگوں کے سردار ہوں گے، یہ قیامت کی نشانیاں ہیں۔ اور یاد رکھو پانچ باتیں ایسی ہیں جن کو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی:

﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ (لقمان: ۳۴)

''اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور ہی حاملہ کے پیٹ کی چیز کو جانتا ہے کہ نر ہے یا مادہ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی۔ بے شک اللہ ہی جاننے والا اور خبردار ہے''

پھر وہ شخص وہاں سے چلا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کو واپس بلا لاؤ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دوڑے لیکن وہ کہیں دکھائی نہ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ جبرئیل تھے لوگوں کو دین کے معاملات سکھانے آئے تھے۔

اس حدیث میں آپ ﷺ نے قیامت کی ایک نشانی یہ بیان فرمائی کہ لونڈی اپنے آقا کو جنے گی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آخری زمانے میں یہ باندیاں ہی عظمت وحشمت کا نشان ہوں گی، لہٰذا باندی صرف کسی بڑے آدمی کے پاس ہوگی کسی عام آدمی کو باندی رکھنے کی دسترس نہ ہوگی، چنانچہ اسی لئے اس کے ساتھ ہی فرمایا ''اور تو دیکھے گا ننگے پیر اور ننگے بدن رہنے والے بڑی آبادیاں بنا کر رہیں گے'' یعنی لوگوں کے سردار وہ لوگ ہوں گے جن کے پاس بے انتہا دولت اور عیش وعشرت کا سامان ہو، انہیں سوائے اونچی اونچی عمارتیں بنانے کے اور کوئی دھن نہ ہوگی۔

کمینے لوگ سردار اور حکمران ہوں گے

قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ دنیا ایسے لوگوں کو حاصل ہو جائے گی جو عمدہ اخلاق اور دین داری سے تہی دامن ہوں گے، نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب دنیا میں سب سے زیادہ عیش وآرام حاصل کرنے والا وہ شخص نہ ہو جائے جو خود بھی کمینہ ہے اور اس کا باپ بھی کمینہ تھا''

معاملات نااہلوں کے سپرد ہو جائیں گے

قیامت کی علامت میں سے یہ بھی ہے کہ کسی کام کو نااہل کے سپرد کر دیا جائے، نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے ''جب کوئی کام کسی ایسے شخص کے سپرد کر دیا جائے جو اس کا اہل نہ تھا تو قیامت کا انتظار کرو''

Marfat.com

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ہر قبیلہ اپنے بدترین آدمی کو اپنا سردار نہ بنانے لگے''

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''میں علم کی طلب میں کوفہ پہنچا، وہاں اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ موجود تھے، میں نے عرض کی اے ابوعبدالرحمٰن! کیا قیامت کی علامات کے بارے میں آپ کچھ جانتے ہیں؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ بیٹا ماں باپ کا نافرمان ہوگا، بے محل اور بے موقع بارشیں ہوں گی، رازوں کی حفاظت نہ ہوگی بلکہ راز فاش ہوا کریں گے، جھوٹے آدمی کی تصدیق کی جائے گی اور اس کی بات کو سچا سمجھا جانے لگے گا، خائن کے پاس امانتیں رکھوائی جائیں گی، امانت دار خیانت کرنے لگیں گے، ہر قبیلہ اپنے منافق آدمی کو سردار بنائے گا، بازار فساق وفجار سے بھرا پڑا ہوگا، محرابوں کو سجایا جانے لگے گا، دل خراب ہو جائیں گے، مرد مردوں پر گزارا کریں گے اور عورتیں عورتوں پر کفایت کریں گی، فتنہ ظاہر ہوگا، سود کھایا جائے گا، خزانے اور آلات موسیقی ظاہر ہو جائیں گے، شراب پی جانے لگے گی، کثرت سے شرطیں لگنے لگیں گی، لوگوں کی برائیاں بیان کرنے والے اور غیبت کرنے والے بہت ہو جائیں گے''

خیانت عام ہو جائے گی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا ''یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب امانت کو ضائع کئے جانے لگے گا تو قیامت کا انتظار کرو''

اس نے دوبارہ عرض کیا ''یارسول اللہ! امانت کیسے ضائع ہوگی؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''جب کسی کام کو کسی ایسے آدمی کے سپرد کر دیا جائے جو اس کا اہل نہ تھا تو قیامت کا انتظار کرو''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے قریبی دنوں میں قتل بہت ہوگا، علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت ظاہر ہو جائے گی''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک یہ حال نہ ہو جائے کہ ایک شخص اپنے گھر سے نکلے گا تو واپس آنے کے بعد اس کے جوتے کا تسمہ یا اس کا گوڑا (سوط) یا اس کا عصا اسے بتائے گا کہ تیری غیر موجودگی میں تیرے گھر والوں نے کیا کیا ہے''

اسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک درندے انسانوں سے باتیں نہ کرنے لگیں، جب تک انسان کے کوڑے کی گرہ اس سے بات نہ کرے، جب تک انسان کے جوتے کا تسمہ اس سے بات نہ کرے، اور جب تک اس کی ران اس کو نہ بتا دے کہ تیری غیر

Marfat.com

موجودگی میں تیرے گھر والوں نے کیا کیا ہے''(۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''قیامت اس وقت قائم ہوگی جب بارش کو روک لیا جائے، زمین اپنی پیداوار بند کردے اور پچاس عورتوں کا نگران ایک ہی مرد ہو۔ عورت ایک مرد کے پاس سے گزرے گی تو وہ اس کو دیکھ کر کہے گا کہ وہ اس عورت کا شوہر ہوا کرتا تھا''(۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت قائم ہوگی جب ہم سے علم اٹھالیا جائے گا، جہالت ظاہر ہوگی، مرد کم ہوجائیں گے عورتیں زیادہ ہوجائیں گی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک ہی مرد ہوگا''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اس وقت تشریف لائے جب دوپہر کے وقت سورج زائل ہوگیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا فرمائی، سلام پھیرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور قیامت کا تذکرہ فرمانے لگے اور یہ بھی فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑے بڑے واقعات ہوں گے۔

وقت سے برکت ختم ہوجائے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت سے پہلے وقت کی برکت اٹھالی جائے گی، سال اتنی جلدی گزرے گا جیسے مہینہ، اور پورا ہفتہ ایسے گزرے گا جیسے ایک دن، اور دن اتنی جلدی گزر جائے گا جیسے ایک گھنٹہ اور گھنٹہ اتنی جلدی گزرے گا جیسے کوئی معمولی سی چیز فوراً جل جاتی ہے''

گفتگو کا حق حقیر لوگوں کے پاس ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت سے پہلے چند سال ایسے ہوں گے جن میں دھوکہ عام ہوگا، جھوٹے آدمی کی تصدیق کی جائے گی اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا، جسے لوگ امانت دار سمجھتے ہیں وہ خائن ہوگا اور امانتیں خیانت دار لوگوں کے پاس رکھوائی جائیں گی، گفتگو کا حق اور نمائندگی معمولی اور حقیر لوگوں کے پاس آجائے گی''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ بکریاں چرانے والوں کو لوگوں کا سردار بنا ہوا دیکھا جائے گا اور تو یہ بھی دیکھے گا کہ ننگے پیر اور ننگے بدن بھوکے رہنے والے اپنی عمارتوں پر فخر کریں گے اور لونڈی اپنی مالکن یا مالک کو جنے گی''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک سینگوں والی

---

(۱) علماء کے نزدیک ان احادیث کا معنی یہ ہے کہ رازوں کی حفاظت نہ ہوگی، لوگ ایک دوسرے کے عیوب جاننے کی تاک میں رہیں گے، اور باہمی اعتماد اٹھ جائے۔ البتہ بعض حضرات نے ان احادیث کو جدید سائنسی ذرائع جاسوسی کے ساتھ بھی جوڑا ہے کہ ایسے باریک اور چھوٹے خفیہ آلات تیار کرلئے گئے ہیں جو انسان کو پل پل کی خفیہ خبریں دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

(۲) مسند أحمد (۳/۲۸)

Marfat.com

بکری سے بغیر سینگوں والی پیدا نہ ہو" (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قیامت کے نزدیک علم کم ہو جائے گا، شور شرابہ رہ جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے اور "ہرج" زیادہ ہو جائے گا" کسی نے پوچھا "یا رسول اللہ! "ہرج" کیا ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہرج قتل ہے، ہرج قتل ہے" (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم لوگوں میں مال کی کثرت نہ ہو جائے اور کثرت بھی اتنی کہ صاحب مال تلاش کرے گا کہ کوئی ہے جو اس کے مال کا صدقہ (زکوٰۃ) قبول کرے؟ اور اسی طرح قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک علم کو اٹھا نہ لیا جائے، وقت سے برکت ختم نہ ہو جائے، فتنہ عام نہ ہو جائے اور "ہرج" ہوگا" کسی نے عرض کیا کہ ہرج کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قتل، قتل"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ایک ہی دعویٰ کرنے والے دو بڑے گروہ آپس میں لڑائی نہ کر لیں، یہ بڑی زبردست خونریز جنگ ہوگی"

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تیس کے قریب بڑے دجّال جو کہ خود کو اللہ کا رسول سمجھتے ہوں گے نہ آ جائیں"

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہو جائے، اور جب مغرب سے طلوع ہوگا تو لوگ اسے دیکھ کر ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کسی ایسے نفس کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جو پہلے سے مومن نہ ہو یا اپنے ایمان میں بھلائی نہ کمائی ہو"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، یہ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک اس میں خسف (دھنسنا) اور قذف (جھوٹی تہمت) اور مسخ (چہروں کا بگڑ جانا) نہ ہو"

کسی نے سوال کیا "یا رسول اللہ! یہ کب ہوگا"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب تم عورتوں کو شرمگاہ کی ہوس پوری کرنے میں مصروف دیکھو، گانے بجانے والیاں زیادہ ہو جائیں، جھوٹی گواہی عام ہو جائے، مرد مردوں سے اپنی خواہش پوری کرنے لگیں اور عورتیں عورتوں سے"

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ عقل غائب ہو جائے (یعنی نفس پرستی عام ہو جائے) اور دانائی کم ہو جائے"

طارق بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہا کہ جماعت کھڑی ہو گئی ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور ہم بھی مسجد کی طرف روانہ ہوئے۔ جب مسجد

---

(۱) غالباً اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ بے راہ روی کی کثرت ہوگی اور نسب مشکوک ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم

(۲) صحیح البخاری، کتاب الفتن ۹۲

Marfat.com

میں پہنچے تو دیکھا کہ لوگ مسجد کے اگلے حصے میں رکوع کی حالت میں ہیں، یہ دیکھ کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور رکوع کیا، ہم نے بھی تکبیر کہی اور رکوع کیا، پھر انہوں نے سجدہ کیا تو ہم نے بھی سجدہ کیا، انہوں نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیرا۔ ہم نے سب کچھ ویسے ہی کیا جیسے انہوں نے کیا تھا، اتنے میں ایک شخص تیزی سے گزرا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے ہوئے کہا ''اے ابوعبدالرحمٰن! آپ پر سلامتی ہو'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((صدق الله وبلغ رسوله))

''اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچا دیا''

نماز سے فارغ ہو کر ہم واپس آئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں کے پاس تشریف لے گئے اور ہم بیٹھ گئے اور آپس میں باتیں کرنے لگے کہ تم نے سنا تھا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو سلام کا جواب کس طرح دیا تھا؟

((صدق الله وبلغ رسوله))

''اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچا دیا''

تم میں سے کون اس بارے میں حضرت رضی اللہ عنہ سے سوال پوچھے گا؟ طارق نے کہا میں پوچھوں گا، چنانچہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو طارق نے سوال پوچھا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا ''قیامت سے پہلے صرف خاص لوگوں کو سلام کیا جائے گا (جیسا کہ اس شخص نے کیا تھا) تجارت اتنی پھیل جائے گی کہ عورت اپنے شوہر کی معاون ہوگی، قطع رحمی کی جائے گی، جھوٹی گواہی عام ہوگی، سچی گواہی کو چھپایا جائے گا اور جہالت عام ہو جائے گی''

قیامت سے پہلے لوگوں کی حالت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک اللہ زمین سے اپنا دین نہ اٹھا لے، چنانچہ اس کے بعد زمین پر صرف کمینے لوگ باقی رہ جائیں گے جو کسی نیکی کو نہ جانتے ہوں گے اور نہ کسی برائی سے پیچھے ہٹیں گے''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بعض بیانات جادو اثر ہوتے ہیں، بدترین لوگ وہ ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی، یہ وہ لوگ ہوں گے وہ جو قبروں پر سجدے کریں گے''

قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی'' (۱)

احادیث میں یہ بات گزر چکی ہے کہ قیامت سے پہلے مرد کم اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک ہی مرد ہوگا جوان سب کی کفالت کرے گا اور وہ لوگ گلی کوچوں میں اس طرح زنا کیا کریں گے جیسے جانور کرتے ہیں۔

() مسند أحمد (۱/۳۹٤)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دنیا میں ''لا الہ الا اللہ'' کہا جائے گا''

بعض روایت میں یہ الفاظ ہیں ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب زمین میں ''اللہ اللہ'' کہا جائے گا''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ایسے کسی شخص پر قیامت نہیں آئے گی جو ''اللہ اللہ'' کہتا ہوگا''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک زمین پر ''اللہ اللہ'' کہا جاتا رہے''

مذکورہ احادیث جن میں اس بات کا ذکر ہے کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک زمین پر ایک بھی شخص اللہ اللہ کہنے والا موجود ہے، اس کے دو معنی بیان کئے گئے ہیں:

(۱) ایک معنی تو یہ ہے کہ کسی گناہ کو ہوتے ہوئے دیکھ کر کوئی شخص اس سے منع نہ کرے گا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ بات گزری ہے کہ زمین میں گرد و غبار کی طرح معمولی لوگ رہ جائیں گے جو کسی گناہ سے پرہیز نہ کریں گے اور نہ کسی نیکی کا حکم کریں گے۔

(۲) حدیث کا دوسرا معنی یہ ہے کہ زمین پر کوئی اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیتا ہوگا، نہ ہی کوئی اللہ کا نام جانتا ہوگا، یہ اس وقت ہوگا جب زمانے میں فساد برپا ہوگا اور نوع انسانی تباہ ہو چکی ہوگی، کفر، فسق و فجور اور نافرمانی بڑھ جائے گی، جیسے کہ حدیث میں ہے کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک زمین پر لا الہ الا اللہ کہا جاتا رہے۔

حدیث میں یہ بات گزر چکی ہے کہ ایک بوڑھا آدمی کہے گا ''میں نے لوگوں کو ''لا الہ الا اللہ'' کہتے دیکھا ہے، پھر ان کا معاملہ آپس میں مشتبہ ہو جائے گا اور حال برا ہو جائے گا، یہاں تک کہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا ذکر ترک کر دیا جائے گا بلکہ بھلا دیا جائے گا، چنانچہ دنیا میں کوئی بھی اللہ کو نہ جانتا ہوگا، یہی لوگ بدترین ہوں گے اور انہی کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ ''قیامت بدترین لوگوں پر ہی آئے گی''

دوسرے الفاظ میں یہ روایت اس طرح ہے کہ ''بدترین لوگ وہ ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''لوگوں میں بخل زیادہ ہوتا جائے گا، زمانے کی سختی بڑھتی جائے گی اور قیامت بدترین لوگوں پر ہی آئے گی''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا ''اے عائشہ! آپ کی قوم سب سے پہلے مجھ سے ملے گی''

جب آپ تشریف فرما ہوئے تو میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، آپ نے آتے ہی ایسی بات ارشاد فرمائی ہے جس سے میں گھبرا گئی ہوں''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ''وہ کیا بات ہے؟''

Marfat.com

میں نے عرض کیا ''آپ کا خیال ہے کہ میری قوم بہت جلد آپ سے ملنے والی ہے''

آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں، یہ بات یونہی ہے''

میں نے عرض کیا ''وہ کس بارے میں؟''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ان کی امیدیں بڑھ جائیں گی''

میں نے دوبارہ عرض کیا ''اس کے بعد لوگوں کا کیا حال ہوگا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''لوگوں کا یہ حال ہوگا کہ طاقتور کمزور کو کھانے لگیں گے، یہاں تک کہ ان پر قیامت قائم ہوگی''

☆☆☆☆

Marfat.com

کیا قیامت دور ہے؟

قربِ قیامت کی مثال، دو انگلیوں کے ملانے سے

ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ولید بن عبدالملک کے پاس تشریف لائے، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے قیامت کے بارے میں کیا سنا ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ بھیجا گیا ہے'' یعنی جس طرح شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی آپس میں ملی ہوئی ہیں ان کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان بھی کوئی فاصلہ نہیں۔(۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا، اللہ کی تعریف اور ایسی حمد وثناء بیان کی جس کا وہ مستحق ہے، پھر فرمایا:

''امابعد سب سے سچی بات اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین ہدایت (راستہ) محمد ﷺ کی ہدایت ہے اور بدترین چیزیں وہ ہیں جو دین میں نئی ایجاد کی جائیں اور ہر بدعت گمراہی ہے''

پھر آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور غصے کا اظہار ہونے لگا اور بلند آواز سے فرمایا جیسے کسی لشکر سے ڈرا رہے ہوں:

''قیامت تمہارے پاس آ پہنچی، مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا''

یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ساتھ ملایا۔ اور یہ بھی فرمایا ''ہو سکتا ہے کسی صبح میں قیامت آجائے یا کسی رات میں آجائے''

یہ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

قربِ قیامت کی مثال، عصر سے مغرب تک کے وقت سے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ منبر پر کھڑے تھے اور فرما

(۱) علماء نے اس حدیث سے ختم نبوت پر بھی استدلال کیا ہے کہ جس طرح ان دو انگلیوں کے درمیان کوئی تیسری انگلی نہیں اسی طرح حضور ﷺ اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں۔

Marfat.com

رہے تھے:

''تم سے پہلے جو امتیں گزر چکی ہیں ان کی نسبت تمہارا وقت صرف اتنا رہ گیا ہے جتنا عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے کا وقت ہوتا ہے۔ اہل توراۃ کو توراۃ دی گئی اور انہوں نے اس پر عمل شروع کیا اور جب دوپہر ہوگئی تو عاجز ہوگئے، تو ان کو بدلے میں ایک قیراط دیدیا گیا، پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی انہوں نے عصر کی نماز تک اس پر عمل کیا ان کو بھی ایک قیراط دے دیا گیا، پھر تمہیں قرآن دیا اور تم نے سورج غروب ہونے تک اس پر عمل کیا اور تمہیں دو قیراط دیئے گئے، تو اہل توراۃ وانجیل کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار! ان لوگوں نے ہم سے کم کام کیا ہے اور ان کو پھر بھی ہم سے زیادہ اجر دیا گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ کیا میں نے تمہارے اجر میں سے کچھ کم کیا ہے؟ بولے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''فذاک فضلی أولیه من أشاء''

''یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں عطا کروں''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''گزشتہ امتوں کی نسبت تمہارا مقررہ وقت اتنا باقی رہ گیا ہے جتنا عصر کی نماز اور غروبِ آفتاب میں ہوتا ہے''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور سورج عصر کے بعد مکہ کی ''قعیقعان'' نامی پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ چکا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا ''گزشتہ امتوں کے مقابلے میں اس امت کی عمر صرف اتنی باقی رہ گئی ہے کہ جتنا وقت دن ختم ہونے میں باقی ہے''

مطلب بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عرفات میں کھڑے تھے، انہوں نے سورج کی طرف دیکھا تو ڈھال کی مانند مغرب میں غروب ہو رہا تھا، یہ دیکھ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بہت زیادہ رونے لگے، ان کے پاس موجود ایک شخص نے عرض کیا ''اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کئی مرتبہ میرے ساتھ ٹھہرے ہیں لیکن پہلے تو آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا؟'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ''لوگو! دنیا کی عمر گزشتہ وقت کے مقابلے میں صرف اتنی رہ گئی ہے جتنا وقت آج کا دن ختم ہونے میں باقی ہے''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''غور سے سنو! تم سے پہلی امتوں کی نسبت اس امت کی عمر صرف اتنی باقی رہ گئی ہے جتنا وقت عصر کی نماز اور سورج غروب کے درمیان ہوتا ہے''

مذکورہ تمام روایات سے یہ بات تو معلوم ہوتی ہے کہ گذشتہ زمانے کے مقابلے میں آنے والے زمانے کی مقدار کم ہے لیکن باقی ماندہ مقدار کتنی ہے یہ کسی روایت سے معلوم نہیں ہوسکی۔ اسی طرح قیامت کے وقت کی تعیین کے بارے میں بھی کوئی صحیح حدیث نہیں ملتی، بلکہ بہت سی احادیث اور آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ علم مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔

Marfat.com

''سوسال بعد روئے زمین پر موجود کوئی شخص باقی نہ رہے گا''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں عشاء کی نماز ادا فرمائی، سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے ''تم آج کی رات کو دیکھ رہے ہو؟ آج جتنے لوگ بھی اس دنیا میں زندہ ہیں سوسال بعد ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہے گا''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ جناب نبی کریم ﷺ کی اس بات کے بارے میں مختلف باتیں کرنے لگے، حالانکہ آپ ﷺ نے تو صرف یہ فرمایا تھا کہ جو کوئی بھی آج اس دنیا میں موجود ہے سوسال کے بعد نہیں رہے گا یعنی اس صدی کے اختتام تک آج کل کے تمام لوگ وفات پا چکے ہوں گے۔

اس حدیث کی یہ تشریح جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کی ہے، دیگر تمام تشریحات سے زیادہ قابل توجہ ہے کہ آپ ﷺ یہ کہنا چاہتے تھے کہ یہ صدی ختم ہو جائے گی اور آج سے سوسال کی انتہاء یعنی صدی کے اختتام تک کوئی باقی نہ رہے گا۔

اس بارے میں اہل علم و دانش کا اختلاف ہے کہ حدیث مبارکہ میں ذکر کردہ صدی سے مراد آپ ﷺ کے زمانے کی مخصوص صدی ہے یا اس سے مراد ہر آنے والی صدی ہے۔

زیادہ بہتر رائے یہی ہے کہ اس سے مراد اس زمانے کے ساتھ مخصوص صدی ہو کیونکہ ایسے بہت سے لوگوں کو دیکھا گیا ہے جن کی عمریں سوسال سے زائد ہوئیں، تاریخ کی اصطلاح میں ایسے حضرات کو ''معمرین'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے وصال سے ایک مہینہ پہلے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''تم مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہو، حالانکہ اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس وقت ایک بھی ایسا شخص موجود نہیں جو سوسال تک زندہ رہے گا''

قیامت کو دور مت سمجھو!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، عرب دیہاتی جب نبی کریم ﷺ کے پاس آتے تو قیامت کے بارے میں سوالات پوچھتے، ایک مرتبہ انہوں نے نبی پاک ﷺ سے قیامت کے بارے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے ایک لڑکے کو دیکھا اور فرمایا کہ ''یہ لڑکا بڑھاپے کو نہ پہنچے گا کہ تمہاری قیامت قائم ہو جائے گی''(۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کیا ''یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟'' جب اس شخص نے سوال کیا تھا تو آپ کے پاس انصار کا ایک لڑکا کھڑا تھا اس کا نام بھی محمد تھا، آپ ﷺ نے اس نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو بہت ممکن ہے اس کے بڑھاپے سے پہلے قیامت آ جائے''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ یہ سوال سن کر

(۱) صحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، رقم:۵۲

Marfat.com

آپ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر اپنے سامنے کھڑے ہوئے قبیلہ ازدشنوءۃ کے ایک نوجوان کو دیکھتے ہوئے فرمایا ''اس نوجوان کی عمر بڑھاپے تک پہنچنے سے پہلے قیامت آجائے گی''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان دنوں وہ نوجوان میرا دوست اور ہم عمر تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا لڑکا سامنے سے گزرا وہ میرا ہم عمر اور دوست بھی تھا، اس کو دیکھ کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر یہ کچھ عرصہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے قیامت آجائے گی''

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں سوال ایک سے زائد مرتبہ کیا گیا۔ واضح رہے کہ ان روایات میں قیامت کے وقت کی تحدید مراد نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ آج بڑی عمروں کو پہنچ چکے ہیں، اس لڑکے بوڑھا ہونے سے پہلے وہ مرجائیں گے، جو شخص مرجائے وہ آخرت کے حکم میں داخل ہوجاتا ہے۔ اس بات کی تائید حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے جو ابھی گزری، جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ''تم مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہو، حالانکہ اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس وقت ایک بھی ایسا شخص موجود نہیں جو سو سال تک زندہ رہے گا''

اس کی تائید ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی ہوتی ہے وہ فرماتی ہیں:

((قامت علیکم ساعتکم))

''تم پر قیامت آگئی''

مرنے والے کی قیامت قائم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عالم برزخ عالم قیامت سے قریب ہے اور دنیا بھی اسی میں سے ہے، جب دنیا کی مقررہ مدت پوری ہوجائے گی تو اللہ تعالیٰ قیام قیامت کا حکم فرمادیں گے، لہٰذا پہلی امتیں اور بعد والی امتیں سب جمع ہوجائیں گی، جن کو ایک مقررہ دن میں جمع ہونا تھا۔

☆☆☆☆

Marfat.com

قربِ قیامت، آیات قرآنیہ کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ﴾(الانبیاء: ۱)

''لوگوں کا حسابِ اعمال کا وقت نزدیک آپہنچا ہے اور وہ غفلت میں پڑے اس سے منہ پھیر رہے ہیں''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿أَتٰى أَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ﴾(النحل: ۱)

''اللہ کا حکم یعنی عذاب گویا آ ہی پہنچا تو کافرو اس کے لئے جلدی مت کرو''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْباً﴾(الأحزاب: ۶۳)

''لوگ تم سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں کہ کب آئے گی۔ کہہ دو کہ اس کا علم اللہ ہی کو ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم ہے شاید قیامت قریب ہی آ گئی ہو''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ o لِّلْكَافِرِيْنَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ o مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ o تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ o فَاصْبِرْ صَبْراً جَمِيْلاً o إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيْداً o وَنَرَاهُ قَرِيْباً o يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ o وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ o وَلَا يَسْأَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْماً o يُبَصَّرُوْنَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ﴾(المعارج: ۱. ۱۱)

''ایک طلب کرنے والے نے عذاب طلب کیا جو نازل ہو کر رہے گا، یعنی کافروں پر اور کوئی اس کو ٹال نہ سکے گا۔ اور وہ اللہ صاحب درجات کی طرف سے نازل ہوگا جس کی طرف روح الامین اور فرشتے چڑھتے ہیں اور اس روز نازل ہوگا جس کا اندازہ پچاس ہزار برس کا ہوگا۔ تو تم کافروں کی باتوں کو حوصلے کے ساتھ برداشت کرتے رہو۔ وہ

ان لوگوں کی نگاہ میں دور ہے اور ہماری نظر میں قریب۔ جس دن آسمان ایسا ہو جائے گا جیسا پگھلا ہوا تانبا۔ اور پہاڑ ایسے جیسے دھنکی ہوئی رنگین اون۔ اور کوئی دوست کسی دوست کا پرساں نہ ہوگا۔ حالانکہ ایک دوسرے کو سامنے دیکھ رہے ہوں گے۔ اس روز گناہ گار خواہش کرے گا کہ کسی طرح اس دن کے عذاب کے بدلے میں سب کچھ دے دے یعنی اپنے بیٹے"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ (القمر: ۱)

"قیامت قریب آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ﴾ (یونس: ۴۵)

"اور جس دن اللہ ان کو جمع کرے گا تو وہ دنیا کی نسبت ایسا خیال کریں گے کہ گویا وہاں گھڑی بھر دن سے زیادہ رہے ہی نہیں تھے اور آپس میں ایک دوسرے کو شناخت بھی کریں گے جن لوگوں نے اللہ کے روبرو حاضر ہونے کو جھٹلایا وہ خسارے میں پڑ گئے اور راہ یاب نہ ہوئے"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۝ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا وَالَّذِيْنَ آمَنُوا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا وَيَعْلَمُوْنَ أَنَّهَا الْحَقُّ أَلَا إِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلَالٍ بَعِيْدٍ﴾ (الشوریٰ: ۱۷، ۱۸)

"اللہ ہی تو ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی اور عدل وانصاف کی ترازو۔ اور تم کو کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی آ پہنچی ہو۔ جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کے لئے جلدی کر رہے ہیں۔ اور جو مومن ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔ دیکھو جو لوگ قیامت میں جھگڑتے ہیں وہ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝ يَتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ إِنْ لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا﴾ (طٰہٰ: ۱۰۲، ۱۰۳)

"جس روز صور پھونکا جائے گا اور ہم گناہ گاروں کو اکٹھا کریں گے اور ان کی آنکھیں نیلی نیلی ہوں گی، تو وہ آپس میں آہستہ آہستہ کہیں گے کہ تم دنیا میں صرف دس ہی دن رہے ہو"

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ○ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْماً أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ ○ قَالَ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلاً لَّوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثاً وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ﴾ (المؤمنون: ۱۱۲.۱۱۵)

''اللہ پوچھے گا کہ تم زمین میں کتنے برس رہے؟ وہ کہیں گے کہ ہم ایک روز یا ایک روز سے بھی کم رہے تھے شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجئے۔ اللہ فرمائے گا کہ وہاں تم بہت ہی کم رہے۔ کاش تم جانتے ہوتے۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الاعراف: ۱۸۷)

''یہ لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کے واقع ہونے کا وقت کب ہے۔ کہہ دو اس کا علم تو میرے پروردگار ہی کو ہے۔ وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کر دے گا۔ وہ آسمانوں اور زمین میں ایک بھاری بات ہوگی اور ناگہاں تم پر آجائے گی۔ یہ تم سے اس طرح دریافت کرتے ہیں کہ گویا تم اس سے بخوبی واقف ہو۔ کہو کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ○ فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا ○ إِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا﴾ (النازعات: ۴۲.۴۴)

''اے پیغمبر! لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ سو تم اس کے ذکر سے کس فکر میں ہو؟ اس کا منتہا یعنی واقع ہونے کا وقت تمہارے پروردگار ہی کو معلوم ہے''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَى ○ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَى﴾ (طٰہٰ: ۱۵، ۱۶)

''قیامت یقیناً آنے والی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کے وقت کو پوشیدہ رکھوں تاکہ ہر شخص جو کوشش کرے اس کا بدلہ پائے۔ تو جو شخص اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہش کے پیچھے چلتا ہے کہیں تم اس کے یقین سے روک نہ دے تو اس صورت میں تم ہلاک ہو جاؤ''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ٥ بَلِ ادَّارَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا بَلْ هُم مِّنْهَا عَمُوْنَ﴾ (النمل: ٦٥، ٦٦)

''کہہ دو کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کب زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم منتہی ہو چکا ہے بلکہ وہ اس سے شک میں ہیں بلکہ اس سے اندھے ہو رہے ہیں''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾ (لقمان: ٣٤)

''اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی حاملہ کے پیٹ کی چیز کو جانتا ہے کہ نر ہے یا مادہ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی۔ بے شک اللہ ہی جاننے والا اور خبردار ہے''

یہی وجہ ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نے ایک دیہاتی کی شکل میں آ کر آپ ﷺ سے اسلام، ایمان اور پھر احسان کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے ان تمام باتوں کا جواب دیا۔ پھر انہوں نے قیامت کے بارے میں عرض کیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ ﷺ نے جواب دیا:

((ما المسئول عنها بأعلم من السائل))

''جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اس بارے میں سائل سے زیادہ نہیں جانتا''

یعنی قیامت کے معاملے میں سوال کرنے والے اور جواب دینے والے کا علم برابر ہے۔ دونوں کو اس بات کا علم نہیں کہ قیامت کب آئے گی۔

علاماتِ قیامت، قرآن مجید میں

آپ ﷺ نے فرمایا ''پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں، پھر آپ ﷺ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی:

﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ (لقمان: ٣٤)

''اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿وَيَسْتَنبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ﴾(یونس: ۵۳)

''اور تم سے دریافت کرتے ہیں کہ آیا یہ سچ ہے۔ کہہ دو ہاں اللہ کی قسم سچ ہے اور تم بھاگ کر اللہ کو عاجز نہیں کر سکو گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ قُلْ بَلَى وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ○ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ○ وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ﴾(سبا: ۳. ۵)

''اور کافر کہتے ہیں کہ قیامت کی گھڑی ہم پر نہیں آئے گی۔ کہہ دو کہ کیوں نہیں آئے گی میرے پروردگار کی قسم وہ تم پر ضرور آکر رہے گی وہ پروردگار غیب کا جاننے والا ہے۔ ذرہ بھر چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور کوئی چیز اس سے چھوٹی یا بڑی نہیں مگر کتاب روشن میں لکھی ہوئی ہے۔ اس لئے کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو بدلہ دے۔ یہی ہیں جن کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں میں کوشش کی کہ ہمیں ہرا دیں ان کے لئے سخت درد دینے والے عذاب کی سزا ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن لَّن يُبْعَثُوا قُلْ بَلَى وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ﴾(التغابن: ۷)

''جو لوگ کافر ہیں ان کا اعتقاد ہے کہ وہ دوبارہ ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے۔ کہہ دو کہ ہاں ہاں میرے پروردگار کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو جو کام تم کرتے رہے ہو وہ تمہیں بتائے جائیں گے اور یہ بات اللہ کو آسان ہے''

یہ تین آیات ایسی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ لوگوں کے سامنے اللہ کی قسم کھائیں، ایسی کوئی چوتھی آیات قرآن مجید میں نہیں ملتی۔

البتہ ان آیات کے مضامین پر بہت سی آیات مشتمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَن يَمُوتُ بَلَى وَعْداً عَلَيْهِ حَقّاً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ○ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَن نَّقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ﴾ (النحل: ۳۸. ۴۰)

''اور یہ اللہ کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے اللہ اسے قیامت کے دن قبر سے نہیں اٹھائے گا۔ ہرگز نہیں یہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اس کا پورا کرنا اسے ضرور ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ تاکہ جن باتوں میں یہ

Marfat.com

اختلاف کرتے ہیں وہ ان پر ظاہر کردے اور اس لئے کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے۔ جب ہم کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو ہماری بات یہی ہے کہ اس کو کہہ دیتے ہیں کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿مَّا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ﴾(لقمان: ۲۸)

"اللہ کو تمہارا پیدا کرنا اور جلا اٹھنا ایک شخص کے پیدا کرنے اور جلا اٹھنے کی طرح ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ○ إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ﴾(المؤمن: ۵۷. ۵۹)

"آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے کی نسبت بڑا کام ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں اور نہ ایمان لانے والے نیکوکار اور نہ بدکار برابر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تم بہت کم غور کرتے ہو۔ قیامت آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں رکھتے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿أَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَآءُ بَنَاهَا ○ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا ○ وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا ○ وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحَاهَا ○ أَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعَاهَا ○ وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا ○ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ﴾(النازعات: ۲۷. ۳۳)

"بھلا تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ اسی نے اس کو بنایا۔ اس کی چھت کو اونچا کیا پھر اسے برابر کر دیا۔ اور اسی نے رات تاریک بنائی اور دن کو دھوپ نکالی۔ اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا۔ اسی نے اس میں سے اس کا پانی نکالا اور چارا اگایا۔ اور اس پر پہاڑوں کا بوجھ رکھ دیا۔ یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کے لئے کیا"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا مَّأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا ○ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُم بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا وَقَالُوا أَئِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرُفَاتًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا﴾(بنی إسرائیل: ۹۷، ۹۸)

"اور ہم ان کو قیامت کے دن اوندھے منہ، اندھے، گونگے اور بہرے بنا کر اٹھائیں گے۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ

Marfat.com

ہے۔ جب اس کی آگ بجھنے کو ہوگی تو ہم ان کو عذاب دینے کے لئے اور بھڑکا دیں گے۔ یہ ان کی سزا ہے اس لئے کہ وہ ہماری آیتوں سے کفر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب ہم مر کر بوسیدہ ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ازسرِ نو پیدا کیے جائیں گے؟''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ قَادِرٌ عَلٰى أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلاً لَّا رَيْبَ فِيْهِ فَأَبَى الظَّالِمُوْنَ إِلَّا كُفُوْراً﴾ (الاسراء: ۹۹)

''کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اس بات پر قادر ہے کہ ان جیسے لوگ پیدا کر دے اور اس نے ان کے لئے ایک وقت مقرر کر دیا ہے جس میں کچھ بھی شک ہیں۔ تو ظالموں نے انکار کرنے کے سوا اسے قبول نہ کیا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿أَوَلَيْسَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُم بَلَى وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيْمُ ○ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئاً أَنْ يَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ ○ فَسُبْحَانَ الَّذِىْ بِيَدِهِ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَىْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (یٰس: ۸۱. ۸۳)

''بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ان کو پھر ویسے ہی پیدا کر دے۔ کیوں نہیں۔ اور وہ تو بڑا پیدا کرنے والا اور علم والا ہے۔ اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ وہ ذات پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْىَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُحْيِىَ الْمَوْتٰى بَلَى إِنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (الأحقاف: ۳۳)

''کیا انہوں نے نہیں سمجھا کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے تھکا نہیں وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے۔ ہاں ہاں وہ ہر چیز پر قادر ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْأَرْضِ إِذَآ أَنتُمْ تَخْرُجُوْنَ﴾ (الروم: ۲۵)

''اور اسی کے نشانات اور تصرفات میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔ پھر جب وہ تم کو زمین

Marfat.com

میں سے نکلنے کے لئے آواز دے گا تو تم جھٹ نکل پڑو گے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَضَرَبَ لَنَا مَثَلاً وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ﴾ (یٰسٓ: ۷۸. ۷۹)

"اور ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش بھول گیا۔ کہنے لگا کہ جب ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو ان کو کون زندہ کرے گا؟ کہہ دو کہ ان کو وہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اور وہ سب قسم کا پیدا کرنا جانتا ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (حٰمٓ السجدة: ۳۹)

"اور اے بندے یہ اسی کی قدرت کے نمونے ہیں کہ تو زمین کو دبی ہوئی یعنی خشک دیکھتا ہے جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو شاداب ہو جاتی اور پھولنے لگتی ہے تو جس نے زمین کو زندہ کیا وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلاً ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئاً وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِي الْقُبُورِ﴾ (الحج: ۵. ۷)

"لوگو اگر تم کو مرنے کے بعد جی اٹھنے میں شک ہو تو ہم نے تم کو پہلی بار بھی تو پیدا کیا تھا یعنی ابتدا میں مٹی سے پھر اس سے نطفہ بنا کر پھر اس سے خون کا لوتھڑا بنا کر پھر اس سے بوٹی بنا کر جس کی بناوٹ کامل بھی ہوتی ہے اور ناقص بھی تا کہ تم پر اپنی خالقیت ظاہر کر دیں۔ اور ہم جس کو چاہتے ہیں ایک میعاد مقرر تک پیٹ میں ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں۔ پھر تم جوانی کو پہنچتے ہو۔ اور بعض قبل از پیری مر جاتے ہیں اور بعض شیخ فانی ہو جاتے ہیں اور بڑھاپے کی نہایت خراب عمر کی طرف لوٹائے جاتے ہیں کہ بہت کچھ جاننے کے بعد بالکل بے علم ہو جاتے ہیں اور اے دیکھنے والے تو دیکھتا ہے کہ ایک وقت میں زمین خشک پڑی ہوتی ہے پھر جب ہم اس پر مینہ برساتے ہیں تو

Marfat.com

وہ شاداب ہو جاتی ہے اور ابھرنے لگتی ہے اور طرح طرح کی بارونق چیزیں اگاتی ہے۔ ان قدرتوں سے ظاہر ہے کہ اللہ ہی قادر مطلق ہے جو برحق ہے اور یہ کہ وہ مردوں کو زندہ کر دیتا ہے اور یہ کہ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ سب لوگوں کو جو قبروں میں ہیں جلا اٹھائے گا"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّنْ طِينٍ ○ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَاماً فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْماً ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقاً آخَرَ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ○ ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَلِكَ لَمَيِّتُونَ ○ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ○ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ﴾(المؤمنون: ۱۲.۱۷)

"اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا ہے۔ پھر اس کو ایک مضبوط اور محفوظ جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا۔ پھر نطفے کا لوتھڑا بنایا۔ پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت پوست چڑھایا۔ پھر اس کو نئی صورت میں بنا دیا۔ تو اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا بڑا بابرکت ہے۔ پھر اس کے بعد تم مر جاتے ہو۔ پھر قیامت کے روز اٹھا کھڑے کئے جاؤ گے اور ہم نے تمہارے اوپر کی جانب سات آسمان پیدا کئے اور ہم خلقت سے غافل نہیں ہیں"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بنجر زمین کو زرخیز بنا سکتے ہیں، پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ جسم کے فنا ہو جانے، ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے اور مٹی میں مل جانے کے بعد اسے بھی دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہیں، اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام مخلوقات بھی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کی جا سکتی ہے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾(الروم: ۲۷)

"اور وہی تو ہے جو خلقت کو پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس کو بہت آسان ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں اس کی شان نہایت بلند ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾(العنکبوت: ۲۰)

"کہہ دو کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اس نے کس طرح خلقت کو پہلی دفعہ پیدا کیا ہے پھر اللہ ہی پچھلی پیدائش پیدا کرے گا۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے"

Marfat.com

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتاً كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ﴾(الزخرف: ۱۱)

''اور جس نے ایک اندازے کے ساتھ آسمان سے پانی نازل کیا پھر ہم نے اس سے شہر مردہ کو زندہ کیا اسی طرح تم زمین سے نکالے جاؤ گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَاللّٰهُ الَّذِیْ أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ﴾(فاطر: ۹)

''اور اللہ ہی تو ہے جو ہوائیں چلاتا ہے اور وہ بادل کو ابھارتی ہیں پھر ہم اس کو ایک بے جان شہر کی طرف چلاتے ہیں پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح مردوں کو جی اٹھنا ہوگا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَلْيَنْظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ o خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ o يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ o إِنَّهُ عَلٰى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ o يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ o فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ o وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ o وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ o إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ o وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ o إِنَّهُمْ يَكِيْدُونَ كَيْداً o وَأَكِيْدُ كَيْداً o فَمَهِّلِ الْكَافِرِيْنَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْداً﴾(الطارق: ۵.۱۷)

''تو انسان کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے۔ وہ اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا ہوا ہے۔ جو پیٹھ اور سینے کے بیچ سے نکلتا ہے۔ بے شک اللہ اس کے اعادے یعنی پھر سے پیدا کرنے پر قادر ہے۔ جس دن دلوں کے بھید جانچے جائیں گے تو انسان کی کچھ پیش نہ چل سکے گی اور نہ کوئی اس کا مددگار ہوگا۔ آسمان کی قسم جو مینہ برساتا ہے اور زمین کی قسم جو پھٹ جاتی ہے کہ یہ کلام حق کو باطل سے جدا کرنے والا ہے اور بے ہودہ بات نہیں۔ یہ لوگ اپنی تدبیروں میں لگ رہے ہیں اور ہم اپنی تدبیر کر رہے ہیں۔ تو تم کافروں کو مہلت دو بس چند روز ہی مہلت دو''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَهُوَ الَّذِیْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْراً بَيْنَ يَدَیْ رَحْمَتِهِ حَتّٰى إِذَا أَقَلَّتْ سَحَاباً ثِقَالاً سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾(الاعراف: ۵۷)

''اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت یعنی مینہ سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بھاری بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہیں تو ہم ان کو ایک مری ہوئی بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں۔ پھر بادل سے مینہ برساتے ہیں پھر مینہ سے ہر طرح کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم مردوں کو زمین سے زندہ کر کے باہر نکالیں گے یہ

Marfat.com

آیات اس لئے بیان کی جاتی ہیں تا کہ تم نصیحت پکڑو"

کافروں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَاباً ذَلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ ۝ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ وَعِندَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ﴾ (ق: ۳، ۴)

"بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے تو پھر زندہ ہوں گے؟ یہ زندہ ہونا عقل سے بعید ہے۔ ان کے جسموں کو زمین جتنا کھا کھا کر کم کرتی جاتی ہے ہم کو معلوم ہے اور ہمارے پاس تحریری یادداشت بھی ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿أَفَرَأَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ۝ أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ۝ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۝ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ﴾ (الواقعة: ۵۸. ۶۲)

"دیکھو تو کہ جس نطفے کو تم عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو۔ کیا تم اس سے انسان کو بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں؟ ہم نے تم میں مرنا ٹھہرا دیا ہے اور ہم اس بات سے عاجز نہیں۔ کہ تمہاری طرح کے اور لوگ تمہاری جگہ لے آئیں اور تم کو ایسے جہان میں جن کو تم نہیں جانتے پیدا کر دیں۔ اور تم نے پہلی پیدائش تو جان ہی لی ہے۔ پھر تم سوچتے کیوں نہیں؟"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلاً﴾ (الدھر: ۲۸)

"ہم نے ان کو پیدا کیا اور ان کے مفاصل کو مضبوط بنایا اور اگر ہم چاہیں تو ان کے بدلے انہی کی طرح کے اور لوگ لے آئیں"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿كَلَّا إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ۝ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ خَيْراً مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ﴾ (المعارج: ۳۹. ۴۱)

"ہرگز نہیں، ہم نے ان کو اس چیز سے پیدا کیا ہے جسے وہ جانتے ہیں۔ ہمیں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی قسم کہ ہم طاقت رکھتے ہیں۔ یعنی اس بات پر قادر ہیں کہ ان سے بہتر لوگ بدل لائیں اور ہم عاجز نہیں ہیں"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَقَالُوا أَئِذَا كُنَّا عِظَاماً وَرُفَاتاً أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقاً جَدِيداً ۝ قُلْ كُونُوا حِجَارَةً أَوْ حَدِيداً ۝ أَوْ خَلْقاً مِّمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ فَسَيَقُولُونَ مَن يُعِيدُنَا قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنغِضُونَ

إِلَيْكَ رُؤُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَى هُوَ قُلْ عَسَى أَن يَكُونَ قَرِيباً ○ يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ وَتَظُنُّونَ إِنْ لَّبِثْتُمْ إِلاَّ قَلِيلاً﴾ (بنی اسرائیل: ۴۹. ۵۲)

''اور کہتے ہیں کہ جب ہم مر کر بوسیدہ ہڈیاں اور چور چور ہو جائیں گے تو کیا از سرِ نو پیدا ہو کر اٹھیں گے؟ کہہ دو کہ خواہ تم پتھر ہو جاؤ یا لوہا۔ یا کوئی اور چیز جو تمہارے نزدیک پتھر اور لوہے سے بھی بڑی سخت ہو۔ جھٹ کہیں گے کہ بھلا ہمیں دوبارہ کون جلائے گا؟ کہہ دو کہ وہی جس نے پہلی بار پیدا کیا۔ تو تعجب سے تمہارے آگے سر ہلائیں گے اور پوچھیں گے کہ ایسا کب ہوگا۔ کہہ دو امید ہے کہ جلد ہوگا۔ جس دن وہ تمہیں پکارے گا تو تم اس کی تعریف کے ساتھ جواب دو گے اور خیال کرو گے کہ تم دنیا میں بہت کم مدت رہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَقُولُونَ أَئِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ○ أَئِذَا كُنَّا عِظَاماً نَّخِرَةً ○ قَالُوا تِلْكَ إِذاً كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ○ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ○ فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ﴾ (النازعات: ۱۰. ۱۴)

''کافر کہتے ہیں کیا ہم الٹے پاؤں پھر لوٹیں گے؟ بھلا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے تو پھر زندہ کیے جائیں گے۔ کہتے ہیں کہ یہ لوٹنا تو موجبِ زیاں ہے۔ وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہوگی۔ اس وقت وہ سب میدانِ محشر میں آ جمع ہوں گے''

جب بنی اسرائیل نے خود ساختہ بچھڑے کی پوجا شروع کر دی تو اللہ تعالیٰ نے بطور سزا کے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ ایک دوسرے کو قتل کریں، ان کا یہ واقعہ قرآن مجید میں بھی بیان کیا گیا۔ سورۂ بقرہ میں پانچ مقامات پر اس قصہ میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کو زندہ کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ثُمَّ بَعَثْنَاكُم مِّن بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ (البقرۃ: ۵۶)

''پھر موت آ جانے کے بعد ہم نے تم کو از سرِ نو زندہ کر دیا تا کہ تم احسان مانو''

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذَلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَى وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ (البقرۃ: ۷۳)

''تو ہم نے کہا کہ اس بیل کا کوئی سا ٹکڑا مقتول کو مارو۔ اس طرح اللہ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے تا کہ تم سمجھو''

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَشْكُرُونَ﴾ (البقرۃ: ۲۴۳)

''بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو شمار میں ہزاروں ہی تھے اور موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل بھاگے

Marfat.com

تھے تو اللہ نے ان کو حکم دیا کہ مر جاؤ۔ پھر ان کو زندہ بھی کر دیا۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ لوگوں پر مہربانی رکھتا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے"

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (البقرة: ۲۵۹)

"یا اسی طرح اس شخص کو نہیں دیکھا جسے ایک گاؤں میں جو اپنی چھتوں پر گرا پڑا تھا اتفاقِ گزر ہوا تو اس نے کہا کہ اللہ اس کے باشندوں کو مرنے کے بعد کیونکر زندہ کرے گا۔ تو اللہ نے اس کی روح قبض کر لی اور سو برس تک اس کو مردہ رکھا پھر اس کو جلا اٹھایا۔ اور پوچھا تم کتنا عرصہ مرے رہے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ ایک دن یا اس سے بھی کم۔ اللہ نے فرمایا نہیں بلکہ سو برس مرے رہے ہو اور اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو کہ اتنی مدت میں مطلق سڑی بسی نہیں اور اپنے گدھے کو بھی دیکھو جو مرا پڑا ہے غرض ان باتوں سے یہ ہے کہ تم کو لوگوں کے لئے اپنی قدرت کی نشانی بنائیں اور ہاں گدھے کی ہڈیوں کو دیکھو کہ ہم ان کو کیونکر جوڑے دیتے اور ان پر کس طرح گوشت پوست چڑھائے دیتے ہیں جب یہ واقعات اس کے مشاہدے میں آئے تو بول اٹھا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ (البقرة: ۲۶۰)

"اور جب ابراہیم نے اللہ سے کہا کہ اے پروردگار مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیونکر زندہ کرے گا۔ اللہ نے فرمایا کیا تم نے اس بات کو یاور نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں لیکن میں دیکھنا اس لئے چاہتا ہوں کہ میرا دل اطمینانِ کامل حاصل کر لے۔ اللہ نے فرمایا کہ چار جانور پکڑ کر اپنے پاس منگا لو اور ٹکڑے ٹکڑے کرا دو پھر ان کو ایک ایک ٹکڑا ہر ایک پہاڑ پر رکھ دو پھر ان کو بلاؤ تو وہ تمہارے پاس دوڑتے چلے آئیں گے اور جان رکھو کہ اللہ غالب اور صاحبِ حکمت ہے"

اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کا قصہ ذکر فرمایا ہے، اس میں ان کی نیند اور بیداری کی کیفیت بھی بیان فرمائی۔ اصحاب کہف شمسی حساب سے تین سو سال اور قمری حساب سے تین سو نو سال مسلسل سوتے رہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ

Marfat.com

بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَاناً رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِداً﴾ (الکھف: ۲۱)

''اور اسی طرح ہم نے لوگوں کو ان کے حال سے خبردار کر دیا تا کہ وہ جانیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ قیامت جس کا وعدہ کیا جاتا ہے اس میں کچھ شک نہیں۔ اس وقت لوگ ان کے بارے میں باہم جھگڑنے لگے اور کہنے لگے کہ ان کے غار پر عمارت بنا دو۔ ان کا پروردگار ان کے حال سے خوب واقف ہے۔ جو لوگ ان کے معاملے میں غلبہ رکھتے تھے وہ کہنے لگے کہ ہم ان کے غار پر مسجد بنائیں گے''

☆☆☆☆

Marfat.com

جب قیامت کا صور پھونکا جائے گا

علامات قیامت کے ظاہر ہونے کے بعد جو چیز سب سے پہلے دنیا والوں کے سامنے آئے گی وہ ''صور'' ہے، صور نامی یہ تیز آواز حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ کے حکم سے پھونکیں گے، اس کو '' نفخة الفزع ''یعنی گھبراہٹ کی پھونک بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ جب یہ صور پھونکا جائے گا تو دنیا میں موجود ہر ذی روح انتہائی پریشان کن کیفیت کے ساتھ اس آواز کو سنے گا۔ اس کے سننے کے بعد ہر دل پر گھبراہٹ اور بے چینی کا طوفان بپا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَآءَ اللّٰهُ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ﴾ (النمل: ۸۷. ۸۸)

''اور جس روز صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں اور جو زمین میں ہیں سب گھبرا اٹھیں گے مگر وہ جسے اللہ چاہے اور سب اس کے پاس عاجز ہو کر لے آئیں گے۔ اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو تو خیال کرتے ہو کہ اپنی جگہ پر کھڑے ہیں مگر وہ اس روز اس طرح اڑتے پھریں گے جیسے بادل۔ یہ اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا۔ بے شک وہ تمہارے افعال سے باخبر ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَمَا يَنظُرُ هٰؤُلَآءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ﴾ (ص: ۱۵)

''اور یہ لوگ تو صرف ایک زور کی آواز کا جس میں شروع ہوئے پیچھے کچھ وقفہ نہیں ہوگا انتظار کرتے ہیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ○ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ○ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ﴾ (المدثر: ۸. ۱۰)

''جب صور پھونکا جائے گا وہ دن مشکل کا دن ہوگا یعنی کافروں پر آسان نہ ہوگا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ﴾ (الانعام: ۷۳)

''اور وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو تدبیر سے پیدا کیا ہے۔ اور جس دن وہ فرمائے گا کہ ہو جا تو حشر برپا ہو جائے گا۔ اس کا ارشاد برحق ہے اور جس دن صور پھونکا جائے گا اس دن اسی کی بادشاہت ہوگی۔ وہی پوشیدہ اور ظاہر سب کا جاننے والا ہے۔ اور وہی دانا اور خبردار ہے''

پھر اس کے کچھ عرصے بعد اللہ تعالیٰ دوبارہ حکم فرمائیں گے اور دوبارہ صور پھونکا جائے گا چنانچہ اس صور کی وجہ سے علاوہ ان چیزوں کے جن کو اللہ چاہے گا باقی سب لوگ مر جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے اور دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو پوری نوع انسانی اپنے پروردگار کے حضور حاضر ہونے کے لئے اٹھ کھڑی ہوگی، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ٥ وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِيْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ٥ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ﴾ (الزمر: ٦٨. ٧٠)

''اور جب صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر وہ جس کو اللہ چاہے پھر دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو فوراً سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمک اٹھے گی اور اعمال کی کتاب کھول کر رکھ دی جائے گی۔ اور پیغمبر اور دوسرے گواہ حاضر کئے جائیں گے اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائے گا''

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ ٥ مَا يَنْظُرُوْنَ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ٥ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَا إِلٰٓى أَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ٥ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَإِذَا هُمْ مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ٥ قَالُوْا يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ٥ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ٥ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (یٰسٓ: ٤٨. ٥٤)

''اور کہتے ہیں اگر تم سچ کہتے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟ یہ تو ایک چنگھاڑ کے منتظر ہیں جو ان کو اس حال میں کہ باہم جھگڑ رہے ہوں گے آ پکڑے گی۔ پھر نہ تو وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں میں واپس جا سکیں گے۔ اور جس وقت صور پھونکا جائے گا یہ قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف دوڑ پڑیں گے۔ کہیں گے اے ہے ہمیں خواب گاہوں سے کس نے جگا اٹھایا؟ یہ وہی تو ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا۔ صرف ایک زور کی آواز کا ہونا ہوگا کہ سب کے سب ہمارے روبرو آ حاضر ہوں گے۔ اس روز کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور تم کو بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسے تم کام کرتے تھے''

Marfat.com

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ٥ فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ﴾(النازعات: ۱۳. ۱۴)

''وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہوگی۔ اس وقت وہ سب میدانِ محشر میں آ جمع ہوں گے''

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ﴾(القمر: ۵۰)

''اور ہمارا حکم تو آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے''

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعاً﴾ (الكهف: ۹۹)

''اس روز ہم ان کو چھوڑ دیں گے کہ روئے زمین پر پھیل کر ایک دوسرے میں گھس جائیں گے اور صور پھونکا جائے گا تو ہم سب کو جمع کر لیں گے''

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ٥ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ٥ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ٥ وَانشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ٥ وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ٥ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنكُمْ خَافِيَةٌ﴾(الحاقة)

''تو جب صور میں ایک بار پھونک ماردی جائے گی اور زمین اور پہاڑ دونوں اٹھا لئے جائیں گے۔ پھر ایک بارگی توڑ پھوڑ کر برابر کر دیئے جائیں گے۔ تو اس روز ہر پڑھے والی یعنی قیامت ہو پڑے گی۔ اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن کمزور ہوگا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر اتر آئیں گے اور تمہارے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے۔ اس روز تم سب لوگوں کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی''

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجاً ٥ وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ أَبْوَاباً ٥ وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَاباً﴾(النباء: ۱۸. ۲۰)

''جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم لوگ غٹ کے غٹ آ موجود ہوں گے اور آسمان کھولا جائے گا تو اس میں دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہو کر رہ جائیں گے''

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقاً﴾(طٰہٰ: ۱۰۲)

''جس روز صور پھونکا جائے گا اور ہم گناہ گاروں کو اکٹھا کریں گے اور ان کی آنکھیں نیلی نیلی ہوں گی''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ایک اعرابی آیا اور عرض کیا ''یارسول اللہ! یہ صور کیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''صور ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا''

''صور'' کی دہشت سے بچنے کے لئے مسنون عمل

قیامت کے جھٹکے کے بارے میں اللہ رب العزت کا یہ ارشاد ملاحظہ فرمایئے:

﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ﴾ (المدثر: ۸)

''جب صور پھونکا جائے گا''

اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد نقل کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ صور پھونکنے والے فرشتے نے ''صور'' کو اپنے منہ سے لگا رکھا ہے، اس نے اپنے کانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر رکھا ہے اور اس انتظار میں ہے کہ اسے صور پھونکنے کا حکم دیا جائے اور وہ صور پھونک دے'' یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ! اس معاملہ کی دہشت اور سختی سے بچنے کے لئے ہمیں کیا کہنا چاہئے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اس وقت تم یہ کلمات پڑھنا:

((حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا))

''ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہی بھروسہ کرتے ہیں''

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''صور پھونکنے والے فرشتے نے ''صور'' کو اپنے منہ سے لگا رکھا ہے، اس نے اپنے کانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر رکھا ہے اور اس انتظار میں ہے کہ اسے صور پھونکنے کا حکم دیا جائے اور وہ صور پھونک دے'' یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ! اس معاملہ کی دہشت اور سختی سے بچنے کے لئے ہمیں کیا کہنا چاہئے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اس وقت تم یہ کلمات پڑھنا:

((حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا))

''ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہی بھروسہ کرتے ہیں''

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صور والے فرشتے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس کے دائیں طرف جبرئیل علیہ السلام ہیں اور بائیں طرف میکائیل علیہ السلام ہیں''

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''صور دو فرشتوں کے ہاتھوں میں ہے'' یا یہ فرمایا ''دو فرشتے ایسے ہیں جن کے پاس صور ہے اور وہ اس میں پھونکنے کے حکم کے انتظار میں ہیں''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''صور پھونکنے والے دونوں فرشتے دوسرے آسمان میں ہیں، ایک کا سر مغرب میں اور دونوں پیر مشرق میں ہیں اور وہ اس انتظار میں ہیں کہ کب ان کو حکم ہو اور وہ صور پھونکیں''

Marfat.com

ان دونوں فرشتوں میں سے ایک غالباً حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں جو قیامت سے پہلے صور پھونکیں گے (اس مسئلہ کا تفصیلی بیان آگے آرہا ہے) دوسرا وہ فرشتہ ہے جو ناقور میں صور پھونکے گا۔

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ صور اور ناقور الگ الگ دو چیزیں ہوں اور ان میں پھونکنے کے لئے دو فرشتے مقرر ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ صور اور ناقور ایک ہی چیز کا نام ہے، اس میں پھونکنے کے لئے دو فرشتے مقرر ہیں۔

صور پھونکنے والے فرشتے کی احتیاط

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''صور پھونکنے والے فرشتے کے حوالے جب سے صور پھونکنے کا کام کیا گیا ہے اس وقت سے آج تک اس نے کبھی پلکیں نہیں جھپکائیں، اس کی آنکھیں دو چمکتے ہوئے ستاروں کی مانند ہیں اور وہ فرشتہ عرش کی جانب دیکھ رہا ہے اس خوف سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ صور پھونکنے کا حکم ہو جائے اور وہ پلکیں جھپکا رہا ہو یا پلکیں جھپکانے سے کہیں صور پھونکنے کا حکم پورا کرنے میں تاخیر نہ ہو جائے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''صور پھونکنے والے فرشتے جو جب سے صور پھونکنے کا کام سونپا گیا ہے اس وقت سے اس نے سر نہیں جھکایا، وہ اس خوف سے عرش کی طرف مسلسل دیکھے جا رہا ہے کہ کہیں اس کے پلکیں جھپکانے سے پہلے صور پھونکنے کا حکم نہ ہو جائے اس کی آنکھیں ایسی ہیں جیسے دو چمکتے ستارے''

صور سے متعلق ایک تفصیلی حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمانوں کے بعد صور کو پیدا کیا اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کے حوالے کر دیا، لہٰذا اب وہ صور کو اپنے منہ پر رکھے ہوئے ہیں اور اس انتظار میں عرش کی جانب دیکھ رہے ہیں کہ کب ان کو حکم ہو اور وہ صور پھونکیں'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! صور کیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''صور ایک سینگ ہے''

میں نے عرض کیا ''صور کی ہیئت کیسی ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''صور بہت بڑا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، صور کے دائرے کی وسعت اتنی ہے کہ زمین اور آسمان اس میں سما جائیں، اس میں تین پھونکیں ماری جائیں گی، پہلی پھونک کو '' نفخة الفزع'' (گھبراہٹ کا شکار کر دینے والی پھونک) کہتے ہیں۔ دوسری کو '' نفخة الصعق'' (موت کی پھونک) کہتے ہیں۔ اور تیسری کو ''نفخة القيام لرب العالمين'' (دوبارہ زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے والی پھونک) کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو پہلی مرتبہ پھونکنے کا حکم فرمائیں گے کہ '' نفخة الفزع'' کو پھونک دو، چنانچہ اس سے جو آواز پیدا ہوگی اس کو سن کر تمام زمینوں اور آسمانوں والے گھبرا جائیں گے، علاوہ ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ محفوظ رکھیں۔ اللہ کا حکم ہوگا اور یہ آواز بغیر رکے طویل سے طویل تر ہوتی جائے گی اور اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

Marfat.com

﴿وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ﴾(ص: ۱۵)

''اور یہ لوگ تو صرف ایک زور کی آواز کا جس میں شروع ہوئے پیچھے کچھ وقفہ نہیں ہوگا انتظار کرتے ہیں''

چنانچہ پہاڑ بالوں کی طرح چلنے لگیں گے اور سراب کی مانند ہو جائیں گے، زمین اہل زمین کو لے کر ایسے ڈولنے لگے گی جیسے سمندر میں کوئی کشتی ڈولتی ہے جسے موجیں ادھر سے اُدھر دھکیلتی ہیں اور اہل زمین کے ساتھ ایسے الٹ جائے گی جیسے عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی قندیل جسے ارواح بلاتی ہیں۔ سنو! اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ○ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ○ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ﴾(النازعات: ۶، ۸)

''کہ وہ دن آ کر رہے گا جس دن زمین کو بھونچا آئے گا۔ پھر اس کے پیچھے اور بھونچال آئے گا۔ اس دن لوگوں کے دل خائف ہو رہے ہوں گے''

چنانچہ زمین اہل زمین کو لے کر جھک پڑے گی، دودھ پلانے والیاں اپنے کام سے غافل ہو جائیں گی، جتنی عورتیں حاملہ ہوں گی ان کا وضع حمل ہو جائے گا، بچے بوڑھے ہو جائیں گے، ڈر اور گھبراہٹ کی شدت سے لوگ ادھر ادھر دوڑتے پھریں گے لیکن ان کا سامنا فرشتوں سے ہوگا، فرشتے ان کے چہروں پر ماریں گے تو لوگ لوٹ کر منہ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں گے، ان کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا وہ لوگ ایک دوسرے کو پکار رہے ہوں گے، اسی دوران زمین ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو جائے گی تو لوگ ایک ایسا زبردست اور عظیم معاملہ دیکھیں گے کہ اس جیسا پہلے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ لوگوں کو ایسی تکلیف اور خوف آ گھیرے گا کہ جسے اللہ ہی جانتا ہے، وہ آسمان کی طرف دیکھیں گے تو وہ لاوے کی طرح سرخ ہو چکا ہوگا، پھر آسمان پھٹ پڑے گا اور ستارے جھڑ جائیں گے، چاند اور سورج بے نور ہو جائیں گے'' پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو لوگ ان واقعات سے پہلے مر چکے ہوں گے انہیں ان تمام حادثات و واقعات کا بالکل احساس نہ ہوگا''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید کی اس آیت میں کچھ لوگوں کو مستثنیٰ فرمایا ہے:

﴿وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ﴾ (النمل:۸۷)

''اور جس روز صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب گھبرا اٹھیں گے مگر وہ جسے اللہ چاہے''

ان مستثنیٰ شدہ لوگوں سے مراد ''شہداء'' ہیں، کیونکہ اس صور کی گھبراہٹ زندہ لوگوں تک پہنچی ہیں اور شہداء بھی زندہ ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزی مہیا کی جاتی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ انہیں اس دن کی سختی اور دہشت سے محفوظ فرمائے گا اور انہیں امن عطا کرے گا۔ کیونکہ یہ صور اور قیامت کا جھٹکا اللہ کا عذاب ہے جو مخلوق میں سے بدترین لوگوں پر نازل ہوگا اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ﴾(الحج: ۱، ۲)

''لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو کہ قیامت کا زلزلہ ایک حادثۂ عظیم ہے۔ اے مخاطب جس دن تو اس کو دیکھے گا اس دن

یہ حال ہوگا کہ تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر پڑیں گے اور لوگ تجھ کو متوالے نظر آئیں گے مگر وہ متوالے نہیں ہوں گے بلکہ عذاب دیکھ کر مدہوش ہو رہے ہوں گے بے شک اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے"

لہٰذا لوگ جب تک اللہ چاہے گا اس عذاب میں مبتلا رہیں گے، لیکن عذاب بڑھتا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیں گے تو وہ دوسری مرتبہ صور پھونکیں گے جس سے تمام اہل زمین و آسمان مر جائیں گے علاوہ ان لوگوں کے جن کو اللہ چاہے گا، جب سب فنا ہو چکیں گے تو ملک الموت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے "اے میرے پروردگار! زمین و آسمان والے سب لوگ مر گئے علاوہ ان لوگوں کے جن کو آپ نے بچایا"

اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے، باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے "کیا کوئی باقی بچا ہے؟"

ملک الموت عرض کریں گے "اے میرے پروردگار! آپ باقی ہیں کیونکہ آپ ہی ایسے ہیں جو ہمیشہ رہیں گے کبھی فنا نہ ہوں گے اور (اس وقت) آپ کے علاوہ وہ فرشتے بھی ہیں جنہوں نے عرش کو اٹھا رکھا ہے اور جبرائیل، میکائیل اور میں بھی ہوں"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا "جبرئیل اور میکائیل بھی مر جائیں"

عرش گھبرا کر عرض کرے گا "اے اللہ! کیا جبرئیل و میکائیل بھی مر جائیں گے"

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "خاموش ہو جا! میں نے موت ہر اس موجود کے لئے لازم کر دی جو میرے عرش کے نیچے تھا"

لہٰذا جبرئیل و میکائیل بھی مر جائیں گے اور پھر ملک الموت حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے "اے اللہ! جبرئیل و میکائیل بھی مر گئے صرف میں اور عرش اٹھانے والے فرشتے باقی ہیں"

اللہ تعالیٰ حکم دیں گے "عرش اٹھانے والے فرشتے بھی مر جائیں" لہٰذا وہ بھی مر جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ عرش کو حکم دیں گے تو وہ اسرافیل علیہ السلام سے صور واپس لے لے گا۔

پھر ملک الموت حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے "اے میرے پروردگار! عرش اٹھانے والے فرشتے بھی مر گئے"

اللہ تعالیٰ جاننے کے باوجود کے پوچھیں گے "اب کون بچا؟"

ملک الموت جواب دیں گے "اے اللہ! صرف آپ باقی ہیں کیونکہ آپ ہمیشہ رہنے والے ہیں اور میں بچا ہوں"

اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا "تو بھی میری مخلوق میں سے ہے، تجھے بھی میں نے ہی پیدا کیا تھا سو اب تو بھی مر جا"

چنانچہ ملک الموت بھی مر جائیں گے۔

اس موقع پر جب اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور باقی نہ بچے گا کیونکہ وہی ایک اکیلا ہے تنہا ہے، بے نیاز ہے، جو نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے وہی آخر ہوگا جس طرح اول تھا، تو وہ زمین اور آسمانوں کو لپیٹ دے گا جس طرح خط کو لپیٹا جاتا ہے۔ پھر اس کو کھول دے گا اور پھر تین مرتبہ لپیٹ دے گا اور تین مرتبہ ارشاد فرمائے گا میں ہی جبار ہوں، پھر اپنی شان کے مطابق تین مرتبہ ارشاد فرمائیں گے:

Marfat.com

"لمن الملک الیوم؟"

"آج کس کا راج ہے؟"

لیکن کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا، پھر خود اللہ تعالیٰ ہی ارشاد فرمائیں گے:

"للّٰہ الواحد القھار"

"صرف اور صرف اللہ ہی کے لئے جو اکیلا ہے زبردست ہے"

پھر اللہ تعالیٰ زمین اور آسمان کو تبدیل کر دیں گے اور دوسرے زمین و آسمان کو پھیلا دیں گے کہ اس میں کوئی اونچ نیچ نہ دکھائی دے گی، پھر اللہ تعالیٰ مخلوق کو سختی سے آواز دیں گے تو مخلوق دوبارہ اپنی پہلی حالت پر واپس آ جائے گی، اگر کسی کے پیٹ میں کچھ تھا تو وہ اسی طرح موجود ہوگا اگر کسی کی پشت پر کچھ لدا ہوا تھا تو وہ اسی طرح موجود ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر عرش کے نیچے سے پانی برسائیں گے اور پھر آسمان کو بارش برسانے کا حکم ہوگا، چنانچہ چالیس دن تک بارش ہوتی رہے گی، یہاں تک کہ پانی ان کے سروں سے بارہ بارہ گز اوپر چلا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ جسموں کو حکم دیں گے تو وہ زمین سے یوں نکلنے لگیں گے جیسے سبزہ اگتا ہے یہاں تک کہ جب مکمل طور پر نکل آئیں گے تو اسی حالت پر آ جائیں گے جس پر قیامت سے پہلے تھے۔

اللہ تعالیٰ جبرئیل و میکائیل کو زندہ کر دیں گے اور ارواح کو طلب فرمائیں گے، چنانچہ روحیں حاضر ہوں گی، مومنین کی روحیں نور سے چمک رہی ہوں گی اور کافروں کی روحیں سیاہی کا شکار ہوں گی، اللہ تعالیٰ ان سب روحوں کو ایک ہی مرتبہ پکڑ کر صور میں ڈال دیں گے اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کو تیسری مرتبہ صور پھونکنے کا حکم ہوگا، تو تمام روحیں شہد کی مکھیوں کی مانند نکلیں گے اور زمین و آسمان کو بھر دیں گی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

"وعزتی وجلالی لیرجعن کل روح إلی جسدہ"

"مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم ہر روح اپنے جسم میں واپس جائے گی"

چنانچہ تمام ارواح اپنے اپنے اجسام و اجساد میں واپس چلی جائیں گی، روحیں ناک کے رستے سے داخل ہوں گی اور پھر پورے جسم میں سرایت کر جائیں گی، جیسے زہر پورے بدن میں پھیل جاتا ہے پھر زمین پھٹ جائے گی اور مردوں کو باہر نکالے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں گا جس کے سامنے سے زمین پھٹے گی، پھر سب لوگ بھاگتے ہوئے اپنے پروردگار کی طرف روانہ ہوں گے:

﴿مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ﴾ (القمر: ۸)

"اس بلانے والے کو طرف دوڑتے جاتے ہوں گے۔ کافر کہیں گے یہ دن بڑا سخت ہے"

اس دن لوگ ننگے پیر اور ننگے بدن ہوں گے، دلوں پر قبض کی کیفیت طاری ہوگی اور ختنہ بھی نہ کیا گیا ہوگا، پھر سب لوگ ایک جگہ پہنچ کر رک جائیں گے ستر سال تک رکے رہیں گے، کوئی تمہاری طرف نہ دیکھے گا اور نہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا، لوگ رونے لگیں گے یہاں تک کہ آنسو بھی ختم ہو جائیں گے اور آنسوؤں کی جگہ خون بہنے لگے گا، پسینہ بہنے لگے گا اور بہتے بہتے منہ تک یا ٹھوڑیوں تک آ پہنچے گا

Marfat.com

پھر وہ شور مچانے لگیں گے، اور کہیں گے کہ کون ہے جو ہماری سفارش کرے اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں کہ ہمارا فیصلہ کر دیا جائے؟

لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے زیادہ آج کے دن کوئی بھی اس سفارش کرنے کا مستحق نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور ان کے جسد اطہر میں روح پھونکی اور ان سے گفتگو فرمائی۔ چنانچہ یہ سن کر سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور سفارش کی درخواست کریں گے۔ حضرت آدم علیہ السلام انکار کر دیں گے اور ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، چنانچہ ان کے بعد ہر ہر نبی کے پاس سفارش کرنے جائیں گے، جس نبی کے پاس بھی جائیں گے وہ انکار کر دیں گے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''یہاں تک کہ آخر میں میرے پاس پہنچیں گے، میں رو پڑوں گا اور ''فحص'' نامی جگہ پر پہنچوں گا اور سجدے میں گر جاؤں گا''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! یہ ''فحص'' کیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''عرش کے سامنے ایک جگہ ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے پاس ایک فرشتہ بھیجیں گے جو مجھے کندھے سے پکڑ کر اٹھائے گا پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے مخاطب ہو کر فرمائیں گے ''اے محمد!'' میں عرض کروں گا ''اے میرے پروردگار حاضر ہوں''

اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے کے باوجود دریافت فرمائیں گے ''تمہارا کیا حال ہے؟''

میں عرض کروں گا ''اے میرے اللہ! آپ نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ فرمایا تھا لہٰذا اپنی مخلوق کے بارے میں میری سفارش قبول فرمائیے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''میں نے تمہاری سفارش قبول کی، میں تم لوگوں کے پاس آؤں گا اس کے بعد تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''پھر میں واپس لوگوں کے پاس آ جاؤں گا، اسی دوران ہم آسمان سے ایک زبردست آواز سنیں گے، اس کے بعد آسمان دنیا کی مخلوق زمین کے انسانوں اور جنات کی تعداد کے برابر زمین پر اترے گی، جب وہ زمین کے قریب پہنچیں گے تو زمین ان کے نور سے منور ہو جائے گی، آتے ہی وہ لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو جائیں گے، ہم ان سے پوچھیں گے کہ کیا اللہ تعالیٰ بھی تشریف لے آئے؟ وہ کہیں گے کہ نہیں بلکہ وہ تشریف لا رہے ہیں، پھر اتنے میں اس سے دوگنے آسمان والے زمین پر نازل ہوں گے یہاں تک کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ بھی بادلوں اور فرشتوں کے جلو میں تشریف لائیں گے، اس روز اللہ تعالیٰ کا عرش آٹھ فرشتوں نے اٹھا رکھا ہوگا، ورنہ عام طور پر صرف چار فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں، ان فرشتوں کے قدم زمین کے انتہائی نچلے حصے میں ہوں گے، زمین و آسمان ان کی گود میں ہوں گے، عرش ان کے کندھوں پر ہوگا، نہایت بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہے ہوں گے:

''سبحان ذی العزۃ والجبروت''

''پاک ہے وہ ذات جو عزت و جبروت والی ہے''

''سبحان ذی الملک والملکوت''

Marfat.com

"پاک ہے وہ ذات جو بادشاہت اور ملکوت کی مالک ہے"

"سبحان الحی الذی لا یموت"

"پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہ آئے گی"

"سبحان الذی یمیت الخلائق ولا یموت"

"پاک ہے وہ ذات جو تمام مخلوق کو موت دیتا ہے لیکن خود موت سے پاک ہے"

پھر اللہ تعالیٰ جہاں چاہے گا اس کا تخت و کرسی وہیں رکھ دیا جائے گا، پھر اپنی شان کے مطابق اپنی آواز سے پکارے گا اور فرمائے گا:

"اے جنات وانسان کے گروہ! میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا ہے اس وقت سے لے کر آج تک خاموش رہا اور تمہاری باتیں سنتا رہا اور تمہارے اعمال دیکھتا رہا، اب خاموشی سے میری طرف متوجہ ہو جاؤ، یہ تمہارے ہی اعمال اور صحیفے ہیں جو تمہارے سامنے پڑھے جائیں گے، چنانچہ تم میں سے اگر کسی کے اعمال اور صحیفوں میں خیر اور بھلائی ہے تو وہ اللہ ہی کی حمد وثناء کرے، اور جو اپنے صحائف واعمال میں اس کے علاوہ کچھ اور (یعنی برائی) پائے تو وہ اپنے علاوہ کسی اور کو برا بھلا نہ کہے"

پھر اللہ تعالیٰ جہنم کو حکم فرمائیں گے چنانچہ اس میں سے ایک گردن باہر آئے گی جو وسیع اور سیاہ ہوگی اور کہا جائے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

﴿وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ وَأَنُ اعْبُدُونِي هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۝ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ﴾ (یٰس: ۵۹۔۶۴)

"اور گناہ گاروں تم آج الگ ہو جاؤ۔ اے آدم کی اولاد ہم نے تم سے کہہ نہیں دیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے۔ اور اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو گمراہ کر دیا تھا۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں تھے؟ یہی وہ جہنم ہے جس کی تمہیں خبر دی جاتی تھی سو جو تم کفر کرتے رہے ہو اس کے بدلے آج اس میں داخل ہو جاؤ"

پھر اس کے بعد جنتی اور جہنمی لوگوں کو الگ الگ کر دیا جائے گا اور تمام امتوں کو پکارا جائے گا اور ہر قوم کو اپنے اعمال وصحائف کی طرف بلایا جائے گا اور حال یہ ہوگا کہ تمام لوگ خوف کی شدت سے گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہوں گے، قیامت کے اس منظر کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (الجاثیۃ: ۲۸)

"اور تم ہر ایک فرقے کو دیکھو گے کہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوگا اور ہر ایک جماعت اپنی کتابِ اعمال کی طرف بلائی جائے گی۔ جو کچھ تم کرتے رہے آج تم کو اس کا بدلہ دیا جائے گا"

Marfat.com

پھر اللہ تعالیٰ انسانوں اور جنات کے علاوہ تمام مخلوقات کے درمیان فیصلہ فرمائیں گے، یہاں تک کہ جانوروں اور چوپایوں کے درمیان بھی فیصلہ فرمادیں گے یہاں تک کہ بغیر سینگ والی بکری اور سینگ والی بکری کے درمیان بھی فیصلہ کردیا جائے گا، اور اس سے فراغت کے بعد جب تمام جانوروں کا فیصلہ ہوجائے گا تو اللہ تعالیٰ جانوروں سے فرمائیں گے کہ مٹی ہوجاؤ، سب کے سب مٹی (فنا) ہوجائیں گے، یہ دیکھ کر کافر لوگ مٹی ہوجانے کی تمنا کریں گے اور کہیں گے:

﴿يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَاباً﴾ (النباء: ۴۰)

''کاش میں مٹی ہوگیا ہوتا''

اس کے بعد انسانوں کے درمیان فیصلہ ہوگا، چنانچہ سب سے پہلے فیصلہ خون (قتل) کا ہوگا، ہر وہ مقتول حاضر ہوگا جو اللہ کے راستے میں قتل ہوا تھا (اس کے علاوہ) اللہ تعالیٰ قاتل کو بھی حاضری کا حکم فرمائیں گے، یعنی ہر قسم کے قاتل ومقتول حاضر ہوں گے۔ وہ اپنا سر اٹھائے ہوئے حاضر ہوگا، جس کی گردن کی رگیں کٹی ہوئی ہوں گی اور ان سے خون بہہ رہا ہوگا وہ پوچھے گا ''اے میرے پروردگار! اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟'' وہ جواب دے گا ''اے میرے پروردگار! میں نے اسے تیری عزت وعظمت کی خاطر قتل کیا تھا'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''تو نے سچ کہا''

پھر اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آسمانوں کے نور کی طرح روشن اور چمکدار بنادیں گے، پھر فرشتے اس کو جنت کی طرف لے جائیں گے، پھر اس شخص کو حاضر کیا جائے گا جس نے اللہ کی رضا کی خاطر قتال نہ کیا ہوگا، مقتول پوچھے گا ''اے میرے پروردگار! اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟''

اللہ تعالیٰ قاتل سے پوچھیں گے باوجود علم کے تاکہ اتمام حجت ہوجائے ''تو نے اسے کیوں قتل کیا تھا؟'' وہ جواب دے گا ''اے میرے پروردگار! میں نے اس کو اپنی عزت وعظمت کی خاطر قتل کیا تھا''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''تو تباہ ہوجا، تو نے اسے میری عظمت کے لئے نہیں بلکہ اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے قتل کیا تھا''

یہاں تک کہ کوئی مقتول ایسا نہ رہے گا جس کو اس کے قاتل سے بدلہ نہ دلوایا جائے گا اور نہ ہی کوئی مظلوم ایسا رہے گا جس کو ظالم سے بدلہ نہ دلوایا جائے گا، یہ اللہ کی مرضی ہوگی جسے چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے رحم فرمائے، پھر اللہ تعالیٰ باقی لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمادیں گے یہاں تک کہ کوئی مظلوم بغیر بدلے کے نہ رہے گا، یہاں تک کہ دودھ میں پانی ملانے والے کو کہا جائے گا کہ دودھ سے پانی نکالے۔

ان معاملات کے بعد ایک پکارنے والا پکارے گا جس کو تمام مخلوقات سنیں گی، وہ کہے گا کہ ہر قوم اور امت اپنے خداؤں کو جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتے تھے، کے پاس چلی جائے، لہٰذا کوئی بھی شخص جو اللہ کے سوا کسی اور کو پوجتا تھا ایسا نہ رہے گا مگر اس کے سامنے اس کا معبود شکل وصورت کے ساتھ پیش کردیا جائے گا، چنانچہ اس دن ایک فرشتہ حضرت عزیر علیہ السلام کی صورت اختیار کرلے گا، اسی طرح ایک فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت اختیار کرے گا، چنانچہ یہود حضرت عزیر علیہ السلام اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیچھے پیچھے چلیں گے، چنانچہ یہ فرشتے ان کے معبودوں کی صورت میں ان کو لے کر جہنم میں پہنچادیں گے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ﴾ (الانبیاء: ۲۲)

''اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان درہم برہم ہو جاتے۔ جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں اللہ مالک عرش ان سے پاک ہے''

جب صرف ایمان والے اور کچھ منافق لوگ باقی رہ جائیں گے، اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ان سے کلام فرمائے گا اور ارشاد ہو گا ''اے لوگو! باقی لوگ چلے گئے اب تم بھی اپنے خداؤں کے پاس اور جن کی تم عبادت کرتے تھے ان کے پاس چلے جاؤ''

ایمان والے کہیں گے ''ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے''

اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے ان سے اعراض فرمائیں گے اور پھر ارشاد ہو گا ''اے لوگو! باقی لوگ چلے گئے اب تم بھی اپنے خداؤں کے پاس اور جن کی تم عبادت کرتے تھے ان کے پاس چلے جاؤ'' ایمان والے کہیں گے ''ہمیں اللہ کے علاوہ اور کسی کی ضرورت نہیں، ہم اللہ کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے''

اس کے بعد لوگوں پر حقیقت کھول دی جائے گی اور لوگوں پر ایسی علامات واضح کر دی جائیں گی جس سے انہیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ یہ ان کا پروردگار ہے۔ چنانچہ تمام مومن منہ کے بل سجدے میں چلے جائیں گے اور ہر منافق کمر کے بل سجدے میں گرے گا اور اللہ تعالیٰ ان کی پشتیں گائے کے سینگوں کی مانند بنا دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو اجازت دیں گے تو یہ لوگ سر اٹھائیں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ جہنم کے اوپر پل صراط قائم فرما دیں گے،

یہ پل بال کی طرح باریک اور تلوار کی طرح تیز دھار کا حامل ہو گا۔ اس پر نوکیلے کنڈے اور کھونٹے ہوں گے اور ''سعدان'' نامی درخت کی طرح بڑے بڑے کانٹے ہوں گے۔

اس کے علاوہ ایک دوسرا پل ہو گا جس پر پھسلاہٹ ہو گی، اس پر سے چلنے والوں کے قدم پھسلیں گے، بہر حال لوگ اس کے اوپر سے گزریں گے، بعض تو اتنی تیزی سے گزر جائیں گے جیسے پلک جھپکتی ہے، بعض بجلی کی چمک کی طرح، بعض ہوا کی طرح، بعض عمدہ گھوڑے اور سوار کی طرح اور بعض عمدہ انسان کی طرح گزر جائیں گے۔

لہٰذا جب اہل جنت، جنت کی طرف روانہ ہوں گے تو کہیں گے کہ کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہماری سفارش کرے تاکہ ہمیں جنت میں داخلے کی اجازت ملے، کچھ لوگ کہیں گے سفارش کے لئے تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام سے زیادہ مستحق کون ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا، پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان سے سفارش کی درخواست کریں گے، وہ اپنے قصور کو یاد کریں گے، اور اپنے آپ کو گناہ گار تصور کرتے ہوئے ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول ہیں، چنانچہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سفارش کی درخواست کریں گے، حضرت نوح علیہ السلام کچھ یاد کر کے ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں، البتہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ لوگ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں، تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ لوگ جمع ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی ارشاد

Marfat.com

فرمائیں گے اور یہ بھی فرمائیں گے کہ تم حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ۔

پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پھر لوگ میرے پاس آئیں گے، اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تین سفارشوں کا وعدہ کیا ہے چنانچہ میں جنت کی طرف آؤں گا اور جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر دروازہ کھلوانا چاہوں گا چنانچہ میرے لئے دروازہ کھولا جائے گا، مجھے سلام کیا جائے گا اور مرحبا کہا جائے گا، میں جنت میں داخل ہوں گا تو میری نظر اللہ تعالیٰ پر پڑے گی میں فوراً سجدے میں گر پڑوں گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی ایسی تعریف اور بزرگی کے کلمات واضح فرمائیں گے جو مجھ سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں بتائے گئے ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے ارشاد فرمائیں گے اے محمد! اپنا سر مبارک اٹھایئے اور سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، آپ مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا، پھر جب میں سر اٹھاؤں گا تو اللہ تعالیٰ باوجود علم ہونے کے دریافت فرمائیں گے کہ کیا حال ہے؟ میں کہوں گا اے میرے پروردگار! آپ نے میرے ساتھ شفاعت کا وعدہ فرمایا تھا آپ اہل جنت کے لئے میری شفاعت قبول فرمالیجئے تاکہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے آپ کی شفاعت قبول کی اور ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔

اس موقع پر آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا تم لوگ اس میں اپنے گھروں اور گھر والوں کی اتنی پہچان نہیں رکھتے جتنی اہل جنت، جنت میں اپنے گھروں اور گھر والوں کو پہچانتے ہوں گے، لہٰذا اہل جنت میں سے ہر شخص اپنی بہتر (۷۲) بیویوں کے پاس جائے گا جنہیں اللہ تعالیٰ نے حور بنایا ہے اور دو بیویاں انسانوں میں سے ہوں گی، ان کو اللہ تعالیٰ جس پر چاہیں گے فضیلت دیں گے۔ ان کی اس عبادت کی وجہ سے جو دنیا میں وہ کیا کرتی تھیں۔ جنتی ان میں سے ایک کے پاس جائے گا وہ یاقوت کے بنے ہوئے کمرے میں ہوں گی، اس کی چارپائی سونے کی بنی ہوگی، جس میں لعل و جواہر جڑے ہوئے ہوں گے، ان کا بستر بہترین نرم اور موٹے ریشم کا بنا ہوا ہوگا۔ جنتی اپنی بیوی کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھے گا اس کے کپڑوں کے پیچھے سے بھی اس کے سینے کا جلد اور گوشت دکھائی دے گا، اس کے علاوہ اس کی پنڈلیوں کے گوشت کی طرف دیکھے گا جیسے تم میں سے کوئی شخص یاقوتوں کی پروئی ہوئی لڑی کو دیکھتا ہے، اس جنتی کا جگر اپنی بیوی کے لئے آئینہ کی مانند ہوگا اور اسی طرح اس کی بیوی کا جگر بھی اپنے شوہر کے لئے آئینے کی مانند ہوگا، دونوں کو تھکاوٹ کا احساس تک نہ ہوگا، اتنے میں پکارا جائے گا کہ بے شک ہمیں معلوم ہے کہ نہ تم تھکو گے نہ وہ تھکے گی، لیکن تمہاری اور بیویاں بھی ہیں تم ان کے پاس بھی جاؤ، چنانچہ وہ جنتی اس کمرے سے نکل کر فرداً فرداً سب کے پاس آئے گا اور جس بیوی کے پاس بھی آئے گا وہ یہی کہے گی کہ خدا کی قسم جنت میں تم سے زیادہ حسین کوئی نہیں ہے، اور نہ ہی جنت میں مجھے تم سے زیادہ کوئی محبوب ہے۔

جب دوزخی دوزخ میں پہنچ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی بہت سی مخلوق جہنم میں چلی جائے گی، بعض تو قدموں تک جہنم میں ڈوبے ہوں گے، بعض کمر تک بعض ایسے ہوں گے جن کا پورا جسم ماسوائے چہرے کے جہنم میں ڈوبا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو جہنم کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر میں کہوں گا ''اے میرے پروردگار! میری امت میں سے جو دوزخ میں ہیں ان کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیں'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جن کو تم پہچانتے ہو ان کو نکال لو، چنانچہ ان کو نکال لیا جائے گا، یہاں تک کہ ان میں سے ایک

Marfat.com

بھی دوزخ میں باقی نہ رہے گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھے شفاعت کی عمومی اجازت دیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو، چنانچہ ان لوگوں کو بھی نکال لیا جائے گا یہاں تک کہ ان تمام لوگوں کو جہنم سے نکال لیا جائے گا جن کے دل میں دینار کے برابر بھی ایمان باقی ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ مزید شفاعت قبول کرتے ہوئے حکم فرمائیں گے کہ ہر اس شخص کو بھی جہنم سے نکال لو جس کے دل میں دو تہائی دینار کے برابر ایمان موجود ہے، پھر ایک تہائی کا اعلان ہوگا، پھر ایک قیراط اور پھر رائی کے دانے کے برابر ایمان رکھنے والوں کی نجات کا اعلان ہوگا، اور ان کو بھی نکال دیا جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے بھی کوئی جہنم میں باقی نہ رہے گا، یہاں تک کہ کوئی ایسا شخص بھی جہنم میں نہ رہے گا جس نے کبھی بھی اللہ کے لئے کوئی نیک کام کیا ہوگا، اور کوئی ایک بھی ایسا نہ باقی بچے گا جس کے لئے شفاعت کی گئی ہوگی، یعنی ہر شخص کے حق میں شفاعت قبول کی جائے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت کو دیکھ کر ابلیس بھی مغفرت کی امید رکھے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ صرف میں رہ گیا ہوں اور میں تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں، چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ دوزخ میں ڈالیں گے اور جہنم میں اتنے لوگوں کو نکالیں گے کہ خود اللہ کے علاوہ کوئی ان کی تعداد سے آگاہ نہیں ہو سکتا، وہ لوگ چھوٹے چھوٹے دانوں کی صورت میں ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان کو ایک نہر میں ڈال دیں گے جسے ''نہر حیات'' کہا جاتا ہے، چنانچہ اس نہر میں ڈالے جانے کے بعد وہ اس طرح باہر نکلیں گے جیسے ایک دانہ بارش کے بہتے ہوئے پانی میں اس سبز حصے میں اگتا ہے جہاں دھوپ پڑتی ہے اور جہاں سایہ ہوتا ہے وہاں سے زرد، بہر حال وہ اگیں گے اور موتیوں کی طرح ہوں گے، ان کی گردنوں پر یہ عبارت تحریر ہوگی:

''الجهنميون عتقاء الرحمٰن عزوجل''

''یہ دوزخی ہیں جن کو رحمٰن نے آزاد کیا ہے''

اہل جنت ان کو اسی تحریر سے پہچانیں گے ان لوگوں نے دنیا میں اللہ کی رضا کی خاطر کبھی بھلائی نہ کی ہوگی، بہر حال پھر وہ جنت میں رہیں گے۔

یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ قیامت سے پہلے تین مارتبہ صور پھونکا جائے گا۔ پہلی پھونک کو '' نفخة الفزع'' (گھبراہٹ کا شکار کر دینے والی پھونک) کہتے ہیں۔ دوسری کو '' نفخة الصعق'' (موت کی پھونک) کہتے ہیں۔ اور تیسری کو ''نفخة القيام لرب العالمين'' (دوبارہ زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے والی پھونک) کہتے ہیں۔

دو مرتبہ صور پھونکے جانے کی درمیانی مدت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دو مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس کی مدت ہوگی''

لوگوں نے عرض کیا ''اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا چالیس دن کی مدت ہوگی؟''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''جس بات کا مجھے علم نہیں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا''

Marfat.com

لوگوں نے پھر دریافت پوچھا ''کیا چالیس سال کی مدت ہوگی؟''

آپ نے فرمایا ''جس بات کا مجھے علم نہیں میں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا، البتہ میں اتنی بات ضرور جانتا ہوں کہ قبر میں انسان کا سارا جسم بوسیدہ ہو جاتا ہے علاوہ ریڑھ کی ہڈی کے آخری سرے کے جس سے مخلوق دوبارہ پیدا ہوگی'' (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''آدم علیہ السلام کا ہر بیٹا مرنے کے بعد بوسیدہ ہو جائے گا، اور مٹی اس کو کھا جائے گی، سوائے ریڑھ کی ہڈی کے آخری کنارے کے، اسی سے دوبارہ پیدا ہو کر مخلوق اٹھ کھڑی ہوگی'' (۲)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مٹی انسان کی ریڑھ کی ہڈی کے آخری سرے کے علاوہ جسم کی ہر چیز کو کھا جائے گی'' عرض کیا گیا ''یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''رائی کے دانے کی طرح ہے، یہیں سے انسان حشر میں دوبارہ زندہ ہو کر نکلیں گے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اوپر ذکر کردہ حدیث میں دو مرتبہ صور پھونکے جانا مراد ہے اور یہ بھی کہ ان دونوں کے درمیان یا تو چالیس دن کی مدت ہوگی یا چالیس مہینے یا چالیس سال کی مدت ہوگی۔

تین میں سے یہ دو پھونکیں ''نفخة الفزع'' اور ''نفخة البعث'' ہوں گی۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان پانی کا برسنا ذکر کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح اس میں ریڑھ کی ہڈی کے کنارے کا ذکر بھی ہے جس سے انسانوں کو دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔

اس حدیث میں ذکر کردہ دو پھونکوں سے مراد ''نفخة الصعق'' اور ''نفخة الفزع'' بھی ہوں سکتی ہیں۔

☆☆☆☆

(۱) صحیح مسلم، کتاب الفتن وأشراط الساعة ۵۲، صحیح البخاری، کتاب التفسیر ۶۵

(۲) سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر القبر والبلی، رقم: ۴۲۶۶

قیامت کے دن کی دہشت اور ہولناکیاں

زمین میں بھونچال آجائے گا

قیامت کے دن زمین پر زوردار زلزلے رونما ہوں گے اور زمین اہل زمین کو لے کر دائیں بائیں ڈولے گی، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا﴾(الزلزال: ۱-۳)

''جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی۔ اور زمین اپنے اندر کے بوجھ نکال ڈالے گی اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ﴾(الحج: ۱، ۲)

''لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو کہ قیامت کا زلزلہ ایک حادثۂ عظیم ہے۔ اے مخاطب جس دن تو اس کو دیکھے گا اس دن یہ حال ہوگا کہ تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر پڑیں گے اور لوگ تجھ کو متوالے نظر آئیں گے مگر وہ متوالے نہیں ہوں گے بلکہ عذاب دیکھ کر مدہوش ہو رہے ہوں گے بے شک اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا ۝ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً﴾(الواقعة: ۱-۷)

''جب واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی۔ اس کے واقع ہونے میں کچھ جھوٹ نہیں۔ کسی کو پست کرے کسی کو بلند۔ جب زمین بھونچال سے لرزنے لگے۔ اور پہاڑ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ پھر غبار ہو کر اڑنے لگیں۔ اور تم لوگ تین قسم کے ہو جاؤ''

Marfat.com

''جب لاد چلے گا بنجارا''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب قیامت قائم ہوگی تو کپڑا کھول کر بیٹھے ہوئے دو شخص خرید وفروخت نہ کر سکیں گے، یعنی انہیں اتنی مہلت بھی نہ ملے گی۔ اونٹنی کا دودھ لے جانے والا شخص دودھ بھی نہ پی سکے گا، حوض سے پانی لینے والا اس پانی کو پی نہ سکے گا اور منہ کے قریب لقمہ لے جانے والا اسے کھا نہ سکے گا''

یہ پہلی مرتبہ صور پھونکے جانے کا ذکر ہے جو قیامت کے بالکل شروع میں ہوگا، اور جیسے کے پہلے گزر چکا ہے کہ یہ بالکل آخری زمانہ ہوگا اور قیامت بدترین لوگوں پر واقع ہوگی۔

ابھی صور پھونکے جانے کی جو روایت گزری ہے کہ پہلی دو مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان آسمان پھٹ جائے گا اور ستارے جھڑ جائیں گے، سورج اور چاند کو گرہن لگ جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ۝ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ﴾ (ابراھیم: ۴۵، ۴۶)

''اور جو لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے تم ان کے مکانوں میں رہتے تھے اور تم پر ظاہر ہو چکا تھا کہ ہم نے ان لوگوں کے ساتھ کس طرح کا معاملہ کیا تھا اور تمہارے سمجھانے کے لئے مثالیں بیان کر دی تھیں۔ اور انہوں نے بڑی بڑی تدبیریں کیں اور ان کی سب تدبیریں اللہ کے ہاں لکھی ہوئی ہیں گو وہ تدبیریں ایسی غضب کی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ﴾ (الانشقاق: ۱، ۲)

''جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے پروردگار کا فرمان بجالائے گا اور اسے واجب بھی یہی ہے''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۝ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۝ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۝ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ ۝ وَقَلِيلٌ مِنَ الْآخِرِينَ ۝ عَلَى سُرُرٍ مَوْضُونَةٍ﴾ (الواقعة: ۷. ۱۵)

''اور تم لوگ تین قسم ہو جاؤ تو داہنے ہاتھ والے سبحان اللہ داہنے ہاتھ والے کیا ہی چین میں ہیں۔ اور بائیں ہاتھ والے افسوس بائیں ہاتھ والے کیا گرفتارِ عذاب ہیں۔ اور جو آگے بڑھنے والے ہیں ان کا کیا کہنا وہ آگے بڑھنے

Marfat.com

والے ہیں۔ وہی اللہ کے مقرب ہیں نعمت کی بہشتوں میں۔ وہ بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہوں گے۔ اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے۔ لعل و یاقوت وغیرہ سے جڑے ہوئے تختوں پر"

یہ بات تفصیل سے آگے آرہی ہے کہ یہ سب کچھ دوسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد ہونے والا ہے، البتہ زمین کا زلزلہ اور زلزلے کی وجہ سے زمین کا پھٹنا اور لوگوں کا اس کے کناروں کی طرف دوڑنا تو یہ واقعات پہلی مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد پیش آئیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے آل فرعون کے ایک مومن کے بارے میں بتایا ہے:

﴿وَيَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ○ يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ﴾ (المؤمن: ۳۲، ۳۳)

"اور اے قوم مجھے تمہاری نسبت پکار کے دن یعنی قیامت کا خوف ہے۔ جس دن تم پیٹھ پھیر کر قیامت کے میدان سے بھاگو گے اس دن تم کو کوئی عذاب اللہ سے بچانے والے نہ ہوگا"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ (الرحمن: ۳۳، ۳۶)

"اے گروہِ جن وانس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ اور زور کے سوا تو تم نکل سکنے ہی کے نہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟"

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک دس نشانیاں نہ دیکھ لو" پھر ان نشانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"سب سے آخری نشانی وہ آگ ہوگی جو عدن سے نکلے گی اور لوگوں کو ہنکاتی ہوئی میدان حشر تک لے جائے گی"

یہ آگ آخری زمانے میں دنیا بھر کے لوگوں کو ہر طرف سے ہانک کر ملک شام میں جمع کر دے گی اور یہی وہ جگہ ہے جو میدان حشر بنے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "لوگوں کو تین طریقے سے جمع کیا جائے گا، شوق سے، ڈرتے ہوئے، ایک اونٹ پر دو دو اور تین تین اور دس دس سوار ہوں گے، باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی، چنانچہ جہاں وہ لوگ تھک کر آرام کریں گے وہیں یہ آگ بھی ٹھہر جائے گی اور جہاں یہ رات گزاریں گے وہیں آگ بھی رات گزارے گی"

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ جو لوگوں کو مشرق

Marfat.com

سے مغرب کی طرف لے جائے گی"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "لوگوں کو میدان حشر میں تین جماعتوں کی صورت میں جمع کیا جائے گا، ایک جماعت پیدل چلنے والوں کی ہوگی، ایک جماعت سواروں کی ہوگی، اور ایک جماعت وہ ہوگی جو منہ کے بل چل کر جائے گی" صحابہ کرام نے عرض کیا "یارسول اللہ! وہ لوگ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس ذات نے ان کو ٹانگوں پر چلایا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ ان کو منہ کے بل چلائے۔ سنو! وہ منہ کے بل چلتے ہوئے بھی زمین کی ہر اونچ نیچ اور جھاڑ کانٹے سے بچیں گے"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "عنقریب ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت ہوگی، لوگوں کو اس جگہ پر جمع کیا جائے گا جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہجرت کر کے تشریف لے گئے تھے، زمین پر صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے ان کی زمین ان کو پھینک دے گی، آگ ان کو بندروں اور خنزیروں کے ساتھ ہانکے گی، جب وہ رات گزاریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی اور جب وہ تھک کر آرام کریں گے تو آگ بھی رک جائے اور جو ان میں پیچھے رہ گیا اس کو آگ کھا جائے گی"

انسان مختلف جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

﴿وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا مَّأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا﴾ (بنی اسرائیل: ۹۷)

"اور ہم ان کو قیامت کے دن اوندھے منہ، اندھے، گونگے اور بہرے بنا کر اٹھائیں گے۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ جب اس کی آگ بجھنے کو ہوگی تو ہم ان کو عذاب دینے کے لئے اور بھڑکا دیں گے"

اس کے بعد فرمایا "مجھ سے اس کائنات کے سب سے بڑے سچے اور بااعتماد آدمی نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کو تین گروہوں کی صورت میں جمع کیا جائے گا، ایک گروہ کے لوگ کھاتے پیتے، عمدہ لباس پہنے ہوئے سواریوں پر سوار ہوں گے، دوسرے گروہ کے لوگ پیدل چل رہے ہوں گے اور دوڑ رہے ہوں گے اور ایک گروہ کو فرشتے منہ کے بل گھسیٹ رہے ہوں گے"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "پہلے اور آخری دونوں گروہوں کو تو ہم سمجھ گئے لیکن یہ پیدل چلنے اور دوڑنے والوں کا کیا معاملہ ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ پشت پر ایک آفت ڈالیں گے یہاں تک کہ کوئی پشت والا باقی نہ رہے یہاں تک کہ ایک شخص ایک ایسی اونٹنی کے بدلے ایک نہایت خوب باغ دے ڈالے گا جو قد میں اتنی چھوٹی ہوں گی کہ اونٹ کے کوہان کے برابر ہوگی، اس پر بہت کم سواری کی جا سکتی ہوگی اور اس نے دودھ دینا بھی بند کر دیا ہوگا"

حضرت معاویہ بن حمیدۃ قشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "لوگوں کو وہاں جمع کیا جائے گا (یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام کی طرف اشارہ فرمایا) لوگ پیدل اور سوار ہو کر آئیں گے اور ایک گروہ منہ کے بل چل کر اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

دربار میں حاضر ہوگا اور ان کے منہ بند ہوں گے تاکہ وہ بول نہ سکیں"

یہ چند روایات ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں موجود لوگوں کو میدان حشر میں پوری دنیا سے جمع کیا جائے گا، یہ شام کی سرزمین ہوگی، اور لوگ تین قسم کے گروہوں میں تقسیم ہوں گے، چنانچہ ایک قسم ایسی ہوگی جو کھاتے پیتے، عمدہ لباس پہنے سواریوں پر سوار ہوں گے اور ایک قسم ایسی ہوگی جو کبھی پیدل چلے گی اور کبھی سوار ہوا کرے گی، یہ پیدل چلنے اور سوار ہونے کا سلسلہ اونٹ پر ہوگا۔ بعض اونٹ ایسے ہوں گے جن پر دو افراد سوار ہوں، اور بعض پر تین اور بعض پر دس، یعنی سواریوں کی قلت کی وجہ سے باری باری سواری کریں گے۔ اور باقی لوگوں کو آگ ہانک کر جمع کرے گی، یہ وہ آگ ہوگی جو عدن سے نکلے گی اور لوگوں کو پیچھے سے گھیرے گی اور ہر جانب سے ہانکتی ہوئی میدان حشر کی طرف لے جائے گی اور لوگوں میں سے جو پیچھے رہ گیا اس کو یہ آگ کھا جائے گی۔

ان تفصیلات سے یہ معلوم ہوا کہ یہ سب دنیا کے آخری زمانے میں ہوگا، مثلاً کھانا پینا، سوار ہونا اور پیچھے رہ جانے والوں کو آگ کا جلا دینا۔ اگر ان واقعات کا ظہور تیسری اور آخری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد مان لیا جائے تو صحیح نہیں، کیونکہ اس کے بعد نہ تو موت ہوگی نہ چلتی سواری، نہ کھانا نہ پینا اور نہ ہی وسیع صحنوں میں رہنا پہننا۔

عجیب بات یہ ہے کہ حافظ ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں سے اکثر روایات کو نقل کرنے کے بعد اس سواری کو قیامت کے دن پر محمول کیا ہے، انہوں نے اپنی رائے کو صحیح اور ہماری ذکر کردہ رائے کو ضعیف بھی قرار دیا ہے۔ انہوں نے قرآن مجید کی اس آیت سے استدلال بھی کیا ہے:

﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْداً o وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِيْنَ إِلَى جَهَنَّمَ وِرْداً o لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْداً﴾ (مریم: ۸۵۔۸۷)

"جس روز ہم پرہیزگاروں کو اللہ کے سامنے بطور مہمان جمع کریں گے۔ اور گناہ گاروں کو دوزخ کی طرف پیاسے ہانک لے جائیں گے۔ تو لوگ کسی کی سفارش کا اختیار نہ رکھیں گے مگر جس نے اللہ سے اقرار کرلیا ہو"

جبکہ ابھی رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گزرا ہے، آپ نے فرمایا "بعض اونٹوں پر دو اور بعض پر تین اور بعض پر دس دس سوار ہوں گے؟"

یہ بات صراحت کے ساتھ گزر چکی ہے کہ یہ معاملہ سواریوں کی کمی کی وجہ سے پیش آئے گا۔ اس سے بات نہیں بنتی، کیونکہ اس صورت میں یہ جنت کی سواریاں ہوں گی جن پر مومن سوار ہوں گے اور وسیع صحنوں سے جنت کی طرف روانہ ہوں گے، لیکن ان کی حالت ایسی نہ ہوگی جیسا کہ اپنی جگہ پر آئے گا۔

رہی وہ حدیث جو دوسرے طریق سے، بہت سے صحابہ کرام سے روایت ہے۔ ان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں، بے شک تم کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں جمع کیا جائے گا اس حال میں کہ تم ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر مختون ہوگے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ﴾ (الأنبياء: ۱۰۴)

''جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کا طومار لپیٹ لیتے ہیں''

اس سے مراد قیامت کا دن ہے، تیسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد لوگ اپنی قبروں سے ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر مختون اٹھ کھڑے ہوں گے اور کافروں کو پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف روانہ کیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِهِ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا مَّأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا﴾ (بنی اسرائیل: ۹۷)

''اور جس شخص کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہے اور جن کو گمراہ کرے تو تم اللہ کے سوا ان کے رفیق نہیں پاؤ گے اور ہم ان کو قیامت کے دن اوندھے منہ، اندھے، گونگے اور بہرے بنا کر اٹھائیں گے اور ان کو ٹھکانہ دوزخ ہے۔ جب اس کی آگ بجھنے کو ہوگی تو ہم ان کو عذاب دینے کے لئے اور بھڑکا دیں گے''

یہ وہ وقت ہوگا جب انہیں میدان حشر سے آگ میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا۔

یہ بات پہلے بھی گزر چکی ہے کہ جو لوگ قیامت سے پہلے مر چکے ہوں گے ان کو ان تمام ہونے والے واقعات کا کوئی احساس نہ ہوگا، اور جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ فرمایا ہے وہ صرف شہداء ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے، لہٰذا انہیں ان معاملات کا احساس ہوگا لیکن وہ ان سے گھبرائیں گے نہیں اسی طرح وہ '' نفخة الصعق'' سے بھی نہیں گھبرائیں گے۔

مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ روایت میں مستثنیٰ کئے گئے افراد سے کون لوگ مراد ہیں؟

(۱) یہ بات تصریح کے ساتھ گزر چکی ہے کہ اس سے مراد شہداء ہیں۔

(۲) اس سے مراد جبریل، میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت ہیں۔

(۳) اس سے مراد ''حملۃ العرش'' یعنی عرش کو اٹھانے والے فرشتے ہیں۔

(۴) اس سے مراد مذکورہ کے علاوہ کوئی اور فرشتے ہیں۔

حدیث صور میں یہ بات گزر چکی ہے یہ مدت اہل دنیا کے لئے اتنی طویل ہوگی جتنی '' نفخة الفزع'' (پہلے صور) اور ''نفخة الصعق'' (دوسرے صور) پھونکے جانے کے درمیان، وہ یہ تمام خوفناک حالات اور معاملات دیکھ رہے ہوں گے، چنانچہ اس کی وجہ سے موجود لوگ مرجائیں گے خواہ وہ آسمان پر رہنے والے ہوں یا زمین پر، انسانوں میں سے ہوں یا جنات و فرشتوں میں سے علاوہ ان کے جن کو اللہ تعالیٰ زندہ رکھنا چاہیں گے۔ چنانچہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ عرش اٹھانے والے فرشتے ہوں گے اور یہ بھی کہ ان سے مراد حضرت جبرئیل، میکائیل، اسرافیل ہیں، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد شہداء ہیں اور اس کے علاوہ بھی۔

قیامت کے دن کی دہشت

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ﴾ (الزمر: ٦٨)

''اور جب صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر وہ جس کو اللہ چاہے پھر دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو فوراً سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ٥ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ٥ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ٥ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ٥ وَالْمَلَكُ عَلٰى أَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ٥ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ﴾ (الحاقة: ١٣. ١٨)

''تو جب صور میں ایک بار پھونک ماردی جائے گی اور زمین اور پہاڑ دونوں اٹھا لئے جائیں گے۔ پھر ایک بارگی توڑ پھوڑ کر برابر کر دیئے جائیں گے۔ تو اس روز ہر پڑھے والی یعنی قیامت ہو پڑے گی۔ اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن کمزور ہوگا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر اتر آئیں گے اور تمہارے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے۔ اس روز تم سب لوگوں کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی''

جب موت کے فرشتے کو بھی موت آجائے گی

پھر اللہ تعالیٰ اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیں گے تو وہ دوسری مرتبہ صور پھونکیں گے جس سے تمام اہل زمین و آسمان مر جائیں گے علاوہ ان لوگوں کے جن کو اللہ چاہے گا، جب سب فنا ہو چکیں گے تو ملک الموت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے ''اے میرے پروردگار! زمین و آسمان والے سب لوگ مر گئے علاوہ ان لوگوں کے جن کو آپ نے بچایا'' اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے، باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے ''کیا کوئی باقی بچا ہے؟'' ملک الموت عرض کریں گے ''اے میرے پروردگار! آپ باقی ہیں کیونکہ آپ ہی ایسے ہیں جو ہمیشہ رہیں گے کبھی فنا نہ ہوں گے اور (اس وقت) آپ کے علاوہ وہ فرشتے بھی ہیں جنہوں نے عرش کو اٹھا رکھا ہے اور جبرائیل، میکائیل اور میں بھی ہوں'' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا ''جبرئیل اور میکائیل بھی مر جائیں'' عرش گھبرا کر عرض کرے گا ''اے اللہ! کیا جبرئیل و میکائیل بھی مر جائیں گے'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''خاموش ہو جا! میں نے موت ہر اس موجود کے لئے لازم کر دی جو میرے عرش کے نیچے تھا'' لہٰذا جبرئیل و میکائیل بھی مر جائیں گے اور پھر ملک الموت حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے ''اے اللہ! جبرئیل و میکائیل بھی مر گئے صرف میں اور عرش اٹھانے والے فرشتے باقی ہیں'' اللہ تعالیٰ حکم دیں گے ''عرش اٹھانے والے فرشتے بھی مر جائیں'' لہٰذا وہ بھی مر جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ عرش کو حکم دیں گے تو وہ اسرافیل علیہ السلام سے صور واپس لے لے گا۔ پھر ملک الموت حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے ''اے میرے پروردگار! عرش اٹھانے والے فرشتے بھی مر گئے'' اللہ تعالیٰ جاننے کے باوجود کے پوچھیں گے ''اب کون بچا؟'' ملک

Marfat.com

الموت جواب دیں گے ''اے اللہ! صرف آپ باقی ہیں کیونکہ آپ ہمیشہ رہنے والے ہیں اور میں بچا ہوں'' اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا ''تو بھی میری مخلوق میں سے ہے، تجھے بھی میں نے ہی پیدا کیا تھا سو اب تو بھی مرجا'' چنانچہ ملک الموت بھی مرجائیں گے۔ اور وہ تمام مخلوقات میں سب سے آخری مخلوق ہوں گے جس کو موت کا سامنا کرنا ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ ملک الموت سے کہیں گے کہ تو بھی میری مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے میں نے تجھے پیدا کیا اب مرجا اور دوبارہ اپنی مرضی سے زندہ نہ ہوگا''

محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ملک الموت سے کہا جائے گا کہ اب مرجا اور اس کے بعد کبھی بھی زندہ نہ ہونا، تو وہ ایسی زبردست چیخ ماریں گے کہ اگر اس چیخ کو زمین و آسمان والے سن لیتے تو خوف کی شدت سے مرجاتے۔

میرا یہ خیال ہے کہ بعض راویوں نے ان معنی کے ساتھ روایت کی ہے:

((مت موتا لا تحیا بعده أبدًا))

''مرجا اور اس کے بعد کبھی بھی زندہ مت ہونا''

اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے بعد موت کا فرشتہ نہ رہے گا کیونکہ اس دن کے بعد کسی کو موت نہ آئے گی جیسے کہ صحیح روایات میں ثابت ہے کہ قیامت کے دن موت کو ایک چتکبرے مینڈھے کی صورت میں لایا جائے گا اور جنت اور جہنم کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا اور پھر کہا جائے گا اے اہل دوزخ! اب تم ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی موت نہ آئے گی، اور اے اہل جنت! اب تم ہمیشہ رہو گے کبھی موت نہ آئے گی۔

آگے ایک حدیث آرہی ہے کہ ملک الموت فانی ہے یہاں تک کہ اس کے بعد موت کا فرشتہ کبھی بھی نہ رہے گا۔

اگر بالفرض یہ الفاظ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت بھی ہیں تو اس کا ظاہری مطلب یہی ہے کہ اس کے بعد کبھی موت نہ آئے گی، اور یہ تاویل بھی حدیث کے صحیح ہونے کی صورت میں ہے۔

حدیث صور میں یہ بات گزر چکی ہے کہ جب اس ذات بابرکات کے علاوہ کوئی نہ رہے گا جو اکیلا ہے، واحد ہے، قہار ہے، یکتا و تنہا ہے، بے نیاز ہے، نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے، وہی آخر میں ہوگا جس طرح اول میں تھا، زمین و آسمان کو لپیٹ دے گا جیسے خط کو لپیٹا جاتا ہے، اور پھر ان کو پھیلا کر وسیع کر دے گا اور تین مرتبہ ان کو پھیلا کر وسیع کرے گا۔ اس کے بعد تین مرتبہ فرمائے گا:

''أنا الجبار''

''میں ہی جبار ہوں''

پھر تین مرتبہ پکارے گا:

''لمن الملک الیوم''

''کون ہے آج حقیقی بادشاہ؟''

Marfat.com

لیکن کوئی ایک بھی جواب دینے والا نہ ہوگا، پھر خود ہی جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمائے گا صرف اللہ ہی کے لئے جو اکیلا ہے اور زبردست ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْأَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (الزمر: ٦٧)

''اور انہوں نے اللہ کی قدر شناسی جیسی کرنی چاہئے تھی نہیں کی اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔ اور وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور عالی شان ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ﴾ (الأنبياء: ١٠٤)

''جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کا طومار لپیٹ لیتے ہیں، جس طرح ہم نے کائنات کو پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کر دیں گے یہ وعدہ ہے جس کا پورا کرنا لازم ہے''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾ (الحديد: ٣)

''وہ سب سے پہلا اور سب سے پچھلا اور اپنی قدرتوں سے سب پر ظاہر اور اپنی ذات سے پوشیدہ ہے اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے''

اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے:

﴿رَفِيْعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ أَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ يَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ الْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ﴾ (المؤمن: ١٥. ١٧)

''وہ مالک درجاتِ عالی اور صاحب عرش ہے۔ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے تاکہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔ جس روز وہ نکل پڑیں گے ان کی کوئی چیز اللہ سے مخفی نہ رہے گی۔ آج کس کی بادشاہت ہے؟ اللہ جو اکیلا اور غالب ہے۔ آج کے دن ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج کسی کے حق میں بے انصافی نہیں ہوگی۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے''

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا مخلوق سے خطاب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے قبضے میں لے لیں گے اور آسمان

Marfat.com

کو اپنے دائیں ہاتھ سے لپیٹ دیں گے، اور پھر فرمائیں گے کہ میں ہی بادشاہ ہوں، میں ہی جبار ہوں، کہاں ہیں دنیا کے بادشاہ؟ کہاں ہیں جبار اور متکبر لوگ؟''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ کی مٹھی میں لے لیں گے اور پھر فرمائیں کہ میں ہی شہنشاہ ہوں''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ منبر پر قرآن مجید کی ان آیات کی تلاوت فرمائی:

﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْأَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (الزمر: ٦٧)

''اور انہوں نے اللہ کی قدر شناسی جیسی کرنی چاہئے تھی نہیں کی اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔ اور وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور عالی شان ہے''

اس آیت کو سمجھاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کو حرکت دے رہے تھے، کبھی آگے لے جاتے اور کبھی پیچھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ اپنی بزرگی بیان کریں گے کہ میں ہی جبار ہوں، میں ہی متکبر ہوں، میں ہی بادشاہ ہوں، میں ہی زبردست ہوں اور میں ہی کریم ہوں'' اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر کانپنے لگا یہاں تک کہ ہم سمجھنے لگے کہ منبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت گر نہ پڑے۔

اس مقام پر آپ کو ہماری تفسیر (تفسیر ابن کثیر) میں بہت سے روایت ملیں گی، جنہیں مختلف اسناد و الفاظ کے ساتھ جمع کیا گیا ہے، ان کا مطالعہ آپ کے لئے فائدہ مند ہوگا۔ وللہ الحمد

پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے ہوں گے

حدیث صور میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی زمین کو تبدیل کر دیں گے، اس کو پھیلا دیں گے، اور خوب ہموار کر دیں گے اور اس کو اس طرح وسیع کر دیں گے جیسے کھال کو کھینچ کر وسیع کر دیا جاتا ہے، آپ اس میں کوئی اونچ نیچ نہ دیکھیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ مخلوق کو ایسی ڈانٹ پلائیں گے کہ وہ بھی زمین و آسمان کی طرح تبدیل ہو جائیں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ (ابراھیم: ۴۸)

''جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے اور سب لوگ اللہ یگانہ و بزرگ کے سامنے نکل کھڑے ہوں گے''

اس تبدیلی سے مراد حدیث میں مذکور تبدیلی کے علاوہ کوئی اور تبدیلی ہے اور وہ یہ کہ دوسری اور تیسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان زمین کی علامات تبدیل ہو جائیں گے، پہاڑ ادھر اُدھر اڑتے پھریں گے اور زمین ڈولنے لگے گی، اور پوری زمین ایک ہموار زمین میں تبدیل ہو جائے گی نہ ہی اس میں کوئی ٹیڑھا پن ہوگا نہ گھاٹیاں نہ وادیاں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا:

﴿وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ○ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ○ لَا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا

Marfat.com

﴿وَلَا أَمْتًا﴾(طٰہٰ:۱۰۵.۱۰۷)

''اور تم سے پہاڑوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ اللہ ان کو اڑا کر بکھیر دے گا اور زمین کو ہموار میدان کر چھوڑے گا۔ جس میں نہ تم کجی اور پستی دیکھو گے نہ ٹیلا اور بلندی''

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا﴾(النباء:۲۰)

''اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہو کر رہ جائیں گے''

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ﴾(القارعة: ۵)

''اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی رنگ برنگ کی اون''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً﴾(الحاقة:۱۴)

''اور زمین اور پہاڑ دونوں اٹھا لئے جائیں گے پھر ایک بار گی توڑ پھوڑ کر برابر کر دیئے جائیں گے''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا﴾(الکهف:۴۷)

''اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم زمین کو صاف میدان دیکھو گے اور ان لوگوں کو ہم جمع کر لیں گے تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے''

حدیث صور میں یہ بات گزری ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی نازل فرمائیں گے چنانچہ یہ پانی چالیس دن تک برستا رہے گا یہاں تک کہ پانی کی سطح تمہارے سروں سے بھی بارہ گز اوپر تک جا پہنچے گی، پھر اللہ تعالیٰ جسموں کو حکم دیں گے اور وہ قبروں سے یوں اٹھیں گے جیسے بارش کے بعد سبزے کی روئیدگی زمین سے ظاہر ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پھر صور پھونکا جائے گا، جو شخص بھی اس صور کی آواز سنے گا اس کی طرف توجہ کرے گا اور سر اٹھا کے سنے گا۔ اس آواز کو سب سے پہلے وہ شخص سنے گا جو اپنے حوض کو لیپ رہا ہوگا، وہ اس کی آواز سنتے ہی موت کا شکار ہو جائے گا، پھر جو جو اس آواز کو سنتا جائے گا مرتا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجیں گے جیسے وہ شبنم کے قطرے ہوں یا سایہ، چنانچہ اس کے اثر سے مخلوق کے جسم اگنے لگیں گے (یعنی اٹھ کھڑے ہونے لگیں گے) پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب اٹھ کھڑے ہوں گے، پھر کہا جائے گا اے لوگو! آ جاؤ اپنے پروردگار کی طرف''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دو مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس کی مدت ہوگی''

Marfat.com

لوگوں نے عرض کیا ''اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا چالیس دن کی مدت ہوگی؟''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''جس بات کا مجھے علم نہیں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا''

لوگوں نے پھر دریافت پوچھا ''کیا چالیس سال کی مدت ہوگی؟''

آپ نے فرمایا ''جس بات کا مجھے علم نہیں میں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا، البتہ میں اتنی بات ضرور جانتا ہوں کہ قبر میں انسان کا سارا جسم بوسیدہ ہو جاتا ہے علاوہ ریڑھ کی ہڈی کے آخری سرے کے جس سے مخلوق دوبارہ پیدا ہوگی''(۱)

وقوعِ قیامت کی چھ علامات

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سے پہلے چھ علامات ہوں گی، لوگ ادھر اُدھر بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوں گے کہ اچانک سورج کی روشنی ختم ہو جائے گی، ابھی لوگ اسی حیرت سے نہ نکلے ہوں گے کہ پہاڑ زمین پر گرنا شروع ہو جائیں گے، چنانچہ زمین میں حرکت اور بے چینی کے آثار پیدا ہونے لگیں گے، زمین آپس میں خلط ملط ہو جائے گی، کیا انسان، کیا جنات سب گھبرا جائیں گے۔ اسی گھبراہٹ کی وجہ سے چوپائے، وحشی درندے اور پرندے آپس میں مل جائیں گے، ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہوگا، کسی کو دوسرے کا ہوش نہ رہے گا، اسی بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ﴾(التکویر: ۴.۶)

''اور جب بیانے والی اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گے۔ اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں گے۔ اور جب دریا آگ ہو جائیں گے''

جنات انسانوں سے کہیں گے ہم تمہیں ایک خبر سناتے ہیں، سمندر کی طرف چلو، جب وہ سمندر کے پاس پہنچیں گے تو کیا دیکھیں گے کہ سمندر بھڑکتی ہوئی آگ میں تبدیل ہو چکا ہوگا، ابھی لوگ اسی حیرت اور پریشانی کے عالم میں ہوں گے کہ زمین ایک ہی جھٹکے میں انتہائی نچلی ساتویں تہہ تک پھٹ جائے گی، اسی طرح آسمان بھی ساتویں آسمان تک پھٹ جائے گا، اسی دوران ایک ہوا چلے گی جس سے سب لوگوں کو موت آ جائے گی''

عطاء بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ ایک پاک خوشبو دار ہوا بھیجیں گے، چنانچہ اس ہوا کے اثر سے ہر مومن کی موت واقع ہو جائے گی، اور بدترین لوگ رہ جائیں گے، وہ لوگ گدھوں کی طرح شور مچائیں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی، اسی دوران اللہ تعالیٰ زمین پر ایک زلزلہ بھیجیں گے جس سے لوگوں کے قدم اکھڑ جائیں گے ان کے مکانات تباہ ہو جائیں گے، چنانچہ تمام انسان، جن اور شیاطین باہر نکل آئیں گے، ہر ایک فرار کا راستہ ڈھونڈ رہا ہوگا، چنانچہ وہ مغرب کی طرف آئیں گے لیکن وہ بند ہو چکا ہوگا اور اس پر حفاظتی فرشتے موجود ہوں گے، لوگ پھر باقی لوگوں کے پاس واپس آ جائیں گے، اسی دوران قیامت آ جائے گی، ایک پکارنے والے کی پکار سنی جائے گی جو پکار رہا ہوگا کہ اے لوگو!:

(۱) صحیح مسلم، کتاب الفتن وأشراط الساعة ۵۲، صحیح البخاری، کتاب التفسیر ۶۵

﴿أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ (النحل: ۱)

''اللہ کا حکم یعنی عذاب گویا آ ہی پہنچا تو کافرو اس کے لئے جلدی مت کرو، یہ لوگ جو اللہ کا شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاک اور بالاتر ہے''

پھر فرمایا کہ جس طرح ایک عام عورت اس پکار کو صحیح اور وضاحت سے سنے گی، اسی طرح اس کی گود میں موجود بچہ بھی اس پکار کو سنے گا، اس کے بعد صور پھونکا جائے گا جس کے اثر سے تمام اہل زمین و آسمان کو موت آ جائے گی علاوہ ان لوگوں کے کہ جن کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھنا چاہے۔

فضاۃ بن عبید اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تم پر مغرب کی جانب سے ایک سیاہ بادل ڈھال کی مانند آئے گا، یہ بلند ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ مکمل طور پر چھا جائے گا، اور ایک پکارنے والا پکارے گا ''اے لوگو! بے شک اللہ کا حکم آ پہنچا! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے دو آدمی خرید و فروخت کے لئے کپڑے پھیلائے ہوئے ہوں گے لیکن لپیٹنے کی نوبت نہ آئے گی۔ اور ایک آدمی اپنے حوض کو لیپ رہا ہوگا لیکن اس سے پینے کی نوبت نہ آئے گی، اور ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دوھ رہا ہوگا لیکن اس میں سے ایک قطرہ بھی پینے کی نوبت نہ آئے گی''

محارب بن دثار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن پرندے اپنی دم کے ذریعے اڑیں گے اور بلا کسی طلب کے وہ سب کچھ اگل دیں گے جو ان کے پیٹ میں ہوگا، اور یہ سب قیامت کے خوف سے ہوگا''

اگر ابھی قیامت کو دیکھنا چاہتے ہو!

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص چاہتا ہے کہ قیامت کی حقیقت کا زندگی ہی میں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لے تو اس کو چاہئے کہ ان سورتوں کی تلاوت کیا کرے:

﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾

﴿إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ﴾

﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾

یعنی ان سورتوں میں قیامت کی حقیقت اور ہولناکی کو جس طرح بیان کیا گیا ہے، ان کے پڑھنے سے قیامت کا منظر آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا ہے۔

لوگوں کی اپنے رب کے سامنے حاضری

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُم قِيَامٌ يَنظُرُونَ﴾ (الزمر: ۶۸)

Marfat.com

''اور جب صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر وہ جس کو اللہ چاہے پھر دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو فوراً سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجاً o وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ أَبْوَاباً o وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَاباً﴾ (النباء: ۱۸. ۲۰)

''جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم لوگ غٹ کے غٹ آموجود ہوں گے اور آسمان کھولا جائے گا تو اس میں دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہو کر رہ جائیں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ وَتَظُنُّونَ إِنْ لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلاً﴾ (بنی إسرائیل: ۵۲)

''جس دن وہ تمہیں پکارے گا تو تم اس کی تعریف کے ساتھ جواب دو گے اور خیال کرو گے کہ تم دنیا میں بہت کم مدت رہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ o فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ﴾ (النازعات: ۱۳. ۱۴)

''وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہوگی۔ اس وقت وہ سب میدانِ محشر میں آجمع ہوں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ o إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ o فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئاً وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (یٰس: ۵۲. ۵۴)

''کہیں گے اے ہے ہمیں خواب گاہوں سے کس نے جگا اٹھایا؟ یہ وہی تو ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا۔ صرف ایک زور کی آواز کا ہونا ہوگا کہ سب کے سب ہمارے روبرو آحاضر ہوں گے۔ اس روز کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور تم کو بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسے تم کام کرتے تھے''''

صور والی مذکورہ روایت میں دوسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد اور تمام مخلوقات کے قیام کے بعد ذکر کیا گیا تھا کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسانے کا حکم فرمائیں گے جس سے قبروں میں موجود اجسام دوبارہ اٹھ کھڑے ہوں گے اور اپنی قبروں ہی میں دوبارہ زندہ ہوں گے جیسے اپنی دنیاوی زندگی میں رہا کرتے تھے، یعنی صرف روحیں نہیں ہوں گی بلکہ دنیاوی زندگی کی طرح زندہ ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے کہ عرش اٹھانے والے فرشتے زندہ ہو جائیں تو وہ زندہ ہو جائیں گے، پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیا جائے گا وہ صور کو لے کر اپنے منہ پر رکھیں گے، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام کو زندہ ہونے کا حکم دیا جائے گا وہ بھی زندہ ہو جائیں گے، پھر اللہ

تعالیٰ روحوں کو طلب فرمائیں گے، روحوں کو لایا جائے گا مومنین کی ارواح نور سے چمک رہی ہوں گی اور دوسری روحیں اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہوں گی، اللہ تعالیٰ ان تمام ارواح کو پکڑ لیں گے اور صور میں ڈال دیں گے، پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ صور پھونکا جائے چنانچہ وہ صور پھونکیں گے، لہٰذا ارواح صور میں سے اس طرح نکلیں گی جیسے شہد کی مکھیاں ہوتی ہیں اور زمین و آسمان کو بھر دیں گی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "میری عزت وجلال کی قسم، ہر روح اس جسم کی طرف چلی جائے جس میں وہ دنیاوی زندگی کے دوران رہتی تھی، چنانچہ ارواح جسموں کی طرف آئیں گی اور ناک کے ذریعے پورے جسم میں اس طرح سرایت کر جائیں گی جیسے کسی ڈسے ہوئے کے جسم میں زہر سرایت کر جاتا ہے، پھر قبریں کھلنا شروع ہوں گی اور لوگ باہر نکلیں گے۔ میں وہ سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کی زمین پھٹے گی، پھر سب لوگ قبروں سے نکل کر ڈرتے گھبراتے ہوئے اپنے پروردگار کی طرف چل پڑیں گے، کافر کہیں گے کہ آج تو بہت سخت دن ہے، ننگے پیر، ننگے بدن ہوں گے اور غیر مختون ہوں گے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعاً كَأَنَّهُمْ إِلَى نُصُبٍ يُوْفِضُوْنَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوا يُوعَدُوْنَ﴾ (المعارج: ۴۳، ۴۴)

"اس دن یہ قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑیں گے جیسے شکار شکار کے جال کی طرف دوڑتے ہیں۔ ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی اور ذلت ان پر چھا رہی ہوگی۔ یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِيْ وَنُمِيْتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعاً ذَلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ﴾ (ق: ۴۱. ۴۴)

"اور سنو جس دن پکارنے والا نزدیک کی جگہ سے پکارے گا جس دن لوگ چیخ یقیناً سن لیں گے۔ وہی نکل پڑنے کا دن ہے۔ ہم ہی تو زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے۔ اس دن زمین ان پر پھٹ جائے گی اور وہ جھٹ پٹ نکل کھڑے ہوں گے۔ یہ جمع کرنا ہمیں آسان ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝ خُشَّعاً أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ﴾ (القمر: ۶، ۷)

"تو تم بھی ان کی کچھ پرواہ نہ کرو۔ جس دن بلانے والا ان کو ایک ناخوش چیز کی طرف بلائے گا۔ تو آنکھیں نیچی کیے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى﴾(طٰہٰ: ۵۵)

''اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے اور اسی سے دوسری دفعہ نکالیں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ﴾(الاعراف: ۲۵)

''کہا کہ اسی میں تمہارا جینا ہوگا اور اسی میں مرنا اور اسی میں سے قیامت کو زندہ کر کے نکالے جاؤ گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَاللَّهُ أَنبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ۝ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا﴾(نوح: ۱۷، ۱۸)

''اور اللہ ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے۔ پھر اسی میں تمہیں لوٹا دے گا اور اسی سے تم کو نکال کھڑا کرے گا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا﴾(النباء: ۱۸)

''جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم لوگ غٹ کے غٹ آموجود ہوگے''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں'' ہوا چلائی جائے گی جو نہایت یخ بستہ اور ٹھنڈی ہوگی، یہ ہوا زمین پر کسی مومن کو نہ چھوڑے گی، پھر لوگوں پر قیامت قائم ہوگی، چنانچہ زمین و آسمان کے درمیان ایک فرشتہ کھڑا ہوگا جس کے پاس صور ہوگا وہ صور پھونکے گا، چنانچہ زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کو موت آجائے گی، پھر دو دفعہ صور پھونکے جانے کے درمیان وہی ہوگا جو اللہ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی نازل فرمائیں گے، چنانچہ اسی پانی سے مخلوقات کے جسم اور گوشت بنیں گے، جیسے روئیدگی سے زمین اگتی ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ فاطر کی اس آیت کی تلاوت فرمائی:

﴿وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذَٰلِكَ النُّشُورُ﴾(فاطر: ۹)

''اور اللہ ہی تو ہے جو ہوائیں چلاتا ہے اور وہ بادل کو ابھارتی ہیں پھر ہم اس کو ایک بے جان شہر کی طرف چلاتے ہیں پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح مردوں کو جی اٹھنا ہوگا''

پھر فرشتہ صور لے کر زمین و آسمان کے درمیان کھڑا ہوگا اور صور پھونکے گا، چنانچہ ہر نفس اپنے جسم کی طرف بڑھے گا اور اس میں داخل ہو جائے گا اور پروردگار العالمین کے سامنے حاضر ہو جائے گا۔

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں'' لوگ قبروں میں بوسیدہ ہو جائیں گے، چنانچہ جونہی صور کی آواز سنیں گے تو ارواح اپنے جسموں کی طرف واپس آجائیں گی یہاں تک کہ ہڈیوں اور جوڑوں میں سما جائیں گے، پھر جب دوسری مرتبہ صور پھونکے جانے کی آواز سنیں گے تو سب لوگ اپنے قدموں پر کھڑے ہو جائیں گے اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہوں گے، مومنین کہہ رہے ہوں گے:

(سبحانک ما عبدناک حق عبادتک))

Marfat.com

''اے اللہ! آپ پاک ہیں، ہم آپ کی عبادت کا حق ادا نہ کر سکے''

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ مردوں کو کیسے زندہ فرمائیں گے اور مخلوق میں اس کی کیا علامت ہے؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اے ابورزین! کیا تو کبھی نہایت دشوار گزار اور مہلک وادی سے نہیں گزرا اور کیا تو سبز نہر سے نہیں گزرا؟''

میں نے عرض کیا جی ہاں! میں گزرا ہوں''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسی طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کریں گے اور یہی مخلوقات میں اس کی نشانی ہے''

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا ''یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ مردوں کو کیسے زندہ فرمائیں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ''کیا کبھی تم کسی قحط زدہ زمین سے گزرے ہو؟ کیا تم کبھی سرسبز وشاداب زرخیز زمین سے گزرے ہو؟''

میں نے عرض کیا ''جی ہاں گزرا ہوں'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فاطر کی اس آیت کی تلاوت فرمائی:

﴿وَاللّٰهُ الَّذِیْ أَرْسَلَ الرِّیَاحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَأَحْیَیْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ﴾ (فاطر: ۹)

''اور اللہ ہی تو ہے جو ہوائیں چلاتا ہے اور وہ بادل کو ابھارتی ہیں پھر ہم اس کو ایک بے جان شہر کی طرف چلاتے ہیں پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح مردوں کو جی اٹھنا ہوگا''

میں نے پوچھا ''یارسول اللہ! ایمان کیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اور یہ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہوں، اور یہ کہ تو شرک کرنے کے بجائے آگ میں جل جانا پسند کرے اور تو کسی نسبی رشتہ کے بغیر صرف اللہ کے لئے کسی سے محبت کرے۔ اگر تیری یہ حالت ہو جائے تو سمجھ لو تمہارے دل میں ایمان کی محبت اس طرح داخل ہو چکی ہے جیسے کسی گرم دن میں پیاسے شخص کے دل میں پانی کی محبت ہوتی ہے''

میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ! مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں مومن ہوں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میرے امتوں اور سابقہ امتوں میں سے صرف وہ شخص مومن ہے جو اچھا عمل کرنے کے بعد اسے اچھا سمجھتا ہو اور اس سے خوش ہو، اسی طرح برا عمل کرنے کے بعد اسے برا سمجھتا ہو اور اس سے ناخوش ہو، وہ اپنے گناہ پر اللہ سے بخشش طلب کرے اور وہ یہ جانتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی میرے گناہ کو معاف نہیں کر سکتا''

ولید بن مسلم رحمہ اللہ جنہوں نے صور پر حدیث کے متعدد طرق اور آثار جمع کئے ہیں وہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ﴾ (ق: ۴۱)

''اور سنو جس دن پکارنے والا نزدیک کی جگہ سے پکارے گا''

ایک فرشتہ بیت المقدس کی چٹان پر کھڑا ہوگا اور پکارے گا کہ اے بوسیدہ ہڈیو! اے ٹوٹے ہوئے جوڑو! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ فیصلے کے لئے جمع ہو جاؤ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جن قبروں میں عذاب ہو رہا ہے ان کا عذاب صرف دوسری اور تیسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد درمیان اٹھایا جائے گا۔

چنانچہ اسی لئے جب کافر کو دوبارہ اٹھایا جائے گا تو وہ کہے گا ''ہائے تباہی ہمیں ہماری قبروں سے کس نے اٹھایا'' اور مومن اس کو کہے گا کہ: ''یہی ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا''

محکم جسری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

معد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محکم جسری رحمۃ اللہ علیہ ایک حکیم اور دانا شخص تھے، ان کے دوست احباب انکے پاس جمع ہوتے تو محکم جسری یہ آیت تلاوت کرتے:

﴿قَالُوْا يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ﴾ (یٰس: ۵۲)

''کہیں گے اے ہے ہمیں خواب گاہوں سے کس نے جگا اٹھایا؟ یہ وہی تو ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا''

پھر روتے اور کہتے کہ بے شک قیامت کی سختی اور عظمت لوگوں کے دلوں سے نکل گئی ہے۔ قبر سے اٹھنے کے بعد پہلی ہی بار میں ''ویل'' یعنی ''تباہی ہو'' صرف اسی لئے پکاریں گے کہ وہ خود اپنی آنکھوں سے عظیم الشان زبردست خطرے کا مشاہدہ نہ کریں گے، قیامت اپنے تمام ہولناک اور دہشت انگیز حوادث و واقعات کے ساتھ قائم ہوگی، لیکن چونکہ وہ ایک طویل عرصے سے برزخ میں تکلیف و عذاب بھگت رہے تھے، اس درد و عذاب کو ختم ہوتے وقت انہوں نے ''ویل ویل'' پکارا تھا، کیونکہ یہ تو قبروں سے اٹھتے وقت پکارا تھا، اور اگر ایسا نہ ہوتا یعنی آخری دو مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان قبروں میں ان سے عذاب نہ ہٹا لیا جاتا تو مردے قبروں میں رہنے والے اس عرصے کو معمولی نہ سمجھتے اور قبروں میں گزرے ہوئے اس عرصہ کو سونے سے تعبیر نہ کرتے اور قرآن کریم میں اس کی دلیل موجود ہے:

﴿فَإِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى﴾ (النازعات: ۳۴)

''تو جب بڑی آفت آئے گی''

یہ کہہ کر ابو محکم جسری اتنا روتے کہ ان کی داڑھی تر ہو جاتی۔

زمانہ جاہلیت کے دو آدمیوں کا مکالمہ

ابو ادریس خولانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں عراق اور شام کے درمیان لوگ اپنے بزرگوں کے پاس جمع

Marfat.com

ہوئے، ان میں سے ایک بزرگ کھڑے ہوئے اور ان سے خطاب کرتے ہوئے کہنے لگے:

''اے لوگو! تم لوگ مرنے والے ہو اور پھر فیصلے اور حساب کے دن دوبارہ اٹھائے جانے والے ہو''

ان کی یہ بات سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا:

''خدا کی قسم! میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کبھی دوبارہ نہیں اٹھائیں گے، وہ شخص ایک مرتبہ اپنی سواری سے گر پڑا، اس کے اونٹوں نے اس کو اپنے پیروں تلے کچل دیا اور چوپایوں نے اپنے کھروں سے اور لوگوں نے اس کی خاک پر چل چل کر اسے بالکل نیست نابود کر دیا، یہاں تک کہ اس کا کوئی انگلی کا پورہ بھی باقی نہ رہا، اب اس شخص کو اللہ تعالیٰ دوبارہ کیسے زندہ کر سکتے ہیں''

اعتراض کرنے والے کا یہ اعتراض سن کر بزرگ نے اس سے کہا:

''تم ایک ایسی قوم سے تعلق رکھتے ہو جن کی عقلیں مقید ہیں، جن کے ایمان ویقین ضعیف ہیں، جن کے عمل قلیل ہیں، اگر ایک لگڑ بھگڑ اس ہڈی کو کھالے اور پھر خارج کر دے اور کوئی کتا آ کر اس کو کھائے اور فضلے کے ساتھ خارج کر دے، اور پھر کوئی مرغی اس کو کھالے اور بیٹ کے ذریعے اس کو خارج کر دے اور پھر کوئی اس کو ہانڈی کے نیچے آگ میں جلا دے اور ہوا اس کی راکھ کو ادھر اُدھر بکھیر دے، تب بھی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اصل حالت میں آنے کا حکم دیں گے، تو وہ چیز اپنی اصل صورت میں آ جائے گی پھر حساب کتاب کے لئے اس کو حاضر کر دیا جائے گا''

ایک شخص کے نبی پاک ﷺ سے عجیب سوالات

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت کے ایک بزرگ نے آپ ﷺ سے پوچھا ''اے محمد! تین باتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مجھے معلوم ہوا کہ آپ وہ باتیں فرماتے ہیں لیکن کوئی عقل مند ان باتوں پر یقین نہیں کر سکتا:

آپ کی جانب سے مجھے پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ آپ عربوں کی اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ وہ ان معبودوں کی عبادت کرنا چھوڑ یں جن کی عبادت ان کے آباء واجداد کیا کرتے تھے۔

دوسری بات آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم قیصر وکسریٰ کے خزانوں پر غالب آ جائیں گے۔

تیسرا آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم سب کو ضرور موت آئے گی اور مرنے کے بعد سب نے دوبارہ زندہ ہونا ہے''

رسول اللہ ﷺ نے اس کی یہ سب باتیں سن کر ارشاد فرمایا ''اگر تیرا یہ خیال ہے تو پھر میں ضرور تیرا ہاتھ پکڑوں گا قیامت کے دن مجھے تیری یہ باتیں یاد دلاؤں گا''

وہ بوڑھا پھر بولا ''اچھا تو آپ مجھے مرنے کے بعد گم تو نہ کر دیں گے اور بھلا تو نہ دیں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''نہ تم مجھ سے گم ہو گے نہ میں تمہیں بھلاؤں گا''

Marfat.com

وہ بوڑھا طویل عرصہ زندہ رہا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے رحلت فرمائی، اس بوڑھے نے آپ ﷺ کی رحلت کے بعد مسلمانوں کا غلبہ اور قیصر و کسریٰ پر فتوحات دیکھیں اور اسلام قبول کرلیا اور بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا۔ اکثر سنا جاتا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں اس کو سلام کرتے اور خوب تعظیم و تکریم کرتے کیونکہ آپ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ علاوہ ازیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لاتے اور فرماتے کہ تو مسلمان ہوگیا اور نبی کریم ﷺ نے تجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ تیرا ہاتھ پکڑیں گے، اور ایسا نہیں ہوسکتا کہ آپ ﷺ کسی کا ہاتھ پکڑ لیں اور وہ کامیاب و نیک بخت نہ ہو"

عاص بن وائل اور بوسیدہ ہڈی

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عاص بن وائل نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بوسیدہ اور بھربھری ہڈی لئے ہوئے آیا اور بولا "اے محمد! کیا اللہ اس کو دوبارہ اٹھائے گا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں، اللہ تجھے موت دے گا، خدا کی قسم پھر تجھے دوبارہ زندہ کرے گا اور پھر جہنم میں داخل کرے گا"

اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَضَرَبَ لَنَا مَثَلاً وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ﴾ (یٰسٓ: ۷۸. ۷۹)

"اور ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش بھول گیا۔ کہنے لگا کہ جب ہڈیاں بوسیدہ ہوجائیں گی تو ان کو کون زندہ کرے گا؟ کہہ دو کہ ان کو وہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اور وہ سب قسم کا پیدا کرنا جانتا ہے"

ابو جعفر باقر رحمۃ اللہ علیہ کا ایک جملہ

ابو جعفر باقر رحمۃ اللہ علیہ ایک جملہ نقل فرمایا کرتے تھے "حیرت ہوتی ہے اس شخص پر جو دوبارہ زندہ ہونے کو جھٹلائے حالانکہ وہ پہلی مرتبہ پیدائش کو دیکھ چکا ہے، تعجب ہے اس شخص پر جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو جھٹلائے، حالانکہ وہ ہر دن میں دوبارہ اٹھتا ہے"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (الروم: ۲۷)

"اور وہی تو ہے جو خلقت کو پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس کو بہت آسان ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں اس کی شان نہایت بلند ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے"

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ایک مرتبہ مار کر دوبارہ زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے زیادہ آسان ہے بہ نسبت پہلی مرتبہ کے۔ اور جب پہلی مرتبہ کچھ مشکل نہیں تو دوسری مرتبہ کیوں مشکل ہوگی۔

Marfat.com

''اسے اس بات کا حق نہ تھا''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے مجھے جھٹلایا حالانکہ اسے اس بات کا حق حاصل نہ تھا، اور میرے بندے نے مجھے برا کہا حالانکہ اسے اس بات کا حق نہ تھا، میرے بندے کے مجھے جھٹلانے سے مراد یہ ہے کہ اس نے یہ کہا کہ جس طرح ہمیں پہلے پیدا کیا دوبارہ کیونکر پیدا کرسکتا ہے، اس کا مجھے برا کہنا یہ ہے کہ اللہ کی اولاد بھی ہے، حالانکہ میں اکیلا ہوں، بے نیاز ہوں، میرا نہ کوئی باپ ہے اور نہ بیٹا اور نہ ہی کوئی میری برابری کرسکتا ہے''

ایک مشرک کی اپنے بیٹوں کو وصیت

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب وہ مرجائے تو اس کو جلادیں اور اس کی آدھی راکھ خشکی میں بکھیر دیں اور آدھی پانی میں بہادیں، اور اس شخص نے اپنے بیٹوں سے یہ بھی کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر قادر ہوگیا تو یقیناً مجھے ایسا عذاب دے گا کہ مجھ سے پہلے کسی کو ایسا عذاب نہ دیا ہوگا۔ یہ وہ شخص تھا جس نے کبھی کوئی نیکی نہ کی تھی، جب مرگیا تو اس شخص کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا جیسا کہ ان کے باپ نے وصیت کی تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے اس کی ساری راکھ جمع کردی، اس کی ساری راکھ مل کر دوبارہ آدمی بن کر کھڑا ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تجھے یہ وصیت کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس شخص نے کہا اے میرے اللہ! میں نے یہ وصیت آپ کے خوف کی وجہ سے کی تھی'' یہ بات سن کر اللہ تعالیٰ نے اس کی بخشش فرمادی''

صالح مزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ''میں عین دوپہر کے وقت قبرستان میں داخل ہوا میں نے قبروں کی طرف دیکھا تو مجھے یوں لگا کہ ایک قوم ہے جو خاموش ہے، میں نے کہا کہ سبحان اللہ کون ہے جو تمہیں زندہ کرے گا اور طویل عرصے تک بوسیدہ ہونے کے بعد تمہیں کون اٹھائے گا؟ اتنے میں انہی قبروں میں سے کسی پکارنے والے نے پکارا، اے صالح!

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ﴾ (الروم: ۲۵)

''اور اسی کے نشانات اور تصرفات میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔ پھر جب وہ تم کو زمین میں سے نکلنے کے لئے آواز دے گا تو تم جھٹ نکل پڑو گے''

قیامت جمعہ کے دن آئے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تمام دنوں میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دوران ان کو زمین پر اتارا گیا، اسی دن ان کی توبہ قبول کی گئی، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی اور اسی دن قیامت آئے گی اور جن وانس کے علاوہ ہر جاندار جمعہ کے دن صبح طلوع آفتاب کے وقت تسبیح کرتا رہتا ہے۔ جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی بھی ہے جو کسی مسلمان پر گزرتی ہے اس گھڑی میں وہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگ رہا ہوتا ہے تو

اس کو ضرور دیا جاتا ہے'' (۱)

قیامت کس وقت آئے گی؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت صرف اذان کے وقت آئے گی''

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ یعنی فجر کی اذان کے وقت قیامت آئے گی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک سفید چمکتا ہوا آئینہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ کیا ہے؟''

حضرت جبرئیل نے جواب دیا ''یہ جمعہ ہے، آپ کو اور آپ کی امت کو اس کے ذریعے فضیلت دی گئی ہے، باقی لوگ اس میں آپ کے پیروکار ہیں خواہ یہودی ہوں یا عیسائی، آپ کے لئے اس میں خیر ہے اس میں ایک گھڑی ایسی بھی ہے کہ اگر اس گھڑی میں کوئی مومن اللہ تعالیٰ سے کسی بھلائی کی دعا مانگے تو ضرور قبول ہوتی ہے، اس دن کو ہمارے ہاں ''یوم المزید'' کہتے ہیں''

رسول اکرم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا ''اے جبرئیل! یہ یوم المزید کیا ہے؟''

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا ''بے شک آپ کے پروردگار نے جنت الفردوس میں ایک وادی بنائی ہے جس میں مشک کی خوشبو پھیلائی ہے، جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ اپنی مرضی سے فرشتوں کو نازل فرماتے ہیں، اس وادی میں بہت سے منبر ہیں جن پر انبیاء کرام علیہم السلام کی نشست گاہیں ہیں۔ ان منبروں کے اردگرد ایسے منبر ہیں جن پر سونا چڑھا ہوا ہے اور اس میں یاقوت اور زبرجد جڑے ہوئے ہیں، یہ شہداء اور صدیقین کی نشست گاہیں ہیں، یہ شہداء اور صدیق انبیاء کرام کے منبروں کے اردگرد ان مشک کے ٹیلوں پر بیٹھتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تمہارا پروردگار ہوں، تم نے میرے وعدے کو سچا ثابت کر دیا، چنانچہ جو چاہو مانگو میں تمہیں دوں گا، تو وہ لوگ کہیں گے اے اللہ! ہم آپ سے آپ کی رضامندی کے طلبگار ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں تم سے راضی ہو گیا اور تمہارے لئے وہ سب کچھ ہے جس کی تم خواہش کرو اور میرے پاس اور بھی بہت کچھ ہے۔ چنانچہ جنتی لوگ جمعہ کا دن بہت پسند کریں گے کیونکہ ان کو اسی دن خیر اور بھلائی دی گئی تھی۔ اور یہ وہی دن ہے جس میں تمہارا پروردگار اپنی شان کے مطابق عرش پر مستوی ہوا، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام بھی پیدا کئے گئے اور اسی دن قیامت آئے گی''

انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ کو زمین کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی

حضرت اوس بن اوس ثقفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا سب سے افضل ترین دن جمعہ ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن وفات، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور لوگ مریں گے، چنانچہ اس دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے''

صحابہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! درود آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا جبکہ آپ تو قبر میں پرانے ہو چکے ہوں گے؟''

(۱) سنن أبی داؤد (۱/۶۳۴)، رقم:۱۰۴۶

Marfat.com

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کرام کے اجساد کو کھائے'' (۱)

ابوامامۃ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنوں سے زیادہ عظیم ہے، یہاں تک کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی زیادہ، اس میں پانچ باتیں ہوئیں، اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی، اس دن میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں بندہ جب اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتا ہے تو اس کو ضرور دیا جاتا ہے بشرطیکہ حرام نہ ہو، اسی دن قیامت آئے گی، ہر ہر مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''قیامت جمعہ کے دن فجر کی اذان کے وقت آئے گی''

ابوعبداللہ القرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''تذکرہ'' میں لکھا ہے ''قیامت پندرہ رمضان المبارک کو جمعہ کے دن آئے گی'' لیکن اس قول کے لئے دلیل کی ضرورت ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''دو دن اور دو راتیں ایسی ہیں کہ مخلوقات نے ان جیسے دنوں اور راتوں کے بارے میں کبھی نہ سنا ہوگا، میت کی رات اہل قبور کے ساتھ جس نے اس سے پہلے کبھی ایسی رات نہیں گزاری اور وہ رات جس کی صبح قیامت آئے گی، وہ دن جس دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری سنانے والا جنت یا جہنم کی خوشخبری سنائے گا اور وہ دن جس میں نامہ اعمال دائیں یا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا''

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شاگرد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ماہ رجب میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ مسجد میں موجود تھے ان کے ہاتھ میں چھوٹا سا مشکیزہ تھا جس سے وہ پانی پیتے اور پھر غرارے کرتے تھے کہ اچانک انہوں نے ایک زبردست آہ بھری اور پھر رونے لگے اور اس شدت سے روئے کہ کانپنے لگے۔ جب ذرا حالت سنبھلی تو فرمایا ''کاش دل زندہ ہوتے، کاش دلوں میں نیکی اور تقویٰ ہوتا، ہائے تباہی وہ صبح بھی آنی ہے جس میں قیامت برپا ہوگی یعنی وہ رات جس کے گزرنے کے بعد آنے والی صبح میں قیامت آئے گی، مخلوقات نے کبھی ایسے دن کے بارے میں نہ سنا ہوگا جس میں شرمگاہیں ظاہر ہوں گی اور آنکھیں رو رہی ہوں گی''

قیامت کے دن سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ کو اٹھایا جائے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں قیامت کے دن حضرت آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا، اور میں ہی سب سے پہلے قبر سے کھڑا ہوں گا، سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں گا، لیکن اس بات پر فخر نہیں کرتا اور سب سے پہلے قبر سے نکل کر کھڑا ہوں گا اس پر بھی فخر نہیں کرتا''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''صور پھونکا جائے گا زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کو موت آجائے گی، علاوہ اس کے جسے اللہ بچانا چاہے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا اور سب سے پہلے کھڑا ہونے والا میں ہوں، میں دیکھوں گا

(۱) سنن أبی داؤد (۱/۶۳۵)، رقم: ۱۰۴۷، سنن ابن ماجه (۱/۳۴۵)

حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے کھڑے ہوں گے، مجھے معلوم نہیں وہ مجھ سے پہلے اٹھ کھڑے ہوں گے یا کوہ طور پر ہونے والی بے ہوشی کے بدلے ان کو ہوش میں رکھا جائے گا"

صحیح مسلم میں بھی اسی معنی پر مشتمل حدیث موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن قبر سے اٹھ کھڑا ہوں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مضبوطی سے عرش کے پائے کو پکڑے کھڑے ہوں گے، سو مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا طور پر بے ہوش ہونے کے بدلے ان کو قیامت کے دن کی بے ہوشی سے محفوظ رکھا جائے گا؟

سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ایک یہودی کے درمیان بحث ہوگئی، یہودی نے کہا قسم اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو انسانوں میں سے چنا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے تھپڑ دے مارا، اس کے بعد یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے یہودی! قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر کھلے گی اور میں کھڑا ہوں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے کھڑے ہوں گے، سو مجھے معلوم نہیں کہ آیا کہ وہ مجھ سے پہلے اٹھ کھڑے ہوں گے یا طور کی بے ہوشی کے بدلے ان کو اس سے محفوظ رکھا جائے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متعلق سب بہتر سند کی حدیث میں روایت اس طرح ہے: "جب قیامت کا دن ہوگا اور سب لوگ بے ہوش پڑے ہوں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ کو مضبوطی سے عرش کے پائے پکڑے ہوئے دیکھوں گا، سو مجھے معلوم نہیں کہ آیا حضرت موسیٰ کو مجھ سے پہلے ہوش آ گیا یا طور پر بے ہوش ہونے کے بدلے ان کو قیامت کے دن کی بے ہوشی سے محفوظ رکھا گیا"

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "گویا کہ میں اپنے آپ کو سر سے مٹی جھاڑتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، اس کے بعد میں نے ادھر اُدھر دیکھا تو حضرت موسیٰ کے علاوہ کوئی اور دکھائی نہ دیا، حضرت موسیٰ عرش کے پائے کو پکڑے ہوئے ہوں گے، سو مجھے معلوم نہیں کہ آیا حضرت موسیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس بے ہوشی سے مستثنیٰ رکھا ہے کہ صور پھونکنے کا اثر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک نہ پہنچے یا ان کو مجھ سے پہلے اٹھایا جائے گا"

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قیامت کے دن میں حضرت آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا لیکن اس پر مجھے فخر نہیں، اور سب سے پہلے میری قبر کی زمین پھٹے گی اور میں کھڑا ہوں گا، میں سب سے پہلے شفاعت کروں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد (تعریف کا جھنڈا) ہوگا یہاں تک کہ حضرت آدم بھی اس کے نیچے ہوں گے"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "سب سے پہلے میری قبر کی زمین پھٹے گی اور میں کھڑا ہوں گا، پھر ابوبکر پھر عمر پھر میں جنت البقیع کی طرف چلوں گا، باقی لوگ بھی میرے ساتھ چلیں گے، پھر میں مکہ والوں کا انتظار کروں گا، وہ بھی میرے ساتھ جمع ہوں گے پھر میں حرمین کے درمیان ٹھہروں گا"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

دائیں جانب تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں جانب تھے اور آپ ﷺ دونوں کے ساتھ سہارا لگائے ہوئے تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''اسی طرح ہمیں قیامت کے دن اٹھایا جائے گا''

کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب بھی فجر طلوع ہوتی ہے ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں جو آپ ﷺ کی قبر مبارک کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پَر پھڑ پھڑاتے ہیں اور آپ ﷺ پر درود شریف پڑھتے ہیں، یہاں تک کہ شام ہو جاتی ہے اور وہ فرشتے واپس چلے جاتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار آ جاتے ہیں اور ایسا ہی کرتے ہیں، یہاں تک کہ جب زمین شق ہوگی آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے اور فرشتے آپ ﷺ کی تعظیم و تکریم کر رہے ہوں گے۔

نبی پاک ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ''لوگوں کو میدان حشر میں پیدل جمع کیا جائے گا اور میں براق پر سوار ہو کر جاؤں گا اور بلال میرے سامنے سرخ اونٹنی پر ہوں گے، جب ہم مجمع میں پہنچیں گے تو بلال اذان دیں گے اور جب "اشهد أن لا اله الا الله واشهد أن محمدا رسول الله" پڑھیں گے تو سب اولین و آخرین کے لوگ ان کی تصدیق کریں گے''

قیامت کے دن لوگوں کی حالت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر مختون حالت میں اٹھایا جائے گا''

یہ سن کر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! اگر ننگے ہوں گے تو ایک دوسرے پر نگاہ نہ پڑے گی؟''

اس کے جواب میں نبی پاک ﷺ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ﴾ (عبس: ۳۷)

''ہر شخص اس روز ایک فکر میں ہوگا جو اسے مصروفیت کے لئے بس کرے گا''

قیامت میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور نصیحت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم سب کو ننگے پیر، ننگے بدن غیر مختون حالت میں اللہ تعالیٰ کے پاس لے جایا جائے گا''

پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ وَعْداً عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ (الأنبياء: ۱۰۴)

''جس طرح ہم نے کائنات کو پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کر دیں گے یہ وعدہ ہے جس کا پورا کرنا لازم ہے''

اس کے بعد ارشاد فرمایا:

''اور سنو! قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا، میری امت میں سے کچھ لوگ زندہ ہوں گے تو ان کو بائیں جانب سے پکڑ لیا جائے گا، میں کہوں گا کہ یہ میرے امتی ہیں، مجھے بتایا جائے گا

Marfat.com

کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا شروع کر دیا (یہ سن کر) میں بھی ایک عبدِ صالح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی طرح کہوں گا:

﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (المائدہ: ۱۱۷، ۱۱۸)

''اور جب تک میں ان میں رہا ان کے حالات کی خبر رکھتا رہا۔ جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھا لیا تو تو ان کا نگران تھا۔ اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔ اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر بخش دے تو تیری مہربانی ہے بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے''

پھر کہا جائیگا کہ آپ کے جدا ہوتے ہی ان لوگوں نے الٹے پاؤں دین سے پھرنا شروع کر دیا تھا'' (۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم لوگوں کو ننگے پیر، ننگے بدن، غیر مختون حالت میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر کیا جائے گا''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پیر، ننگے بدن ہونے کی حالت میں اٹھایا جائے گا'' یہ سن کر آپ ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! اگر ننگے ہوں گے تو ایک دوسرے پر نگاہ نہ پڑے گی؟'' اس کے جواب میں نبی پاک ﷺ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ﴾ (عبس: ۳۷)

''ہر شخص اس روز ایک فکر میں ہوگا جو اسے مصروفیت کے لئے بس کرے گا''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پیر، ننگے بدن غیر مختون ہونے کی حالت میں جمع کیا جائے گا، چالیس سال تک لوگ کھڑے رہیں گے ان کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی ہوں گی، تکلیف کی شدت سے پسینے پسینے ہو رہے ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا ''ابراہیم کو لباس پہناؤ'' چنانچہ ان کو جنت کے دو کپڑے پہنائیں جائیں گے، پھر رسول اللہ ﷺ کے لئے حکم ہوگا کہ حوض کو آپ ﷺ کے سامنے لایا جائے، چنانچہ آپ ﷺ کے لئے اتنا بڑا حوض لایا جائے جس کی وسعت مقام ایلہ سے لے کر مکہ تک ہوگی۔ آپ ﷺ اس حوض سے پانی پئیں گے اور غسل فرمائیں گے، جبکہ باقی مخلوق کی گردنیں پیاس کی شدت سے گویا کٹی جا رہی ہوں گی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پھر مجھے جنت کے لباس میں سے لباس پہنایا جائے گا پھر میں کرسی کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا، میرے علاوہ مخلوقات میں سے اس جگہ کوئی اور نہ کھڑا ہوگا پھر مجھے کہا جائے گا مانگئے دیا جائے گا، شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی''

حضور ﷺ کا یہ بات فرمانا تھا کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا ''آپ اپنے والدین کے لئے بھی کچھ امید رکھتے ہیں؟''

---

(۱) صحیح البخاری (۸/۱۰۹)، صحیح مسلم (۸/۱۵۶)

Marfat.com

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں ان کی شفاعت کروں گا خواہ قبول کی جائے یا قبولیت کا شرف نہ ملے، اور میں ان کے لئے کسی چیز کی امید نہیں رکھتا''

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جنت کے دو کپڑے پہنائے جائیں گے، پھر آپ ﷺ کو جنتی لباس پہنایا جائے گا اور آپ ﷺ عرش کے دائیں جانب ہوں گے''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے خلیل کو لباس پہناؤ، چنانچہ نرم، باریک، سفید کپڑے لائے جائیں گے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنائے جائیں گے، پھر وہ عرش کی طرف رخ کر کے بیٹھیں گے، پھر میرا لباس لایا جائے گا میں اسے پہنوں گا میں عرش کے دائیں جانب ایسی جگہ پر کھڑا ہوں گا جہاں آج تک میرے علاوہ کوئی اور نہ کھڑا ہوا ہوگا، میرے اس مقام کو دیکھ تمام اولین وسابقین مجھ پر رشک کریں گے''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اذان دینے والے اور تلبیہ پڑھنے والے قیامت کے دن اذان دیتے ہوئے اور تلبیہ پڑھتے ہوئے حاضر ہوں گے۔ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جنتی لباس پہنایا جائے گا، پھر رسول اللہ ﷺ کو پھر دیگر انبیاء کو اور پھر مؤذنین کو لباس پہنایا جایا گا''

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعزاز کی حکمت

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جنتی لباس پہنائے جانے میں فوقیت کیوں دی گئی ہے اس بارے میں علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

''اس کی ایک وجہ تو یہ ہوسکتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے زیادہ پردہ کی خاطر شلوار کا استعمال فرمایا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالتے وقت نمرود نے برہنہ کروادیا تھا اس لئے اس کے بدلہ میں ان کو پہلے لباس پہنایا جائے گا''

لوگوں کو برہنگی کی حالت میں اٹھایا جائے گا

ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے روایت، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن لوگوں کو ننگے بدن، ننگے پیر اور غیر مختون حالت میں جمع کیا جائے گا، انہیں پسینے کی لگام پہنائی گئی ہوگی، یعنی پسینہ کان کی لو تک آرہا ہوگا''

میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ! کیا ہی برا منظر ہوگا، کیا لوگ اس حال میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ﴾ (عبس: ۳۷)

''ہر شخص اس روز ایک فکر میں ہوگا جو اسے مصروفیت کے لئے بس کرے گا''

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لوگوں کو قیامت کے دن ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر

Marfat.com

مختون ہونے کی حالت میں جمع کیا جائے گا، جس طرح وہ اپنی پیدائش کے وقت تھے"

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "یارسول اللہ! کیا لوگ اس حال میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا "لوگوں کو مشغول کر دیا جائے گا"

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا عرض کیا "یارسول اللہ! لوگوں کو کس چیز میں مشغول کر دیا جائے گا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا "لوگوں کے درمیان ان کے اعمال نامے تقسیم کئے جائیں گے، جن میں انسان کے وہ اعمال جو ذرے کے برابر تھے اور وہ اعمال جو رائی کے دانے کے برابر تھے، سب لکھے ہوئے محفوظ ہوں گے"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم لوگوں کو ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر مختون حالت میں جمع کیا جائے گا"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا "یارسول اللہ! مردوں کو کیسے جمع کیا جائے گا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا "ننگے پیر اور ننگے بدن"

ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا "ہائے قیامت کے دن کی برائی!!"

آپ ﷺ نے فرمایا تم جس دن کے بارے میں مجھ سے پوچھ رہی ہو، اس کے بارے میں مجھ پر یہ بات نازل ہوئی ہے کہ آپ پر لباس ہو یا نہ ہو لیکن آپ کو کچھ نقصان نہ پہنچے گا"

ام المومنین نے پھر عرض کیا "یارسول اللہ! اس کی کیا نشانی ہے؟"

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ﴾ (عبس: ۳۷)

"ہر شخص اس روز ایک فکر میں ہوگا جو اسے مصروفیت کے لئے بس کرے گا"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قیامت کے دن لوگوں کو اس طرح جمع کیا جائے گا جس طرح ان کی ماؤں نے ان کو پیدا کیا تھا۔ لوگ ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر مختون کی حالت میں ہوں گے"

یہ سن کر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیا مردوں اور عورتوں سب کو اسی طرح جمع کیا جائے گا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں! مردوں اور عورتوں سب کو اسی طرح جمع کیا جائے گا"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا "ہائے قیامت کا دن تو بہت ہی برا ہے!!!"

آپ ﷺ نے فرمایا "اے ابوبکر کی بیٹی! کس بات پر حیران ہوتی ہو؟"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "آپ کی اس بات سے کہ مردوں اور عورتوں کو ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر مختون ہونے کی حالت

Marfat.com

میں جمع کیا جائے گا، اس طرح تو وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟''

آپ ﷺ نے ام المومنین کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا ''اے ابن ابوقحافہ کی بیٹی! لوگوں کے پاس اس دن ادھر ادھر دیکھنے کا وقت نہ ہوگا۔ وہ ایک جگہ کھڑے ایک طرف دیکھ رہے ہوں گے، نہ کھائیں گے اور نہ کچھ پئیں گے، چالیس سال تک مسلسل آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتے رہیں گے، ان میں سے بعض لوگ وہ ہوں گے جن کا پسینہ ان کے قدموں تک ہوگا، بعض کا پنڈلیوں تک، بعض کا پیٹ تک اور بعض پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے اور مقرب فرشتوں کو حکم فرمائیں گے، چنانچہ وہ فرشتے آسمانوں سے عرش اٹھا کر زمین پر لے آئیں گے، اور سفید زمین پر ایسی جگہ رکھ دیں گے جہاں کبھی خون نہیں بہایا گیا اور نہ ہی اس جگہ کبھی کوئی خطا کی گئی ہوگی، وہ زمین ایسی ہوگی گویا کہ سفید چمکتی چاندی، پھر فرشتے اپنے پَر پھیلائے ہوئے عرش کے اردگرد کھڑے ہو جائیں گے، یہ پہلا دن ہوگا جب کوئی آنکھ اللہ کی طرف دیکھے گی۔

پھر ایک منادی کو حکم دیا جائے گا، چنانچہ وہ ایسی آواز سے پکارے گا کہ تمام جن وانس سنیں گے، وہ اعلان کرے گا ''کہاں ہے فلاں بن فلاں بن فلاں؟'' لوگ یہ آواز سن کر پریشان ہو جائیں گے، بہرحال وہ شخص مجمع میں سے نکلے گا جس کو پکارا گیا ہوگا، اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے اس کا تعارف کرائیں گے اور پھر اس کی نیکیاں منصۂ شہود پر لانے کا حکم صادر کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ میدان حشر کے لوگوں کے سامنے اس کی نیکیوں کا تعارف بھی پیش فرمائیں گے۔

جب وہ رب العالمین کے سامنے کھڑا ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان ہوگا ''ظالم لوگ کہاں ہیں؟'' وہ سب یک زبان ہو کر جواب دیں گے۔ ان سے میں سے ہر ایک سے کہا جائے گا ''کیا تو نے فلاں پر اتنا ظلم کیا تھا؟'' وہ کہے گا ''جی ہاں! اے میرے پروردگار! میں نے فلاں فلاں شخص پر اتنا اتنا ظلم کیا تھا''

یہی وہ دن ہوگا جس میں زبانیں، ہاتھ اور پیر ان کے اعمال کے خلاف گواہی دیں گے، چنانچہ ظالم کی نیکیاں لی جائیں گے اور مظلوم کو دے دی جائیں گے، پھر کوئی دینار و درہم نہ بچے گا مگر یہ کہ ان کے بدلے نیکیاں لی جائیں گی اور برائیوں میں ڈال دی جائیں گی۔ چنانچہ اسی طرح ظالم کی نیکیاں لے کر مظلوموں کو دے دی جائیں گی یہاں تک کہ ظالم کی کوئی نیکی باقی نہیں بچے گی۔

پھر وہ مظلوم کھڑا ہوگا اور کہے گا ''یہ کیا بات ہوئی، لوگوں کو تو بہت سی نیکیاں مل گئیں جبکہ ہمیں کچھ بھی نہیں دیا گیا'' چنانچہ ایسے مظلوموں کے گناہ ان کے نامہ اعمال سے نکال کر ظالم کے اعمال نامے میں ڈالے جائیں گے۔ یہاں تک کہ کوئی بھی ایسا نہ بچے گا جس کو اس کے ظلم کا بدلہ نہ دے دیا گیا ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ سب لوگوں کے سامنے اس بات کو بیان فرمائیں گے۔ اور جب ظالم کے حساب سے فارغ ہو جائیں گے تو اسے کہا جائے گا ''اپنے ٹھکانے ہاویہ (جہنم کی ایک وادی) کی طرف لوٹ جا، بے شک آج کوئی ظلم نہ کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ نہایت تیزی سے حساب لینے والے ہیں''

اس دن کی سختی کا یہ عالم ہوگا کہ کوئی نبی، رسول، صدیق یا شہید ایسا نہ ہوگا جسے اپنی ہلاکت کا خوف نہ ہو۔ البتہ جسے اللہ تعالیٰ چاہیں گے اس خوف سے محفوظ فرمائیں گے''

Marfat.com

انسان کا لباس اس کا عمل ہوگا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الوفات کے اندر اپنے نئے کپڑے منگوائے اور انہیں پہنا، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان کو قیامت کے دن انہی کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں اس کی وفات ہوتی ہے۔

یہ روایت پہلے مذکورہ روایات کے معارض واقع ہوئی ہے کیونکہ پہلے مذکورہ روایات میں یہ ہے کہ لوگ جب مرنے کے بعد دوبارہ اٹھیں گے تو ننگے پیر، ننگے بدن غیر مختون ہوں گے جبکہ اس روایت میں ہے کہ اسی کپڑے میں اٹھیں گے جو موت کے وقت پہنے ہوئے ہوں گے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس تعارض کے مختلف جواب دیئے ہیں:

(۱) یہ کپڑے قبر میں طویل عرصے رہنے کے بعد پرانے اور بوسیدہ ہو جائیں گے، چنانچہ جب وہ قبروں سے اٹھیں گے تو وہ ننگے بدن ہوں گے، پھر ان کو جنت کے کپڑے پہنا دیئے جائیں گے۔

(۲) جب انبیاء کرام علیہم السلام کو لباس پہنائے جائیں گے پھر صدیقین کو پھر ان کے بعد لوگوں کو ان کے درجات کے مطابق ہر انسان کا لباس اسی جنس میں سے ہوگا جس میں اس کی وفات ہوئی تھی تو پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں ان کو جنتی لباس پہنا دیئے جائیں گے۔

(۳) یہاں کپڑوں سے مراد اعمال ہیں یعنی انسان کو اس کے ان اعمال کے ساتھ اٹھایا جائیگا جو وہ مرتے وقت کر رہا تھا خواہ وہ عمل خیر کے ہوں یا شر کے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ﴾ (الاعراف: ۲۶)

''اور جو پرہیزگاری کا لباس ہے وہ سب سے اچھا ہے''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ (المدثر: ۴)

''اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو''

آخری جواب کی تائید میں امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' ہر شخص اسی حالت میں اٹھایا جائے گا جس میں اس کی موت واقع ہوئی''

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' آدمی کا انتقال جس کیفیت پر ہوتا ہے اسے قیامت کے دن اسی کیفیت پر اٹھایا جائے گا''

عمرو بن اسود فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنی اہلیہ کی دیکھ بھال اور حسن سلوک کی وصیت کی اور خود کہیں تشریف لے گئے۔ ان کے جانے کے بعد ان کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا، ہم نے ان کو دفن کر دیا، اتنے میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے، ہم ابھی

Marfat.com

ان کی اہلیہ کی تدفین سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''تم نے انہیں کس چیز میں کفن دیا ہے؟'' ہم نے کہا کہ انہی کپڑوں میں جو انہوں نے پہن رکھے تھے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کی قبر کو کھولنے کو حکم دیا، چنانچہ قبر کو کھولا گیا اور ان کو نئے کپڑوں کا کفن پہنایا گیا اور فرمایا:

((أحسنوا أكفان موتاكم، فإنهم يحشرون فيها))

''اپنے مردوں کو اچھے کپڑوں میں کفن دو، کیونکہ قیامت کے دن انہیں ان کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں انہیں کفن دیا جاتا ہے''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں'' انسان کو قیامت کے دن انہی کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں اسے کفن دیا جاتا ہے''

ابو صالح مزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں'' مجھے یہ معلوم ہوا کہ لوگوں کو اپنی قبروں سے ایسی حالت میں اٹھائیں گے کہ ان کے کفن پھٹے پرانے ہوں گے، جسم بوسیدہ ہوں گے، چہرے بگڑ چکے ہوں گے، بکھرے بال اور پراگندہ حال ہوں گے، جسم کمزور ہوں گے، ڈر کے مارے دل سینوں اور حلق سے باہر آنے کو ہوں گے، ان کو اپنے ٹھکانوں کا اس وقت تک علم نہ ہوگا جب تک وہ میدان حشر سے فارغ نہ ہوں۔ پھر اس کے بعد جنتیوں کا رخ جنت کی طرف اور دوزخیوں کا رخ دوزخ کی طرف ہو جائے گا۔ پھر بلند آواز سے پکاریں گے کہ واپس لوٹنے کا ٹھکانہ بہت ہی برا ہے۔ اے اللہ! اگر تو ہمیں اپنی وسیع رحمت کے صدقے سے بچا نہ لیتا، ہمارے سینے بڑے گناہوں اور عظیم جرائم کی وجہ سے تنگ پڑ جاتے، ان گناہوں اور جرائم کو تیرے علاوہ کوئی معاف کرنے والا نہیں ہے''

☆☆☆☆

قیامت کی ہولناکیاں

آیات قرآنیہ کی روشنی میں

جب صور پھونکا جائے گا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ○ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ○ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ○ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ○ وَالْمَلَكُ عَلٰى أَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ○ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ﴾ (الحاقة: ۱۳. ۱۸)

''تو جب صور میں ایک بار پھونک ماردی جائے گی اور زمین اور پہاڑ دونوں اٹھا لئے جائیں گے۔ پھر ایک بارگی توڑ پھوڑ کر برابر کر دیئے جائیں گے۔ تو اس روز ہر پڑھے والی یعنی قیامت ہو پڑے گی۔ اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن کمزور ہوگا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر اتر آئیں گے اور تمہارے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے۔ اس روز تم سب لوگوں کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ○ يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ○ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِيْ وَنُمِيْتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ○ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ﴾ (ق: ۴۱. ۴۴)

''اور سنو جس دن پکارنے والا نزدیک کی جگہ سے پکارے گا جس دن لوگ چیخ یقیناً سن لیں گے۔ وہی نکل پڑنے کا دن ہے۔ ہم ہی تو زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے۔ اس دن زمین ان پر پھٹ جائے گی اور وہ جھٹ پٹ نکل کھڑے ہوں گے۔ یہ جمع کرنا ہمیں آسان ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالاً وَجَحِيماً o وَطَعَاماً ذَا غُصَّةٍ وَعَذَاباً أَلِيماً o يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيباً مَّهِيلاً﴾ (المزمل: ۱۲، ۱۴)

''کچھ شک نہیں کہ ہمارے پاس بیڑیاں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ اور گلو گیر کھانا ہے اور درد دینے والا عذاب ہے۔ جس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں اور پہاڑ ایسے ایسے بھربھرے گویا ریت کے ٹیلے ہو جائیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْماً يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيباً o السَّمَآءُ مُنفَطِرٌ بِهِ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا﴾ (المزمل: ۱۷، ۱۸)

''اگر تم بھی ان پیغمبر کو نہ مانو گے تو اس دن سے کیونکر بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اس جس سے آسمان پھٹ جائے گا یہ اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ﴾ (یونس: ۴۵)

''اور جس دن اللہ ان کو جمع کرے گا تو وہ دنیا کی نسبت ایسا خیال کریں گے کہ گویا وہاں گھڑی بھر دن سے زیادہ رہے ہی نہیں تھے اور آپس میں ایک دوسرے کو شناخت بھی کریں گے جن لوگوں نے اللہ کے روبرو حاضر ہونے کو جھٹلایا وہ خسارے میں پڑ گئے اور راہ یاب نہ ہوئے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَّحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا﴾ (الکہف: ۴۷)

''اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم زمین کو صاف میدان دیکھو گے اور ان لوگوں کو ہم جمع کر لیں گے تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ (الزمر: ۶۷)

''اور انہوں نے اللہ کی قدر شناسی جیسی کرنی چاہئے تھی نہیں کی اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔ اور وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور عالی شان ہے''

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنظُرُونَ o وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِيْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ

Marfat.com

وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ﴾ (الزمر: ٦٨. ٧٠)

''اور جب صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر وہ جس کو اللہ چاہے پھر دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو فوراً سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمک اٹھے گی اور اعمال کی کتاب کھول کر رکھ دی جائے گی۔ اور پیغمبر اور دوسرے گواہ حاضر کئے جائیں گے اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائے گا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَآءَلُونَ ○ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ﴾ (المومنون: ١٠١. ١٠٣)

''پھر جب صور پھونکا جائے گا تو نہ تو ان میں قرابتیں رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔ تو جن کے عملوں کے بوجھ بھاری ہوں گے وہ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جن کے بوجھ ہلکے ہوں گے وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے''

آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی مانند

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ ○ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ○ وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ○ يُبَصَّرُونَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ○ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ○ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ○ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنجِيهِ ○ كَلَّا إِنَّهَا لَظَىٰ ○ نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ ○ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ○ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ﴾ (المعارج: ٨. ١٨)

''جس دن آسمان ایسا ہو جائے گا جیسا پگھلا ہوا تانبا، اور پہاڑ ایسے جیسے دھنکی ہوئی رنگین اون۔ اور کوئی دوست کسی دوست کا پرساں نہ ہوگا۔ حالانکہ ایک دوسرے کو سامنے دیکھ رہے ہوں گے۔ اس روز گنہگار خواہش کرے گا کہ کسی طرح اس دن کے عذاب کے بدلے میں سب کچھ دے دے یعنی اپنے بیٹے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی۔ اور اپنا خاندان جس میں وہ رہتا تھا۔ اور جتنے آدمی زمین پر ہیں غرض سب کچھ دے دے اور اپنے تئیں عذاب سے چھڑا لے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوگا وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ کھال ادھیڑ ڈالنے والی۔ ان لوگوں کو اپنی طرف بلائے گی جنہوں نے دین حق سے اعراض کیا اور منہ پھیر لیا''

Marfat.com

نفسا نفسی کا عالم

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَإِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ○ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ○ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ○ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ○ لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ○ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ○ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ○ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ○ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ○ أُولَئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ﴾(عبس: ۳۳. ۴۲)

''تو جب قیامت کا غُل مچے گا۔ اس دن آدمی اپنے بھائی سے دور بھاگے گا۔ اور اپنی ماں اور باپ سے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹے سے۔ ہر شخص اس روز ایک فکر میں ہوگا جو اسے مصروفیت کے لئے بس کرے گا۔ اور کتنے منہ اس روز چمک رہے ہوں گے۔ خنداں وشاداں یہ نیکوکار ہیں۔ اور کتنے منہ ہوں گے جن پر گرد پڑ رہی ہوگی اور سیاہی چڑھ رہی ہوگی یہ کفار بدکردار ہیں''

جب بڑی آفت آئے گی

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَإِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرَى ○ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعَى ○ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرَى ○ فَأَمَّا مَن طَغَى ○ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ○ فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَى ○ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى ○ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى ○ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا﴾(النازعات: ۳۴. ۴۲)

''تو جب بڑی آفت آئے گی۔ اس دن انسان اپنے کاموں کو یاد کرے گا۔ اور دوزخ دیکھنے والے کے سامنے نکال کر رکھ دی جائے گی۔ تو جس نے سرکشی کی۔ اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا۔ اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا۔ اس کا ٹھکانا بہشت ہے۔ اے پیغمبر لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا''

زمین کوٹ کر پست کر دی جائے گی

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿كَلَّآ إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ○ وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ○ وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى ○ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ○ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ○ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ○ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً

Marfat.com

مَّرْضِيَّةً o فَادْخُلِي فِي عِبَادِي o وَادْخُلِي جَنَّتِي﴾ (الفجر: ۲۱. ۳۰)

''تو جب زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کر دی جائے گی۔ اور تمہارا پروردگار جلوہ فرما ہوگا اور فرشتے قطار باندھ باندھ کر آموجود ہوں گے اور دوزخ اس دن حاضر کی جائے گی تو انسان اس دن سے متنبہ ہوگا مگر اب انتباہ سے اسے فائدہ کہاں سے مل سکے گا؟ کہے گا کاش میں نے اپنی زندگی جاودانی کے لئے کچھ آگے بھیجا ہوتا۔ تو اس دن نہ کوئی اللہ کے عذاب کی طرح کو کسی کو عذاب دے گا۔ اور نہ کوئی ویسا جکڑنا جکڑے گا۔ اے اطمینان پانے والی روح! اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل۔ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ تو میرے ممتاز بندوں میں شامل ہو جا۔ اور میری بہشت میں داخل ہو جا''

ڈھانپ لینے والی قیامت کا حال

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ o وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ o عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ o تَصْلَى نَاراً حَامِيَةً o تُسْقَى مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ o لَّيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ o لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ o وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ o لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ o فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ o لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً o فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ o فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ o وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ o وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ o وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ o أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ﴾ (الغاشية: ۱. ۱۷)

''بھلا تم کو ڈھانپ لینے والی یعنی قیامت کا حال معلوم ہوا ہے؟ اس روز بہت سے منہ والے ذلیل ہوں گے۔ سخت محنت کرنے والے تھکے ماندے۔ دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔ ایک کھولتے ہوئے چشمے کا ان کو پانی پلایا جائے گا۔ اور خاردار جھاڑ کے سوا ان کے لئے کوئی کھانا نہیں ہوگا۔ جو نہ فربہی لائے نہ بھوک میں کچھ کام آئے۔ اور بہت سے منہ والے اس روز شاداں ہوں گے۔ اپنے اعمال کی جزا سے خوش دل۔ بہشت بریں میں۔ وہاں کسی طرح کی بکواس نہیں سنیں گے۔ اس میں چشمے بہہ رہے ہوں گے۔ وہاں تخت ہوں گے اونچے بچھے ہوئے۔ اور آبخورے قرینے سے رکھے ہوئے۔ اور گاؤ تکیے قطار کی قطار لگے ہوئے۔ اور نفیس مسندیں بچھی ہوئیں۔ یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے عجیب پیدا کئے گئے ہیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ o لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ o خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ o إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجّاً o وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسّاً o فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنبَثّاً o وَكُنتُمْ أَزْوَاجاً ثَلَاثَةً o فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ o وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ o وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ o أُولَئِكَ

الْمُقَرَّبُونَ ○ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ﴾(الواقعة: ۱۲.۱)

''جب واقع ہونے والی واقع ہوجائے گی۔ اس کے واقع ہونے میں کچھ جھوٹ نہیں۔ کسی کو پست کرے کسی کو بلند۔ جب زمین بھونچال سے لرزنے لگے۔ اور پہاڑ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہوجائیں۔ پھر غبار ہوکر اڑنے لگیں۔ اور تم لوگ تین قسم کے ہوجاؤ۔'' اور تم لوگ تین قسم ہوجاؤ تو داہنے ہاتھ والے سبحان اللہ داہنے ہاتھ والے کیا ہی چین میں ہیں۔ اور بائیں ہاتھ والے افسوس بائیں ہاتھ والے کیا گرفتارِ عذاب ہیں۔ اور جو آگے بڑھنے والے ہیں ان کا کیا کہنا وہ آگے بڑھنے والے ہیں۔ وہی اللہ کے مقرب ہیں نعمت کی بہشتوں میں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَى شَيْءٍ نُّكُرٍ ○ خُشَّعاً أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ○ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَذَا يَوْمٌ عَسِرٌ﴾(القمر: ۸.۶)

''تو تم بھی ان کی کچھ پرواہ نہ کرو۔ جس دن بلانے والا ان کو ایک ناخوش چیز کی طرف بلائے گا۔ تو آنکھیں نیچی کئے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔ اس بلانے والے کو طرف دوڑتے جاتے ہوں گے۔ کافر کہیں گے یہ دن بڑا سخت ہے''

قیامت کے دن مجرموں کی حالت

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ○ سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَى وُجُوهَهُمُ النَّارُ ○ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ○ هَذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾ (ابراهيم: ۵۲.۴۸)

''جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے اور سب لوگ اللہ یگانہ وزبردست کے سامنے نکل کھڑے ہوں گے اور اس دن تم گناہ گاروں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ان کے کرتے گندھک کے ہوں گے اور ان کے مونہوں کو آگ لپٹ رہی ہوگی۔ یہ اس لئے کہ اللہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دے۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ قرآن لوگوں کے نام اللہ کا پیغام ہے تاکہ ان کو اس سے ڈرایا جائے اور تاکہ وہ جان لیں کہ وہی اکیلا معبود ہے اور تاکہ اہلِ عقل نصیحت پکڑیں''

اللہ کے سامنے حاضری

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ o يَوْمَ هُم بَارِزُونَ لَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ o الْيَوْمَ تُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ o وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ o يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ o وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ o﴾ (المؤمن: ۱۵. ۲۰)

''وہ مالک درجاتِ عالی اور صاحب عرش ہے۔ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے تاکہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔ جس روز وہ نکل پڑیں گے ان کی کوئی چیز اللہ سے مخفی نہ رہے گی۔ آج کس کی بادشاہت ہے؟ اللہ کی جو اکیلا اور غالب ہے۔ آج کے دن ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج کسی کے حق میں بے انصافی نہیں ہوگی۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ اور ان کو قریب آنے والے دن سے ڈراؤ جب کہ دل غم سے بھر کر گلوں تک آ رہے ہوں گے۔ اور ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات قبول کی جائے۔ وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور جو باتیں سینوں میں پوشیدہ ہیں ان کو بھی۔ اور اللہ سچائی کے ساتھ حکم فرماتا ہے اور جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کچھ بھی حکم نہیں دے سکتے، بے شک اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے''

جس دن آوازیں پست ہو جائیں گی

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْماً o كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِن لَّدُنَّا ذِكْراً o مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْراً o خَالِدِينَ فِيهِ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلاً o يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقاً o يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْراً o نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْماً o وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفاً o فَيَذَرُهَا قَاعاً صَفْصَفاً o لَا تَرَى فِيهَا عِوَجاً وَلَا أَمْتاً o يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْساً o يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلاً﴾ (طٰہٰ: ۹۸. ۱۰۹)

''تمہارا معبود اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ اس طرح پر ہم تم سے وہ حالات

Marfat.com

بیان کرتے ہیں جو گزر چکے ہیں اور ہم نے تمہیں اپنے پاس سے نصیحت کی کتاب عطا فرمائی ہے۔ جو شخص اس سے منہ پھیرے گا وہ قیامت کے دن گناہ کا بوجھ اٹھائے گا۔ ایسے لوگ ہمیشہ اس عذاب میں مبتلا رہیں گے اور یہ بوجھ قیامت کے روز ان کے لئے برا ہوگا۔ جس روز صور پھونکا جائے گا اور ہم گناہ گاروں کو اکٹھا کریں گے اور ان کی آنکھیں نیلی نیلی ہوں گی۔ تو وہ آپس میں آہستہ آہستہ کہیں گے کہ تم دنیا میں صرف دس ہی دن رہے ہو۔ جو باتیں یہ کریں گے ہم خوب جانتے ہیں۔ اس وقت ان میں سب سے اچھی راہ والا یعنی عاقل و ہوشمند کہے گا کہ نہیں بلکہ صرف ایک روز ہی ٹھہرے ہو اور تم سے پہاڑوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ اللہ ان کو اڑا کر بکھیر دے گا۔ اور زمین کو ہموار میدان کر چھوڑے گا۔ جس میں نہ تم کجی اور پستی دیکھو گے نہ ٹیلا اور بلندی۔ اس روز لوگ ایک پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے اور اس کی پیروی سے انحراف نہ کر سکیں گے۔ اور اللہ کے سامنے آوازیں پست ہو جائیں گی تو تم آواز خفی کے سوا کوئی اور آواز نہ سنو گے اس روز کسی کی سفارش کچھ فائدہ نہ دے گی مگر اس شخص کی جسے اللہ اجازت دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ (البقرة: ۲۵۴)

"اے ایمان والو! جو مال ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے پہلے خرچ کر لو جس میں اعمال کا سودا ہو اور نہ دوستی اور سفارش ہو سکے۔ اور کفر کرنے والے لوگ ظالم ہیں"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾ (البقرة: ۲۸۱)

"اور اس دن سے ڈرو جبکہ تم اللہ کے حضور میں لوٹ جاؤ گے اور ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا اور کسی کو کچھ نقصان نہ ہوگا"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (ال عمران: ۱۰۶، ۱۰۷)

"جس دن بہت سے منہ سفید ہوں گے اور بہت سے سیاہ۔ تو جن لوگوں کے منہ سیاہ ہوں گے ان سے اللہ فرمائے گا کیا تم ایمان لا کر کافر ہو گئے تھے؟ سو اب اس کفر کے بدلے عذاب کے مزے چکھو۔ اور جن لوگوں کے منہ سفید

Marfat.com

ہوں گے وہ اللہ کی رحمت کے باغوں میں ہوں گے۔ اوران میں ہمیشہ رہیں گے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَّغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾ (ال عمران: ۱۶۱)

"اور کبھی نہیں ہوسکتا کہ پیغمبر خیانت کریں اور خیانت کرنے والوں کو قیامت کے دن خیانت کی ہوئی چیز اللہ کے روبرو لا حاضر کرنی ہوگی۔ پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائے گی"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيْداً عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْداً عَلٰى هٰؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَاناً لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ (النحل: ۸۹)

"اور اس دن کو یاد کرو جس دن ہم ہر امت میں سے خود ان پر گواہ کھڑے کریں گے اور اے پیغمبر تم کو ان لوگوں پر گواہ لائیں گے۔ اور ہم نے تم پر ایسی کتاب نازل کی ہے کہ اس میں ہر چیز کا بیان مفصل ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيْداً ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ○ وَإِذَا رَأَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ○ وَإِذَا رَأَى الَّذِيْنَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْ مِن دُونِكَ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ○ وَأَلْقَوْا إِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ الَّذِيْنَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنَاهُمْ عَذَاباً فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ﴾ (النحل: ۸۴.۸۸)

"اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ یعنی پیغمبر کھڑا کریں گے تو نہ تو کفار کو بولنے کی اجازت ملے گی اور نہ ان کے عذر قبول کئے جائیں گے۔ اور جب ظالم لوگ عذاب دیکھ لیں گے تو پھر نہ تو ان کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی اور نہ ہی ان کو مہلت دی جائے گی۔ اور جب مشرک اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ پروردگار یہ وہی ہمارے شریک ہیں جن کو ہم تیرے سوا پکارا کرتے تھے۔ تو وہ ان کے کلام کو مسترد کر دیں گے اور ان سے کہیں گے کہ تم تو جھوٹے ہو۔ اور اس دن اللہ کے سامنے سرنگوں ہو جائیں گے اور جو طوفان وہ باندھا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہے گا جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ کے رستے سے روکا ہم ان کو عذاب پر عذاب دیں گے اس لئے کہ شرارت کیا کرتے تھے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا﴾(النساء: ۸۷)

''اللہ وہ معبود برحق ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ قیامت کے دن جس میں کوئی شک نہیں تم سب کو ضرور جمع کرے گا اور اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہو سکتا ہے؟''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ﴾(الذٰریات: ۲۳)

''تو آسمانوں اور زمین کے مالک کی قسم یہ اسی طرح قابلِ یقین ہے جس طرح تم بات کرتے ہو''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَآ أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَآ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ﴾ (المائدہ: ۱۰۹)

''وہ دن یاد رکھنے کے لائق ہے جس دن اللہ پیغمبروں کو جمع کرے گا پھر ان سے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب ملا تھا۔ وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں تو ہی غیب کی باتوں سے واقف ہے''

پیغمبروں سے بھی پرسش ہوگی

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ۝ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَمَا كُنَّا غَآئِبِينَ ۝ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولٰٓئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُم بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ﴾(الاعراف: ۶-۹)

''تو جن لوگوں کی طرف پیغمبر بھیجے گئے ہم ان سے بھی پرسش کریں گے اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے پھر اپنے علم سے ان کے حالات بیان کریں گے اور ہم کہیں غائب تو نہیں تھے۔ اور اس روز اعمال کا تلنا برحق ہے۔ تو جن لوگوں کے اعمال کے وزن بھاری ہوں گے وہ تو نجات پانے والے ہیں۔ اور جن کے وزن ہلکے ہوں گے تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا اس لئے کہ ہماری آیتوں کے بارے میں بے انصافی کرتے تھے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ﴾(ال عمران: ۳۰)

''جس دن ہر شخص اپنے اعمال کی نیکی کو موجود پالے گا اور ان کی برائی کو بھی دیکھ لے گا تو آرزو کرے گا کہ اے کاش اس میں اور اس برائی میں دور کی مسافت ہو جاتی۔ اور اللہ تم کو اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر

Marfat.com

نہایت مہربان ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿حَتّٰى إِذَآ جَآءَنَا قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ○ وَلَن يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذ ظَّلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ﴾(الزخرف:۳۸،۳۹)

"یہاں تک کہ جب ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا کہ اے کاش مجھ میں اور تجھ میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا تو برا ساتھی ہے۔ اور جب تم ظلم کرتے رہے تو آج تمہیں یہ بات فائدہ نہیں دے سکتی کہ تم سب عذاب میں شریک ہو"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعاً ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ○ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْداً بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِيْنَ﴾(یونس:۲۸،۲۹)

"اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو تو ہم ان میں تفرقہ ڈال دیں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے کہ تم ہم کو تو نہیں پوجا کرتے تھے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے ہم تمہاری پرستش سے بالکل بے خبر تھے"

آج حساب کا دن ہے

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ○ بَلِ الْإِنسَانُ عَلٰى نَفْسِهِ بَصِيْرَةٌ ○ وَلَوْ أَلْقَى مَعَاذِيْرَهُ ○ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ○ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ○ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ (القیامۃ: ۱۳.۱۸)

"اس دن انسان کو جو عمل اس نے آگے بھیجے اور جو پیچھے چھوڑے ہوں گے سب بتا دیئے جائیں گے۔ بلکہ انسان آپ اپنا گواہ ہے۔ اگرچہ عذر و معذرت کرتا رہے۔ اور اے محمد! وحی کے پڑھنے کے لئے اپنی زبان نہ چلایا کرو کہ اس کو جلد یاد کر لو۔ اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمے ہے۔ جب ہم وحی پڑھا کریں تو تم اس کو سنا کرو اور پھر اسی طرح پڑھا کرو"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَاباً يَلْقَاهُ مَنْشُوْرًا ○ اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْباً﴾(بنی اسرائیل:۱۳،۱۴)

Marfat.com

''اور قیامت کے روز وہ کتاب اسے نکال دکھائیں گے جسے وہ کھلا ہوا دیکھے گا کہا جائے گا کہ اپنی کتاب پڑھ لے تو آج اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ○ وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ﴾ (ابراھیم: ۴۴، ۴۵)

''اور لوگوں کو اس دن سے آگاہ کرو جب ان پر عذاب آجائے گا تب ظالم لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں تھوڑی مہلت عطا کر کہ ہم تیری دعوت توحید قبول کریں اور تیرے پیغمبروں کے پیچھے چلیں تو جواب ملے گا کیا تم پہلے قسمیں نہیں کھایا کرتے تھے کہ تم کو اس حال سے جس میں تم ہو زوال اور قیامت کو حساب اعمال نہیں ہوگا۔ اور جو لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے تم ان کے مکانوں میں رہتے تھے اور تم پر ظاہر ہو چکا تھا کہ ہم نے ان لوگوں کے ساتھ کس طرح کا معاملہ کیا تھا اور تمہارے سمجھانے کے لئے مثالیں بیان کر دی تھیں''

جب آسمان پھٹ جائے گا

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنزِيلًا ○ الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا ○ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ○ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ○ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولًا﴾ (الفرقان: ۲۵. ۲۹)

''اور جس دن آسمان ابر کے ساتھ پھٹ جائے گا اور فرشتے نازل کئے جائیں گے۔ اس دن سچی بادشاہی اللہ ہی کی ہوگی۔ اور وہ دن کافروں پر سخت مشکل ہوگا۔ اور جس دن ناعاقبت اندیش ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا اور کہے گا کہ اے کاش میں نے پیغمبر کے ساتھ رستہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے شامت کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھ کو کتاب نصیحت کے میرے پاس آنے کے بعد بہکا دیا۔ اور شیطان انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ أَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ○ قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنبَغِي لَنَا أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ

Marfat.com

وَآبَاءَهُمْ حَتَّى نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْماً بُوراً ○ فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفاً وَلَا نَصْراً وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَاباً كَبِيراً﴾

''اور جس دن اللہ ان کو اور ان کو جنہیں یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں جمع کرے گا تو فرمائے گا کہ کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود گمراہ ہو گئے تھے۔ وہ کہیں گے تو پاک ہے ہمیں یہ بات شایاں نہ تھی کہ تیرے سوا اوروں کو دوست بناتے لیکن تو نے ہی ان کو اور ان کے باپ دادا کو برتنے کو نعمتیں دیں۔ یہاں تک کہ وہ تیری یاد کو بھول گئے اور یہ ہلاک ہونے والے لوگ تھے۔ تو کافروانہوں نے تو تم کو تمہاری بات میں جھٹلا دیا، پس اب تم عذاب کو نہ پھیر سکتے ہو نہ کسی سے مدد لے سکتے ہو اور جو شخص تم میں سے ظلم کرے گا ہم اس کو بڑے عذاب کا مزہ چکھائیں گے''

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿هَـذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ ○ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ○ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○ هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ ○ فَإِن كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ○﴾ (المرسلات: ۳۵.۳۹)

''یہ وہ دن ہے کہ لوگ لب تک نہ ہلا سکیں گے۔ اور نہ ان کو اجازت دی جائے گی کہ عذر کر سکیں گے۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ یہی فیصلے کا دن ہے جس میں ہم نے تم کو اور پہلے لوگوں کو جمع کیا ہے۔ اگر تمہیں کوئی داؤں آتا ہو تو مجھ سے کر چلو''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَآئِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ○ قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَـؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ○وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ○وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ○ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُونَ○﴾ (القصص: ۶۲.۶۶)

''اور جس دن اللہ ان کو پکارے گا اور کہے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تمہیں دعویٰ تھا۔ تو جن لوگوں پر عذاب کا حکم ثابت ہو چکا ہو گا وہ کہیں گے کہ ہمارے پروردگار یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا۔ اور جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے تھے اسی طرح ان کو گمراہ کیا تھا۔ اب ہم تیری طرف متوجہ ہو کر ان سے بیزار ہوتے ہیں۔ یہ ہمیں نہیں پوجتے تھے۔ اور کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ۔ تو وہ ان کو پکاریں گے اور وہ ان کو جواب نہ دے سکیں گے اور جب عذاب کو دیکھ لیں گے تو تمنا کریں گے کہ کاش وہ ہدایت یاب ہوتے۔ اور جس روز اللہ ان کو پکارے گا اور کہے گا کہ تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا؟ تو وہ اس روز خبروں سے اندھے ہو جائیں گے، اور آپس میں کچھ بھی پوچھ نہ سکیں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿هَـٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ ۝ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ﴾ (المرسلات: ۳۵.۳۷)

''یہ وہ دن ہے کہ لوگ لب تک نہ ہلا سکیں گے۔ اور نہ ان کو اجازت دی جائے گی کہ عذر کر سکیں گے۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۝ انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ﴾ (الانعام: ۲۳، ۲۴)

''تو ان سے کچھ عذر نہ بن پڑے گا اور بجز اس کے کچھ چارہ نہ ہوگا کہ کہیں اللہ کی قسم جو ہمارا پروردگار ہے ہم شریک نہیں بناتے تھے۔ دیکھو انہوں نے اپنے اوپر کیسا جھوٹ بولا اور جو کچھ یہ افترا کیا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ﴾ (المجادلة: ۱۸)

''جس دن اللہ ان سب کو جلا اٹھائے گا تو جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اسی طرح اللہ کے سامنے قسمیں کھائیں گے اور خیال کریں گے کہ ایسا کرنے سے کام لے نکلے ہیں۔ دیکھو یہ جھوٹے اور برسر غلط ہیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالُوا إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ۝ قَالُوا بَل لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ ۝ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا إِنَّا لَذَائِقُونَ ۝ فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ۝ فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ۝ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ۝ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ۝﴾ (الصافات: ۲۷.۳۷)

''اور ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے سوال و جواب کریں گے۔ کہیں گے کیا تم ہی ہمارے پاس دائیں اور بائیں سے آتے تھے۔ وہ کہیں گے بلکہ تم ہی ایمان لانے والے نہ تھے۔ اور ہمارا تم پر کچھ زور نہ تھا بلکہ تم سرکش لوگ تھے۔ سو ہمارے بارے میں ہمارے پروردگار کی بات پوری ہوگئی اب ہم مزے چکھیں گے۔ ہم نے تم کو بھی گمراہ کیا اور ہم خود بھی گمراہ تھے۔ پس وہ اس روز عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہوں گے۔ ہم گناہ گاروں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ ان کا یہ حال تھا کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو غرور کرتے تھے۔ اور

کہتے تھے کہ بھلا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے سے کہیں اپنے معبودوں کو چھوڑ دینے والے ہیں۔ نہیں بلکہ وہ حق لے کر آئے ہیں اور پہلے پیغمبروں کو سچا کہتے ہیں"

ایک چنگھاڑ

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِيْنَ o مَا يَنظُرُوْنَ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ o فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَا إِلٰى أَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ o وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلٰى رَبِّهِمْ يَنسِلُوْنَ o قَالُوْا يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ o إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ o فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾

"اور کہتے ہیں اگر تم سچ کہتے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟ یہ تو ایک چنگھاڑ کے منتظر ہیں جو ان کو اس حال میں کہ باہم جھگڑ رہے ہوں گے آ پکڑے گی۔ پھر نہ تو وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں میں واپس جا سکیں گے۔ اور جس وقت صور پھونکا جائے گا یہ قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف دوڑ پڑیں گے۔ کہیں گے اے ہے ہمیں خواب گاہوں سے کس نے جگا اٹھایا؟ یہ وہی تو ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا۔ صرف ایک زور کی آواز کا ہونا ہوگا کہ سب کے سب ہمارے روبرو آ حاضر ہوں گے۔ اس روز کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور تم کو بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسے تم کام کرتے تھے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُوْنَ o فَأَمَّا الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُوْنَ o وَأَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ﴾ (الروم: ۱۴. ۱۶)

"اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس روز وہ الگ الگ فرقے ہو جائیں گے۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے وہ بہشت کے باغ میں خوشحال ہوں گے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور آخرت کے آنے کو جھٹلایا وہ عذاب میں ڈالے جائیں گے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُوْنَ o مَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ﴾ (الروم: ۴۳، ۴۴)

Marfat.com

''تو اس روز سے پہلے جو اللہ کی طرف سے آ کر رہے گا اور رک نہیں سکے گا دین کے راستے پر سیدھا منہ کئے چلے چلو اس روز سب لوگ منتشر ہو جائیں گے۔ جس شخص نے کفر کیا تو اس کے کفر کا ضرر اسی کو ہے اور جس نے نیک عمل کئے تو ایسے لوگ اپنے ہی لئے آرام گاہ درست کرتے ہیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ كَذَٰلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ ○ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ فَهَٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ﴾(الروم: ۵۵. ۵۷)

''اور جس روز قیامت برپا ہوگی گناہ گار قسمیں اٹھائیں گے کہ وہ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے تھے۔ اسی طرح وہ راستے سے الٹے جاتے تھے۔ اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ اللہ کی کتاب کے مطابق تم قیامت تک رکے رہے ہو اور یہ قیامت ہی کا دن ہے لیکن تم کو اس کا یقین ہی نہ تھا۔ تو اس روز ظالم لوگوں کو ان کا عذر کچھ فائدہ نہ دے گا اور نہ ان سے توبہ قبول کی جائے گی''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ○ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَلَا ضَرًّا وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ﴾(سبا: ۴۱، ۴۲)

''وہ کہیں گے تو پاک ہے تو ہی ہمارا دوست ہے نہ کہ یہ۔ بلکہ یہ جنات کو پوجا کرتے تھے۔ اور اکثر ان ہی کو مانتے تھے۔ تو آج تم میں سے کوئی کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا۔ اور ہم ظالموں سے کہیں گے کہ دوزخ کا عذاب جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے مزہ چکھو''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ شَيْئًا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ﴾(لقمان: ۳۳)

''لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو کہ نہ تو باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آئے اور نہ بیٹا باپ کے کچھ کام آ سکے۔ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے پس دنیا کی زندگی تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ فریب دینے والا شیطان تمہیں اللہ کے بارے میں کسی طرح کا فریب دے''

Marfat.com

ان قصوں میں عبرت ہے

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ذَلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ o وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ o يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ o فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ o خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ o وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ﴾ (ھود: ۱۰۳. ۱۰۸)

''ان قصوں میں اس شخص کے لئے جو عذاب آخرت سے ڈرے عبرت ہے یہ وہ دن ہوگا جس میں سب اکھٹے کئے جائیں گے اور وہ دن ہوگا جس میں سب اللہ کے روبرو حاضر کئے جائیں گے۔ اور ہم اس کے لانے میں ایک وقت معین تک تاخیر کر رہے ہیں۔ جس روز وہ آجائے گا تو کوئی متنفس اللہ کے حکم کے بغیر بول بھی نہیں سکے گا۔ پھر ان میں سے کچھ بد بخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت۔ تو جو بد بخت ہوں گے وہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے اس میں ان کو چلانا اور دھاڑنا ہوگا اور جب تک آسمان اور زمین ہیں اسی میں رہیں گے مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے۔ بے شک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ اور جو نیک بخت ہوں گے وہ بہشت میں داخل کئے جائیں گے اور جب تک آسمان اور زمین ہیں ہمیشہ اسی میں رہیں گے''

بے شک فیصلے کا دن مقرر ہے

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتاً o يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجاً o وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ أَبْوَاباً o وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَاباً o إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَاداً o لِلطَّاغِينَ مَآباً o لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَاباً o لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْداً وَلَا شَرَاباً o إِلَّا حَمِيماً وَغَسَّاقاً o جَزَاء وِفَاقاً o إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَاباً o وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّاباً o وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَاباً o فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَاباً o إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازاً o حَدَائِقَ وَأَعْنَاباً o وَكَوَاعِبَ أَتْرَاباً o وَكَأْساً دِهَاقاً o لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْواً وَلَا كِذَّاباً o جَزَاء مِّن رَّبِّكَ عَطَاء حِسَاباً o رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَاباً o يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفّاً لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَاباً o ذَلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَن شَاء اتَّخَذَ إِلَى رَبِّهِ مَآباً o إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَاباً قَرِيباً يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَاباً﴾ (النباء: ۱۷. ۴۰)

Marfat.com

"بے شک فیصلے کا دن مقرر ہے جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم لوگ غٹ کے غٹ آموجود ہوگے۔ اور آسمان کھولا جائے گا تو اس میں دروازے ہوجائیں گے۔ اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہوکر رہ جائیں گے۔ بے شک دوزخ گھات میں ہے۔ یعنی سرکشوں کا وہی ٹھکانہ ہے۔ اس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے۔ وہاں نہ ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے نہ کچھ پینا نصیب ہوگا۔ مگر گرم پانی اور بہتی پیپ۔ یہ بدلہ ہے پورا پورا۔ یہ لوگ حساب آخرت کی امید ہی نہیں رکھتے تھے۔ اور ہماری آیتوں کو جھوٹ سمجھ کر جھٹلاتے رہتے تھے۔ اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر ضبط کر رکھا ہے۔ سو اب مزہ چکھو۔ ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے۔ بے شک پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے۔ یعنی باغ اور انگور۔ اور ہم عمر نوجوان عورتیں۔ اور شراب کے چھلکتے ہوئے گلاس۔ وہاں نہ بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ خرافات۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے صلہ ہے انعام متعین۔ وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو ان دونوں میں ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان کسی کو اس سے بات کرنے کا یارانہ ہوگا۔ جس دن روح الامین اور دوسرے فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا۔ مگر جس کو خدائے رحمٰن اجازت بخشے اور اس نے بات بھی درست کہی ہو۔ یہ دن برحق ہے پس جو شخص چاہے اپنے پروردگار کے پاس ٹھکانہ بنالے۔ ہم نے تم کو عذاب سے جو عنقریب آنے والا ہے آگاہ کر دیا ہے۔ جس دن ہر شخص ان اعمال کو جو اس نے آگے بھیجے ہوں گے دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا"

جب سورج لپیٹ لیا جائے گا

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ۝ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ۝ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ﴾ (التکویر: ۱۔ ۱۴)

"جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔ اور جب تارے بے نور ہوجائیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ اور جب بیانے والی اونٹنیاں بے کار ہوجائیں گے۔ اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں گے۔ اور جب دریا آگ ہوجائیں گے۔ اور جب روحیں بدنوں سے ملادی جائیں گی۔ اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفنادی گئی ہو پوچھا جائے گا۔ کہ وہ کس گناہ پر ماردی گئی تھی؟ اور جب عملوں کے دفتر کھولے جائیں گے۔ اور جب آسمان کی کھال کھینچی جائے گی۔ اور جب دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے گی۔ اور بہشت جب قریب لائی جائے گی۔ تب ہر شخص کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے"

Marfat.com

جب آسمان پھٹ جائے گا

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِذَا السَّمَاء انفَطَرَتْ o وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ o وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ o وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ o عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ o يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ o الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ o فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ o كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ o وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ o كِرَاماً كَاتِبِينَ o يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ o إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ o وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ o يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ o وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ o وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ o ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ o يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئاً وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ﴾(الانفطار: ۱۔۱۹)

''جب آسمان پھٹ جائے گا۔اور جب تارے جھڑ پڑیں گے۔اور جب دریا بہہ کر ایک دوسرے سے مل جائیں گے۔اور جب قبریں اکھیڑ دی جائیں گی۔تب ہر شخص معلوم کر لے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا تھا اور پیچھے کیا چھوڑا تھا۔اے انسان تجھ کو اپنے پروردگارِ کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکا دیا؟ وہی تو ہے جس نے تجھے بنایا اور تیرے اعضاء کو ٹھیک کیا اور تیری قامت کو معتدل رکھا۔اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔مگر ہیہات تم لوگ جزا کو جھٹلاتے ہو۔حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں۔عالی قدر تمہاری باتوں کے لکھنے والے۔جو تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں۔بے شک نیکوکار نعمتوں کی بہشت میں ہوں گے۔اور بدکردار دوزخ میں۔یعنی جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے۔اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے۔اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے۔پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے۔جس روز کوئی کسی کا کچھ بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز اللہ ہی کا ہوگا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِذَا السَّمَاء انشَقَّتْ o وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ o وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ o وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ o وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ o يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحاً فَمُلَاقِيهِ o فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ o فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَاباً يَسِيراً o وَيَنقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُوراً o وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاء ظَهْرِهِ o فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُوراً o وَيَصْلَى سَعِيراً o إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُوراً o إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ o بَلَى إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيراً﴾(الانشقاق: ۱۔۱۵)

''جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے پروردگار کا فرمان بجالائے گا اسے واجب بھی یہ ہے۔اور جب زمین ہموار کر دی جائے گی اور جو کچھ اس میں ہے نکال کر باہر ڈال دے گی اور بالکل خالی ہو جائے گی۔اور اپنے پروردگار کے ارشاد کی تعمیل کرے گی اور اس کو لازم بھی یہی ہے۔تو قیامت قائم ہو جائے گی۔اے انسان تو اپنے پروردگار کی

Marfat.com

طرف پہنچنے میں خوب کوشش کرتا ہے سواس سے جاملے گا۔تو جس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔اس سے حساب آسان لیا جائے گا۔اور وہ اپنے گھر والوں میں خوش خوش آئے گا۔اور جس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔وہ موت کو پکارے گا۔اور دوزخ میں جائے گا۔یہ اپنے اہل وعیال میں مست رہتا تھا۔اور خیال کرتا تھا کہ اللہ کی طرف پھر کر نہ جائے گا ہاں ہاں اس کا پروردگار اس کو دیکھ رہا تھا''

اگر ابھی قیامت کو دیکھنا چاہتے ہو!

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص چاہتا ہے کہ قیامت کی حقیقت کا زندگی ہی میں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرلے تو اس کو چاہئے کہ ان سورتوں کی تلاوت کیا کرے:

﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾

﴿إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ﴾

﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾

یعنی ان سورتوں میں قیامت کی حقیقت اور ہولناکی کو جس طرح بیان کیا گیا ہے، ان کے پڑھنے سے قیامت کا منظر آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا ہے۔

''سورۂ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا''

نبی پاک ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے:

((شيبتني هود وأخواتها))

''مجھے سورۂ ہود اور اس جیسی سورتوں نے بوڑھا کر دیا''

قرآن مجید میں ہماری ذکر کردہ آیات کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات قیامت کی دہشت، ہولناکی اور قیامت کے منظر کو بیان کرتی ہیں۔ہم نے اپنی تفسیر میں ایسی تمام آیات کی شرح دوسری قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کے ذریعہ کر دی ہے۔

☆☆☆☆

Marfat.com

روزِ محشر کی سختیاں اور پریشانی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن لوگ اس حال میں اٹھائے جائیں گے کہ آسمان ان پر برس رہا ہوگا'' (۱)

''آسمان ان پر برس رہا ہوگا'' اس جملہ کے دو معنی ہو سکتے ہیں:

(۱) اس دن ہلکی بارش ہو رہی ہوگی۔

(۱) شدید گرمی ہوگی۔

دوسرا احتمال زیادہ راجح ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ○ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ○ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (۲)

''کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اٹھائے بھی جائیں گے۔ یعنی ایک بڑے سخت دن میں۔ جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے''

لوگ پسینے میں ڈوبے ہوں گے

ایک صحیح حدیث میں آتا ہے کہ لوگ قیامت کے دن آدھے کانوں تک پسینے میں ڈوبے ہوں گے۔ (۳)

ایک اور حدیث کے مطابق اپنے اپنے اعمال کے مراتب کے مطابق ڈوبے ہوں گے۔ ان میں سے بعض لوگ وہ ہوں گے جن کا پسینہ ان کے قدموں تک ہوگا، بعض کا پنڈلیوں تک، بعض کا پیٹ تک اور بعض پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔

حدیث شفاعت میں ہے ''قیامت کے دن سورج لوگوں سے بہت قریب ہوگا، چنانچہ ان سے ایک میل کے فاصلے پر ہوگا اور لوگ اس دن اپنے اعمال کے اعتبار سے پہچانے جائیں گے'' (۴)

---

(۱) مسند أحمد (۲۶۷/۳)

(۲) المطففين: ٤ ـ ٦

(۳) مسند أحمد (۲۰۳/۷)

(٤) مسند أحمد (٤١٨/٢)، صحيح البخاری (١١١/٨)

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن کا پسینہ زمین پر ستر سال رہے گا اور یہ لوگوں کے منہ تک یا کانوں تک پہنچا ہوگا''

سعید بن عمیر انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تو ان میں سے ایک نے دوسرے کو مخاطب کر کے پوچھا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کیا سنا کہ قیامت کے دن پسینہ کہاں تک ہوگا؟ انہوں نے کہ کان کی لَو تک، دوسرے نے کہا کہ لگام ڈال دے گا، چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے لکیر کھینچی اور ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کان کی لَو سے منہ تک ارشارہ کیا، اور فرمایا ''میں ان دونوں کو برابر سمجھتا ہوں'' (۱)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' قیامت کے دن سورج بندوں سے قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک میل یا دو میل کے فاصلے پر ہوگا، سورج ان کا پسینہ نکال دے گا یہاں تک کہ لوگ اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں ڈوب جائیں گے، بعض لوگوں کے ٹخنوں تک پسینہ پہنچے گا اور بعض کے گھٹنوں تک اور بعض کے کولہوں تک اور بعض کو تو گویا لگام ڈال دے گا'' (یعنی لگام کی طرح منہ تک پہنچ جائے گا) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ فرماتے ہوئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے دیکھا۔

''اس تکلیف سے تو جہنم اچھی ہے!!!''

عبیداللہ بن عرار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''قیامت کے دن وہ شخص خوش بخت ہوگا جسے اپنے پاؤں رکھنے کی جگہ مل جائے۔ اس دن سورج ایک میل یا دو میل کے فاصلے پر آ جائے گا اور اس کی گرمی کی شدت میں ننانوے گنا اضافہ ہو جائے گا''

مغیث بن سمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''قیامت کے دن سورج چند ہاتھ کے فاصلے پر آ جائے گا، جہنم کے دروازے کھل جائیں گے اور ان پر اس کی گرم ہوا اور جہنم کی پھونکیں آئیں گی یہاں تک کہ ان کے پسینے کی نہریں چل پڑیں گی جو گندگی سے زیادہ بدبودار ہوں گی اور روزے دار اپنے خیموں میں عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن ایک شخص کو خوب پسینہ آئے گا یہاں تک کہ وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ اے پروردگار! تیرا مجھے جہنم میں بھیج دینا، مجھے اس کیفیت سے ہلکا معلوم ہو رہا ہے، حالانکہ وہ شخص شدت عذاب کو جانتا ہوگا''

اللہ کے عرش کے سائے میں.....

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں اس دن جگہ دے گا جس دن اللہ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا:

(۱) عادل بادشاہ۔

---

(۱) مسند أحمد (۳/۹۰)

Marfat.com

(۲) وہ نوجوان جو جوانی میں اللہ کی عبادت کرے۔

(۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے، اگر مسجد سے نکلے بھی واپس یہیں آنے کی فکر میں لگا رہے۔

(۴) وہ شخص جسے خوبصورت اور حسب ونسب والی عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

(۶/۵) دو وہ شخص جنہوں نے اللہ کے لئے آپس میں محبت کی اسی پر جمع ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے۔

(۷) وہ شخص جس نے یوں چھپا کر صدقہ دیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔(۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ کون ہیں وہ لوگ جو اللہ کے سائے میں پہلے آئیں گے؟''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ لوگ جن کے سامنے حق آئے تو اسے قبول کرلیں، جب ان سے کچھ مانگا جائے تو وہ خرچ کریں اور دوسروں کے لئے وہی چیز پسند کریں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں''(۲)

قیامت کے یہ حالات انتہائی دشوار گزار، دہشت ناک اور مشکل ہیں، ان کی سختی سے وہی بچ سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ بچالیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے دربار میں سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس دن کی سختی اور تکلیف سے محفوظ فرمالے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَداً﴾(۳)

''اور ان لوگوں کو ہم جمع کرلیں گے تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے''

حضور ﷺ کا دہشتِ قیامت سے پناہ مانگنا

ایک مرتبہ عبداللہ بن عمر حرسی شامی رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو کیا کہتے تھے؟ نماز کس طرح شروع فرماتے تھے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''آپ ﷺ دس مرتبہ ''اللہ اکبر'' دس مرتبہ ''الحمدللہ'' دس مرتبہ ''لا الہ الا اللہ'' اور دس مرتبہ استغفار'' کہتے اور آپ ﷺ یہ بھی فرمایا کرتے تھے:

((اللهم اغفرلی واهدنی وارزقنی))

''اے اللہ! میری مغفرت فرما مجھے ہدایت عطا کر مجھے رزق عطا فرما''

آپ ﷺ یہ بھی فرماتے:

---

(۱) صحیح البخاری(۱/۱۳۳)

(۲) مسند أحمد (۶/۶۷)

(۳) الکھف:۴۷

((اللهم انی اعوذ بک من الضیق یوم القیامة)) (۱)

''اے اللہ میں قیامت کے دن تنگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں''

ابوواعظ زاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''لوگ اپنی قبروں سے نکل کر ایک ہزار سال تک اندھیروں میں کھڑے رہیں گے اور اس دن زمین بالکل سپاٹ ہوگی، ان میں سب سے زیادہ خوش نصیب وہ شخص ہوگا جو اپنے دونوں پاؤں رکھنے کے لئے جگہ پالے''

نضر بن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یوم حشر میں جب لوگ قبروں سے نکلیں گے تو ان کا شعار ''لا الہ الا اللہ'' ہوگا، اور ہر نیک و بد شخص جو سب سے پہلا جملہ بولے گا وہ یہ ہوگا:

''ربنا ارحمنا''

''اے ہمارے رب! ہم پر رحم فرما''

ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یوم حشر میں لوگ اس طرح آئیں گے'' یہ کہہ کر انہوں نے سر جھکایا اور اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھا۔

کافروں کی خوشی اور مایوسی

حضرت شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''سب لوگ قبروں سے اس حال میں نکلیں گے کہ وہ خوفزدہ ہوں گے تو ایک آواز دینے والا پکارے گا:

﴿یَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ﴾ (۲)

''میرے بندو! آج تمہیں نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ تم غم ناک ہوگے''

لوگ اس آواز سے خوش ہو جائیں گے مگر اس کے فوراً بعد یہ آواز آئے گی:

﴿الَّذِیْنَ آمَنُوا بِآیَاتِنَا وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ﴾ (۳)

''جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرماں بردار ہوگئے''

یہ آواز سن کر غیر مسلم مایوس ہو جائیں گے''

اہلِ ایمان کے لئے عظیم بشارت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لا الہ الا اللہ والوں کے لئے نہ ان کی قبروں میں وحشت ہوگی اور نہ ہی قیامت کے دن، اور وہ منظر گویا میرے سامنے ہے جب وہ اپنی قبروں سے اپنے سروں کو جھاڑتے ہوئے اٹھ رہے ہوں گے۔ اور کہہ رہے ہوں گے:

---

(۱) مسند أحمد (۶/۱۴۳)

(۲) الزخرف:۶۸

(۳) الزخرف:۶۹

Marfat.com

"الحمد لله الذی أذهب عنا الحزن"

"تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم سے غم کو دور کر دیا"

اس حدیث کی دلیل قرآن کریم میں موجود ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ o لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ o لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ o يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ (الانبياء: ۱۰۱. ۱۰۴)

"جن لوگوں کے لئے ہماری طرف سے پہلے بھلائی مقرر ہو چکی ہے وہ اس سے دور رکھے جائیں گے۔ یہاں تک کہ اس کی آواز بھی تو نہیں سنیں گے۔ اور جو کچھ ان کا جی چاہے گا اس میں یعنی ہر طرح کے عیش ولطف میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کو اس دن کا بڑا بھاری خوف غمگین نہیں کرے گا اور فرشتے ان کو لینے آئیں گے۔ اور کہیں گے کہ یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کا طوطار لپیٹ لیتے ہیں، جس طرح ہم نے کائنات کو پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کر دیں گے یہ وعدہ ہے جس کا پورا کرنا لازم ہے"

ابراہیم بن عیسیٰ یشکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ جب مومن کو قبر سے اٹھایا جائے گا تو دو فرشتے اس کا استقبال کریں گے، ایک کے پاس ریشمی تھیلا اور دوسرے کے پاس جنت کا پیالہ ہوگا جس میں پینے کی کوئی چیز ہوگی، تھیلے میں مشک اور برف ہوگی جب وہ قبر سے نکلے گا تو فرشتہ مشک اور برف ملا کر اس پر چھڑک دے گا، دوسرا فرشتہ اسے پیالہ بھر کے شربت دے گا، وہ اسے پیئے گا تو اس کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا، البتہ جو بد بخت لوگ ہوں گے ان کے لئے قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ o وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ o حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ o وَلَن يَنفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذ ظَّلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ﴾ (الزخرف: ۳۶. ۳۹)

"اور جو کوئی اللہ کی یاد سے آنکھیں بند کر لے یعنی تغافل کرے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہ اس کا ساتھی ہو جاتا ہے۔ اور یہ شیطان ان کو رستے سے روکتے رہتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ سیدھے رستے پر ہیں۔ یہاں تک کہ جب ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا کہ اے کاش مجھ میں اور تجھ میں مشرق ومغرب کا فاصلہ ہوتا تو برا ساتھی ہے۔ اور جب تم ظلم کرتے رہے تو آج تمہیں یہ بات فائدہ نہیں دے سکتی کہ تم سب عذاب میں شریک ہو"

ہم نے اپنی تفسیر میں یہ بات ذکر کی ہے کہ جب کافر قبر سے اٹھے گا تو شیطان اس کا ہاتھ سے پکڑ لے گا اور اسی کے ساتھ رہے گا الگ

Marfat.com

نہ ہوگا یہاں تک کہ ان دونوں کو ایک ساتھ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ﴾(ق: ۲۱)

''اور ہر شخص ہمارے سامنے آئے گا اور ایک فرشتہ اس کے ساتھ چلانے والا ہوگا اور ایک اس کے اعمال کی گواہی دینے والا''

یعنی تمام لوگوں کو ایک فرشتہ محشر تک لائے گا اور دوسرا ان کے اعمال پر گواہی کے لئے ہوگا، اور یہ اصول ہر نیک و بد کے لئے عام ہے۔ کافر کو خطاب ہوگا ''اے انسان!

﴿لَقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ○ وَقَالَ قَرِينُهُ هَذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ○ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ○ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ○ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ○ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ○ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ ○ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ○ يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ﴾(ق: ۲۲ . ۳۰)

''یہ وہ دن ہے کہ اس سے تو غافل ہو رہا تھا۔ اب ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھا دیا تو آج تیری نگاہ تیز ہے۔ اور اس کا ہم نشین فرشتہ کہے گا کہ یہ اعمال نامہ میرے پاس حاضر ہے۔ حکم ہوگا کہ ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو۔ جو مال میں بخل کرنے والا حد سے بڑھنے والا شبہے نکالنے والا تھا۔ جس نے اللہ کے ساتھ اور معبود مقرر کر رکھے تھے تو اس کو سخت عذاب میں ڈال دو۔ اس کا ساتھی شیطان کہے گا کہ اے ہمارے پروردگار میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا تھا تو اس کو سخت عذاب میں ڈال دو۔ اس کا ساتھی شیطان کہے گا کہ اے ہمارے پروردگار میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ آپ ہی رستے سے دور بھٹکا ہوا تھا۔ اللہ کہے گا کہ ہمارے حضور میں ردوکد نہ کرو۔ ہم تمہارے پاس پہلے ہی عذاب کی وعید بھیج چکے تھے۔ ہمارے ہاں بات بدلا نہیں کرتی اور ہم بندوں پر ظلم نہیں کیا کرتے۔ اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟

تکبر کرنے والوں کا انجام

نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے ''تکبر کرنے والوں کو قیامت کے دن چیونٹیوں کے برابر انسانوں کی صورت میں پیش کیا جائے گا، ہر چھوٹی چیز ان سے اونچی ہوگی یہاں تک کہ وہ جہنم کے ایک قید خانہ میں داخل ہو جائیں گے جسے ''مولیس'' کہا جاتا ہے اور قیدیوں کی آگ انہیں ہر طرف سے گھیر لے گی اور جہنمیوں کا پسینہ پینے کو دیا جائے گا جسے ''طينة الخبال'' کہا جاتا ہے''(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''''متکبرین کو قیامت کے دن چیونٹیوں کی شکل میں لایا جائے گا''

---

(۱) سنن الترمذی، أبواب صفة القيامة (۲/ ۸۰)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کسی سفر میں تھے اور اپنے صحابہ کے ساتھ چل رہے تھے، اس دوران آپ ﷺ نے یہ دو آیتیں بلند آواز سے تلاوت فرمائیں:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ﴾ (الحج: ۱، ۲)

''لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو کہ قیامت کا زلزلہ ایک حادثۂ عظیم ہے۔ اے مخاطب جس دن تو اس کو دیکھے گا اس دن یہ حال ہوگا کہ تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر پڑیں گے اور لوگ تجھ کو متوالے نظر آئیں گے مگر وہ متوالے نہیں ہوں گے بلکہ عذاب دیکھ کر مدہوش ہو رہے ہوں گے بے شک اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب یہ آواز سنی تو سمجھ گئے کہ آپ کوئی بات کہنا چاہتے ہیں، پھر جب رات کو یہ سب حضرات آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کس دن ہوگا؟ اس دن جب حضرت آدم علیہ السلام کو ان کا پروردگار آواز دے گا کہ اے آدم! جہنمیوں کو بھیجو، وہ کہیں گے اے پروردگار! جہنمی کتنے ہیں؟ اللہ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے''

یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو حیرت زدہ کر دیا اور ہر ایک کے چہرے پر دہشت اور خوف کے آثار نمایاں ہونے لگے، یہ صورت حال دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا ''خوش ہو جاؤ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں حضرت محمد ﷺ کی جان ہے، تم دو اور مخلوقوں کے ساتھ ہو کہ وہ جس کے ساتھ ہوں گی اسے زیادہ کریں گی، ایک تو یاجوج ماجوج اور دوسرے انسانوں اور شیطان کی نسل کے ہلاک ہونے والے لوگ''

یہ سن کر وہ حضرات خوش ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''جان لو اور خوش ہو جاؤ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے تم سب لوگوں میں تعداد کے اعتبار سے صرف اتنے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں کوئی تِل یا چھوٹے جانور کا تِل'' (۱)

قیامت کے دن کے اولین مشاہدات

جب لوگ اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو زمین کو اس حالت سے ہٹ کر دیکھیں گے جس پر انہوں نے اسے چھوڑا تھا کہ اب پہاڑ بالکل زمین کے برابر ہو چکے، چوٹیاں فنا ہو گئیں، احوال بدل چکے، نہریں ختم، درخت غائب اور سمندر آگ بن چکے، زمین پر آباد شہر اور گاؤں کھنڈر ہو چکے اور زمین پر ایسے زلزلے آئے کہ اس نے اپنے خزینوں اور دفینوں کو نکال کر باہر پھینک دیا، یہ صورت حال دیکھ کر انسان حیران و ششدر رہ جائے گا اور کہے گا ''اسے کیا ہوا؟'' اسی طرح آسمان اور اس کے آس پاس کا علاقہ پھٹ چکا، اس کے آثار ریزہ ریزہ ہو گئے، سورج اور چاند بے نور ہو چکے اور ایک جگہ جمع ہیں، پھر یہ لپیٹ دیئے جائیں گے بے نور کر کے اور آگ میں پھینک دیئے جائیں گے اور ایسے محسوس ہوں گے جیسے مرے ہوئے بیل۔

(۱) سنن الترمذی، کتاب التفسیر، من سورة الحج (۲/۲۰۰)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''قیامت کے دن لوگ جب قبروں سے نکلیں گے تو کیا دیکھیں گے زمین اب اس حالت پر قائم نہیں جس حالت پر وہ اسے چھوڑ کر مرے تھے اور لوگوں کی حالت بھی وہ نہ ہوگی جو ان کے زمانے میں ہوا کرتے تھی''

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھا:

فما الناس بالناس الذين عهدتهم

ولا الدار بالدار التي كنت اعرف

''یہ لوگ وہ نہیں جو میرے زمانے میں ہوا کرتے تھے اور نہ علاقے وہ علاقے ہیں جنہیں میں جانتا تھا اور جہاں میرا آنا جانا ہوا کرتے تھا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ﴾(ابراھیم:۴۸)

''جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَإِذَا انشَقَّتِ السَّمَاء فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾

''پھر جب آسمان پھٹ کر تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہو جائے گا تو وہ کیسا ہولناک دن ہوگا، تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ o وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً o فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ o وَانشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ o وَالْمَلَكُ عَلٰى أَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ o يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ﴾(الحاقۃ: ۱۳.۱۸)

''تو جب صور میں ایک بار پھونک ماردی جائے گی اور زمین اور پہاڑ دونوں اٹھا لئے جائیں گے۔ پھر ایک بارگی توڑ پھوڑ کر برابر کر دیئے جائیں گے۔ تو اس روز ہر پڑھے والی یعنی قیامت ہو پڑے گی۔ اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن کمزور ہوگا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر اتر آئیں گے اور تمہارے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے۔ اس روز تم سب لوگوں کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ o وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ﴾

''جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔ اور جب تارے بے نور ہو جائیں گے''

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن لوگ بالکل سفید چٹیل زمین پر جمع ہوں گے جیسا کہ صاف ستھرا روٹی کا ٹکڑا جس پر کوئی نشان نہ ہو''

محمد بن قیس اور سعید بن جبیر فرماتے ہیں ''قیامت کے دن زمین سفید روٹی میں بدل جائے گی اور مومن اپنے پاؤں کے نیچے سے لے کر اسے کھائے گا''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''قیامت کے دن زمین پوری کی پوری آگ ہوگی، جنت اس کے سامنے ہوگی تم اس کی حوروں اور پیالوں کو دیکھو گے، لوگوں کا پسینہ منہ تک پہنچا ہوگا حالانکہ وہ ابھی حساب کے لئے نہ پہنچے ہوں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ﴾ (ابراھیم: ۴۸)

''جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی''

اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''زمین چاندی کی طرح بالکل صاف ہوگی جس پر نہ کوئی خون بہا ہوگا نہ اس پر کوئی گناہ ہوا ہوگا، محشر ان سب کو جمع کرے گا ایک منادی انہیں پکارے گا سب ننگے بدن، ننگے پیر کھڑے ہوں گے، جیسے پیدا ہوئے تھے یہاں تک کہ پسینہ ان کو لگام ڈال دے گا، یعنی منہ تک پہنچ جائے گا''

ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا ''یا رسول اللہ! جب زمین دوسری زمین سے بدلی جا رہی ہوگی تو لوگ اس وقت کہاں ہوں گے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''عائشہ یہ ایک ایسا سوال ہے جو تم سے پہلے کسی نے مجھ سے نہیں کیا، لوگ اس وقت پل صراط پر ہوں گے''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ نے اپنا سر مبارک میری گود میں رکھا ہوا تھا، اتنے میں میں رونے لگی، آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور پوچھا ''اے عائشہ! کیا ہوا، کیوں رونے لگی؟'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! مجھے یہ آیت یاد آ گئی:

﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ﴾ (ابراھیم: ۴۸)

''جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے''

میری یہ بات سن کر حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لوگ اس دن پل صراط پر ہوں گے، فرشتے وہاں کھڑے ہوں اور رَبِّ سَلِّمْ رَبِّ سَلِّمْ (اے رب! سلامتی فرما، اے رب! سلامتی فرما) کی دعا کر رہے ہوں گے، بعض مرد اور بعض عورتیں اس وقت پل سے نیچے جہنم میں جا رہے ہوں گے''

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی عالم نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ جس دن زمین و آسمان کو بدل دیا جائے اور الٹ دیا جائے گا تو ہم اس دن کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''پل سے پرے اندھیرے میں''

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک یہودی عالم نے نبی پاک ﷺ سے سوال کیا کہ جس نے زمین تبدیل ہوگی اس دن اللہ کی مخلوق کہاں ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ مخلوق اللہ کی مہمان ہے، اللہ تعالیٰ اسے جہاں چاہے رکھ لے، کوئی

اسے روک نہیں سکتا"

بنو مجاشع کے ایک شخص عبدالکریم بیان کرتے ہیں کہ میں ایک خراسانی کے پاس مقیم ہوا اس نے مجھے بتایا کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مذکورہِ آیت کی تفسیر میں یہ فرماتے سنا "زمین کو چاندی سے اور آسمان کو سونے سے بدل دیا جائے گا"

قیامت کے دن کی لمبائی

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَإِنَّ يَوْماً عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾ (الحج:۴۷)

"اور یہ لوگ تم سے عذاب کے لئے جلدی کر رہے ہیں اور اللہ اپنا وعدہ ہرگز خلاف نہیں کرے گا۔ اور بے شک تمہارے پروردگار کے نزدیک ایک روز تمہارے حساب کی رو سے ہزار برس کے برابر ہے"

مفسرین فرماتے ہیں کہ آیت میں ذکر کردہ دن سے مراد قیامت کا دن ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ﴾ (المعارج:۴)

"جس کی طرف روح الامین اور فرشتے چڑھتے ہیں اور اس روز نازل ہوگا جس کا اندازہ پچاس ہزار برس کا ہوگا"

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "یہ مقدار جو پچاس ہزار سال بتائی گئی ہے اس سے مراد عرش سے لے کر ساتویں زمین تک کا فاصلہ ہے"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ جو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾ (السجدۃ:۵)

"پھر وہ ایک روز جس کی مقدار تمہارے شمار کے مطابق ہزار برس کی ہوگی اس کی طرف صعود اور رجوع کرے گا"

اس سے مراد آسمان سے زمین تک اترنے اور زمین سے آسمان تک (فرشتوں کا) جانا مراد ہے اس لئے کہ آسمان اور زمین کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے"

امام حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرشتہ یہ مسافت دن کے کچھ حصہ میں مکمل کر لیتا ہے، اگرچہ اس کا فاصلہ اتنا زیادہ ہے کہ اسے پچاس ہزار سال میں قطع کیا جائے"

دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد دنیا کی مدت ہے۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کی عمر پچاس ہزار سال ہے اور اسی عمر کو اللہ تعالیٰ نے ایک دن سے تعبیر فرمادیا ہے، اس لئے سورۂ معارج کی آیت میں "دن" سے مراد "دنیا" بیان کی ہے۔

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اس مقدار سے مراد دنیا اور قیامت کے دن کے درمیان کی مدت ہے۔

چوتھا قول یہ ہے کہ اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔

زید رشد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''لوگ قیامت کے دن ایک ہزار سال کھڑے رہیں گے اور دس ہزار سال میں جا کر ان کا حساب کتاب مکمل ہوگا''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور حساب کتاب کرنے لگے تو پچاس ہزار سال میں بھی فارغ نہیں ہوگا''

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''تمہارا اس دن کے بارے میں کیا خیال ہے جب لوگ پچاس ہزار سال تک بغیر کھائے پیئے اپنے قدموں پر کھڑے رہیں گے، یہاں تک کہ پیاس سے گردنیں ٹوٹ جائیں گی، بھوک کے مارے ان کے پیٹ جل جائیں گے اور پھر جب انہیں جہنم میں ڈالا جائے گا تو ابلتا ہوا پانی پلایا جائے گا''

اہل ایمان کے لئے قیامت کا دن انتہائی ہلکا ہوگا

احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ قیامت کا دن اہل ایمان کے لئے ایک فرض نماز ادا کرنے سے بھی زیادہ ہلکا اور خفیف ہوگا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ قیامت کے دن کی لمبائی کتنی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ دن مومن پر ہلکا ہوگا یہاں تک کہ دنیا میں پڑھی جانے والی فرض نماز سے بھی زیادہ آسان ہوگا''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ مجھے بتایئے کہ قیامت کے دن کون شخص کھڑا ہونے میں مضبوط ہوگا؟ جس کے بارے میں ارشاد باری ہے ''جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن پر یہ دن اتنا ہلکا ہوگا یہاں تک کہ اس پر فرض نماز کی ادائیگی جیسا ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومنوں کے لئے قیامت کے دن نور سے بنی کرسیاں ہوں گی جن پر وہ بیٹھیں گے اور ان پر بادلوں کا سایہ ہوگا اور قیامت کے دن ان پر ایک دن یا اس کے کچھ حصے جیسا ہوگا۔

زکوٰۃ نہ دینے والوں کا انجام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' جو دولت مند دولت کا حق ادا نہیں کرتا (زکوٰۃ ادا نہیں کرتا) اللہ تعالیٰ جہنم میں اس پر نگران مقرر کریں گے جو اس کی پیشانی، پہلو اور پیٹھ پر لوہا گرم کر کے داغتے رہیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے مابین اس دن فیصلہ فرمادے جو تمہارے شمار کے اعتبار سے پچاس ہزار سال کا ہے، پھر اس کا راستہ دکھایا جائے گا یا تو

جنت یا پھر جہنم"

بعض روایات میں بکریوں اور اونٹوں وغیرہ کی زکوٰۃ نہ دینے والوں کی سزا کا ذکر ہے کہ اس شخص کو ایک چٹیل میدان میں لٹا دیا جائے گا جہاں وہ جانور اپنے کھروں، ناخنوں اور سینگوں سے اس کو روندیں گے، جانور اسے اسی طرح بار بار روندتے ہوئے گزرتے جائیں گے۔ اس کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہے گا یہاں تک کہ خدا بندوں کے درمیان اس دن فیصلہ فرما دے جو تمہارے حساب سے پچاس ہزار سال کا ہے پھر اس کا راستہ دکھا دیا جائیگا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف"(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ اپنی خوشحالی اور تنگی میں ان کا حق یعنی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو یہ جانور قیامت کے دن دنیا کی حالت سے زیادہ موٹے تازے آئیں گے اور اس شخص کو چٹیل میدان میں لٹا دیا جائے گا جہاں یہ جانور اسے اپنی ٹانگوں سے روند ڈالیں گے اور یہ اونٹ اسے اسی طرح بار بار روندتے ہوئے گزرتے جائیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کا اس دن میں فیصلہ فرما دے جو کہ تمہارے حساب سے پچاس ہزار سال کا ہے، اور پھر اسے اس کا راستہ (جنت یا جہنم کی طرف) دکھا دیا جائے گا"

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس دن کی پچاس ہزار سال کی لمبائی دنیا کے دنوں کے اعتبار سے ہوگی۔ واللہ اعلم

قیامت کے دن کی شدت نافرمانوں کے لئے ہوگی

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ قیامت کے دن کی طوالت، شدت اور ہولناکی نافرمانوں اور اللہ تعالیٰ کے باغیوں کے لئے ہوگی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اہل ایمان کو اس سے محفوظ رکھیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کا دن مومن کے لئے ظہر اور عصر کے درمیانی وقت کی طرح ہوگا"

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾(۲)

"جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے"

اس کے بعد فرمایا "اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب اللہ تعالیٰ تمہیں تیروں کو ترکش میں جمع کرنے کی طرح جمع کرے گا اور پچاس ہزار سال تک تمہاری طرف دیکھے گا بھی نہیں"

☆☆☆☆

(۱) مسند أحمد، رقم:۷۵۵۳، سنن النسائی (۲/۱۱۸)، الترغیب والترھیب (۱/۲۲۶)

(۲) المطففین:٦

Marfat.com

شفاعت عظمیٰ اور مقام محمود

رسول اللہ ﷺ کی بے مثال خصوصیت

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو شفاعت عظمیٰ اور مقام محمود عطا کر کے تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں ممتاز مقام عطا فرمایا ہے، نبی پاک ﷺ قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی میں اہل محشر کی شفاعت فرمائیں گے اور آپ کی شفاعت کی برکت سے اہل ایمان کو راحت اور آسانی نصیب ہوگی۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوداً﴾ (بنی اسرائیل: ۷۹)

''اور بعض حصۂ شب میں بیدار ہوا کرو اور تہجد کی نماز پڑھا کرو یہ شب خیزی تمہارے لئے سبب زیادت ہے قریب ہے کہ اللہ تم کو مقام محمود میں داخل کرے''

شفاعت حاصل کرنے کا نسخہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اذان سننے کے بعد جو کوئی یہ پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی:

((اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمد الوسيلة والفضيلة وابعثه مقام محمودا الذى وعدته))

''اے اللہ! اس دعوت کامل اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے رب! تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود تک پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے''

شفاعت ہی ''مقام محمود'' ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں ارشاد فرمایا:

﴿عَسَى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوداً﴾ (بنی اسرائیل: ۷۹)

''قریب ہے کہ اللہ تم کو مقام محمود میں داخل کرے''

اس سے مراد شفاعت ہے"

رسول اللہ ﷺ کی پانچ خصوصیات

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا" مجھے پانچ ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں:

(۱) ایک ماہ کی مسافت تک رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی

(۲) میرے لئے غنیمت کو حلال کیا گیا

(۳) میرے لئے پوری زمین کو مسجد اور پاک قرار دیا گیا (پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ) لہٰذا جہاں کہیں میرے امتی کو نماز کا وقت ہو جائے وہ وہیں پڑھ لے

(۴) مجھے شفاعت (عظمیٰ) عطا کی گئی

(۵) پہلے ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔(۱)

مذکورہ ارشاد میں شفاعت سے مراد وہ شفاعت ہے جس سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام سے گزارش کی جائے گی، وہ فرمائیں گے میں خود کو اس کا اہل نہیں سمجھتا، نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، وہ بھی اسی طرح فرمائیں گے وہ لوگوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف بھیج دیں گے، حضرت ابراہیم علیہ السلام لوگوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیج دیں گے اور وہ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیج دیں اور وہ انہیں حضرت محمد ﷺ کی طرف بھیج دیں گے، چنانچہ آپ ﷺ فرمائیں گے:

((أنا لها، أنا لها))

"میں اس کا اہل ہوں میں اس کا اہل ہوں"

اس موضوع کی تفسیر احادیث شفاعت میں آرہی ہے اور اس حدیث کے مختلف طرق کو ہم نے اپنی تفسیر میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

نبی کریم ﷺ انسانیت کے سردار ہوں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا" میں قیامت کے دن تمام انسانیت کا سردار ہوں گا، سب سے پہلے میری قبر کھلے گی، سب سے پہلے میں سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی سفارش قبول کی جائے گی"

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی پاک ﷺ کے یہ الفاظ آئے ہیں" اے میرے پروردگار! میری امت کی مغفرت فرما۔ اور تیسری دعا کو میں نے اس دن تک مؤخر کر دیا ہے جس دن لوگ ہر طرف سے حتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بھی مایوس ہو جائیں گے"(۲)

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب التیمم (۳۶۹/۱۵)

(۲) صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی جمیع الخلائق، رقم: ۲۲۷۸

Marfat.com

روز قیامت رسول اکرم ﷺ امام الانبیاء ہوں گے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن میں انبیاء کا امام اور خطیب ہوں گا اور ان کا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور اس میں مجھے کوئی فخر نہیں''

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب قیامت کے دن لوگوں کو اٹھایا جائے گا تو میں اور میرے امتی اونچی جگہ پر ہوں گے، میرا پروردگار مجھے سبز لباس پہنائے گا اور مجھے اجازت دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کی مرضی سے کچھ کہوں، یہی مقامِ محمود ہے'' (۱)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں وہ پہلا شخص ہوں جسے قیامت کے دن سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور میں وہ پہلا شخص ہوں جسے سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی، چنانچہ میں اپنے سامنے دیکھوں گا تو دوسری امتوں میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا اسی طرح اپنے پیچھے دیکھوں گا، اسی طرح دائیں دیکھوں گا، اسی طرح بائیں طرف دیکھوں گا اور اپنی امت کو پہچان لوں گا''

کسی نے سوال کیا ''دوسری امتوں میں آپ کی امت کی امتیازی شان کیا ہوگی؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''میری امت کے اعضائے وضو، وضو کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے۔ اور کوئی دوسرا اس طرح نہ ہوگا، اور میں اس طرح بھی پہچانوں گا کہ ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ہوگا اور اس طرح بھی کہ ان کی اولاد ان کے سامنے چل پھر رہی ہوگی'' (۲)

حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا ''میں پل صراط کے مرحلے کے بعد اپنی امت کا انتظار کر رہا ہوں گا کہ میرے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گیا ور کہیں گے اے محمد! یہ انبیاء کرام آپ کے پاس درخواست لے کر آئے ہیں، یا فرمائیں گے کہ اپ کے پاس جمع ہونے آئے ہیں کہ اللہ سے دعا کریں کہ وہ تمام امتوں کو علیحدہ کر کے جہاں چاہے بھیج دے۔ لوگ منہ تک پسینے میں غرق ہیں، یہ کیفیت مومن کے لئے زکام کی طرح ہوگی اور کافر پر جیسے موت طاری ہوگی۔

نبی کریم ﷺ انہیں فرمائیں گے کہ میرا انتظار کیجئے، میں ابھی آپ کے پاس واپس آتا ہوں، پھر اللہ کے نبی ﷺ جا کر عرش کے نیچے کھڑے ہو جائیں گے اور وہ اعزاز پائیں گے جو کسی منتخب فرشتے اور نبی مرسل کو بھی حاصل نہ ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جبرئیل کو حکم دیں گے کہ محمد کے پاس جاؤ اور کہو کہ سر اٹھائیں اور مانگیں آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کریں قبول کی جائے گی، اور ہر ننانوے میں سے ایک انسان کو نکال لیں، میں بار بار اپنے پروردگار سے درخواست کرتا رہوں گا، اور میں ابھی کھڑا بھی نہ ہوں گا کہ میری شفاعت قبول کر لی جائے گی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے وہ عطا فرما دیں گے اور کہیں گے اے محمد! اپنی امت میں سے ان کو جنت میں لے جاؤ جس نے کسی ایک دن اخلاص کے ساتھ اس کی گواہی دی ہو کہ اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور اسی حالت پر اس کی وفات ہوئی'' (۳)

---

(۱) مسند أحمد (۳/٤٥٦)

(۲) مسند أحمد (٥/١٩٩)

() مسند أحمد (۳/۱۷۸)

Marfat.com

مسند احمد میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث ہے جس میں یہ بھی ذکر ہے کہ ''اور بے شک میں قیامت کے دن مقام محمود پر کھڑا ہوں گا''

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''مقام محمود کیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس وقت جب تمہیں ننگے بدن، ننگے پیر لایا جائے گا اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے دیئے جائیں گے، اللہ فرمائے گا کہ میرے خلیل کو کپڑے پہناؤ، دو سفید چادریں ان کو پہنائی جائیں گی، پھر وہ عرش کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں گے، پھر میرا لباس لایا جائے گا میں اسے پہنوں گا اور ان کی دائیں جانب ایسی جگہ کھڑا ہو جاؤں گا جہاں کوئی اور کھڑا نہ ہوگا اور پہلے اور آخری لوگ میرے اس مرتبے پر رشک کریں گے''

حضرت ثابت بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت کا دن لوگوں پر طویل ہو جائے گا تو وہ ایک دوسرے کو کہیں گے کہ ہمارے ساتھ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو تا کہ سفارش کرائیں کہ پروردگار تعالیٰ حساب کتاب کرے۔ چنانچہ وہ ان کے پاس آ کر حساب کتاب شروع کرنے کی درخواست کریں گے، تو حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں اس کے قابل نہیں، تم انبیاء کی باپ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آ کر شفاعت کی درخواست کریں گے، چنانچہ وہ بھی فرمائیں گے کہ میں یہ نہیں کر سکتا، مگر تم لوگ اللہ کے خلیل اور نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ ان کے پاس آ کر شفاعت کی درخواست کریں گے تا کہ حساب کتاب شروع ہو مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں یہ نہیں کر سکتا مگر تم لوگ اللہ کے کلیم موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے لئے چنا تھا، چنانچہ وہ ان کے پاس آ کر شفاعت کی درخواست کریں گے مگر وہ فرمائیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ جو روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں۔ چنانچہ ان کے پاس جا کر شفاعت کی درخواست کریں گے وہ فرمائیں گے میں یہ نہیں کر سکتا، تم خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے جاؤ جن کی اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دی گئی تھیں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ بھی فرمائیں گے کہ یہ بتاؤ! کہ اگر کسی برتن میں کوئی سامان ہو اور برتن پر مہر لگا دی جائے تو کیا مہر توڑے بغیر اس کے سامان میں تصرف کیا جا سکتا ہے؟ لوگ کہیں گے کہ نہیں، چنانچہ وہ فرمائیں گے کہ محمد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یعنی ان کے بعد انبیاء کے سلسلہ پر مہر لگا دی گئی ہے۔ ان کے پاس جاؤ، چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ رب تعالیٰ سے شفاعت کر دیں کہ وہ ہمارا حساب کتاب کرے میں کہوں گا کہ ہاں، چنانچہ میں جنت کے دروازے پر آ کر دروازہ کھٹکھٹاؤں گا، پوچھا جائے گا کہ کون ہے؟ میں کہوں گا محمد! چنانچہ دروازہ کھول دیا جائے گا اور میں سجدے میں گر جاؤں گا اور اپنے پروردگار کی ایسی حمد بیان کروں گا جو اس سے پہلے کسی نے نہ کی ہوگی اور نہ میرے بعد کوئی بیان کرے گا۔ چنانچہ پروردگار تعالیٰ کہیں گے کہ اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں کہوں گا اے پروردگار! میری امت! میری امت! وہ کہیں گے کہ ان میں سے ہر اس امتی کو نکال لو جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو، چنانچہ میں انہیں نکالوں گا اور پھر سجدے میں گر جاؤں گا''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے دستی

Marfat.com

یعنی اگلی ٹانگوں کا اوپر کے گوشت دیا گیا جو آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا آپ ﷺ نے اس میں سے لقمہ توڑا اور فرمایا:

''میں قیامت کے دن بنی آدم کا سردار ہوں گا، کیا تم جانتے ہو یہ کیسے ہوگا؟ اس کی صورت یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک ہی میدان میں جمع فرمادے گا، انہیں اس میدان میں جمع کرنے والا رب ان کی ہر بات کو سن رہا ہوگا اور ہر چیز کو دیکھنے والا اللہ انہیں بھی باریک بینی سے دیکھ رہا ہوگا، سورج قریب آجائے گا تو لوگوں کو وہ غم اور تکلیف پہنچے گی جس کو وہ برداشت نہ کرسکیں گے، چنانچہ آپس میں ایک دوسرے کو کہیں گے کہ تم دیکھ رہے ہو جو تمہیں تکلیف اور پریشانی لاحق ہو رہی ہے؟ کیا تمہیں کوئی ایسا نظر آرہا ہے جو تمہارے پروردگار کے ہاں تمہاری سفارش کرسکے؟ لوگ کہیں گے ہاں، تمہارے والد حضرت آدم علیہ السلام ہیں، چنانچہ وہ ان کے پاس آکر کہیں گے اے آدم! آپ ابوالبشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے بنایا اور اپنی روح آپ میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں، آپ ہماری اس حالت کو دیکھ رہے ہیں رب تعالیٰ سے سفارش کیجئے، آپ ہماری تکلیف دیکھ رہے ہیں، حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے آج کے دن میرے پروردگار کے غضب کا جو عالم ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا اور یقیناً آئندہ کبھی میرا رب اتنے غصہ میں نہ ہوگا، اس نے مجھے ایک درخت کا پھل کھانے سے منع کیا تھا مگر میں نے نادانی کی، مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے، مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے، مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے، میرے علاوہ کسی اور کے پاس چلے جاؤ، جاؤ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔

لوگ حضرت نوح علیہ السلام سے آکر کہیں گے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول تھے، اس نے آپ کو شکر گزار بندے کا خطاب دیا تھا، لہٰذا آپ ہماری حالت اور تکلیف دیکھ رہے ہیں، پروردگار تعالیٰ سے سفارش کردیجئے، حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج کے دن میرے پروردگار کے غضب کا جو عالم ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا اور یقیناً آئندہ کبھی میرا رب اتنے غصہ میں نہ ہوگا، اور میں نے تو اپنی قوم کے لئے بددعا کی تھی لہٰذا مجھے اپنی پڑی ہے جاؤ کسی اور کے پاس، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ

لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اس کے خلیل تھے، آپ ہماری حالت اور تکلیف دیکھ رہے ہیں، لہٰذا آپ سفارش کردیں، وہ کہیں گے کہ مجھے اپنی پڑی ہے جاؤ کسی اور کے پاس چلے جاؤ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔

لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے کہ آپ اللہ کے کلیم ہیں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام اور رسالت کے لئے چنا تھا، آپ ہماری حالت اور تکلیف دیکھ رہے ہیں، آپ اللہ تعالیٰ سے شفاعت کردیجئے، مگر وہ کہیں گے کہ آج کے دن میرے پروردگار کے غضب کا جو عالم ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا اور یقیناً آئندہ کبھی میرا رب اتنے غصہ میں نہ ہوگا، اور میں نے تو ایک ایسے شخص کو قتل کردیا تھا جس کے قتل کا مجھے حکم نہ تھا، لہٰذا مجھے اپنی پڑی ہے جاؤ کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے کہ آپ روح اللہ اور اللہ کا وہ کلمہ ہیں جسے انہوں نے مریم کی طرف القاء فرمایا تھا آپ ہماری حالت اور تکلیف دیکھ رہے ہیں آپ سفارش فرمادیجئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج کے دن میرے پروردگار کے غضب کا جو عالم ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا اور یقیناً آئندہ کبھی میرا رب اتنے غصہ میں نہ ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی کسی غلطی کا تذکرہ نہیں کریں گے، جاؤ کسی اور کے پاس چلے جاؤ، حضرت محمد ﷺ کے پاس چلے جاؤ۔

چنانچہ وہ میرے پاس آکر کہیں گے اے محمد! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی خطائیں

Marfat.com

معاف فرمادیں، آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری سفارش کردیجئے، آپ ہماری حالت اور تکلیف دیکھ رہے ہیں، چنانچہ میں اٹھ کر عرش کے نیچے آ کر کھڑا ہوں گا اور اپنے پروردگار عزوجل کو سجدہ کروں گا، اس موقع پر اللہ تعالیٰ میرے سامنے اپنی عظمت اور بڑائی کھول دے گا اور میرے دل میں اپنی ایسی حمد وثناء الہام کرے گا جو اس نے پہلے کبھی کسی کو الہام نہ کی ہوں گی، پھر مجھے کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا اے میرے پروردگار میری امت! میری امت! اے میرے پروردگار میری امت! میری امت! چنانچہ کہا جائیگا محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کا کوئی حساب کتاب نہیں جنت کے دائیں دروازے سے داخل کردو، اور یہ لوگ دوسرے لوگوں کے ساتھ دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے، جنت کے دروازوں کے دونوں پٹوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکہ اور ہجر کے درمیان ہے"

بعض روایات کے مطابق آپ ﷺ نے یہ فرمایا "جنت کے دروازوں کے دونوں پٹوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور بصری کے درمیان ہے"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بعض روایات میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے علاوہ ہر نبی کہے گا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں مجھے آگ میں نہ پھینک دیا جائے، لہٰذا میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا خطبہ

ایک مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں خطبہ میں ارشاد فرمایا:

"اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے لہٰذا میں نے اپنی اس دعا کو شفاعت کے لئے رکھ چھوڑا ہے، میں قیامت کے دن تمام انسانیت کا سردار ہوں گا اس میں کوئی فخر نہیں، سب سے پہلے مجھے قبر سے نکالا جائے گا اس میں کوئی فخر نہیں، میرے ہاتھ میں لوء الحمد (اللہ تعالیٰ کی تعریف کا جھنڈا) ہوگا اس میں کوئی فخر نہیں، آدم اور ان کے علاوہ دوسرے سب انبیاء میرے جھنڈے تلے ہوں گے اس میں کوئی فخر نہیں۔

لوگوں پر جب قیامت کا دن طویل ہو جائے گا تو وہ آپس میں کہیں گے کہ ہمارے ساتھ ہمارے ابا جان کے پاس چلو تا کہ وہ ہماری سفارش کریں تا کہ پروردگار تعالیٰ حساب کتاب کریں، چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے کہ وہ آپ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے بنایا اور آپ کو جنت میں ٹھہرایا، آپ کو اس کے فرشتوں نے سجدہ کیا، ہمارے لئے اپنے پروردگار سے سفارش کردیں تا کہ وہ ہمارا حساب کتاب کرے تو وہ کہیں گے کہ میں یہ نہیں کرسکتا میں جنت سے نکلا تھا اور آج مجھے اپنی پڑی ہے جاؤ انبیاء کی بنیاد حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ (اس کے بعد سابقہ احادیث کی طرف الفاظ ہیں یہاں تک کہ وہ حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں گے) چنانچہ وہ کہیں گے اے محمد! اپنے پروردگار سے سفارش کیجئے تا کہ وہ ہمارا

Marfat.com

حساب کتاب کردے چنانچہ میں کہوں گا ہاں میں ہر اس شخص کے لئے سفارش کرسکتا ہوں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ مجھے اجازت دے اور جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ راضی ہو۔

جب اللہ تعالیٰ مخلوق کا فیصلہ کرنے کا ارادہ کرے گا ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ احمد ﷺ اور ان کے امتی کہاں ہیں؟ لہٰذا ہم اولین وآخرین ہوں گے، ہم زمانے کے اعتبار سے آخری اور حساب وکتاب کے اعتبار سے سب پر مقدم ہوں گے۔ دوسرے لوگ ہمارے لئے راستہ چھوڑ دیں گے اور ہم چمکتے ہوئے اعضاء کے ساتھ جو وضوء کے اثر سے چمک رہے ہوں گے گزرتے چلے جائیں گے، دوسری امتیں کہیں گی اس امت کے تمام لوگ سب کے سب انبیاء بن سکتے تھے، پھر جب جنت کے دروازے پر آؤں گا'' اس کے بعد اس حدیث میں اس امت کے گناہ گاروں کی شفاعت کا بیان ہے''

یہ حدیث بہت سے صحابہ کرام سے اسی طرح روایت ہے جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں، مگر ایک بہت حیران کن بات ہے کہ ائمہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے بہت سے طریق لائے ہیں مگر شفاعت اولیٰ جو کہ حساب کتاب شروع کرانے کے بارے میں ہے اسے نظر انداز کردیا جیسا کہ اس حدیث کے سابقہ تمام طرق میں واضح ہے اور اس مقام پر یہی مقصود ہے۔

اس حدیث کا سیاق یہ ہے کہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام کے پاس یہ سفارش لے کر جائیں گے کہ حساب کتاب شروع کرادیا جائے تاکہ فیصلہ ہو اور اس شدت کی گرمی اور تکلیف سے نجات ملے۔ جیسا کہ اس حدیث کے تمام طرق سے واضح ہے، جب وہ حشر میں پہنچتے ہیں تو محدثین گناہ گاروں کی شفاعت اور ان کو جہنم سے نکالنے کا تذکرہ کرتے ہیں۔

اس اختصار کا مقصود خوارج اور معتزلہ کی تردید ہے کیونکہ وہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ کسی شخص کو جہنم میں جانے کے بعد واپس نہیں نکالا جائے گا، محدثین اتنی سی حدیث کو صرف اس لئے ذکر کرتے ہیں کہ اس میں اس مبتدعانہ عقیدے کے خلاف صریح نص موجود ہے، اور تصریح ان احادیث میں آئی ہے جو پہلے گزریں تفصیلی حدیث جس میں شفاعت اولیٰ (حساب کتاب) کا ذکر ہے، وہ یہ ہے:

لوگ حضرت آدم علیہ السلام پھر حضرت نوح علیہ السلام پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پھر خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے پاس آئیں گے، چنانچہ نبی کریم ﷺ جا کر عرش کے نیچے اس مقام پر سجدہ ریز ہو جائیں گے جسے ''فحص'' کہا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ پوچھیں گے (حالانکہ انہیں معلوم ہے) کہ کیا بات ہے؟ میں کہوں گا کہ اے پروردگار تو نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ کیا تھا لہٰذا مخلوق کے بارے میں میری شفاعت کو قبول فرمائیں اور لوگوں کا حساب کر کے فیصلہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے تیری شفاعت قبول کرلی، سجدے سے سر اٹھاؤ اور لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ (اس کے بعد حدیث میں آسمان پھٹنے، فرشتوں کی آمد، کرسی لگائے جانے اور اللہ تعالیٰ کے اس پر جلوہ افروز ہونے کا ذکر ہے اور یہ کہ تمام لوگ اور مقرب فرشتے مختلف تسبیحات پڑھ رہے ہوں گے۔ جب کرسی زمین میں کسی جگہ لگ جائے گی تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا خاموش رہا، تمہاری باتیں سنتا رہا، تمہارے اعمال دیکھتا رہا، اب تم چپ رہو اور خاموشی سے دیکھو یہ تمہارے نامہ اعمال ہیں تمہارے سامنے پڑھے جائیں گے، چنانچہ جو کوئی اس میں اچھی بات پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو کچھ پائے اسے چاہئے

Marfat.com

کہ صرف اپنی ہی ملامت کرے اور اپنے آپ کو ہی برا بھلا کہے۔

حضرت علی بن حسین زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ زمین کو پھیلائیں گے جیسے کھال کو پھیلایا جاتا ہے یہاں تک کہ انسان کے لئے صرف پاؤں رکھنے کی جگہ بنے گی''

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن میں وہ پہلا شخص ہوں گا جسے پکارا جائے گا، جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ عزوجل کے دائیں جانب ہوں گے، خدا کی قسم! جبرئیل نے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا ہوگا، میں کہوں گا اے پروردگار! اس (جبرئیل) نے مجھے خبر دی تھی کہ آپ نے مجھے رسول بنایا ہے، اللہ تعالیٰ کہیں گے کہ اس نے سچ کہا پھر فرمائے گا شفاعت کرو تو میں کہوں گا اے پروردگار تیری عبادت کرنے والے تیرے بندے اور تیری عبادت نہ کرنے والے بندے زمین کے اطراف میں موجود ہیں۔

مطلب یہ کہ وہ اطراف زمین میں کھڑے ہیں یعنی ایک ہی جگہ سب جمع ہیں ان میں مومن بھی ہیں اور کافر بھی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں گے کہ حساب کتاب کر کے مومن اور کافر میں تفریق کی جائے کھڑے ہونے کی جگہ میں بھی اور مستقل ٹھکانے میں بھی۔

اسی وجہ سے ابن جریر طبری قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

﴿عَسٰى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوداً﴾ (بنی اسرائیل: ۷۹)

''قریب ہے کہ اللہ تم کو مقام محمود میں داخل کرے''

یہ وہ مقام ہے جہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی شفاعت کے لئے قیامت کے دن کھڑے ہوں گے تا کہ ان کا پروردگار انہیں اس عظیم مصیبت سے نجات دے جو اس دن کی سختی کیوجہ سے ان پر آئی ہوئی ہوگی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ قیامت کے دن ہر امت کو ترغیب دیتے پھریں گے کہ وہ اپنے نبی سے شفاعت کے لئے کہے اور پھر یہ شفاعت کی درخواست نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے گی اور آپ شفاعت کریں گے، یہ ہے وہ دن کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر لائیں گے۔

قیامت کے دن بھکاری کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا

حضرت حمزہ بن عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو بندہ لوگوں سے بھیک مانگتا رہے گا قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا کوئی ٹکڑا بھی نہ ہوگا، قیامت کے دن سورج بہت قریب آجائے گا یہاں تک کہ پسینہ آدھے کانوں تک پہنچ جائے گا اور اسی دوران لوگ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، اور پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کریں گے''

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے کہ پروردگار تعالیٰ مخلوق کا فیصلہ فرمادے یہاں تک کہ وہ دروازے کی کنڈی پکڑ کر کھڑے ہو جائیں گے، چنانچہ اس دن اللہ تعالیٰ انہیں مقام محمود پر لا کھڑا کرے گا کہ وہاں جمع ہونے والے سب آپ کا شکریہ ادا کریں گے۔

☆☆☆☆

Marfat.com

حوضِ کوثر

نبی پاک ﷺ کا حوض

اب ہم اس دعا کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے حوض کا ذکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہمیں بھی اس حوض سے سیراب ہونے والوں میں سے بنادے۔

حوض کوثر کا وجود متعدد مشہور احادیث سے اور کئی طرق سے ثابت ہے ایسے بہت سے بدعتی اور حق بات سے روگردانی کرنے والے لوگ رسوا ہو گئے جو اس کے وجود کے منکر تھے، ان کا انکار ان کے اور حوض کوثر پر آنے کے درمیان حائل ہے، جیسا کہ بعض سلف سے منقول ہے کہ جو شخص کسی کرامت کا انکار کرے اسے حاصل نہیں کرسکتا۔ اور اگر حوض کوثر کا منکر ان احادیث پر مطلع ہو جائے جو ہم پیش کرنے والے ہیں تو وہ اپنے قول سے رجوع کرلے گا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حوض کوثر پر ایمان رکھتے تھے

بے شمار صحابہ رضی اللہ عنہم سے حوضِ کوثر کے وجود کے بارے میں احادیث مروی ہیں، جن میں کچھ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ ہیں:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت حارثہ بن وھب رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر الجھمی رضی اللہ عنہ، حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا۔

حوضِ کوثر کا مشروب

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حوض کوثر کا ذکر فرمایا تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''یارسول اللہ! یہ حوض کیا ہے؟''

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا ''حوض دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، جس نے اس میں سے ایک گھونٹ پی لیا کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو اس سے محروم رہا وہ کبھی سیراب نہ ہوگا''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا کہ ایلہ اور صنعاء یمن کے درمیان فاصلہ اور اس میں ستاروں کی تعداد کے برابر پیالے ہیں''(۱)

بدعتی حوضِ کوثر سے محروم رہیں گے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے پاس حوض پر میرے کچھ امتی آئیں گے اور میں ان کو پہچان بھی لوں گا مگر فرشتے مجھ سے انہیں دور کر دیں گے میں کہوں گا یہ تو میرے ساتھی ہیں، کہا جائے گا آپ کو نہیں معلوم کے آپ کے بعد انہوں نے کیا کیا بدعتیں ایجاد کیں اور آپ کے طریقے کو چھوڑ دیا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو اونگھ آئی جب بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا، کسی نے پوچھا ''یا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''مجھ پر ابھی ابھی ایک سورۃ نازل ہوئی ہے:

﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾(۲)

''اے محمد! ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے۔ تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا''

پوری سورت سنانے کے بعد آپ ﷺ نے پوچھا ''کیا تمہیں پتہ ہے کہ کوثر کیا ہے؟''

لوگوں نے کہا ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں''

آپ ﷺ نے فرمایا ''کوثر یہ ایک نہر ہے جو مجھے پروردگار تعالیٰ نے جنت میں عطا کی ہے، اس میں بہت بھلائی ہے، قیامت کے دن میری امت اس پر میرے پاس پانی پینے آئے گی، اس کے پیالے ستاروں جتنی تعداد میں ہیں، ایک بندے کو اس سے دور دھکیلا جائے گا تو میں کہوں گا کہ یہ میرا امتی ہے، تو کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعات ایجاد کیں''(۳)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے کہ جتنا مدینہ اور صنعاء کے درمیان ہے اور مدینہ اور عمان کے درمیان ہے''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے عبید اللہ بن زیاد کے پاس حوض کوثر کا تذکرہ کیا تو اس نے اس کا انکار کیا اور کہنے لگا حوض کیا ہے؟ یہ بات جب حضرت انس رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ میں اس کے پاس جا کر ضرور بات کروں گا۔ چنانچہ حضرت

(۱) صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا صلى الله عليه وسلم(۲/۲۱۰)

(۲) الكوثر:۱-۳

(۳) مسند أحمد(۳/۱۰۲)

Marfat.com

انس رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا ''تم حوض کوثر کے بارے میں بات کر رہے تھے؟''

عبید اللہ نے کہا ''کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس حوض کا تذکرہ سنا ہے؟''

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں نے کئی مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے حوض کوثر کا تذکرہ سنا ہے اور ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ''میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان ایلہ سے مکہ یا صنعاء سے مکہ کے درمیان فاصلے جتنا فاصلہ ہے، اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں'' (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرا حوض اتنا اتنا بڑا ہے، اس میں آسمان کے ستاروں کے برابر برتن ہیں، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا، اور دودھ سے زیادہ سفید ہے، جو اس سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور جو نہ پیئے گا کبھی سیراب نہ ہوگا''

حوضِ کوثر کے لئے دعا کرنا

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبید اللہ بن زیاد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ''اے ابو حمزہ! کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے حوض کے بارے میں تذکرہ سنا؟'' تو انہوں نے فرمایا کہ میں مدینے میں ایسی بوڑھی عورتوں کو چھوڑ کر آیا ہوں جو کثرت سے یہ دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں حضرت محمد ﷺ کے حوض سے شربت پلائے''

حوضِ کوثر کی وسعت

یزید الرقاشی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا ''اے ابو حمزہ! کچھ لوگ ہم پر کفر و شرک کا الزام لگاتے ہیں''

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''وہ لوگ برے اخلاق کے حامل اور بدترین مخلوق ہیں''

میں نے کہا ''وہ حوض کوثر کا انکار کرتے ہیں''

انہوں نے فرمایا ''میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ میرا ایک حوض ہے۔ جس کی وسعت ایلہ سے کعبہ یا مقام صنعاء کی مسافت کے برابر ہے۔ وہ حوض دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں آسمان کے ستاروں کے برابر برتن ہیں اس میں کئی پرنالے جنت کی طرف سے بہتے ہیں، جو اسے جھٹلائے وہ اس سے نہیں پی سکے گا''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرا حوض اتنا اتنا بڑا ہے اس میں ستاروں کی تعداد میں برتن ہیں، مشک سے زیادہ خوشبودار، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے، جو اس سے ایک مرتبہ پیئے کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو اس سے محروم رہا وہ کبھی سیراب نہ ہو سکے گا''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں نے اپنا حوض دیکھا، اس کے کنارے پر ستاروں کی طرح برتن رکھے تھے، میں نے اس میں ہاتھ ڈال کر دیکھا تو وہ انتہائی خوشبودار عنبر کی طرح تھا''

(۱) مسند أحمد (۳/ ۲۳۰)

Marfat.com

حضرت بریدہ بن خصیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرا حوض عمان سے یمن تک کی مسافت جتنا بڑا ہے اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد میں برتن ہیں جو اس سے ایک مرتبہ پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا''

حضرت یحییٰ بن یمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''میرا حوض عمان اور یمن کی مسافت کے برابر ہے اس میں ستاروں کی تعداد میں برتن ہیں، یہ شہد سے میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے، جو شخص ایک مرتبہ اس سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا''

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن میں اپنے حوض پر ہوں گا اور اہل یمن میں سے کچھ لوگوں کو اس سے دور کروں گا اور اپنی لاٹھی سے ماروں گا، یہاں تک کہ ان کو دور کر دوں گا'' رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس کی وسعت کتنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''اس جگہ سے عمان تک، اس میں دو پرنالے ہیں جو اس حوض میں جنت کا مشروب گرا رہے ہیں''

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے حوض کوثر کی چوڑائی کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا ''میری اس جگہ سے عمان تک'' نبی پاک ﷺ نے حوض کوثر کے مشروب کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کا مشروب دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس میں جنت سے دو پرنالے گر رہے ہیں جو ایک سونے کا ہے دوسرا چاندی کا بنا ہوا ہے''

حوضِ کوثر کا پانی کسے نصیب ہوگا؟

حضرت عباس بن سالم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ابوسلام حبشی سے حوض کوثر کے بارے میں پوچھنے کے لئے کسی کو روانہ کیا، چنانچہ وہ انہیں لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوگیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سے حوض کوثر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

> ''میرا حوض عدن سے عمان تک کی مسافت کے برابر بڑا ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس کے پیالے ستاروں کی تعداد میں ہیں، جو اس سے ایک بار پیئے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور سب سے پہلے حوض کوثر پر فقراء مہاجرین پہنچیں گے، حضور ﷺ کا یہ فرمان سن کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوال کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ پراگندہ بالوں اور میلے کپڑے والے مسلمان جو مالدار اور ناز و نعم میں پلی ہوئی عورتوں سے شادی نہیں کر سکتے اور نہ ان کے لئے دوستی کے دروازے کھولے جاتے ہیں''

یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز کہنے لگے کہ میں نے ناز و نعم میں پلی عورت سے شادی کی ہے اور میرے لئے دوستی کے دروازے کھلے ہوتے ہیں بس اب تو اللہ ہی مجھ پر رحم کرے، خدا کی قسم میں اپنے سر میں اب تیل نہ ڈالوں گا یہاں تک کہ میرے بال پراگندہ ہو جائیں اور ان پہنے ہوئے کپڑوں کو نہیں دھوؤں گا یہاں تک کہ یہ بوسیدہ ہو جائیں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرا حوض عدن اور عمان کے درمیانی مسافت کے برابر ہے اس کا مشروب دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کے پیالے تعداد کے اعتبار سے آسمان کے

Marfat.com

تاروں کے برابر ہیں، جو اس سے ایک مرتبہ پیئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس پر آنے والے اکثر لوگ فقراء مہاجرین ہوں گے"
نبی پاک ﷺ سے پوچھا گیا "یارسول اللہ! ان لوگوں کا حال ہم پر بیان کر دیجئے"
آپ ﷺ نے فرمایا "وہ پراگندہ بالوں والے اور میلے کپڑوں والے لوگ ہیں، جو امیر زادیوں سے نکاح نہیں کر سکتے، اور ان کے لئے دوستی کے دروازے نہیں کھلتے جو دوسروں کا حق ادا کر دیتے ہیں لیکن ان کا حق نہیں ادا کیا جاتا"
حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں حوض پر تم سے پہلے پہنچوں گا اور اس حوض کے دونوں کناروں کا درمیانی فاصلہ صنعاء اور ایلہ کے فاصلے کے برابر ہے اور اس کے پیالے ستاروں کی طرح معلوم ہوتے ہیں"

سنت کی مخالفت، محرومی کا سبب

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں حوض پر اپنے پاس آنے والوں کو دیکھ رہا ہوں گا، مجھ سے کچھ لوگوں کو دور کیا جا رہا ہوگا تو میں کہوں گا اے پروردگار! یہ لوگ مجھ سے ہیں اور میرے امتی ہیں، کہا جائے گا آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا اعمال کئے یہ لوگ آپ کے بعد الٹے پیروں واپس ہوتے رہے" یعنی دین پر سنت کے خلاف چلتے رہے۔
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہے، اس کی چوڑائی، لمبائی کی مثل ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی مثل ہیں، وہ مشک سے زیادہ خوشبودار اور دودھ سے زیادہ سفید ہے جو اس سے ایک بار پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا"
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا اور دوسری امتوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا، چنانچہ تم میرے بعد کافر مت ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو" ایک شخص نے حوض کی پیمائش پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا "ایلہ سے مکہ کے درمیان کی مسافت کے برابر اس کی وسعت ہے۔ اس میں پینے کے برتن تاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں، مومن ایک پیالہ اٹھا کر دوبارہ رکھنے نہ پائے گا کہ اسے دوسرا مومن بھائی اٹھا لے گا"
حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا"
حضرت جاریہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "میرے حوض کی وسعت اتنی ہے جتنی مسافت مقام صنعاء سے مدینہ منورہ کے درمیان ہے"
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا، تم اس حوض پر آؤ گے جس کی لمبائی بصریٰ سے صنعاء کی مسافت کے برابر ہے، اس میں ستاروں کی تعداد میں پیالے ہیں"

حوضِ کوثر پر امت محمدیہ ﷺ کی نشانی

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "میرا حوض ایلہ و عدن سے بھی زیادہ وسعت رکھتا ہے،

Marfat.com

اوراس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! اس کے برتن ستاروں سے بھی زیادہ ہیں، وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیاد میٹھا ہے، میں اس سے کچھ لوگوں کو دور کروں گا جیسا کہ کوئی شخص اپنے حوض سے اجنبی اونٹ کو بھگا دیتا ہے'' کسی نے پوچھا ''یارسول اللہ آپ اس دن ہمیں کیسے پہچانیں گے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تم لوگ میرے حوض پر آثار وضو سے چمکتے اعضاء کے ساتھ آؤ گے اور یہ امتیاز کسی اور کو حاصل نہ ہوگا''

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم لوگ ان لوگوں کا لاکھواں حصہ بھی نہیں جو لوگ میری امت کے میرے حوض پر آئیں گے'' راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ان دنوں تم مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرمایا ''ہم سات یا آٹھ سو افراد تھے''

حیان تیمی فرماتے ہیں کہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا، عبید اللہ بن زیاد نے ان کے پاس پوچھنے بھیجا تھا کہ وہ احادیث کیا ہیں جو تم رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہو؟ اور کیا تمہارا خیال ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا جنت میں کوئی حوض ہے؟ حضرت زید نے جواب دیا ''ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اس کی خبر دی ہے اور ہم سے اس کا وعدہ بھی فرمایا''

عبید اللہ بن زیاد نے کہا ''تم جھوٹ بول رہے ہو اور بڑھاپے کی وجہ سے تم سٹھیا گئے ہو''

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ''میرے کانوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھ رہا''

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شعبان کے آخری دنوں میں حضور ﷺ نے ایک خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم پر ایک عظیم مبارک مہینہ آ گیا ہے..... جو شخص اس مہینے میں روزے سے رہا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد اسے جنت میں داخل ہونے تک پیاس محسوس نہ ہوگی''

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور وہ حوض پر آنے والے لوگوں کی کثرت پر ایک دوسرے سے فخر کریں گے، اور مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر سب سے زیادہ لوگ آئیں گے''

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں حوض پر تم سے پہلے موجود تمہارے انتظار میں موجود ہوں گا جو آئے گا پی لے گا اور جو پی لے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا، اور میرے حوض پر اور ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پہچان لوں گا اور وہ بھی مجھے پہچانیں گے، پھر ان کے اور میرے درمیان آڑ کر دی جائے گی''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں کہوں گا یہ مجھ سے ہیں، مجھے کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعات ایجاد کیں۔ یہ سن کر میں کہوں گا:

((سحقا سحقا لمن غیَّر بعدی))

''دور کرو، دور کرو، اس شخص کو جس نے میرے بعد دین بدل دیا''

Marfat.com

انصار کو حوضِ کوثر کی بشارت

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نے حنین کی غنیمت تقسیم فرمائی تو قریش کے بعض سرداروں کو بھی دیا، اس پر انصار کے کچھ لوگوں نے ناگواری کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا ''تمہیں میری طرف سے خصوصی محبت و چاہت ملے گی یہاں تک کہ تم مجھے حوض پر آ کر مل جاؤ''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں نے تم لوگوں کو تمہارے پہلوؤں سے پکڑا ہوا ہے اور میں تمہیں کہہ رہا ہوں، جہنم سے بچنے کا انتظام کرلو، اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرلو۔ جہنم سے بچنے کا انتظام کرلو، اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرلو۔ جہنم سے بچنے کا انتظام کرلو، اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرلو۔ جب میرا انتقال ہو جائے گا اور میں تمہیں چھوڑ دوں گا تو میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا۔ جو بھی حوضِ کوثر پر میرے پاس آئے گا وہ کامیاب ہو جائے گا۔ وہاں میری ایک قوم کو لایا جائے گا لیکن فرشتے انہیں روک لیں گے، میں اپنے رب سے ان کے بارے میں درخواست کروں گا تو مجھے بتایا جائے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد آپ کے دین سے پھر گئے تھے''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''حوض کوثر وہ خیر ہے جو اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کو عطا فرمائیں گے''

ابوالبشر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ حوض جنت میں ایک نہر ہے، انہوں نے فرمایا کہ کوثر سے حوض تک دو پرنالے ہیں ایک سونے کا اور ایک چاندی کا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرا حوض ایک ماہ کی مسافت کے برابر وسیع ہے، اس کے چاروں کونے برابر ہیں، اس کے برتن آسمان تک ستاروں کی تعداد میں ہیں، اس کا پانی دودھ زیادہ سفید ہے برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، جو اس سے ایک مرتبہ پیئے گا اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے گی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ جب لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گے تو کیا وہاں پانی ہوگا؟ نبی پاک ﷺ نے فرمایا ''قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہاں پانی ہوگا، اللہ کے نیک اور محبوب بندے انبیاء کرام کے حوضوں پر آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے بھیجے گا جن کے ہاتھوں میں آگ کے ڈنڈے ہوں گے جو کافروں کو انبیاء کے حوضوں سے دور ہٹائیں گے''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت میں تمہارے سامنے اتنا بڑا حوض ہوگا جتنا کہ مقام جرباء اور اذرح کا درمیانی فاصلہ ہے'' (۱)

---

(۱) جرباء اور اذرح شام کے دو علاقوں کے نام ہیں۔ یہ علاقے سرزمین حجاز کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور عمان کا حصہ کہلاتے ہیں۔ یاقوت حموی کی تحقیق کے مطابق جرباء اور اذرح کے درمیان ایک میل یا اس سے کم کا فاصلہ ہے، جبکہ علامہ فیروز آبادی نے نقل کیا ہے کہ جن حضرات نے ان دو مقامات کے درمیان تین میل کا فاصلہ نقل کیا ہے وہ غلطی پر ہے۔ البتہ دار قطنی میں اس حدیث کے جو الفاظ آئے ہیں ان سے معاملہ حل ہو جاتا ہے اس روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا ''میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مدینہ سے مقام جرباء اور اذرح کے درمیان ہے۔ علامہ فیروز آبادی کی بات قرین از قیاس معلوم ہوتی ہے۔ القاموس المحیط فی مادۃ (ج ر ب)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرا حوض اتنا بڑا ہے کہ جیسا کہ مدینہ اور عمان کے مابین فاصلہ ہے، برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے زیادہ میٹھا، مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے ہیں جو ایک مرتبہ اس سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اور سب سے پہلے حوض پر آنے والے غریب مہاجرین ہوں گے، کسی نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''ان کے بال پراگندہ، چہرے زرد اور کپڑے میلے ہوتے ہیں، ان کے لئے دوستی کا دروازہ نہیں کھلتا اور وہ مالدار عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے وہ لوگ دوسروں کا حق واپس کر دیتے ہیں ان کا حق کوئی واپس نہیں کرتا''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سورۂ کوثر نازل ہوئی تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کوثر جنت میں ایک نہر ہے اس کے دونوں کنارے سونے کے بنے ہوئے ہیں، وہ موتیوں اور یاقوت پر چلتی ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور اس کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس کا پانی برف سے زیادہ سفید ہے''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرا حوض ایک مہینہ کی مسافت کے برابر ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی، اس کے پیالے آسمان کے تاروں کی طرح ہیں جو اس سے پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا''

عبیداللہ بن زیاد اور حوضِ کوثر

سالم بن سبرہ فرماتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد حوضِ نبوی ﷺ کے بارے میں پوچھا کرتا تھا۔ اس نے حضرت ابو بریدہ، حضرت براء بن عازب، حضرت عائذ بن عمر رضی اللہ عنہم اور ایک شخص سے پوچھنے کے بعد حوض کوثر کا انکار کرنا شروع کر دیا۔

ابو سبرہ نے ایک دن اسے کہا کہ میں تمہیں ایک حدیث ایسی نہ سناؤں جس سے تمہیں شفا حاصل ہو جائے یعنی تم حوض کوثر کا انکار کرنا چھوڑ دو۔ ایک مرتبہ تمہارے باپ نے مجھے کچھ مال دے کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا تھا میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے مجھے ایک حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ فحاشی اور بے حیائی کو پسند نہیں فرماتے۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کھلم کھلا بے حیائی، فحاشی، قطع رحمی، پڑوسی پر ظلم کا رواج نہ پڑ جائے اور یہ کام کھلے عام نہ کئے جانے لگیں۔ جب تک امانت دار کو خائن اور خائن لوگوں کو امانت دار نہ سمجھا جانے لگے۔

سنو! تم سے میرے حوض کا وعدہ کیا گیا ہے جس کی لمبائی اور چوڑائی برابر ہے اور وہ ایلہ اور مکہ کی درمیانی مسافت کے برابر ہے، اور وہ ایک ماہ کی مسافت ہے، اس میں پیالے آسمان کے ستاروں کی مثل ہیں، اس کا مشروب چاندی سے زیادہ سفید ہے جو اس سے پیئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا''

یہ سن کر عبیداللہ نے کہا کہ حوض کے بارے میں اس سے زیادہ ثابت شدہ اور سچی حدیث میں نے نہیں سنی، یہ کہہ کر اس نے وہ کاغذ جس پر حدیث لکھی تھی اپنے پاس رکھ لیا۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنت میں میرا ایک حوض ہوگا، جس کی مسافت ایک ماہ کی ہے، اس کے چاروں کنارے برابر ہیں، اس کی بو مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، اس کا پانی چاندی جیسا اور پیالے آسمان کے تاروں کی طرح ہیں جو اس سے ایک بار پیئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا''

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے حوض کے دو کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا ایلہ سے صنعاء تک ہے، یہ ایک ماہ کی مسافت بنتی ہے، اس کی چوڑائی لمبائی ایک جیسی ہے، اس میں دو پرنالے آتے ہیں جو جنت سے نکل رہے ہیں، ایک سونے کا اور ایک چاندی کا ہے، اس کا مشروب دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور اس میں آسمان کے تاروں کی تعداد میں پیالے ہیں''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں تم سے پہلے حوض پر موجود تمہارا انتظار کر رہا ہوں گا''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور کچھ لوگ تم میں سے اٹھا کر لائے جائیں گے پھر مجھ سے دور کر دیئے جائیں گے، میں کہوں گا اے پروردگار! یہ میرے ساتھی ہیں تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں پتہ کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی بدعتیں ایجاد کیں''

ایک انصاری اور ایک منافق کا انوکھا واقعہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ملیکہ کے دو بیٹے خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہماری ماں اپنے شوہر کا اکرام کرتی تھی، اولاد پر مہربان تھی اور مہمانوں کی خدمت کرتی تھی مگر وہ جاہلیت میں انتقال کر گئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''تمہاری ماں جہنم میں ہوگی'' وہ دونوں واپس گئے تو غم کے مارے ان کے چہرے کالے پڑ گئے تھے، آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ بلوایا تو وہ دونوں خوشی خوشی لوٹ کر آ گئے اور امید کی کہ اب کوئی اچھی بات سننے کو ملے گی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا ''تمہاری والدہ میری والدہ کے ہمراہ ہوگی'' یہ سن کر ایک منافق بولا کہ یہ اپنی والدہ کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے، ایک بہت زیادہ سوال کرنے والے انصاری نے کہا ''یا رسول اللہ! کیا آپ سے رب تعالیٰ نے آپ کی والدہ یا ان دونوں کی والدہ کے بارے میں کوئی وعدہ فرمایا ہے؟ اس کا خیال تھا کہ کوئی ایسا جواب ہوگا جو پہلے بھی وہ سن چکا ہوگا۔ مگر نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''نہ تو میں نے پروردگار سے سوال کیا اور نہ اس کی خواہش کا اظہار کیا۔ اور بے شک میں قیامت کے دن مقام محمود پر کھڑا ہوں گا''

انہوں نے پوچھا ''مقام محمود کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب تمہیں ننگے سر، ننگے پیر اور ننگے بدن لایا جائے گا تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے دیئے جائیں گے، پروردگار تعالیٰ کہے گا کہ میرے خلیل کو کپڑے پہناؤ چنانچہ انہیں دو سفید چادریں پہنائی جائیں گی پھر وہ عرش کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں گے، پھر میرے کپڑے لائے جائیں گے میں انہیں پہنوں گا اور ان کی دائیں

Marfat.com

جانب ایسی جگہ کھڑا ہو جاؤں گا جہاں نہ پہلے کوئی کھڑا ہوا ہوگا اور نہ میرے بعد ہوگا۔ چنانچہ اولین و آخرین مجھ پر رشک کریں گے اور کوثر سے حوض کی طرف پرنالے کھول دیئے جائیں گے"

یہ سن کر منافق بولا کہ پانی ہمیشہ ریت یا کنکریوں پر چلتا ہے، چنانچہ ان انصاری نے پوچھ لیا "یارسول اللہ! پانی ریت پر چلے گا یا کنکریوں پر؟" آپ ﷺ نے فرمایا "اس کی ریت مشک ہے اور کنکریاں موتی ہیں"

یہ سن منافق نے پھر کہا کہ آج میں نے ایسی بات سنی جو پہلے نہیں سنی تھی، پانی کہیں بھی چلے کچھ اگاتا ضرور ہے، چنانچہ انصاری نے پوچھ لیا "یارسول اللہ! کیا وہ کوئی چیز اگائے گا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں، وہ پانی سونے کی شاخیں اگائے گا"

منافق کہنے لگا کہ آج کی طرح میں نے پہلے بات نہیں سنی، جب بھی کوئی شاخ (ٹہنی) اگتی ہے تو یا پتے نکلتے ہیں ورنہ پھل اگتے ہیں۔ چنانچہ انصاری نے پوچھ لیا "یارسول اللہ! کیا اس کا پھل بھی ہوگا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں، اس کی شاخیں مختلف رنگ کے جواہرات ہوں گے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ جو ایک بار پی لے گا اس کے بعد اسے پیاس نہیں لگے گی اور جو محروم رہا وہ بعد میں سیراب نہ ہو سکے گا"

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر پوچھا۔ آپ کا حوض کیا ہے جس کے بارے میں آپ بتاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "اس کی وسعت بیضاء سے بصریٰ تک ہے۔ انسان اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکتا کہ اللہ نے کس سے بنوایا اور اس کے دونوں کنارے کہاں ہیں"

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "اے عثمان! میری سنت سے اعراض مت برتنا، کیونکہ جو شخص میری سنت سے اعراض کرے گا قیامت کے دن فرشتے اس کا چہرہ میرے حوض کی طرف سے پھیر دیں گے"

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ شہداء کی نماز جنازہ پڑھ کر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا "میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا اور میں تم پر گواہ ہوں گا، خدا کی قسم! میں اپنے حوض کی طرف ابھی دیکھ رہا ہوں اور بے شک میں تم پر اس سے خوف نہیں کرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، لیکن مجھے اس کا خوف ہے کہ تم دنیا کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے مقابلہ کرو گے"

مسلم کی روایت میں الفاظ یہ ہیں:

"میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور اس کی وسعت مقام ایلہ سے جحفہ تک کے فاصلے کے برابر ہے، اور مجھے تم پر اس بات کا خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے میں تم پر دنیا سے ڈرتا ہوں کہ تم اس کے حصول کے لئے مقابلہ کرو گے اور قتال کرو گے اور تم پہلے والوں کی طرح ہلاک ہو جاؤ گے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "جب رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث بیان فرمائی میں نے اس وقت نبی کریم ﷺ کو آخری مرتبہ دیکھا تھا"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا:

''بے شک رسول اللہ ﷺ نے رحم فرمایا حضرت ابوبکر نے رحم کیا اور میں نے رحم کیا، اور عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو رحم، دجال، حوض کوثر، عذاب قبر اور لوگوں کے جہنم سے نکالے جانے کے منکر ہوں گے''

پیاسوں کو پانی پلانے والے حوض کوثر سے سیراب ہوں گے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے حوض کی وسعت عمان کے فاصلے کے برابر ہے، اس میں آسمان کے تاروں کی تعداد میں پیالے ہیں اور سب سے پہلے اس حوض پر وہ آئے گا جو سب پیاسوں کو پانی پلائے گا''

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا ''یارسول اللہ! آپ کے حوض کی پیمائش کیا ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کی وسعت عدن سے عمان کی مسافت کے برابر ہے''

یہ بات فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے وسعت کا اشارہ کیا اور پھر فرمایا:

''اس میں دو پرنالے سونے اور چاندی کے ہیں''

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''آپ ﷺ کے حوض کا مشروب کیسا ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کا مشروب دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، جو اس سے پیئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس کا چہرہ سیاہ نہ ہوگا'' (۱)

حوضِ کوثر کا منکر اس سے سیراب نہ ہو سکے گا

عبدالسلام بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس تشریف لائے، پھر مجھے ایک شخص نے بتایا کہ جب عبیداللہ نے حضرت ابوبرزہ کو دیکھا تو کہنے لگا ''یہ چھوٹے قد کا شخص تمہارا محدث ہے؟''

اس کی بات سن کر حضرت ابوبرزہ اس کی تعریض سمجھ گئے اور فرمانے لگے ''میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ کبھی مجھے محمد کا صحابی ہونے پر عار دلائی جائے گی''

یہ سن کر عبیداللہ نے کہا ''صحابیت تو آپ کے لئے زینت ہے عیب نہیں۔ میں نے آپ کو اس لئے بلوایا تھا کہ میں آپ سے حوض کوثر کے بارے میں معلومات کروں کہ آپ نے اس بارے میں رسول اکرم ﷺ سے کچھ سنا ہے یا نہیں؟''

انہوں نے فرمایا ''میں نے حضور ﷺ سے حوض کوثر کے بارے میں سنا ہے اور ایک دو مرتبہ نہیں، کئی مرتبہ سنا ہے، اور یہ بھی یاد رکھو کہ جو شخص حوض کوثر کا منکر ہوگا اللہ تعالیٰ اسے اس سے محروم فرما دیں گے''

یہ فرما کر حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ غصے میں باہر نکل گئے۔

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرا ایک حوض ہے جو اس کا منکر ہوگا اللہ اس کو حوض کے پانی سے محروم کر دیں گے''

---

(۱) مسند أحمد (۲/۱۳۲)، مسند أبی داؤد الطیالسی، رقم: ۲۱۳۵

Marfat.com

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان ایلہ اور صنعاء جتنا فاصلہ ہے، اور اس کی چوڑائی اور لمبائی برابر ہے۔ اس میں سونے اور چاندی کے دو پرنالے جنت سے آ کر گر رہے ہیں، وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس کے پیالے آسمان کے تاروں کی طرح ہیں جو اس سے ایک مرتبہ پیئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور جو کوئی اسے جھٹلائے گا اس کو نہیں پلایا جائے گا''

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا اور وہاں تمہارا انتظار اور استقبال کروں گا''

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خدمت نبوی ﷺ میں عرض کیا ''یا رسول اللہ! حوض کے برتن کیسے ہیں؟''
آپ ﷺ نے فرمایا ''قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کے برتن اندھیری رات کے آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں اور جنت کے برتن ہیں، اس میں جنت سے دو پرنالے گر رہے ہیں، جو اس کا مشروب ایک مرتبہ پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا، حوض کا طول و عرض ایک جیسا ہے، اس کی وسعت عمان سے ایلہ کی مسافت کے برابر ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرا ایک حوض ہے جس کی لمبائی کعبہ سے بیت المقدس کی مسافت کے برابر ہے وہ دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کے برتنوں کی تعداد آسمان کے ستاروں کے برابر ہے۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ متبعین میرے ہوں گے''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرا ایک حوض ہے جس کی لمبائی کعبہ سے بیت المقدس کی مسافت کے برابر ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں، ہر نبی اپنی امت کو بلائے گا ہر نبی کا حوض ہوگا، چنانچہ ان میں سے کسی کے پاس لاتعداد لوگ آئیں گے، کسی کے پاس چالیس تک آئیں گے اور کسی کے پاس دس کے قریب لوگ آئیں گے اور کسی کے پاس دو ہی آدمی اور کسی کے پاس ایک آدمی آئے گا اور کسی کے پاس ایک بھی نہیں آئے گا۔ میرے متبعین قیامت میں تمام انبیاء سے زیادہ ہوں گے''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے گھر اور منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے''

یہ مذکورہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن میں لوگوں کی ایک جماعت میں کھڑا ہوں گا اور میں انہیں اپنا امتی ہونے کی حیثیت سے جانتا بھی ہوں گا'' اتنے میں ایک آدمی ظاہر ہوگا اور ان سے کہے ''چلو چلو'' میں پوچھوں گا ''انہیں کہاں لے جا رہے ہو؟''
وہ کہے گا ''انہیں جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے'' میں اس کی وجہ دریافت کروں گا تو وہ کہے گا ''یہ لوگ آپ کے بعد آپ کے طریقہ

Marfat.com

زندگی سے منحرف ہو گئے تھے اور انہوں نے دین میں بدعات ایجاد کر لی تھیں"

پھر میں ایک اور جماعت میں کھڑا ہوں گا اور میں انہیں جانتا بھی ہوں گا کہ ایک آدمی ظاہر ہو گا اور ان سے کہے "چلو چلو" میں پوچھوں گا "انہیں کہاں لے جا رہے ہو؟" وہ کہے گا "انہیں جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے" میں اس کی وجہ دریافت کروں گا تو وہ کہے گا "یہ لوگ آپ کے بعد آپ کے طریقہ زندگی سے منحرف ہو گئے تھے اور انہوں نے دین میں بدعات ایجاد کر لی تھیں" ان لوگوں کو حوض سے اس طرح ہٹایا جائے گا جس طرح اس اونٹ کو ہٹایا جاتا ہے جسے دن یا رات میں بغیر چرواہے کے چھوڑ دیا گیا ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو یوں دور کروں گا جیسے اجنبی اونٹ کو اپنے تالاب سے ہٹایا جاتا ہے"

حدیث نبوی میں "شکر" کا ذکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب میری وفات ہو جائے گی تو میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور وہاں تمہارا انتظار اور استقبال کروں گا"

آپ ﷺ سے کسی نے پوچھا "یا رسول اللہ! یہ حوض کیا ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا "اس حوض کی وسعت اتنی جتنی یہاں سے مقام جرباء اور اذرح تک کی مسافت ہے۔ اس کی سفیدی دودھ کی طرح ہے، وہ شہد اور چینی سے زیادہ میٹھا ہے، اس کے برتن آسمان کے تاروں کی طرح ہیں، جو میرے پاس آئے گا وہ اس سے پیے گا اور جو پی لے گا اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے گی، میرے پاس کچھ قومیں آئیں گی جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے، پھر ان کے اور میرے درمیان آڑ کر دی جائے گی اور انہیں مجھ سے دور کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ لوگ میرے امتی ہیں، مجھے جواب ملے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کس قسم کی باتیں ایجاد کی تھیں" یہ سن کر میں کہوں گا:

((بعدا أو سحقا لمن بدل))

"جس نے دین کو تبدیل کیا اس کے ہلاکت اور بربادی ہے"

مذکورہ روایت میں "وھو أحلی من العسل والسکر" کے الفاظ ہیں، ان الفاظ پر تبصرہ کرتے ہوئے حافظ ضیاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں "میں نے اس حدیث کے علاوہ کہیں لفظ "السکر" کا استعمال نہیں دیکھا"

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے باب الولیمۃ والنثار میں نقل کیا ہے:

"أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حضر عقدا فأتى بأطباق الجوز والسكر، فنثر فجعل يخاطفهم ويخاطفونه"

"رسول اکرم ﷺ ایک نکاح کی تقریب میں تشریف لائے، وہاں ایک طباق شکر اور اخروٹ کا لایا گیا جسے آپ ﷺ نے بکھیر دیا اور لوگ ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر انہیں اٹھانے لگے"

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''گویا کہ میں ابھی تمہیں حوض پر آتے جاتے دیکھ رہا ہوں ایک شخص دوسرے سے مل کر پوچھتا ہے کہ کیا تو نے پی لیا؟ وہ کہتا ہے کہ ہاں پی لیا، ایک دوسرا شخص دوسرے سے مل کر پوچھتا ہے تو وہ کہتا ہے ''واعطشاہ!'' ہائے میری پیاس''

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کی دعا

حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے ''میں حوض پر ہوں گا اور آنے والوں کو دیکھ رہا ہوں گا، کچھ لوگوں کو میرے پاس آنے سے روک لیا جائے گا، میں کہوں گا ''اے میرے پروردگار! یہ مجھ سے ہیں، یہ میرے امتی ہیں'' مجھے کہا جائے گا ''آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا اعمال اختیار کئے تھے''

حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

((اللهم إنا نعوذ بک أن نرجع على أعقابنا أو نفتن عن ديننا))

''ہم مرتد ہو جانے اور دین میں فتنہ پیدا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں''

حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حوض کوثر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ''یہ ایک حوض ہے جو تمہارے نبی کو جنت میں عطا کیا جائے گا، اس کے دونوں کنارے چھیدے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں۔ اس پر ستاروں کی تعداد میں برتن رکھے ہیں''

عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے صحابہ کے سامنے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض پر آنے والوں کا انتظار کروں گا، واللہ وہاں مجھ سے کچھ لوگ دور کئے جائیں گے تو میں کہوں گا اے پروردگار! یہ مجھ سے ہیں اور میرے امتی ہیں، وہ فرمائے گا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کام کئے۔ یہ لوگ الٹے پیروں مرتد ہو گئے تھے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کو حوض کوثر کا تذکرہ کرتے سنتی رہتی تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا تھا۔ چنانچہ ایک دن میری خادمہ میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

''اے لوگو!''

یہ سن کر میں نے خادمہ سے کہا ''تھوڑا ٹھہر جاؤ''

وہ کہنے لگی ''آپ ﷺ نے مردوں کو مخاطب فرمایا عورتوں کو نہیں''

میں نے کہا ''لوگوں میں میں بھی شامل ہوں''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میں تم سے پہلے حوض پر تمہارا منتظر ہوں گا میں آنے والوں کو دیکھ رہا ہوں گا اور تم میں بعض لوگ مجھ تک آئیں گے

Marfat.com

تو انہیں مجھ سے یوں دور کر دیا جائے گا جیسے لاوارث اونٹ کو بھگا دیا جاتا ہے، میں کہوں گا یہ کس جرم میں؟ کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کام کئے۔ چنانچہ میں کہوں گا ہاں ٹھیک ہے انہیں دور کرو"

صفاتِ حوض کا خلاصہ

مذکورہ تمام احادیث میں اس عظیم حوض کی جو صفات بیان ہوئی ہیں ان کا خلاصہ یوں ہے کہ اس حوض میں جنت کا مشروب ہے، اسے نہر کوثر سے بھرا جائے گا، اس کا مشروب دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا، مشک سے زیادہ خوشبودار اور خوب سیراب کرنے والا ہے۔ اس کی لمبائی اور چوڑائی برابر ہے، چاروں طرف سے ایک ماہ کی مسافت جتنا بڑا ہے، اور اس کی تہہ میں اس کی ریت مشک ہے اور کنکریاں موتی ہیں، پس پاک ہے وہ ذات جسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور اس کے سوا کوئی معبود بھی نہیں۔

نبی کریم ﷺ کے متبعین سب سے زیادہ ہوں گے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "میرا حوض کعبہ اور بیت المقدس کی مسافت جتنا بڑا ہے، اس کا مشروب دودھ سے زیادہ سفید ہے، اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں ہر نبی اپنی امت کو بلائے گا اور ہر نبی کا حوض ہوگا۔ چنانچہ بعض کے پاس لاتعداد لوگ آئیں گے، بعض کے پاس چالیس کے قریب لوگ آئیں گے، بعض کے پاس دس کے قریب، بعض کے پاس دو آدمی، بعض کے پاس صرف ایک آدمی اور بعض کے پاس کوئی ایک بھی نہیں آئے گا۔ چنانچہ کہا جائے گا آپ نے اپنا فرض پورا کر دیا۔ میرے متبعین کی تعداد دوسرے انبیاء سے زیادہ ہوگی"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ جب لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گے تو کیا وہاں پانی ہوگا؟ نبی پاک ﷺ نے فرمایا "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہاں پانی ہوگا، اللہ کے نیک اور محبوب بندے انبیاء کرام علیہم السلام کے حوضوں پر آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے بھیجے گا جن کے ہاتھوں میں آگ کے ڈنڈے ہوں گے جو کافروں کو انبیاء کے حوضوں سے دور ہٹائیں گے"

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہر نبی کا حوض ہوگا اور وہ اس پر آنے والوں کی کثرت پر ایک دوسرے سے فخر کریں گے، اور مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر آنے والوں کی تعداد ان سب سے زیادہ ہوگی"

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "قیامت کے دن جب تم مجھے نہ پاؤ تو میں حوض پر تمہارا منتظر ہوں گا، ہر نبی کا حوض ہوگا اور وہ اپنے حوض پر کھڑے ہوں گے ان کے ہاتھ میں عصا ہوگی وہ اس کے ذریعے انہیں بلائیں گے جنہیں اپنی امت میں سے پہچانتے ہوں گے اور وہ اپنے متبعین کی کثرت پر ایک دوسرے سے فخر کریں گے، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ میرے پیروکاروں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی"

حوضِ کوثر پہلے ہے یا پل صراط؟

اب سے پیشتر ہم نے جتنی روایات ذکر کی ہیں ان سب سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ پل صراط کا مرحلہ حوض کوثر کے بعد ہوگا، کیونکہ احادیث کے مطابق کچھ لوگوں کو مرتد ہونے کی وجہ سے حوض کوثر سے دور کر دیا جائے گا، اس سے معلوم ہوا کہ پل صراط کا مرحلہ ابھی پیش نہیں آیا، کیونکہ کافر پل صراط پار نہیں کر سکے گا بلکہ جہنم میں منہ کے بل گر جائے گا اور اگر وہ ہٹائے جانے والے لوگ گناہ گار ہیں تو وہ مسلمان تو ہیں اور پھر ان پر نشانی ہوگی کہ وضو کے آثار سے ان کے اعضاء چمکتے ہوں گے۔ پل صراط صرف مسلمان ہی پار کر سکے گا اور اس قسم کے لوگوں کو حوض سے دور نہیں کیا جائے گا، بہر حال زیادہ واضح یہی بات ہے حوض پر ورود پل صراط سے پہلے ہوگا۔ واللہ اعلم

البتہ مسند احمد میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث موجود ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ ﷺ قیامت میں میری شفاعت کریں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں میں کروں گا''

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''قیامت کے دن میں آپ کو کہاں ڈھونڈوں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''سب سے پہلے مجھے پل صراط پر دیکھنا''

انہوں نے کہا ''اگر میں وہاں آپ سے نہ مل سکوں تو؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''مجھے منبر پر دیکھنا''

انہوں نے کہا ''اگر وہاں بھی آپ کو نہ پاؤں تو؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''پھر میں حوض پر ملوں گا میں ان جگہوں کے علاوہ کہیں اور نہیں ہوں گا''

اس حدیث کی سند میں بہت کلام کیا گیا ہے، البتہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حوض کوثر کا معاملہ پل صراط کے بعد ہوگا۔ اسی طرح میزان بھی اس کے بعد لگایا جائے گا۔ لیکن اس مسلک کا قائل کوئی بھی نہیں ہے، سوائے اس بات کے اس کی کوئی توجیہ نظر نہیں آتی کہ حوض پر دو مرتبہ آیا جائے گا ایک مرتبہ پل صراط سے پہلے اور دوسری مرتبہ پل صراط کے بعد، دوسری مرتبہ حوض پر آنے سے کسی کو نہ روکا جائے گا۔ واللہ اعلم

حوض کوثر کا معاملہ میزان سے پہلے ہوگا

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نے تذکرہ میں لکھا ہے کہ حوض کا مرحلہ میزان سے پہلے ہونے میں اختلاف ہے۔

ابوالحسن قابسی کے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ حوض کا معاملہ میزان سے پہلے ہے۔

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حقیقت کے قریب تر یہی بات معلوم ہوتی ہے، کیونکہ لوگ قبر سے پیاسے نکلیں گے، چنانچہ پیاس اور حوض کا تعلق گہرا ہے، اس لئے میزان اور پل صراط کو حوض کے بعد ہونا چاہئے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ''علم کشف الاحرار'' میں لکھا ہے:

ایک بزرگ فرماتے ہیں ''حوض پر پل صراط کے بعد آئیں گے '' لیکن یہ بات ٹھیک نہیں۔

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تائید کی ہے اور مرتدین کو حوض سے روکے جانے کی حدیث ذکر کر کے لکھا ہے کہ یہ حدیث اپنی صحت کے ساتھ اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ قیامت کے دن حوض کا مرحلہ پل صراط سے پہلے ہوگا اس لئے کہ پل صراط سے جو گزر گیا وہ جہنم میں جانے سے بچ گیا۔

یہ توجیہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے حوض کوثر کی پیمائش میں مختلف جگہوں کا نام کیوں لیا؟

نبی پاک ﷺ نے حوض کوثر کی وسعت کو بیان فرمانے کے لئے مختلف جگہوں کی مثال دے کر بات واضح کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ کبھی آپ نے جرباء اور اذرح کا ذکر فرمایا، کبھی کعبہ سے بیت المقدس، کبھی مدینہ سے عمان کا اور کبھی دوسری جگہوں کا۔

اس میں حکمت یہ ہے کہ مختلف علمی صلاحیت رکھنے والے اور مختلف علاقوں سے واقف لوگ اپنے اپنے علم اور صلاحیت کے مطابق اس کی وسعت کا اندازہ لگالیں کیونکہ ہر شخص ہر جگہ کے محل وقوع، فاصلے اور جغرافیہ کو نہیں جانتا۔

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”نبی کریم ﷺ نے کئی مرتبہ اپنے صحابہ کے سامنے حوض کوثر کی تفصیل اور اس کی وسعت کا تذکرہ فرمایا۔ ہر مرتبہ بیان کرتے ہیں اس جگہ کا نام لیا جسے مخاطب لوگ جانتے تھے“

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”آپ کے ذہن میں یہ بات نہیں آنی چاہئے کہ وہ حوض اسی زمین کا حصہ ہوگا، ایسی بات نہیں بلکہ یہ مسافت اس زمین کی ہے کہ جو موجودہ زمین کو بدل کر بچھائی جائے گی اور وہ زمین سفید ہوگی چاندی کی طرح، جس میں کوئی خون نہ بہا ہوگا اور نہ اس میں کسی نے کسی پر ظلم کیا ہوگا“

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ احادیث سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ حوضِ کوثر کے چاروں کناروں پر خلفائے راشدین میں سے ایک صحابہ کھڑے ہوں گے، رکن اول پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، رکن ثانی پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، رکن ثالث پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور رکن رابع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوں گے۔

یہ روایت ہم نے غیلانیات میں ذکر کی ہے، لیکن اس کی سند میں کلام ہے۔

☆☆☆☆

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے دربار میں انسانوں کی حاضری

پاک ہے وہ ذات.....!

قیامت کے دن رسول اکرم ﷺ بندوں کا حساب کتاب شروع کرنے کی شفاعت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جائیں گے اور شفاعت کر چکیں گے تو اس کے بعد آسمان دنیا کی مخلوق زمین کے انسانوں اور جنات کی تعداد کے برابر زمین پر اترے گی، جب وہ زمین کے قریب پہنچیں گے تو زمین ان کے نور سے منور ہو جائے گی، آتے ہی وہ لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو جائیں گے، ہم ان سے پوچھیں گے کہ کیا اللہ تعالیٰ بھی تشریف لے آئے؟ وہ کہیں گے کہ نہیں بلکہ وہ تشریف لا رہے ہیں، پھر اتنے میں اس سے دوگنے آسمان والے زمین پر نازل ہوں گے یہاں تک کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ بھی بادلوں اور فرشتوں کے جلو میں تشریف لائیں گے، اس روز اللہ تعالیٰ کا عرش آٹھ فرشتوں نے اٹھا رکھا ہوگا، ورنہ عام طور پر صرف چار فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں، ان فرشتوں کے قدم زمین کے انتہائی نچلے حصے میں ہوں گے، زمین و آسمان ان کی گود میں ہوں گے، عرش ان کے کندھوں پر ہوگا، نہایت بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہے ہوں گے:

"سبحان ذی العزة والجبروت"

"پاک ہے وہ ذات جو عزت و جبروت والی ہے"

"سبحان ذی الملک والملکوت"

"پاک ہے وہ ذات جو بادشاہت اور ملکوت کی مالک ہے"

"سبحان الحی الذی لا یموت"

"پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہ آئے گی"

"سبحان الذی یمیت الخلائق ولا یموت"

"پاک ہے وہ ذات جو تمام مخلوق کو موت دیتا ہے لیکن خود موت سے پاک ہے"

"سبوح قدوس، سبوح قدوس"

"پاک ہے مقدس ہے، پاک ہے مقدس ہے"

Marfat.com

"سبحان ربنا الاعلیٰ ، رب الملائکة والروح"

"پاک ہے ہمارا بلند پروردگار، جو فرشتوں اور روح الامین کا پروردگار ہے"

"سبحان ربنا الاعلیٰ"

"پاک ہے ہمارا بلند و برتر پروردگار"

"یمیت الخلائق ولا یموت"

"تمام مخلوق کو موت دیتا ہے لیکن خود موت سے پاک ہے"

عزت واکرام کے حامل لوگ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "قیامت کے دن زمین کو کھال کی طرح کھینچا جائے گا اور اس میں کشادگی پیدا کی جائے گی، تمام مخلوق ایک ہی میدان میں ہوگی جنات بھی انسان بھی، جب ایسا ہوگا تو اس دنیا کے آسمان کو کھینچ کر زمین پر پھیلا دیا جائے گا تا کہ اہل زمین اور اہل آسمان کے لئے گنجائش ہو جائے، آسمان والوں کو زمین پر اتارا جائے گا تو ان کی تعداد زمین پر موجود جن وانس کی تعداد سے دوگنی ہوگی۔ جب لوگ آسمان والوں کو زمین پر اترتا دیکھیں گے تو ان سے التجائیہ انداز میں کہیں گے "کیا تم میں ہمارا پروردگار موجود ہے؟"

ان کی یہ بات سن کر آسمان والے گھبرا جائیں گے اور کہیں گے "ہمارے پروردگار کی ذات پاک ہے وہ ہم میں موجود نہیں اور وہ آنے والا ہے"

سارے آسمانوں کو ایک ایک کے کھینچ لیا جائے گا اور ہر آسمان کے رہنے والوں کی تعداد اپنے سے نچلے آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کی تعداد سے دوگنی ہوگی۔

جب بھی کسی آسمان والے وہاں سے گزریں گے تو لوگ آہ وزاری کرتے ہوئے ان سے رب تعالیٰ کی موجودگی کا سوال کریں گے اور وہ ویسا ہی جواب دیں گے، یہاں تک کہ ساتواں آسمان بھی کھینچ لیا جائے گا اور اس کے رہنے والے باقی چھ آسمانوں اور زمین والوں سے دوگنے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان میں آئے گا اور ساری قومیں صفیں بنا کر کھڑی ہوں گی۔ ایک منادی پکارے گا کہ عنقریب تم جان لو کہ آج عزت والے کون ہیں؟ چنانچہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَطَمَعاً وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾

(السجدة:١٦)

"ان کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار کو خوف اور امید سے پکارتے اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں"

وہ لوگ کھڑے ہو کر تیزی سے جنت کی طرف چلیں گے، وہ اعلان کرنے والا پھر پکارے گا تم عنقریب آج کے دن عزت والوں کو

Marfat.com

جان لو گے، پھر وہ لوگ کھڑے ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ﴾ (النور: ۳۷)

''یعنی ایسے لوگ جن کو اللہ کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے نہ خرید وفروخت۔ وہ اس دن سے جب دل خوف اور گھبراہٹ کے سبب الٹ جائیں گے اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی ڈرتے ہیں''

وہ لوگ بھی اٹھ کر تیزی سے جنت کی طرف چلے جائیں گے۔

ان کے جانے کے بعد جہنم سے ایک گردن نمودار ہوگی اور لوگوں کے اوپر معلق ہو جائے گی اس کے چہرے پر دو دہکتی آنکھیں اور چیختی زبان ہوگی، وہ کہے گی کہ مجھے تین قسم کے لوگوں پر مسلط کیا گیا ہے، جن میں سے ایک ظالم سرکش ہے، جس پر مجھے مسلط کیا گیا ہے، یہ کہہ کر وہ ان لوگوں کو اس طرح سے اچک لے گی جیسے پرندہ دانہ چگتا ہے اور ان کو جہنم میں لے جائے گی۔

پھر دوبارہ نمودار ہو کر کہے گی کہ مجھے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دینے والوں پر مسلط کیا گیا ہے، یہ کہہ کر انہیں بھی پرندے کی طرح اچک لے گی اور جہنم میں لے جائے گی۔

پھر تیسری بار نمودار ہو کر کہے گی کہ مجھے تصویر بنانے والوں پر مسلط کیا گیا ہے، یہ کہہ کر ان کو بھی صفوں سے پرندے کے چگنے کی طرح اٹھالے گی اور جہنم میں لے جائے گی۔

اس کے بعد صحائف کھولے جائیں گے، میزان عدل قائم کئے جائیں گے اور مخلوقات کو حساب کتاب کے لئے بلایا جائے گا، اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ﴾ (الفجر: ۲۱۔۲۳)

''تو جب زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کر دی جائے گی۔ اور تمہارا پروردگار جلوہ فرما ہوگا اور فرشتے قطار باندھ باندھ کر آ موجود ہوں گے اور دوزخ اس دن حاضر کی جائے گی تو انسان اس دن سے متنبہ ہوگا مگر اب انتباہ سے اسے فائدہ کہاں سے مل سکے گا؟''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ﴾ (البقرۃ: ۲۱۰)

''کیا یہ لوگ اسی بات کے منتظر ہیں کہ ان پر اللہ کا عذاب بادل کے سائبانوں میں آ نازل ہو اور فرشتے بھی اتر آئیں اور کام تمام کر دیا جائے۔ اور سب کاموں کو رجوع اللہ ہی کی طرف ہے''

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

Marfat.com

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ○ وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِيْءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ﴾ (الزمر: ٦٨. ٧٠)

''اور جب صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر وہ جس کو اللہ چاہے پھر دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو فوراً سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمک اٹھے گی اور اعمال کی کتاب کھول کر رکھ دی جائے گی۔ اور پیغمبر اور دوسرے گواہ حاضر کئے جائیں گے اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائے گا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيْلًا ○ الْمُلْكُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِيْنَ عَسِيْرًا ○ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ○ يَا وَيْلَتٰى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ○ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُوْلًا﴾

''اور جس دن آسمان ابر کے ساتھ پھٹ جائے گا اور فرشتے نازل کئے جائیں گے۔ اس دن سچی بادشاہی اللہ ہی کی ہوگی۔ اور وہ دن کافروں پر سخت مشکل ہوگا۔ اور جس دن ناعاقبت اندیش ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا اور کہے گا کہ اے کاش میں نے پیغمبر کے ساتھ رستہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے شامت کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھ کو کتاب نصیحت کے میرے پاس آنے کے بعد بہکا دیا۔ اور شیطان انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے''

حدیث صور میں آتا ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ جس جگہ چاہے اپنی کرسی رکھے گا۔

اس کرسی سے مراد فیصلہ کرنے کی کرسی ہے، یہ وہ کرسی نہیں جس کا ذکر صحیح ابن حبان کی اس روایت میں آیا ہے:

''ساتوں آسمان، ساتوں زمینیں اور ان میں جو کچھ ہے اور دونوں کے درمیان جو کچھ ہے یہ چٹیل میدان میں زنجیر کی طرح لٹکے ہوئے ہیں اور عرش میں جو کرسی ہے وہ بھی اس بیابان میں اس زنجیر کی طرح لٹکی ہے اور عرش کی قدر اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا''

کبھی کبھار اس کرسی کو عرش کہہ دیا جاتا ہے، جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اللہ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱)

(۱) صحيح البخاري (۲/۱۱۹)، مسند أحمد (۲/٤٣٩)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی تجلی کے اثرات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ بجلی کی کڑک سے بے ہوش ہو جائیں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جسے ہوش آئے گا، چنانچہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عرش کے پائے پکڑے ہوئے دیکھوں گا، مجھے نہیں پتہ کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئیں گے یا کوہ طور کی تجلی کے وقت بے ہوشی کی وجہ سے انہیں اس بے ہوشی سے رخصت دی جائے گی'' (۱)

اس حدیث میں کوہ طور کی تجلی کے وقت بے ہوشی سے رخصت ملنے کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت میں جو بجلی کڑکنے سے بے ہوشی ہوگی اس کا سبب اللہ تعالیٰ کی تجلی ہوگی جو وہ اپنے بندوں کا حساب کتاب کرنے کے لئے ظاہر فرمائے گا۔ چنانچہ لوگ اس کی عظمت اور جلال کی وجہ سے بے ہوش ہو جائیں گے، جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کوہ طور پر بے ہوشی طاری ہوگئی تھی۔ جس وقت انہوں نے پروردگار تعالیٰ سے دیدار کی خواہش کی تھی اور تجلی ظاہر ہونے پر وہ بے ہوشی سے ہمکنار ہو گئے تھے۔ لہٰذا قیامت کے دن کی تجلی میں یا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور کی تجلی کی وجہ سے رخصت دی جائے گی یا پھر بجلی کی کڑک کوہ طور کی کڑک سے ہلکی ہوگی اس لئے وہ سب پہلے ہوش میں آجائیں گے۔

لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی رات نکلے اور فرمایا ''بے شک تم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کو یوں دیکھو گے جیسے تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو، اور اس کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی'' (۲)

ایک روایت میں آیا ہے کہ لوگ پروردگار تعالیٰ کو دیکھ کر سجدہ کریں گے، جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مخلوقات کو جمع کرے گا تو امت محمدیہ کو سجدہ کرنے کی اجازت مل جائے گی، چنانچہ وہ ایک طویل سجدہ کریں گے، پھر کہا جائے گا کہ اپنے سر اٹھاؤ میں نے تمہاری اس مدت کو جہنم سے آزادی کا فدیہ قرار دیدیا ہے'' (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''یہاں تک کہ تم میں سے کوئی اس طرف دیکھے گا تو وہ اپنی پنڈلی کھول دے گا، چنانچہ سب لوگ سجدے میں گر جائیں گے اور منافقین کے کمریں جھکنے کے قابل نہ رہیں گی اور ان کی ہڈیاں سختی کی وجہ سے مڑ نہ سکیں گی، گویا کہ وہ گائے کی کمر کی ہڈی ہو''

حدیث صور میں آتا ہے، اللہ تعالیٰ تمام انس و جن کو مخاطب کر کے فرمائیں گے ''اے جنات و انسان کے گروہ! میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا ہے اس وقت سے لے کر آج تک خاموش رہا اور تمہاری باتیں سنتا رہا اور تمہارے اعمال دیکھتا رہا، اب خاموشی سے میری

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء ۶۰، مسند أحمد (۳۳/۳۲)

(۲) صحیح البخاری، کتاب التفسیر ۶۵، مسند أحمد (۱۶/۳۲)

(۳) سنن ابن ماجه، کتاب الزهد ۳۷، مسند أحمد (۴/۱)

Marfat.com

طرف متوجہ ہو جاؤ، یہ تمہارے ہی اعمال اور صحیفے ہیں جو تمہارے سامنے پڑھے جائیں گے، چنانچہ تم میں سے اگر کسی کے اعمال اور صحیفوں میں خیر اور بھلائی ہے تو وہ اللہ ہی کی حمد وثناء کرے، اور جو اپنے صحائف واعمال میں اس کے علاوہ کچھ اور (یعنی برائی) پائے تو وہ اپنے علاوہ کسی اور کو برا بھلا نہ کہے'' (۱)

عبداللہ بن محمد بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سواری کا جانور خریدا اور اس پر حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سننے کے لئے ایک مہینہ کا سفر طے کیا، وہ حدیث یہ تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن لوگوں کو اس حال میں جمع کیا جائے گا کہ وہ ننگے بدن، ننگے پاؤں اور خالی ہاتھ ہوں گے۔ پھر انہیں ایک آواز دی جائے گی جسے دور والا بھی اسی طرح سنے گا جیسا کہ قریب والا سنتا ہے، وہ آواز یہ ہوگی:

''أنا الملک، أنا الدیان''

''میں ہوں بادشاہ، ہر ایک کو اس کا حق دینے والا''

کوئی جہنمی بھی اس وقت تک جہنم میں نہ جائے گا کہ اگر اس کا کسی جنتی پر حق ہے تو وہ اسے اس سے وصول نہ کر لے یہاں تک کہ تھپڑ کا بدلہ بھی دیا جائے گا''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا ''ہم بدلہ اتارنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس وہ چیزیں کس طرح لائیں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے میدان میں نیکیوں اور گناہوں سے بدلہ اتارا جائے گا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَآیَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ذٰلِکَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِکَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ○ وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ○ یَوْمَ یَأْتِ لَا تَکَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَسَعِیْدٌ﴾ (۲)

''ان قصوں میں اس شخص کے لئے جو عذاب آخرت سے ڈرے عبرت ہے۔ یہ وہ دن ہوگا جس میں سب اکٹھے کئے جائیں گے اور وہ دن ہوگا جس میں سب اللہ کے روبرو حاضر کئے جائیں گے اور ہم اس کے لانے میں ایک وقت معین تک تاخیر کر رہے ہیں۔ جس روز وہ آجائے گا تو کوئی متنفس اللہ کے حکم کے بغیر بول بھی نہیں سکے گا۔ پھر ان میں سے کچھ بد بخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِکُوْنَ مِنْهُ خِطَاباً ○ یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلَائِکَةُ صَفّاً لَّا یَتَکَلَّمُوْنَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَاباً﴾ (۳)

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب ٤٥

(۲) ھود:۱۰۳۔۱۰٤

(۳) النباء:۳۷،۳۸

Marfat.com

"وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو ان دونوں میں ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان کسی کو اس سے بات کرنے کا یارانہ ہوگا۔ جس دن روح الامین اور دوسرے فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا۔ مگر جس کو خدائے رحمٰن اجازت بخشے اور اس نے بات بھی درست کہی ہو"

صحیح حدیث میں آتا ہے کہ اس دن رسولوں کے سوا کوئی بات نہیں کرے گا۔ اس موضوع پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں باب قائم فرمایا ہے جو کہ کتاب التوحید کے ذیل میں ہے۔ واللہ اعلم

☆☆☆☆

Marfat.com

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں سے کلام فرمائیں گے

قیامت کے دن اللہ رب العزت بندوں سے کلام فرمائیں گے اس موضوع پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مستقل باب قائم فرمایا ہے جس میں انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ''تم میں سے ہر ایک شخص سے اللہ تعالیٰ عزوجل اس حال میں کلام فرمائے گا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا''

یہی بات بہت سے آیات قرآنیہ سے معلوم ہوتی ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ أُجِبْتُمْ قَالُوا لاَ عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ﴾(المائدہ:۱۰۹)

''وہ دن یاد رکھنے کے لائق ہے جس دن اللہ پیغمبروں کو جمع کرے گا پھر ان سے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب ملا تھا۔ وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ تو ہی غیب کی باتوں سے واقف ہے''

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِيْنَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِم بِعِلْمٍ وَمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُوْلَئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوا أَنفُسَهُم بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُوْنَ﴾(الاعراف:۶-۹)

''تو جن لوگوں کی طرف پیغمبر بھیجے گئے تھے ہم ان سے بھی پرسش کریں گے اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے۔ پھر اپنے علم سے ان کے حالات بیان کریں گے اور ہم کہیں غائب تو نہیں تھے۔ اور اس روز اعمال کا تلنا برحق ہے۔ تو جن لوگوں کو عملوں کے وزن بھاری ہوں گے وہ تو نجات پانے والے ہیں اور جن کے وزن ہلکے ہوں گے تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا اس لئے کہ ہماری آیتوں کے بارے میں بے انصافی کرتے تھے''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيْداً﴾(البقرۃ:۱۴۳)

''اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر آخر الزماں تم پر گواہ بنیں''

Marfat.com

اسی طرح فرمایا:

﴿وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُم بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ﴾ (الحج: ۲)

''اور لوگ تجھ کو متوالے نظر آئیں گے مگر وہ متوالے نہیں ہوں گے بلکہ عذاب کو دیکھ کر مدہوش ہو رہے ہوں گے بے شک اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے''

﴿فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ﴾ (الاعراف: ٦)

''تو جن لوگوں کی طرف پیغمبر بھیجے گئے تھے ہم ان سے بھی پرسش کریں گے اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے''

امت محمدیہ ﷺ دوسری امتوں پر گواہ

ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جمع فرمائیں گے تو سب سے پہلے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سے پوچھیں گے کیا تم نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی؟ وہ ہاں میں جواب دیں گے، انہیں بری الذمہ کر دیا جائے گا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام سے استفسار کیا جائے گا کیا تم نے اپنا عہد پورا کر دیا؟ وہ عرض کریں گے جی ہاں، اے میرے رب! میں نے رسولوں کے بارے میں اپنی ذمہ داری پوری کر دی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ انبیاء ورسل سے دریافت فرمائیں گے کیا جبرائیل علیہ السلام نے میرا پیغام تم تک پہنچا دیا تھا؟ تمام رسول عرض کریں گے ''جی ہاں اے میرے پروردگار!'' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھی بری الذمہ کر دیا جائے گا۔

اس کے بعد تمام انبیاء ورسل علیہم السلام سے پوچھا جائے گا تم نے میرے عہد کا کیا کیا؟ وہ عرض کریں گے ہم نے اپنی اپنی امتوں کو پہنچا دیا تھا لیکن کسی نے تصدیق کی اور کسی نے ہم کو جھٹلا دیا، اس بات پر ہمارے پاس گواہ ہیں، جو اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے اپنی اپنی امتوں کو آپ کا پیغام پہنچا دیا تھا، اللہ تعالیٰ رسولوں سے پوچھیں گے تمہارے گواہ کون ہیں؟ رسول عرض کریں گے، ہمارے اس دعویٰ پر امت محمد ﷺ گواہ ہے، پھر امت محمد ﷺ کو بلایا جائے گا اور اللہ تبارک وتعالیٰ ان سے فرمائیں گے کیا میرے رسولوں نے میرا پیغام اپنی اپنی امتوں تک پہنچا دیا تھا؟ امت محمدیہ ﷺ عرض کرے گی جی ہاں اے ہمارے پروردگار! ہم گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے آپ کا پیغام بندوں تک پہنچا دیا تھا، اس پر دوسرے رسولوں کی امتیں اعتراض کریں گی کہ جن لوگوں نے ہم کو دیکھا نہیں وہ ہمارے بارے میں کس طرح گواہی دینے کی اہل ہیں؟ تب اللہ تعالیٰ امت محمدیہ ﷺ سے فرمائیں گے تم کس بنا پر ان کے بارے میں گواہی دے رہے ہو جبکہ تم نے ان کو دیکھا تک نہیں ہے؟ امت محمدیہ ﷺ عرض کرے گی اللہ تعالیٰ آپ نے ہمارے پاس اپنا رسول بھیجا، اپنا عہد اور اپنی کتاب بھیجی، اس میں آپ نے خود فرمایا کہ ان رسولوں نے آپ کا پیغام پہنچا دیا تھا، تو ہم نے آپ کے فرمان پر شہادت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے امت محمدیہ سچ کہتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے:

﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ (البقرة: ۱۴۳)

Marfat.com

''اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر آخر الزماں تم پر گواہ بنیں''

ابن ابی ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ امت احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہر شخص شہادت دینے کی سعادت حاصل کرے گا مگر وہ شخص جس کے دل میں کینہ ہو۔

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے کلام فرمائیں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن سب سے پہلے آدم علیہ السلام کو بلایا جائے گا اور لوگوں سے پوچھا جائے گا ''کیا یہ تمہارے والد آدم ہیں؟'' لوگوں کے اقرار کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام بھی عرض کریں گے بے شک پروردگار!'' پھر اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائیں گے اپنی اولاد میں سے جہنم کا حصہ نکالو! حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے ''اے اللہ! میں کتنا حصہ نکالوں؟'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''ہر سو میں سے ننانوے آدمی نکال لو'' قیامت کے یہ حالات سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ اگر ہر سو میں سے ننانوے نکال لئے جائیں گے تو پیچھے کیا رہ جائے گا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری امت دیگر امتوں کے مقابلہ میں ایسے ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال'' (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن سب سے پہلے جس کو میدان حشر میں بلایا جائے گا وہ حضرت آدم علیہ السلام ہوں گے۔ آپ کو آپ کی تمام اولاد دکھائی جائے گی اور لوگوں کو بتایا جائے گا کہ یہ تمہارے والد آدم ہیں۔ حضرت آدم بارگاہ الٰہی میں پیش ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرمائیں گے ''اپنی اولاد میں سے جہنم کا حصہ نکالو''

حضرت ابو سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''اے آدم اٹھو اور جہنم میں سے اپنی اولاد کا ایک حصہ نکال لو'' حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے لبیک یا رب! ہر خیر کے آپ ہی مالک ہیں، اے پروردگار! میں جہنم میں سے اپنی اولاد کا کتنا حصہ نکالوں؟'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے کو نکال لو'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس موقعہ پر جوان تو جوان ہر بچہ بھی مارے خوف کے بوڑھا ہو جائے گا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَىْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَـٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ﴾ (۲)

''لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو کہ قیامت کا زلزلہ ایک حادثۂ عظیم ہے۔ اے مخاطب جس دن تو اس کو دیکھے گا اس دن یہ حال ہوگا کہ تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر پڑیں گے اور لوگ تجھ کو متوالے نظر آئیں گے مگر وہ متوالے نہیں ہوں گے بلکہ عذاب دیکھ کر مدہوش ہو رہے ہوں گے بے

(۱) مسند أحمد (۲/۳۷۸)

(۲) الحج: ۱، ۲

شک اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے"

صحابہ کرام نے عرض کیا وہ ایک (خوش بخت) کس میں سے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا نو سو ننانوے یاجوج ماجوج میں سے ہوں گے اور ایک تم میں سے ہوگا۔ یہ جواب سن کر لوگوں نے (خوشی سے) اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ کی قسم مجھے یقین ہے تم اہل جنت میں ایک چوتھائی تعداد میں ہوگے، اللہ کی قسم مجھے یقین ہے تم اہل جنت میں ایک چوتھائی تعداد میں ہوگے، بلکہ اللہ کی قسم مجھے یقین ہے تم اہل جنت میں نصف تعداد میں ہوگے"

یہ سن کر لوگوں نے پھر خوشی سے اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔

پھر نبی پاک ﷺ نے فرمایا "تم تمام انسانیت میں ایسے ہو جیسے سیاہ فام بیل میں ایک سفید بال یا سفید بیل میں سیاہ بال" (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مقام فید میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا "کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ جنت میں تمہاری تعداد ایک چوتھائی ہو؟"

ہم نے عرض کیا "جی ہاں، یارسول اللہ! ہم راضی کیوں نہ ہوں"

آپ ﷺ نے فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم جنت میں نصف تعداد میں ہوگے، یہ اس لئے کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور تم اہل شرک کی نسبت یوں ہو جیسے سیاہ فام بیل میں ایک سفید بال یا سرخ بیل میں سیاہ بال" (۲)

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام سے کلام فرمائیں گے

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام سے کلام فرمائیں گے اور ان سے ان کی تبلیغ کے بارے میں استفسار کریں گے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ﴾ (۳)

"تو جن لوگوں کی طرف پیغمبر بھیجے گئے تھے ہم ان سے بھی پرسش کریں گے اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "قیامت کے روز حضرت نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ ان سے پوچھیں گے "کیا تم نے میرا پیغام اپنی امت کو پہنچا دیا تھا؟"

وہ عرض کریں گے "جی ہاں اے میرے پروردگار! میں نے آپ کا پیغام اپنی امت کو پہنچا دیا تھا"

پھر حضرت نوح علیہ السلام کی امت کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا "کیا انہوں نے تمہیں میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟"

حضرت نوح علیہ السلام کی امت اس سے انکار کرے گی اور کہے گی "ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا آیا اور نہ ہی کوئی اور پیغمبر آیا"

---

(۱) صحیح البخاری (۱۸/۴۵)، مسند احمد (۳/۳۳)

(۲) صحیح البخاری (۱۸/۴۵)

(۳) الاعراف: ٦

Marfat.com

پھر حضرت نوح علیہ السلام کو کہا جائے گا آپ کے پاس کوئی گواہ ہے؟ وہ عرض کریں گے ''میرے گواہ حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت ہے''(۱)

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾(۲)

''اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر آخر الزماں تم پر گواہ بنیں''

آپ ﷺ نے فرمایا ''پھر تمہیں بلایا جائے گا اور تم حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق گواہی دو گے کہ انہوں نے پیغام دعوت پہنچا دیا تھا اور میں تمہارے بارے میں سچا ہونے کی گواہی دوں گا''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے روز ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ صرف ایک امتی ہوگا، کوئی نبی آئے گا اس کے ساتھ صرف دو امتی ہوں گے اور کسی کے ساتھ اس سے کچھ زیادہ۔ پس ہر ایک قوم کو اس کے نبی کے ساتھ بلایا جائے گا، ان سے کہا جائے گا کہ کیا اس پیغمبر نے تم تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ اس کا انکار کر دیں گے تو اس پیغمبر سے پوچھا جائے گا کیا تم نے ان تک دعوت پہنچا دی تھی؟ وہ پیغمبر عرض کریں گے کہ جی ہاں اے اللہ میں نے آپ کا پیغام اپنی امت تک پہنچا دیا تھا۔ ارشاد ہوگا کیا تمہارا کوئی گواہ ہے؟ وہ عرض کریں گے ہمارے گواہ حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت ہیں، پھر حضرت محمد ﷺ کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کیا انہوں نے دعوت پہنچا دی تھی؟ آپ بھی عرض کریں گے جی پروردگار! پھر امت محمدیہ ﷺ کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کیا انہوں نے اپنی امت کو دعوت پہنچا دی تھی؟ امت محمد عرض کرے گی جی اللہ تعالیٰ پھر ان سے کہا جائے گا یہ بات تم کو کس نے بتائی؟ امت محمدیہ عرض کرے گی ہمارے پاس محمد ﷺ پیغمبر بن کر آئے انہوں نے ہم کو خبر دی کہ رسولوں نے دعوت کا فریضہ انجام دے دی ہے، اللہ تعالیٰ کے اس قول سے بھی یہی مراد ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾(۳)

''اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر آخر الزماں تم پر گواہ بنیں''(۴)

امت محمدیہ کا عظیم اعزاز

قیامت کے دن امت محمدیہ ﷺ کا دوسری امتوں کے بارے میں گواہی دینا اور اس گواہی کا بارگاہِ الٰہی میں قبول بھی ہو جانا اس امت کے لئے عدالت اور شرافت کا پروانہ ہے۔ قیامت کے روز تمام اقوام کے نزدیک اس امت کے افراد عادل اور امانت دار ہوں

(۱) صحيح البخاری(٦/٢١)، مسند أحمد(٣/٣٢)

(۲) البقرة:١٤٣

(۳) البقرة:١٤٣

(٤) سنن ابن ماجه،٣٧،١٤٣٢

Marfat.com

گے، اسی وجہ سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں پر اس امت کو گواہ بنائیں گے۔ اگر دیگر امتیں اس امت کی شرافت و برتری کا اعتراف نہ کرتیں تو ان کی گواہی سے ان پر الزام عائد نہ ہوتا، چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''تم سے پہلے ستر امتیں گزریں ہیں لیکن تم ان سب میں سب سے بہتر، افضل اور اللہ کے دربار میں معزز ہو'' (۱)

قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فضیلت

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ﴾ (۲)

''اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی خوبی دی اور آخرت میں بھی نیک لوگوں میں ہوں گے''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

''قیامت کے روز تم ننگے پاؤں اور ننگے بدن ہونے کی حالت میں جمع کیا جاؤ گے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ﴾ (۳)

''جس طرح ہم نے کائنات کو پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کر دیں گے''

تمام لوگوں میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا، اور میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا اور ان کو بائیں طرف کر دیا جائے گا اور حوض کوثر سے ان کو پینے نہ دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا ''اے میرے پروردگاری! یہ تو میرے امتی ہیں'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین کا کیا حال کر دیا تھا'' تب میں ایک نیک بندے کی طرح کہوں گا:

﴿مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (۴)

''میں نے ان سے کچھ نہیں کہا بجز اس کے جس کا تو نے مجھے حکم دیا ہے وہ یہ کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے۔ اور جب تک میں ان میں رہا ان کے حالات کی خبر رکھتا رہا۔ جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھا لیا تو تو ان کا نگراں تھا۔ اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔ اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخش دے تو تیری مہربانی ہے بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے'' (۵)

---

(۱) مسند أحمد (۵/۵)

(۲) النحل:۱۲۲

(۳) الانبياء:۱۰٤

(٤) المائدة:۱۱۷،۱۱۸

(۵) مسند أحمد (۵/۳) الفتح الكبير للسيوطي (۱/٤۷۰)

Marfat.com

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمائیں گے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَـٰهَيْنِ مِن دُونِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِن كُنتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ o مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ o إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ o قَالَ اللّٰهُ هَـٰذَا يَوْمُ يَنفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴾ (المائدہ: ۱۱۶. ۱۱۹)

''اور اس وقت کو بھی یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم! کیا تم نے ان لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری والدہ کو معبود مقرر کرو؟ کہیں گے کہ تو پاک ہے مجھے کب شایاں تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھے کچھ حق نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو تجھ کو معلوم ہوگا کیونکہ جو بات میرے دل میں ہے تو اسے جانتا ہے اور جو تیرے ضمیر میں ہے اسے میں نہیں جانتا۔ بے شک تو علام الغیوب ہے۔ میں نے ان سے کچھ نہیں کہا بجز اس کے جس کا تو نے مجھے حکم دیا ہے وہ یہ کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے۔ اور جب تک میں ان میں رہا ان کے حالات کی خبر رکھتا رہا۔ جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھا لیا تو تو ان کا نگراں تھا۔ اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔ اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخش دے تو تیری مہربانی ہے بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے۔ اللہ فرمائے گا کہ آج وہ دن ہے کہ راست بازوں کو ان کی سچائی ہی فائدہ دے گی ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ابدالآباد ان میں بستے رہیں گے۔ اللہ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب پر اللہ ہی کی بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''

اللہ تعالیٰ کو بخوبی یہ بات معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہرگز ایسی بات نہیں کہی، لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کا یہ سوال صرف گمراہ عیسائیوں کو ڈانٹنے اور ان کی توبیخ کے لئے ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مذکورہ جواب دے کر یوں بری ہو جائیں گے جیسے فرشتے ان لوگوں سے بری ہوں گے جو ان کے متعلق خدائی کا دعویٰ کرنے والے تھے، ان کے بارے اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَـٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ o قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ﴾ (سبا: ۴۰، ۴۱)

Marfat.com

''اور جس دن وہ ان سب کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ لوگ تم کو پوجا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے تو پاک ہے تو ہی ہمارا دوست ہے نہ کہ یہ۔ بلکہ یہ جنات کو پوجا کرتے تھے اور اکثر ان ہی کو مانتے تھے''

نیز اسی طرح اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ أَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ○ قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنبَغِي لَنَا أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّى نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْماً بُوراً ○ فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفاً وَلَا نَصْراً وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَاباً كَبِيراً﴾ (الفرقان: ۱۷. ۱۹)

''اور جس دن اللہ ان کو اور ان کو جنہیں یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں جمع کرے گا تو فرمائے گا کہ کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود گمراہ ہو گئے تھے۔ وہ کہیں گے تو پاک ہے ہمیں یہ بات شایاں نہ تھی کہ تیرے سوا اوروں کو دوست بناتے لیکن تو نے ہی ان کو اور ان کے باپ دادا کو برتنے کو نعمتیں دیں۔ یہاں تک کہ وہ تیری یاد کو بھول گئے اور یہ ہلاک ہونے والے لوگ تھے۔ تو کافروانہوں نے تو تم کو تمہاری بات میں جھٹلا دیا، پس اب تم عذاب کو نہ پھیر سکتے ہو نہ کسی سے مدد لے سکتے ہو۔ اور جو شخص تم میں سے ظلم کرے گا ہم اس کو بڑے عذاب کا مزہ چکھائیں گے''

یہی مفہوم ایک اور آیت میں اس طرح بیان کیا گیا:

﴿وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعاً ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ○ فَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيداً بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ○ هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ﴾ (یونس: ۲۸. ۳۰)

''اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو تو ہم ان میں تفرقہ ڈال دیں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے کہ تم ہم کو تو نہیں پوجا کرتے تھے ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے، ہم تمہاری پرستش سے بالکل بے خبر تھے۔ وہاں ہر شخص اپنے اعمال کی جو اس نے آگے بھیجے ہوں گے آزمائش کر لے گا اور وہ اپنے سچے مالک کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جو کچھ وہ بہتان باندھا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہے گا''

قیامت کے دن حضرت محمد ﷺ کا مقام

قیامت کے روز خاتم النبیین حضور ﷺ کو ایسا مقام حاصل ہوگا جس تک کسی کی رسائی نہ ہوگی، بلکہ اس کے قریب تک بھی کوئی نہ پہنچ سکے گا۔ تمام مخلوقات آپ کی عظمت و برتری پر رشک کر رہی ہوگی۔ ''صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی سائر الانبیاء والمرسلین''

Marfat.com

قیامت کے دن سب سے پہلے جس کو اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہونے کا اعزاز حاصل ہوگا وہ آپ ﷺ کی ذات مبارک ہوگی۔
قیامت کے دن سب سے پہلے جس کو شفاعت کرنے کا حق ملے گا اور اس کی شفاعت مقبول بھی ہوگی وہ آپ ﷺ کی ذات ہوگی۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد سب سے پہلے آپ ہی کو لباس پہنایا جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دو سفید کپڑے پہنائے جائیں گے اور آپ ﷺ کو دو سبز کپڑے پہنائے جائیں گے۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عرش خداوندی کے سامنے اور حضور ﷺ کو عرش خداوندی کے دائیں طرف بٹھایا جائے گا۔
قیامت کے دن آپ ﷺ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے دربار میں عرض کریں گے "یا رب! انہوں نے آپ کی طرف سے مجھے یہ خبر دی تھی کہ آپ نے ان کو میری طرف قاصد بنا کر بھیجا ہے؟" اللہ عزوجل فرمائیں گے "جبرائیل علیہ السلام نے سچ کہا تھا"

"مقامِ محمود" کی حقیقت

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، مقامِ محمود کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائیں گے،
حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے بھی یوں ہی روایت ہے۔
ابوبکر مروزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں کافی اقوال جمع کئے ہیں، آپ کے علاوہ کئی حضرات اور محدثین ائمہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق بن راہویہ جیسے جلیل القدر بزرگوں نے اس کو نقل فرمایا ہے۔
دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور ﷺ کی مدح میں کہے ہوئے اپنے ایک قصیدہ میں بھی اس بات کو ذکر کیا ہے۔
ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس بات کا انکار یا اثبات روایت نہیں ہے۔
میں کہتا ہوں کہ یہ بات حدیث یا وحی کے سوا قبول نہیں کی جاسکتی اور ایسی کوئی حدیث روایت نہیں ہے جس پر اس بات کا مدار ہو سکے، اس مقام حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا قول تن تنہا حجت نہیں بلکہ بہت سے محدثین نے بھی اسے شرف قبولیت بخشا ہے۔
حضرت علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب یوم حشر ہوگا زمین چمڑے کی طرح پھیلا دی جائے گی۔ رش کی وجہ سے کسی انسان کے لئے پاؤں رکھنے سے زیادہ جگہ نہ ہوگی، سب سے پہلے مجھے بلایا جائے گا، جبرائیل علیہ السلام رحمٰن کے دربار میں دائیں طرف ہوں گے، اللہ کی قسم جبرائیل علیہ السلام نے اس سے پہلے رحمٰن عزوجل کو نہ دیکھا ہوگا، پھر میں عرض کروں گا، اے میرے پروردگار! انہوں نے مجھے خبر دی تھی کہ ان کو آپ نے میرے پاس قاصد بنا کر بھیجا تھا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس نے سچ کہا تھا، پھر میں شفاعت کروں گا اور بارگاہ خداوندی میں عرض کروں گا "اے میرے پروردگار! تیرے بندے زمین کے اطراف میں پھیلے ہوئے ہیں اور حساب لئے جانے کے منتظر ہیں" یہی "مقام محمود" ہے۔

قیامت کے دن علماء کرام کی شان

حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ جب فیصلہ کے لئے کرسی پر جلوہ افروز ہوں

Marfat.com

گے تو علماء سے فرمائیں گے:

"إنی لم أجعل علمی وحکمی فیکم إلا وأنا أرید أن أغفر لکم ولا أبالی"

"میں نے تمہیں علم وحکمت سے صرف اس لئے بہرہ ور کیا تھا تا کہ تمہاری بخشش کردوں اور میں تمہیں معاف کردوں تو مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے"

اللہ تعالیٰ کا اہلِ ایمان سے پہلا کلام

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اگر تم کہو تو میں تم کو وہ پہلی بات بتاؤں جو اللہ عزوجل مؤمنین سے فرمائیں گے اور جو مؤمنین اللہ عزوجل کی جناب میں عرض کریں گے؟"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یارسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیں"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے فرمائیں گے:

"هل أحببتم لقائی؟"

"کیا تم میری ملاقات کو پسند کرتے تھے؟"

اہل ایمان عرض کریں گے "جی ہاں پروردگار! ہم آپ کی ملاقات کے متمنی تھے"

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "کس چیز نے تم میں اس کی ہمت پیدا کی؟"

وہ عرض کریں گے "آپ کے عفو ودرگزر، آپ کی رحمت اور آپ کی رضامندی کی امید نے"

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "پس آج میں نے تمہارے لئے اپنی رحمت واجب کردی"

اللہ تعالیٰ کی امانت میں خیانت کرنے والوں کا انجام

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيْلاً أُوْلٰئِكَ لاَ خَلاَقَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ وَلاَ يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلاَ يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾ (ال عمران:۷۷)

"جو لوگ اللہ کے اقراروں اور اپنی قسموں کو بیچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ ان سے اللہ نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهِ ثَمَناً قَلِيْلاً أُوْلٰئِكَ مَا يَأْكُلُوْنَ فِي بُطُوْنِهِمْ إِلاَّ النَّارَ وَلاَ يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۝ أُوْلٰئِكَ الَّذِيْنَ

Marfat.com

اشْتَرَوُا الضَّلاَلَةَ بِالْهُدَى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ o ذَلِكَ بِأَنَّ اللّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴾

''جولوگ اللہ کی کتاب سے ان آیتوں اور ہدایتوں کو جواس نے نازل فرمائی ہیں چھپاتے اوران کے بدلے تھوڑی سی قیمت یعنی دنیاوی منفعت حاصل کرتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ بھرتے ہیں ایسے لوگوں سے اللہ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اوران کے لئے دکھ دینے والا عذاب ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی اور بخشش چھوڑ کر عذاب خریدا۔ یہ آتش جہنم کی کیسی برداشت کرنے والے ہیں۔ یہ اس لئے کہ اللہ نے کتاب سچائی کے ساتھ نازل فرمائی۔ اور جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں آکر نیکی سے دور ہو گئے ہیں''

اس کلام کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بات کرنے کے لئے ان کی طرف متوجہ ہی نہ ہوگا، نہ انہیں رحمت کی نظر سے دیکھے گا، اس دن ان کی حالت یہ ہوگی کہ گویا اللہ تعالیٰ اوران کے درمیان کوئی پردہ یا آڑ لگادی گئی ہے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ﴾(المطففین:۱۵)

''بے شک یہ لوگ اس روز اپنے پروردگار کے دیدار سے اوٹ میں ہوں گے''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعاً يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُم مِّنَ الإِنسِ وَقَالَ أَوْلِيَآؤُهُم مِّنَ الإِنسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِيَ أَجَّلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلاَّ مَا شَاء اللّهُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ﴾(الانعام:۱۲۸)

''اور جس دن وہ سب جن وانس کو جمع کرے گا اور فرمائے گا کہ اے گروہ جنات تم نے انسانوں سے بہت فائدے حاصل کئے۔ تو جو انسانوں میں ان کے دوستدار ہوں گے وہ کہیں گے کہ پروردگار ہم ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کرتے رہے اور آخر میں اس وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا۔ اللہ فرمائے گا اب تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے ہمیشہ اس میں جلتے رہو گے مگر جو اللہ چاہے۔ بے شک تمہارا رب پروردگار دانا اور خبردار ہے''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ o فَإِن كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ o وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ﴾(المرسلات:۳۸.۴۰)

''یہی فیصلے کا دن ہے جس میں ہم نے تم کو اور پہلے لوگوں کو جمع کیا ہے اگر تم کو کوئی داؤ آتا ہو تو مجھ سے کر چلو۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيعاً فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَى شَيْءٍ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ﴾ (المجادلة:١٨)

''جس دن اللہ ان سب کو جلا اٹھائے گا تو جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اسی طرح اللہ کے سامنے قسمیں کھائیں گے اور خیال کریں گے کہ ایسا کرنے سے کام لے نکلے ہیں دیکھو یہ جھوٹے اور برسرغلط ہیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ o قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ o وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ o وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ o فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ﴾ (القصص:٦٢،٦٦)

''اور جس روز اللہ ان کو پکارے گا اور کہے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تمہیں دعویٰ تھا تو جن لوگوں پر عذاب کا حکم ثابت ہو چکا ہوگا وہ کہیں گے کہ ہمارے پروردگار یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا۔ اور جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے تھے اسی طرح ان کو گمراہ کیا تھا۔ اب ہم تیری طرف متوجہ ہو کر ان سے بیزار ہوتے ہیں۔ یہ ہمیں نہیں پوجتے تھے۔ اور کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ۔ تو وہ ان کو پکاریں گے اور وہ ان کو جواب نہ دے سکیں گے اور جب عذاب کو دیکھ لیں گے تو تمنا کریں گے کہ کاش وہ ہدایت یاب ہوتے۔ اور جس روز اللہ ان کو پکارے گا اور کہے گا کہ تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا؟ تو وہ اس روز خبروں سے اندھے ہو جائیں گے اور آپس میں کچھ بھی پوچھ نہ سکیں گے''

پھر آگے فرمایا:

﴿وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ o وَنَزَعْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيداً فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ﴾ (القصص:٧٤،٧٥)

''اور جس دن وہ ان کو پکارے گا اور کہے گا کہ میرے وہ شریک جن کا تمہیں دعویٰ تھا کہاں ہیں؟ اور ہم ہر ایک امت میں سے گواہ نکال لیں گے پھر کہیں گے کہ اپنی دلیل پیش کرو تو وہ جان لیں گے کہ سچ بات اللہ کی ہے اور جو کچھ وہ افتراء کیا کرتے تھے ان سے جاتا رہا گا''

قرآن مجید میں ایسی بہت سی آیات معلوم ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت قیامت کے دن کلام فرمائے گا۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ اس حال میں کلام فرمائے گا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ ایک شخص سے ملاقات فرمائے گا اور اپنے احسانات شمار کراتے ہوئے اس کو کہے گا'' کیا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی؟ کیا تیری شادی نہیں کرائی؟ کیا تیرے لئے گھوڑوں اور اونٹوں کو تابع

نہیں کیا؟ کیا میں نے تجھے نہیں چھوڑ رکھا تھا کہ تو سردار بنا خوشحالی سے پھرتا رہا؟''

وہ عرض کرے گا'' بے شک، یا اللہ! آپ نے یہ تمام نعمتیں مجھے عطا کی تھیں''

اللہ تعالیٰ فرمائے گا'' کیا تجھے میرے ملاقات کا یقین تھا؟''

وہ کہے گا'' نہیں، بلکہ میں نے تیری ملاقات کو فراموش کر دیا تھا''

اللہ تعالیٰ فرمائے گا'' جا آج میں نے بھی تجھے بھلا دیا جیسے تو نے مجھ کو بھلا دیا تھا''(۱)

مذکورہ بالا حدیث سے پوری وضاحت کے ساتھ معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کافر بندے سے بھی کلام فرمائیں گے۔

گناہ گار مسلمان کے ساتھ اللہ کا معاملہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندے کو اس قدر اپنے قریب کرلیں گے یہاں تک کہ اس پر چھا جائیں گے، پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائیں گے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو یاد دلائیں گے اور اسے کہیں گے فلاں دن تو نے یہ گناہ کیا تھا اور فلاں دن یہ کیا'' بندہ اقرار کرے گا اور کہے گا'' جی ہاں پروردگار! میں ان تمام گناہوں کا اقرار کرتا ہوں'' اس کو یقین ہو جائے گا کہ وہ ہلاک ہو گیا، تب اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے:

''إنی سترتها علیک فی الدنیا وأنا أغفرها لک الیوم''

'' دیکھ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی، پس جا آج بھی میں نے تجھے بخش دیا''(۲)

☆☆☆☆

(۱) الفتح الکبیر للسیوطی(۳/۱۲٤)

(۲) صحیح البخاری(۱۱/٦٥)، صحیح مسلم(٤۹/٥۲)، سنن ابن ماجه، مقدمة:۱۳

قیامت کے دن جنت دوزخ کا ظہور، میزان اور حساب وکتاب کا قیام

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ o وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ o عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ﴾ (التکویر: ۱۲. ۱۴)

''اور جب دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے گی۔ اور بہشت جب قریب لائی جائے گی۔ تب ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ o وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ o هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ o مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَن بِالْغَيْبِ وَجَاء بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ o ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ o لَهُم مَّا يَشَاؤُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ﴾ (ق: ۳۰. ۳۵)

''اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھر گئی ہے؟ وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ اور بہشت پرہیز گاروں کے قریب کر دی جائے گی کہ مطلق دور نہ ہوگی۔ یہی وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا یعنی ہر رجوع لانے والے حفاظت کرنے والے سے۔ جو اللہ سے بن دیکھے ڈرتا رہا اور رجوع لانے والا دل لے کر آیا۔ اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ وہاں وہ جو چاہیں گے ان کے لئے حاضر ہے اور ہمارے ہاں اور بھی بہت کچھ ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئاً وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ﴾ (الانبیاء: ۴۷)

''اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کھڑی کریں گے تو کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔ اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو ہم اس کو لا موجود کریں گے اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللّهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْراً عَظِيماً o فَكَيْفَ

Marfat.com

إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاء شَهِيداً ○ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّى بِهِمُ الأَرْضُ وَلاَ يَكْتُمُونَ اللّهَ حَدِيثاً﴾(النساء: ۴۰. ۴۲)

''اللہ کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہیں کرتا اور اگر نیکی کی ہوگی تو اس کو دوچند کر دے گا اور اپنے ہاں سے اجر عظیم بخشے گا بھلا اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے احوال بتانے والے کو بلائیں گے اور تم کو ان لوگوں کا حال بتانے کو گواہ طلب کریں گے۔ اس روز کافر اور پیغمبر کے نافرمان آرزو کریں گے کہ کاش ان کو زمین میں مدفون کر کے مٹی برابر کر دی جاتی۔ اور اللہ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے''

اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحت کو کچھ یوں ذکر فرمایا:

﴿يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّهُ إِنَّ اللّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ﴾(لقمان: ۱۶)

''لقمان نے یہ بھی کہا کہ بیٹا اگر کوئی عمل بالفرض رائی کے دانے کے برابر بھی چھوٹا ہوا وہ ہو بھی کسی پتھر کے اندر یا آسمانوں میں مخفی ہو یا زمین میں اللہ اس کو قیامت کے دن لا موجود کرے گا کچھ شک نہیں کہ اللہ باریک بیں اور خبردار ہے''

جہنم کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے گا

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى﴾(الفجر: ۲۳)

''اور دوزخ اس دن حاضر کی جائے گی تو انسان اس دن سے متنبہ ہوگا مگر اب انتباہ سے اسے فائدہ کہاں سے مل سکے گا؟''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جہنم کو لایا جائے گا اور اس دن جہنم کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی، ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں جو جہنم کو کھینچ کر لا رہے ہوں گے''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جہنم سے ایک گردن نکلے گی جو باتیں کرتی ہوگی وہ کہے گی، مجھے تین آدمیوں پر مقرر کیا گیا ہے، سرکش متکبر، اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا اور ناحق کسی کو قتل کرنے والا۔ پس وہ گردن ان لوگوں کی طرف بڑھے گی اور ان کو اٹھا اٹھا کر جہنم کی تاریکیوں میں پھینک دے گی''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظاً وَزَفِيراً ○ وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَاناً ضَيِّقاً مُقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوراً ○ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوراً وَاحِداً وَادْعُوا ثُبُوراً كَثِيراً﴾(الفرقان: ۱۲. ۱۴)

Marfat.com

''جس وقت وہ ان کو دور سے دیکھے گی تو غضبناک ہورہی ہوگی اور یہ اس کے جوش غضب اور چیخنے چلانے کو سنیں گے اور جب یہ دوزخ کو کسی تنگ جگہ میں زنجیروں میں جکڑ کر ڈالے جائیں گے تو وہاں موت کو پکاریں گے۔ آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو''

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر فرماتے ہیں کہ جس وقت وہ ان کو دور سے دیکھے گی تو غضبناک ہورہی ہوگی اور یہ اس کے جوشِ غضب اور اس کے چیخنے چلانے کو سنیں گے، اس کا چیخنا چلانا مشرکین کے لئے ہوگا وہ ان پر انتہائی خوفناک طرح سے غضبناک ہورہی ہوگی۔

جہنم کی چنگھاڑ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت

ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے مجھ پر جھوٹ بولا یا اپنی نسبت اپنے باپ دادا یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف کی وہ جہنم میں دور کہیں اپنا ٹھکانہ بنالے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا جہنم کی آنکھیں بھی ہوں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اللہ کا ارشاد نہیں سنا:

﴿ إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ﴾ (الفرقان: ۱۲)

''جس وقت وہ ان کو دور سے دیکھے گی تو غضبناک ہورہی ہوگی اور یہ اس کے جوش غضب اور چیخنے چلانے کو سنیں گے''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ایک شخص کو جہنم کی طرف کھینچا جائے گا تو جہنم اس سے سمٹے گی اور بند ہونے لگی گی، اللہ رب العزت جہنم سے مخاطب ہوکر فرمائیں گے ''تجھے کیا ہوگیا ہے؟''

جہنم عرض کرے گی ''وہ مجھ سے پناہ مانگ رہا ہے''

اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے ''میرے بندے کو چھوڑ دو''

اسی طرح ایک شخص کو جہنم کی طرف گھسیٹ کر لایا جارہا ہوگا وہ کہے گا ''یارب میرا تو تیرے ساتھ ایسا گمان نہ تھا کہ تو مجھے جہنم میں دھکیل دے گا''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''تیرا کیا گمان تھا؟''

وہ عرض کرے گا ''میرا تو یہ گمان تھا کہ تیری رحمت مجھ پر حاوی ہوجائے گی''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''میرے بندے کو چھوڑ دو''

اسی طرح ایک شخص کو جہنم کی طرف لایا جارہا ہوگا جہنم اس کی طرف یوں پکارے گی جیسے خچر اونٹنی کو دیکھ کو ہنہناتا ہے یعنی اس کی طرح تیزی سے چیختی ہوئی لپکے گی اور جہنم کی آگ یوں سانس لے گی گویا کسی کو اچکے بغیر نہیں چھوڑے گی۔

حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں ''جہنم کی آگ خوفناک چنگھاڑ سے بھرپور یوں سانس لے گی کہ کوئی فرشتہ یا نبی بھی ایسا نہ بچے گا جو

Marfat.com

گر نہ جائے، اور اس کا جسم کپکپا رہا ہوگا، حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا جلیل القدر پیغمبر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر فریاد کرے گا:

"رب لا أسالک إلا نفسی الیوم"

"اے میرے رب! آج میں آپ سے اپنی جان کے علاوہ کسی کی سلامتی کا سوال نہیں کرتا"

حدیث صور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

پھر اللہ تعالیٰ جہنم کو حکم فرمائیں گے تو اس سے ایک انتہائی سیاہ اور لمبی گردن ظاہر ہوگی جو دنیا میں شرک اور تکبر کرنے والوں کو پکڑ کر اپنے اندر لے جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

﴿أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ○ وَأَنُ اعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ○ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ○ هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ○ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ﴾ (یٰسٓ: ۶۰۔۶۴)

"اے آدم کی اولاد! ہم نے تم سے کہہ نہیں دیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے۔ اور اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو گمراہ کر دیا تھا۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں تھے؟ یہی وہ جہنم ہے جس کی تمہیں خبر دی جاتی تھی۔ سو جو تم کفر کرتے رہے ہو اس کے بدلے آج اس میں داخل ہو جاؤ"

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ مخلوق پر گزر فرمائیں گے اور تمام امتیں گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوں گی، اس بات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا:

﴿وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَى إِلَى كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ هَذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (الجاثیہ: ۲۸، ۲۹)

"اور تم ہر ایک فرقے کو دیکھو گے کہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوگا اور ہر ایک جماعت اپنی کتابِ اعمال کی طرف بلائی جائے گی۔ جو کچھ تم کرتے رہے آج تم کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ یہ ہماری کتاب تمہارے بارے میں سچ سچ بیان کر دے گی۔ جو کچھ تم کیا کرتے تھے ہم لکھواتے جاتے تھے"

☆☆☆☆

Marfat.com

اعمال کا ترازو

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئاً وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِيْنَ﴾(الانبياء:۴۷)

''اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کھڑی کریں گے تو کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔ اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو ہم اس کو لا موجود کریں گے اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءلُونَ o فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ o وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُوْلَئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ﴾ (المومنون: ۱۰۱.۱۰۳)

''پھر جب صور پھونکا جائے گا تو نہ تو ان میں قرابتیں رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔ تو جن کے عملوں کے بوجھ بھاری ہوں گے وہ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جن کے بوجھ ہلکے ہوں گے وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ o وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوا أَنفُسَهُم بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ﴾(الاعراف:۸،۹)

''اور اس روز اعمال کا تلنا برحق ہے۔ تو جن لوگوں کے اعمال کے وزن بھاری ہوں گے وہ تو نجات پانے والے ہیں۔ اور جن کے وزن ہلکے ہوں گے تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا اس لئے کہ ہماری آیتوں کے بارے میں بے انصافی کرتے تھے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ o فَهُوَ فِي عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ o وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ o فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ o وَمَا

Marfat.com

أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ o نَارٌ حَامِيَةٌ﴾(القارعة:٦.١١)

''تو جس کے اعمال کے وزن بھاری نکلیں گے وہ دل پسند عیش میں ہوگا اور جس کے وزن ہلکے نکلیں گے اس کا مرجع ہاویہ ہے اور تم کیا سمجھتے ہو کہ ہاویہ کیا چیز ہے؟ وہ دہکتی ہوئی آگ ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالاً o الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعاً o أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْناً﴾(الكهف:١٠٣.١٠٥)

''کہہ دو کہ ہم تمہیں بتائیں جو عملوں کے لحاظ سے بڑے نقصان میں ہیں۔ وہ لوگ جن کی سعی دنیا کی زندگی میں برباد ہوگئی اور وہ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ اچھے کام کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کے سامنے جانے سے انکار کیا تو ان کے اعمال ضائع ہوگئے اور ہم قیامت کے دن ان کے لئے کچھ بھی وزن قائم نہیں کریں گے''

اعمال کا وزن حساب و کتاب کے بعد ہوگا

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علماء نے کہا ہے کہ جب حساب کتاب ختم ہو جائے گا اس کے بعد اعمال کا وزن ہوگا کیونکہ وزن بدلہ دینے کے لئے ہوگا، لہٰذا مناسب ہے کہ اعمال کا وزن حساب و کتاب کے بعد ہونا چاہئے۔ نیز اس میں یہ بات بھی ہے کہ حساب نفس اعمال کے لئے ہے اور وزن ان کی مقدار کو ظاہر کرنے کے لئے ہے۔ اور بدلہ ان دونوں کے اعتبار سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئاً وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ﴾(الانبياء:٤٧)

''اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کھڑی کریں گے تو کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔ اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو ہم اس کو لا موجود کریں گے اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں''

اس آیت میں میزان کی جمع ''الموازین'' استعمال کی گئی ہے۔ اس کی ایک وجہ تو ظاہر ہے کہ اس دن اعمال کے ترازو ایک سے زائد ہوں گے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس لفظ کی جمع موزونات یعنی وزن کی جانے والی چیز (اعمال) کی مناسبت سے لائی گئی ہے۔

اعمال میں ''کلمۂ توحید'' کا وزن

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سامنے میری امت کے ایک فرد کو بلائیں گے اور اس کے سامنے اس کے گناہوں کے ننانوے دفتر پھیلا دیئے جائیں گے ہر دفتر حدِ نگاہ تک پھیلا ہوا ہوگا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے ''کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے کہ میرے نگہبان فرشتوں نے یونہی لکھ دیا ہو؟''

Marfat.com

وہ عرض کرے گا ''نہیں اے میرے پروردگار! میں ان میں کسی عمل کا انکار نہیں کرتا''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''کیا تیرے پاس کوئی عذر یا نیکی ہے؟''

بندہ خوفزدہ ہو جائے گا اور کہے گا ''نہیں اے پروردگار! میرے پاس نہ تو کوئی نیکی ہے اور نہ کوئی عذر''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے آج تجھ پہ کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا، پھر کاغذ کا ایک پرزہ نکالا جائے گا جس پر یہ لکھا ہوگا:

'' اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله''

اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے ''اس کو بتادو''

وہ بندہ عرض کرے گا ''اے میرے پروردگار! یہ کاغذ کا ایک پرزہ اتنے سارے گناہوں کے دفاتر کا کیا مقابلہ کرے گا؟''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہوگا''

پھر اس کے اعمال کے دفاتر میزان کے ایک پلڑا میں اور کاغذ کا وہ پرزہ دوسرے پلڑا میں رکھ دیا جائے گا۔ اس کلمہ کے وزن سے دفتروں کا پلڑا ہوا میں اڑنے لگے گا۔ اور کوئی چیز ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پر بھی بھاری نہیں ہو سکتی۔ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن اعمال کے ترازو قائم کئے جائیں گے۔ پھر ایک آدمی کو لایا جائے گا اور ایک پلڑا میں رکھ دیا جائے گا اور اس کے اعمال دوسرے پلڑا میں رکھ دیئے جائیں گے، آدمی والا پلڑا جھک جائے گا تو اس کو جہنم کی طرف بھیج دیا جائے گا، جب وہ منہ پھیر کر جانے لگے گا تو اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارے گا جلدی مت کرو، اس کا کچھ عمل باقی رہ گیا ہے، پھر کاغذ کا ایک پرزہ لایا جائے گا جس میں ''لا الہ الا اللہ'' لکھا ہوگا۔ اس کو آدمی کے ساتھ پلڑا میں رکھا جائے گا حتیٰ کہ ان کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ (۲)

اس روایت کے سیاق میں غرابت ہے، لیکن اس سے اتنی بات تو بہر حال معلوم ہو رہی ہے کہ عمل کے ساتھ عمل کرنے والے انسان کا وزن بھی کیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن ایک شخص کو میزان کی طرف لایا جائے گا، اس کے ننانوے رجسٹر نکالے جائیں گے، ہر ایک حدِ نگاہ تک پھیلا ہوگا، ان میں اس کے گناہ ہوں گے، وہ ایک پلڑا میں رکھ دیئے جائیں گے، پھر انگلی کے پورے جتنا کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر یہ لکھا ہوگا:

'' اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً عبده ورسوله''

وہ دوسرے پلڑا میں رکھ دیا جائے گا۔ وہ پرزہ ان سب رجسٹروں پر بھاری ہو جائے گا'' (۳)

---

(۱) سنن الترمذی ۱/٤، ۱۷، ۲٦۳۹، ورواه القرطبی فی التذکرة ۲/۳۷٤

(۲) مسند أحمد، رقم ۷۰٦٦

(۳) رواه القرطبی فی التذکرة ۲/۳۷۵

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سابط رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف یہ پیغام بھیجا:

''قیامت کے دن میزان میں اس کے اعمال بھاری ہوں گے، جو دنیا میں حق کی اتباع کے ساتھ اپنے اعمال کا پلڑا بھاری کرتا رہے اور وہ اعمال کرنے والے سے بھاری ہو جائیں، میزان کو لازم ہے کہ جب حق اس میں رکھا جائے تو وہ جھک جائے، اسی طرح قیامت کو میزان میں اس کے عمل ہلکے ہوں گے، جو دنیا میں باطل کی اتباع کے ساتھ اپنے اعمال ہلکے کرتا رہا ہے اور وہ باطل کے سامنے ہلکا ہو گیا اور میزان کو لازم ہے کہ جب کل قیامت کے دن باطل اس میں رکھا جائے گا تو وہ ہلکا ہو جائے گا''

اچھے اخلاق کی فضیلت اور قیامت کے دن ان کو وزن

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے بھاری چیز آدمی کے اچھے اخلاق ہوں گے'' (۱)

''الحمدللہ'' میزان کو بھر دیتا ہے

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''طہارت نصف ایمان ہے، الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے، سبحان اللہ والحمدللہ آسمان وزمین کے درمیان خلاء کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے، صدقہ برہان ہے، صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے حق میں حجت ہے یا تیرے خلاف حجت ہے، ہر انسان صبح کرتا ہے اور اپنی جان کو بیچ دیتا ہے یا تو اس کو جہنم سے آزاد کرا لیتا ہے یا اس کو ہلاک کر دیتا ہے'' (۲)

اس حدیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((الحمد لله تملأ الميزان))

''الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے''

اس ارشاد سے ثابت ہوتا ہے کہ عمل بذات خود ایک جسمانی حیثیت سے قائم ہوگا، ورنہ تو عمل کے لئے عامل کا سہارا ضروری ہے، لہٰذا معلوم ہوا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عمل کو جسم عطا کر دیں گے جو میزان میں رکھا جائے گا۔

پانچ وزنی اعمال

آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''میزان میں پانچ چیزیں کس قدر وزنی ہیں:

(۱) لا الہ الا اللہ

---

(۱) مسند أحمد ٦/٤٤٢

(۲) صحيح مسلم ٢/١، مسند أحمد ٤/٢٦٠

Marfat.com

(۲) اللہ اکبر

(۳) سبحان اللہ

(۴) الحمدللہ

(۵) سالح بچہ، جس کی وفات ہو جائے تو اس کا والد اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے اور صبر کرے"

ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "پانچ چیزوں کا کیا ہی کہنا! جو اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ ان پانچ چیزوں پر یقین کامل رکھتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا:

(۱) اللہ پر ایمان رکھے

(۲) یوم آخرت پر ایمان رکھے

(۳) جنت پر ایمان رکھے

(۴) جہنم پر ایمان رکھے

(۵) موت کے بعد اٹھائے جانے اور حساب کتاب پر ایمان رکھے۔

نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے "قیامت کے دن سورۂ بقرۃ اور سورۂ ال عمران سائبان کی طرح آئیں گی ان کے دو پر ہوں گے جس سے وہ اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کر رہی ہوں گی" (۱)

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ دونوں سورتوں کی تلاوت کا ثواب قیامت کے روز مجسم شکل ہو جائے گا۔

عامل کا وزن بھی کیا جائے گا

جس طرح احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ قیامت کے دن اعمال کا وزن کیا جائے گا اسی طرح احادیث نبویہ ﷺ اس بات پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ قیامت کے دن عامل یعنی عمل کرنے والے انسان کا بھی وزن کیا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن انتہائی فربہ جسم شخص کو پیش کیا جائے گا لیکن اللہ کے نزدیک مچھر کے پَر کے برابر بھی اس کا وزن نہ ہوگا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ سکتے ہو:

﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾ (۲)

"اور ہم قیامت کے دن ان کے لئے کچھ بھی وزن قائم نہیں کریں گے" (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "ایک بہت کھانے پینے والے، فربہ اور موٹے تازے شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اسے رائی کے دانے کے ساتھ اس کو وزن کیا جائے گا مگر وہ اس کے برابر بھی نہیں پہنچ سکے گا"

---

(۱) مسند أحمد ٤/١٨٣

(۲) الكهف: ١٠٥

(۳) صحيح البخاري (١٨/١٥)، صحيح مسلم (١٨/٥٠)

حضرت ابو بریدۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک قریشی شاندار لباس میں اکڑتا ہوا آیا، جب وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا ''اے ابو بریدہ! یہ شخص ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے یہ ارشاد ہے:

﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾ (۱)

''اور ہم قیامت کے دن ان کے لئے کچھ بھی وزن قائم نہیں کریں گے''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ٹانگیں نازک سی تھیں، تیز ہوا چلی تو میں ڈگمگا گیا اس پر لوگ ہنس دیئے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ''تم کیوں ہنستے ہو؟''

لوگوں نے جواب دیا ''یارسول اللہ! اس کی کمزور ٹانگوں کی وجہ سے ہم کو ہنسی آ گئی''

آپ ﷺ نے فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے دست تصرف میں میری جان ہے! قیامت کے دن اعمال کے میزان میں ان کا وزن احد پہاڑ سے بھی زیادہ ہوگا'' (۲)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے، ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے سوال کیا ''یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن آپ اپنے اہل وعیال اور گھر والوں کو یاد رکھیں گے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''یوں تو ہر جگہ یاد رکھوں گا لیکن تین موقعوں پر میں انہیں بھی فراموش کر دوں گا:

((الكتاب، والميزان، والصراط))

''کتاب، میزان اور پل صراط کے موقعوں پر''

''الکتاب'' کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ جب مجموعی کتاب الاعمال تمام امتوں کے سامنے رکھی جائے گی اس وقت آپ کو صرف اپنی امت کی فکر ہوگی۔

دوسرا مطلب یہ بھی ممکن ہے کہ جب لوگوں کے اعمال نامے اڑ اڑ کر ان کے پاس پہنچیں گے، کوئی نیک بخت اپنا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں لے رہا ہوگا اور کوئی سیاہ بخت بائیں ہاتھ میں، اس وقت آپ ﷺ کو صرف انہی کی فکر ہوگی۔ (۳)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے، ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رو رہی تھیں، آپ ﷺ نے پوچھا ''اے عائشہ! کیوں رو رہی ہو؟''

عرض کیا ''بس یونہی مجھے جہنم اور اہل جہنم یاد آ گئے تو میری آنکھوں میں آنسو اتر آئے، کیا آپ قیامت کے دن اپنے اہل خانہ کو یاد رکھیں گے؟''

---

(۱) الكهف:۱۰۵

(۲) مسند أحمد (۱/۱۱٤)

(۳) مسند أحمد (٦/۱۰۱)

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا ''ویسے تو میں یاد رکھوں گا لیکن تین جگہوں میں کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا ایک تو جب میزان رکھی جائے گی اور جب تک یہ پتہ نہ چل جائے گا کہ اس کا عمل بھاری ہے یا ہلکا۔ دوسرا جب یہ حکم ہوگا آؤ اپنا نامہ اعمال پڑھو، اس وقت اعمال نامے اڑتے پھریں گے اس وقت کوئی بات چیت نہ کرے گا جب تک کہ اسے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا پیٹھ پیچھے بائیں ہاتھ میں ملتا ہے، اور تیسرا جب پل صراط کو جہنم پر رکھ دیا جائے گا'' (۱)

بعض روایات میں یہ اضافہ بھی ملتا ہے کہ جہنم کے آنکڑے لوگوں کو اچک رہے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ جس کو چاہے روک رہا ہوگا، تو اس موقع پر بھی کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا یہاں تک کہ وہ جان لے نجات پا گیا ہوں یا نہیں۔

حضرت حسن روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جہنم کا ذکر یاد آیا تو آپ رو پڑیں۔ آگے وہی حدیث ذکر کی ہے صرف اس فرق کے ساتھ کتاب کے وقت بھی کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا جس وقت کہا جائے گا: آؤ اپنا نامہ اعمال پڑھو، اس وقت تک کہ یہ پتہ چل جائے کہ اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ پیچھے سے، اور پل صراط کے وقت جب جہنم پر اس کو بچھایا جائے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا قیامت کے دن دوست اپنے دوست کو یاد رکھے گا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''اے عائشہ! ہاں ایسا ہوا گا لیکن تین موقعوں پر کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا:

میزان کے وقت جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا پلڑا بھاری ہے یا ہلکا؟

دوسرا صحیفوں کے اڑنے کے وقت جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے یہ صحیفہ عمل اس کو دائیں ہاتھ میں ملے گا یا بائیں میں؟

تیسرا اس وقت جب جہنم سے گردن نکلے گی وہ لوگوں پر چھا جائے گی۔ غیظ و غضب کے مارے ان پر چنگھاڑے گی اور کہے گی ''مجھے تین آدمیوں پر مامور کیا گیا ہے، ایک وہ جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا، دوسرا وہ جو اللہ پر ایمان نہیں لایا اور تیسرا ہر جابر و سرکش'' پھر وہ ان تین قسم کے افراد کو اچک اچک کر جہنم کے اندھیروں میں پھینک دے گی، اس دن جہنم پر پل سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ایک پل ہوگا اس پر نوک دار کھینچے والے آنکڑے ہوں گے، جس کو اللہ تعالیٰ چاہیں گے وہ اس کو کھینچ کھینچ کر جہنم کا ایندھن بنا رہے ہوں گے، کوئی اس پل سے پلک جھپکنے کی مانند گزر جائے گا کوئی بجلی کی طرح، کوئی ہوا کی طرح، کوئی گھڑ سوا کی طرح اور کوئی کسی اور سوار کی طرح اس کو پار کرے گا۔ فرشتے اس وقت کہہ رہے ہوں گے '' رب سلم رب سلم '' یا رب سلامتی فرما یا رب سلامتی فرما۔ پس کوئی خیریت کے ساتھ گزر جائے گا کوئی زخمی حالت میں نکلے گا اور کوئی اوندھے منہ جہنم میں گرے گا'' (۲)

قیامت کے روز حضور ﷺ کہاں ہوں گے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! کیا آپ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں گے؟''

---

(۱) مسند أحمد (۱۱۰/۶)

(۲) مسند أحمد (۱۷۸/۳)

Marfat.com

آپ نے فرمایا ''ہاں، میں تمہاری شفاعت کروں گا''

میں نے عرض کیا ''میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا''

میں نے عرض کیا ''اگر وہاں میں آپ کو نہ پاسکوں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''پھر حوض کے پاس''

میں نے عرض کیا ''اگر وہاں بھی میں آپ کو نہ پاسکوں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''پھر میزان کے پاس تلاش کرنا''

میں نے عرض کیا ''میں قیامت کے دن ان جگہوں پر ضرور تلاش کروں گا''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن انسان کو لایا جائے گا اور میزان کے دو پلڑوں کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا، اگر اس کا اعمال نامہ بھاری ہوا تو فرشتہ تیز آواز سے پکارے گا جس کو تمام مخلوق سنے گی:

''سعد فلان سعادة لا يشقى بعدها أبدا''

''فلاں شخص کامیاب ہو گیا، اب کبھی وہ ناکام نہیں ہوگا''

اگر اس کا اعمال نامہ ہلکا رہا تو فرشتہ تیز آواز سے پکارے گا جس کو تمام مخلوق سنے گی:

''شقى فلان شقاوة لا يسعد بعدها أبدا''

''فلاں بد بخت ہو گیا اب کبھی وہ فلاح نہیں پائے گا''

عبید اللہ بن ابی غرار فرماتے ہیں ''میزان کے پاس ایک فرشتہ ہوگا جب بندہ کے وزن ہوگا تو وہ پکارے گا فلاں بن فلاں کا میزان بھاری ہو گیا لہٰذا وہ کامیاب ہو گیا اب کبھی وہ ناکام نہیں ہوگا۔ فلاں بن فلاں کا میزان ہلکا ہو گیا لہٰذا وہ بد بخت ہو گیا اب وہ کبھی فلاح نہیں پاسکے گا''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''قیامت کے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام میزان پر نگہبان ہوں گے، لوگ ایک دوسرے کے پاس آئیں گے اس دن سونا ہوگا نہ چاندی، ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دلوائی جائیں گی، اگر ظالم کے پاس نیکی نہ ہوگی تو مظلوم کی برائیاں ظالم کے کھاتے میں ڈال دی جائیں گی''

ابو الاحوص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''ایک دن حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس قریش اپنی بڑائیاں بیان کرنے لگے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''لیکن میں تو ایک گندے قطرے سے پیدا ہوا ہوں پھر بدبودار مردے کی حالت میں بدل جاؤں گا پھر میزان قائم ہوگی تب اگر میری میزان بھاری رہی تو میں عزت دار ہوں، لیکن اگر میری میزان ہلکی پڑ گئی تو میں بد بخت ہوں''

ابن الاحوص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''کیا تو جانتا ہے کس چیز میں نجات ہے؟ اگر بندہ کی میزان بھاری ہو گئی تو اس مجمع میں ندا دی جائے

Marfat.com

گی جہاں اول وآخر تمام مخلوق حاضر ہوگی کہ فلاں بن فلاں کامیاب ہوگیا، اب کبھی وہ ناکام نہیں ہوگا، اگر اس کی میزان ہلکی رہی تو پکارا جائے گا فلاں بن فلاں بدبخت ہوگیا اب کبھی وہ فلاح نہیں پاسکے گا"

حدیث جبرائیل میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرشتے نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا "یا محمد! ایمان کیا چیز ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، جنت، جہنم، میزان اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لائے۔ جب تو نے یہ کرلیا تو بس تو مومن ہے"

یہ سن کر حضرت جبرئیل نے کہا "آپ نے سچ فرمایا"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میزان عمل کے پاس لوگوں کا ازدحام اور رش ہوگا"

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میزان رکھی جائے گی، اس کے دو پلڑے ہوں گے اگر ایک پلڑا میں آسمان وزمین اور ان کے درمیان کی تمام اشیاء رکھ دی جائیں تو وہ سب پلڑا میں سما جائیں گی، فرشتے عرض کریں گے "اے ہمارے پروردگار! اس میں کس کا عمل تولا جائے گا؟"

اللہ تعالیٰ فرمائے گا "اپنی مخلوق میں سے میں جس کے اعمال کا چاہوں گا اس میں وزن کروں گا"

فرشتے عرض کریں گے "اے ہمارے پروردگار! ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا"

حضرت حماد بن ابراہیم رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ (الانبیاء: ۴۷)

"اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کھڑی کریں گے"

"ایک آدمی کا عمل لایا جائے گا اور ترازو کے پلڑا میں رکھ دیا جائے گا پھر بادل کی مثل کوئی چیز لائی جائے گی وہ دوسرے پلڑے میں رکھ دی جائے گی، بادل والا پلڑا جھک جائے گا تو اس سے پوچھا جائے گا جانتا ہے یہ کیا چیز ہے؟ یہ وہ علم ہے جو تو نے پڑھا اور آگے پڑھایا، انہوں نے پڑھ کر تیرے بعد اس پر عمل کیا"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "قیامت کے دن لوگوں کا حساب کتاب کیا جائے گا، جس کی نیکیاں بدیوں سے ایک نیکی میں بھی زیادہ ہوئیں وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ جس کی بدیاں نیکیوں سے ایک بدی میں بھی زیادہ ہوئیں وہ جہنم میں داخل ہوجائے گا، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُوْلَئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ﴾ (المومنون: ۱۰۲، ۱۰۳)

"پھر جب صور پھونکا جائے گا تو نہ تو ان میں قرابتیں رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔ تو جن کے عملوں کے بوجھ بھاری ہوں گے وہ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جن کے بوجھ ہلکے ہوں گے وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے

Marfat.com

اپنے تئیں خسارے میں ڈالا ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے"

پھر آپ نے فرمایا "میزان عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ظاہر کردے گی، یا تو اس سے اٹھ جائے گی یا جھک جائے گی"

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام سے تین عذر فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ فرمائیں گے:

"اے آدم! اگر میں جھوٹ بولنے والوں پہ لعنت نہ کرتا اور جھوٹی بات اور جھوٹی قسم سے بغض نہ رکھتا تو آج مجھے تیری اولاد پر رحم آجاتا کیونکہ جہنم کا عذاب بہت سخت ہے۔ لیکن چونکہ مجھے ان چیزوں سے بغض ہے اس لئے مجھ پر لازم ہے کہ جس نے میرے رسولوں کو جھٹلایا اور میری نافرمانی کی میں ان سے جہنم کو بھر دوں گا۔

اے آدم جان لے! میں تیری اولاد میں سے صرف ان لوگوں کو عذاب دوں گا اور جہنم میں داخل کروں گا جن کے بارے میں میں جانتا ہوں کہ اگر میں اس کو دوبارہ دنیا میں لوٹا دوں تو وہ پہلے سے بھی زیادہ شر کی طرف بڑھیں گے۔

اے آدم! آج تو میرے اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرنے والا ہے پس جا! میزان کے پاس کھڑا ہو جا، دیکھ ان کے اعمال میں کیا چیز وزنی ہے؟ اگر کسی کی بھلائی اس کی بدی سے ایک ذرہ بھی زیادہ ہے تو اس کے لئے جنت ہے تا کہ اس کو پتہ چل جائے کہ میں ظالم کے سوا کسی کو عذاب نہیں دوں گا"

حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب قیامت کا دن ہوگا لوگوں کی ایک بڑی جماعت کھڑی ہوگی جو کثرت تعداد کی وجہ سے افق کو بھر دے گی ان کی روشنی سورج جیسی ہوگی۔ ان کے ساتھ آواز دی جائے گی "یہ اس نبی کی امت ہے جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے"

یہ سن کر ہر نبی متجسس ہو جائے گا، تب کہا جائے گا "محمد اور اس کی امت ہے"

پھر دوسرا ایک جتھہ کھڑا ہوگا جو کثرت تعداد کی وجہ سے افق کو بھر دے گا ان کا نور چودھویں کے ماہتاب کی طرح ہوگا۔ اس کے ساتھ آواز دی جائے گی "یہ اس نبی کی امت ہے جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے"

یہ سن کر ہر نبی متجسس ہو جائے گا، تب کہا جائے گا "محمد اور اس کی امت ہے"

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ آئیں گے اور فرمائیں گے "اے محمد! یہ میری طرف سے تیرے لئے ہدیہ ہے، یہ میری طرف سے تیرے لئے ہدیہ ہے" پھر میزان رکھی جائے گی اور حساب کتاب شروع ہو جائے گا۔

میزانِ اعمال کی حقیقت کے متعلق علماء کے اقوال

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ میزان کے عظیم پلڑے ہیں، اگر کسی ایک پلڑے میں زمین و آسمان رکھ دیئے جائیں تو وہ پلڑا دونوں کو کافی ہو جائیگا نیکیوں کا پلڑا تو نور ہے اور دوسرا ظلمت ہے۔ یہ ترازو اللہ کے عرش کے سامنے نصب ہے۔ عرش کے دائیں طرف جنت ہے۔ نور کا پلڑا اس کی طرف ہے، عرش کے بائیں طرف جہنم ہے اور ظلمت کا پلڑا اس کی طرف ہے۔

معتزلہ نے میزان کا انکار کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ اعمال عرض ہیں جن کا کوئی جسم نہیں تو ان کا وزن کیسے ہوسکتا ہے۔

اس کے جواب میں علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ تعالیٰ اعراض کو اجسام عطا فرمائیں گے اور ان کا وزن کیا جائے گا۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ بات بھی صحیح اسناد سے ثابت ہے کہ اعمال کے رجسٹروں کا وزن کیا جائے گا۔

یہ بات صراحت کے ساتھ پہلے گزر چکی ہے کہ اعمال کو جسم مل کر وزن ہوسکتا ہے، اسی طرح ان کے رجسٹروں کا وزن ہوسکتا ہے اور بذات خود عامل کا وزن کیا جانا بھی ممکن ہے۔

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجاہد، ضحاک اور اعمش سے روایت ہے، میزان سے مراد عدل اور فیصلہ ہے۔ اور وزن کا ذکر بطور مثال کے کیا گیا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے:

"هذا الكلام فى وزن هذا"

"یہ بات اس وزن کی ہے"

ممکن ہے کہ ان علماء نے یہ تفسیر ذیل کی آیت کی وجہ سے کی ہو:

﴿وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ o أَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ o وَأَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ﴾ (الرحمن: ۷۔۹)

"اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ کہ ترازو سے تولنے میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم مت کرو"

اس آیت میں میزان سے مراد عدل ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے درمیان عدل کا معاملہ کریں۔ البتہ وہ میزان جس کا ذکر قیامت کے دن کے حوالے سے کیا جاتا ہے یہ بات احادیث متواترہ سے ثابت ہوچکی ہے کہ اس کا اپنا ایک وجود ہوگا اور وہ کوئی معنوی چیز نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی مختلف آیات میں بھی ترازو کے بھاری اور ہلکا ہونے کا ذکر ہے ظاہر ہے ثقل اور خفت کسی محسوس چیز میں ہی ہوسکتی ہے۔

میزانِ اعمال ہر شخص کے لئے قائم نہیں ہوگی

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "میزان کا وجود برحق ہے لیکن یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس ترازو میں ہر ایک کے اعمال کا وزن نہیں کیا جائے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيْمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِىْ وَالْأَقْدَامِ﴾ (الرحمن: ۴۱)

"گناہ گار اپنے چہرے ہی سے پہنچان لئے جائیں گے تو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لئے جائیں گے"

ایک حدیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گزرا ہے "پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے محمد! اپنی امت میں سے جس پر حساب کتاب

Marfat.com

نہیں ہے اس کو جنت میں دائیں دروازے سے داخل کر لے۔ اور وہ باقی امور میں لوگوں کے شریک کار ہوں گے"

میں کہتا ہوں کہ ستر ہزار افراد کے بارے میں احادیث متواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ وہ بغیر حساب کتاب جنت میں جائیں گے، لیکن اس سے لازم نہیں آتا کہ ان کے اعمال کا وزن بھی نہ کیا جائے، اس میں کلام ہے۔

میری رائے یہ ہے کہ نیک لوگوں کے اعمال کا بھی وزن کی جایا گا تا کہ تمام انسانیت کے سامنے ان کی عظمت و رفعت آشکارا کی جاسکے۔ اسی طرح وہ کفار جن کے اعمال نامے میں ایک نیکی بھی نہ ہوگی ان کے اعمال کا وزن بھی کیا جائے گا تا کہ ان کی شقاوت، محرومی اور ذلت کو سب کے سامنے لایا جاسکے۔

حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی پر ایک نیکی کا ظلم بھی نہیں فرماتے یعنی اگر کسی کافر سے کوئی نیکی سرزد ہو تو اس کو بھی اس کا بدلہ عطا فرما دیتے ہیں اس طرح کہ دنیا میں اس کو عیش و عشرت سے نواز دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ کے پاس حاضر ہوتا ہے تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہتی۔

لیکن امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ کافر کوئی صدقہ کرے یا صلہ رحمی وغیرہ نیکی کا کام کرے تو اس سے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے، انہوں نے جناب ابی طالب کے قصہ سے اس پر دلیل لی ہے کہ ان کی نیکی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کے صلہ میں ان پر عذاب میں تخفیف کی جائے گی اور آگ کے صرف جوتے پہنائے جائیں گے جس سے ان کا دماغ کھولے گا۔

میری رائے یہ ہے کہ یہ بات ممکن ہے کہ یہ خصوصیت صرف ابو طالب کے ساتھ ہو کیونکہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے انتہاء مدد و نصرت کی تھی۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس رائے پر اس آیت کو دلیل بناتے ہیں:

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِيْنَ﴾ (الانبیاء:۴۷)

"اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کھڑی کریں گے تو کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔ اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو ہم اس کو لا موجود کریں گے اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں"

میں کہتا ہوں یہ آیت عموم پر دلیل ہے کہ کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا اور کافروں پر بھی ظلم نہیں ہوگا اور ان کو ہم پہلے ہی دنیا میں ان کی نیکی کا بدلہ دے چکے ہوں گے، لہٰذا کافروں کو اس آیت کے عموم سے خاص کر لیا جائے گا۔ ہماری اس بات کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن جدعان کے بارے میں سوال کیا گیا جو کہ ایک کافر تھا کہ وہ مہمان نوازی کرتا تھا، صلہ رحمی سے پیش آتا تھا اور غلاموں کو آزاد کراتا تھا تو کیا یہ باتیں اس کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! کیونکہ اس نے کبھی زندگی میں لا الہ الا اللہ نہیں کہا۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿وَقَدِمْنَا إِلٰى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَآءً مَّنْثُوراً﴾ (الفرقان:۲۳)

Marfat.com

''اورانہوں نے عمل کئے ہوں گے ہم ان کی طرف متوجہ ہوں گے تو ان کو اڑتی خاک کریں گے''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿حَتَّى إِذَا جَآءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئاً وَوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ وَاللّٰهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾

(النور: ۳۹)

''یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئے تو اسے کچھ بھی نہ پائے اور اللہ ہی کو اپنے پاس دیکھے تو وہ اسے اس کا حساب پورا پورا چکا دے۔ اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَّثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ﴾(ابراھیم: ۱۸)

''جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا ان کے اعمال کی مثال راکھ کی سی ہے کہ آندھی کے دن اس پر زور کی ہوا چلے اور اسے اڑا لے جائے''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّى إِذَا جَآءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئاً وَوَجَدَ اللّٰهَ عِندَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ وَاللّٰهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾(النور: ۳۹)

''اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے میدان میں ریت کہ پیاسا اسے پانی سمجھے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئے تو اسے کچھ بھی نہ پائے اور اللہ ہی کو اپنے پاس دیکھے تو وہ اسے اس کا حساب پورا پورا چکا دے۔ اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے''

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''جس کی نیکیاں برائیوں سے ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی زیادہ ہوئیں وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ جس کی برائیاں اس کی نیکیوں سے ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی زیادہ ہوئیں تو وہ جہنم میں داخل ہو جائے گا۔ الا یہ کہ اللہ عزوجل اس کی بخشش فرما دیں اور جس کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہو گئیں وہ اعراف میں داخل ہوگا''

میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید کی اس آیت سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْراً عَظِيماً﴾ (النساء: ۴۰)

''اللہ تعالیٰ کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہیں کرتا اور اگر نیکی کی ہوگی تو اس کو دو چند کر دے گا اور اپنے ہاں سے اجر عظیم بخشے گا''

لیکن اگر کسی کی نیکی اس کی برائیوں سے ایک نیکی میں زیادہ ہوئیں اور وہ جنت میں داخل ہو گیا تو کیا اس کی تمام نیکیاں اس کے لئے رفع درجات کا سبب بنیں گی یا نہیں اور اس کی برائیاں کالعدم ہو جائیں گی یا نہیں اس کا کوئی علم نہیں۔

Marfat.com

جب اعمال کا حساب لیا جائے گا

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَداً ○ وَعُرِضُوا عَلَى رَبِّكَ صَفّاً لَّقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم مَّوْعِداً ○ وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِراً وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَداً﴾ (الکہف: ۴۷۔۴۹)

''اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم زمین کو صاف میدان دیکھو گے اور ان لوگوں کو ہم جمع کر لیں گے تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے، اور سب تمہارے پروردگار کے سامنے صف باندھ کر لائے جائیں گے۔ تو ہم ان سے کہیں گے کہ جس طرح ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح آج تم ہمارے سامنے آئے لیکن تم نے تو یہ خیال کر رکھا تھا کہ ہم نے تمہارے لئے قیامت کا کوئی وقت مقرر کیا ہی نہیں۔ اور عملوں کی کتاب کھول کر رکھی جائے گا تو تم گناہ گاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہوگا اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے ہائے شامت یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے نہ بڑی کو کوئی بات بھی نہیں مگر اسے لکھ رکھا ہے اور جو عمل کئے ہوں گے سب کو حاضر پائیں گے اور تمہارا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرے گا''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ○ لَمَجْمُوعُونَ إِلَى مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ﴾

''کہہ دو کہ بے شک پہلے اور پچھلے۔ سب ایک روز مقرر کے وقت پر جمع کئے جائیں گے''

اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے:

﴿وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِيءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ﴾ (الزمر: ۶۹، ۷۰)

''اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمک اٹھے گی اور اعمال کی کتاب کھول کر رکھ دی جائے گی اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جائیں گے اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائے گی۔ اور جس شخص نے جو عمل کیا ہوگا اس کو اس کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اس کو سب کی خبر ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ وَمَا نَرَى مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ لَقَد تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمْ

تَزْعُمُونَ﴾ (الانعام: ۹۴)

''اور جیسا ہم نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا ایسا ہی آج اکیلے اکیلے ہمارے پاس آئے۔ اور جو مال ومتاع ہم نے تمہیں عطا فرمایا تھا وہ سب اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے سفارشیوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کی نسبت تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہارے شفیع اور ہمارے شریک ہیں۔ آج تمہارے آپس کے تعلقات منقطع ہو گئے اور جو دعوے تم کیا کرتے تھے سب جاتے رہے''

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

﴿وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعاً ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ o فَكَفَى بِاللّهِ شَهِيداً بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ oهُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللّهِ مَوْلاَهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ﴾ (یونس: ۲۸. ۳۰)

''اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو تو ہم ان میں تفرقہ ڈال دیں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے کہ تم ہم کو تو نہیں پوجا کرتے تھے ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے، ہم تمہاری پرستش سے بالکل بے خبر تھے۔ وہاں ہر شخص اپنے اعمال کی جو اس نے آگے بھیجے ہوں گے آزمائش کر لے گا اور وہ اپنے سچے مالک کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جو کچھ وہ بہتان باندھا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہے گا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعاً يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُم مِّنَ الإِنسِ وَقَالَ أَوْلِيَآؤُهُم مِّنَ الإِنسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلاَّ مَا شَاء اللّهُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ o وَكَذَلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضاً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ o يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاء يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا شَهِدْنَا عَلَى أَنفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ o ذَلِكَ أَن لَّمْ يَكُن رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَى بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا غَافِلُونَ o وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ﴾ (الانعام: ۱۲۸. ۱۳۲)

''اور جس دن وہ سب جن وانس کو جمع کرے گا اور فرمائے گا کہ اے گروہ جنات تم نے انسانوں سے بہت فائدے حاصل کئے۔ تو جو انسانوں میں ان کے دوستدار ہوں گے وہ کہیں گے کہ پروردگار ہم ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کرتے رہے اور آخر میں اس وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا۔ اللہ فرمائے گا اب تمہارا ٹھکانا

دوزخ ہے ہمیشہ اس میں جلتے رہو گے مگر جو اللہ چاہے۔ بے شک تمہارا رب پروردگار دانا اور خبردار ہے۔ اور اسی طرح ہم ظالموں کو ان کے اعمال کے سبب جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے پر مسلط کر دیتے ہیں۔ اے جنوں اور انسانوں کی جماعت کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آتے رہے جو میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے اور اس دن کے سامنے آموجود ہونے سے ڈراتے تھے وہ کہیں گے کہ پروردگار ہمیں اپنے گناہوں کا اقرار ہے اور ان لوگوں کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا اور اب خود اپنے اوپر گواہی دی کہ کفر کرتے تھے۔ اے محمد یہ جو پیغمبر آتے رہے اور کتابیں نازل ہوتی رہیں تو اس لئے کہ تمہارا پروردگار ایسا نہیں کہ بستیوں کو ظلم سے ہلاک کر دے اور وہاں کے رہنے والوں کو کچھ بھی خبر نہ ہو اور سب باتوں کے بلحاظ اعمال درجے مقرر ہیں اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں اللہ ان سے بے خبر نہیں"

یہ مضمون قرآن مجید کی بہت سی آیات سے معلوم ہوتا ہے لیکن ہم ہر آیت کو اس کے مناسب مقام پر ذکر کرتے جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم اللہ سے اس حال میں ملاقات کرو گے کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون ہو گے، جیسے کہ ہم نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح دوبارہ لوٹائیں گے"

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن لوگوں کی تین پیشیوں کا سامنا ہو گا، دو میں تو بحث وجدال اور عذر و معذرت ہو گی اور ایک پیشی میں اعمال نامے اڑیں گے، پس جس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملا وہ حساب کتاب سے آسانی کے ساتھ جلد فارغ ہو جائے گا اور جنت میں داخل ہو گا، لیکن جس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ملا وہ جہنم میں داخل ہو گا"

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس ہولناک منظر کو اشعار کی صورت میں بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں:

وطارت الصحف فی الأیدی منتشرة — فیها السرائر والأبصار تطلع
فکیف سهوک والأنباء واقعة — عما قلیل ولا تدری بما یقع
أفی الجنان ونور لاانقطاع له — أم الجحیم فلا یبقی ولا یدع
تهوی بساکنها طورا وترفعهم — إذ رجوا مخرجا من عمقها قمعوا
طال البکاء فلم یرحم تضرعهم — فیها ولا رقة تغنی ولا جزع
لینفع العلم قبل الموت عامله — قد سال قوم بها الرجعی فما رجعوا

"قیامت کے دن اعمال نامے اڑتے پھریں گے، جو رازوں سے بھرے ہوں گے، نگاہیں پھٹی پھٹی ان کو دیکھ رہی ہوں گی، وہ اعمال نامے کسی چھوٹی سے چھوٹی بات کو بھی نہیں چھوڑیں گے اور تجھے نہیں پتا کہ کیا کیا رونما ہو گا؟ کیا

Marfat.com

جنت میں ٹھکانہ ہوگا جہاں نور ہی نور ہے۔ یا جہنم میں سڑنا ہوگا جہاں خلاصی ہے نہ آزادی، افسوس تیرے طور طریقے اسی کے باسیوں کے سے لگتے ہیں؟ تو خوب دیکھ لے گا جب جہنمی جہنم کی عمیق وادیوں سے چھٹکارے کی کوشش کریں گے تو مزید گہرائیوں میں غوطہ زن ہو جائیں گے، ان کا رونا بڑھ جائے گا لیکن وہ رونا دھونا ان کے کسی کام نہ آئے گا، پس جان لے! کہ علم موت سے پہلے پہلے ہی اپنے عمل کرنے والے کو نفع دے سکتا ہے کیونکہ موت کے بعد تو واپسی ممکن نہیں اور نہ اعمال کا موقع ملے گا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحاً فَمُلَاقِيهِ o فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ o فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَاباً يَسِيراً o وَيَنقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُوراً o وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ o فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُوراً o وَيَصْلَى سَعِيراً o إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُوراً o إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ o بَلَى إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيراً﴾(الانشقاق:۶.۱۵)

''اے انسان تو اپنے پروردگار کی طرف پہنچنے میں خوب کوشش کرتا ہے سو اس سے جا ملے گا۔ تو جس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اس سے حساب آسان لیا جائے گا۔ اور وہ اپنے گھر والوں میں خوش خوش آئے گا۔ اور جس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔ وہ موت کو پکارے گا۔ اور دوزخ میں جائے گا۔ یہ اپنے اہل وعیال میں مست رہتا تھا۔ اور خیال کرتا تھا کہ اللہ کی طرف پھر کر نہ جائے گا ہاں ہاں اس کا پروردگار اس کو دیکھ رہا تھا''

جس کا حساب لیا گیا اس کا بچنا مشکل ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن جس کسی سے بھی حساب کتاب کیا گیا وہ ہلاک ہو جائے گا'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! کیا یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں ہے؟

﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ o فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَاباً يَسِيراً﴾(الانشقاق:۶،۷)

''تو جس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اس سے حساب آسان لیا جائے گا''

آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ تو محض پیشی ہے حساب تو جس سے بھی لیا گیا وہ ہلاکت سے نہیں بچ سکتا''

اس فرمان نبوی ﷺ کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں سے حساب میں پوچھ گچھ شروع فرمائیں تو کوئی بھی حساب کتاب پر پورا نہیں اتر سکتا، جس سے بھی حساب لیا گیا وہ مبتلائے عذاب ہو کر رہے گا لیکن اس کے باوجود ظلم رتی بھر نہ ہوگا، اس وجہ سے اللہ تعالیٰ عفو ودرگزر سے کام لیں گے اور جس طرح دنیا میں بندوں کی پردہ پوشی فرماتے رہے اسی طرح آخرت میں بھی بہت سے لوگوں کے ساتھ ستاری وغفاری کا معاملہ فرمائیں گے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندے کو اس قدر اپنے قریب کرلیں گے یہاں تک کہ اس پر چھا جائیں گے، پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائیں گے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو یاد دلائیں گے اور اسے کہیں گے فلاں دن تو نے یہ گناہ کیا تھا اور فلاں دن یہ کیا'' بندہ اقرار کرے گا اور کہے گا ''جی ہاں پروردگار! میں ان تمام گناہوں کا اقرار کرتا ہوں'' اس کو یقین ہو جائے گا کہ وہ ہلاک ہو گیا، تب اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے:

''إني سترتها عليك في الدنيا وأنا أغفرها لك اليوم''

''دیکھ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی، پس جا آج بھی میں نے تجھے بخش دیا'' (۱)

نیک اور بد الگ الگ کر دیئے جائیں گے

دنیا میں ایمان والے اور کفر والے سب ساتھ ہیں لیکن قیامت میں کافر اور مومن، اچھے و برے اور نیک و بد سب الگ الگ کر دیئے جائیں گے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَكُنتُمْ أَزْوَاجاً ثَلاثَةً ○ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ○ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ○ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ○ أُوْلَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ○ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ○ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ○ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ○ عَلَى سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ﴾ (۲)

''اور تم لوگ تین قسم ہو جاؤ تو داہنے ہاتھ والے سبحان اللہ داہنے ہاتھ والے کیا ہی چین میں ہیں۔ اور بائیں ہاتھ والے افسوس بائیں ہاتھ والے کیا گرفتارِ عذاب ہیں۔ اور جو آگے بڑھنے والے ہیں ان کا کیا کہنا وہ آگے بڑھنے والے ہیں۔ وہی اللہ کے مقرب ہیں نعمت کی بہشتوں میں۔ وہ بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہوں گے۔ اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے۔ لعل و یاقوت وغیرہ سے جڑے ہوئے تختوں پر''

جب فیصلہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی کرسی رکھ دی جائے گی تو کافر مومنوں سے بائیں طرف ہٹا کر کھڑے کر دیئے جائیں گے، اہلِ ایمان عرش کی دائیں جانب رہ جائیں گے ان میں سے کچھ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوں گے۔

اس بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ﴾ (۳)

''اور گناہ گارو تم آج الگ ہو جاؤ''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

---

(۱) صحيح البخاری (۱۱/٦٥)، صحيح مسلم (٥٢/٤٩)، سنن ابن ماجه، مقدمة: ۱۳

(۲) الواقعة: ۷۔۱۵

(۳) يٰسٓ: ۵۹

Marfat.com

﴿وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعاً ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِيْنَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ٥ فَكَفَى بِاللّهِ شَهِيْداً بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِيْنَ ٥هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللّهِ مَوْلاَهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ﴾ (یونس: ۲۸۔۳۰)

''اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو تو ہم ان میں تفرقہ ڈال دیں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے کہ تم ہم کو تو نہیں پوجا کرتے تھے ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے، ہم تمہاری پرستش سے بالکل بے خبر تھے۔ وہاں ہر شخص اپنے اعمال کی جو اس نے آگے بھیجے ہوں گے آزمائش کر لے گا اور وہ اپنے سچے مالک کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جو کچھ وہ بہتان باندھا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہے گا''

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَى إِلَى كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (الجاثیة: ۲۸)

''اور تم ہر ایک فرقے کو دیکھو گے کہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوگا اور ہر ایک جماعت اپنی کتابِ اعمال کی طرف بلائی جائے گی۔ جو کچھ تم کرتے رہے آج تم کو اس کا بدلہ دیا جائے گا''

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

﴿وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَلَا كَبِيْرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِراً وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَداً﴾ (الکھف: ۴۹)

''اور عملوں کی کتاب کھول کر رکھی جائے گا تو تم گناہ گاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہوگا اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے ہائے شامت یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے نہ بڑی کو کوئی بات بھی نہیں مگر اسے لکھ رکھا ہے اور جو عمل کئے ہوں گے سب کو حاضر پائیں گے اور تمہارا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرے گا''

قیامت کے دن ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکائے کھڑی ہوگی، ہر شخص اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں غرق ہوگا۔ ہر طرف سناٹا چھایا ہوگا، اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی کسی سے بات کرنے کی جرأت نہیں کر سکے گا، انبیاء علیہم السلام ہی بات چیت کر رہے ہوں گے، ہر نبی کے اردگرد اس کی پریشان امت جمع ہوں گی، اولین و آخرین کے اعمال نامے رکھ دی جائے گی، جن میں کوئی چھوٹی بات رہی ہوگی نہ بڑی، بلکہ ہر چیز ان میں لکھی ہوئی موجود ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے امانت دار فرشتوں نے صرف وہی لکھا ہوگا جو لوگوں نے کیا تھا، کوئی زائد بات اس میں شامل نہ ہوگی اور کوئی بات اس میں کم نہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ﴾ (القيامة:١٣)

''اس دن انسان کو جو عمل اس نے آگے بھیجے اور جو پیچھے چھوڑے ہوں گے سب بتادیئے جائیں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَآئِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَاباً يَلْقَاهُ مَنشُوراً o اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيباً﴾(الاسراء:١٣،١٤)

''اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کو بصورتِ کتاب اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے اور قیامت کے روز وہ کتاب اُسے نکال دکھائیں گے جسے وہ کھلا ہوا دیکھے گا۔ کہا جائے گا کہ اپنی کتاب پڑھ لے تو آج اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے''

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ قیامت کے دن کے عالم کو کچھ یوں الفاظ کا جامہ پہناتے ہیں:

''اے ابن آدم! اللہ تعالیٰ نے خود تجھے تیرا نگہبان بنا کر تیرے ساتھ کس قدر انصاف کیا ہے، پس سوچ لے اس دن کا عالم کیا ہوگا جب اچھے برے اعمال کے لئے ترازو نصب کردی جائے گی، پل صراط جہنم کی پشت پر بچھا دی جایا گا، فرشتے جن وانس کو گھیرے ہوئے ہوں گے، جہنم آشکارا کردی جائے گی، نعمتوں کا جہان جنت مزین ہو کر سامنے آجائے گا، بندوں کا فیصلہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ جلوہ افروز ہوں گے، زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے گی، اعمال نامے پڑھے جائیں گے، فرشتے انسانوں کے اعمال پر گواہی دیں گے، زمین اپنی پشت پر کی جانے والی ہر بات کی گواہی دے گی، پس کوئی تو حقیقت کا اعتراف کرلے گا اور جو اپنے کئے سے منکر ہوگا اس کے منہ پر خاموشی کی مہر ثبت کردی جائے گی، اور اس کے اعضاء جو کچھ انہوں نے کیا ہوگا دن کے اجالے میں یا رات کے اندھیرے میں از خود سب کچھ بتادیں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا o بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَى لَهَا﴾(الزلزال:٤،٥)

''اس روز وہ اپنے حالات بیان کردے گی کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا ہوگا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿حَتَّى إِذَا مَا جَاؤُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ o وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ o وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِن ظَنَنتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيراً مِّمَّا تَعْمَلُونَ o وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ o فَإِن يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ﴾ (حم السجدة:٢٠ . ٢٤)

Marfat.com

''یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو ان کے کان اور آنکھیں اور چمڑے یعنی دوسرے اعضاء ان کے خلاف ان کے اعمال کی شہادت دیں گے۔ اور وہ اپنے چمڑوں یعنی اعضاء سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں شہادت دی؟ وہ کہیں گے کہ جس اللہ نے سب چیزوں کو نطق بخشا اسی نے ہم کو بھی گویائی دی اور اسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔ اور تم اس بات کے خوف سے تو پردہ نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور چمڑے تمہارے خلاف شہادت دیں گے بلکہ تم یہ خیال کرتے تھے کہ اللہ کو تمہارے بہت سے عملوں کی خبر ہی نہیں ہے۔ اور اسی خیال نے جو تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے تم کو ہلاک کر دیا اور تم خسارہ پانے والوں میں ہو گئے۔ اب اگر یہ صبر کریں گے تو ان کا ٹھکانہ دوزخ ہی ہے اور اگر توبہ کریں گے تو ان کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ﴾ (النور: ۲۴، ۲۵)

''قیامت کے روز جس دن ان کی زبانیں اور ہاتھ اور پاؤں ان کے سب کاموں کی گواہی دیں گے۔ اس دن اللہ ان کو ان کے اعمال کا پورا پورا ٹھیک بدلہ دے گا اور ان کو معلوم ہو جائے گا کہ اللہ برحق اور حق کو ظاہر کرنے والا ہے''

اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں:

﴿الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّى يُبْصِرُونَ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ﴾ (یٰسٓ: ۶۵، ۶۷)

''آج ہم ان کے چہروں پر مہر لگا دیں گے اور جو کچھ یہ کرتے رہے تھے ان کے ہاتھ ہم سے بیان کر دیں گے اور ان کے پاؤں اس کی گواہی دیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیں پھر یہ رستے کو دوڑیں تو کہاں دیکھ سکیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی جگہ پر ان کی صورتیں بدل دیں پھر وہاں سے نہ آگے جا سکیں اور نہ پیچھے لوٹ سکیں''

اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں:

﴿وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا﴾ (طٰہٰ: ۱۱۱، ۱۱۲)

''اور اس زندہ و قائم کے روبرو وہ منہ نیچے ہو جائیں گے اور جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا وہ نامراد رہا۔ اور جو نیک کام کرے گا اور مؤمن بھی ہو گا تو اس کو نہ ظلم کا خوف ہو گا اور نہ نقصان کا''

سب سے پہلے جانوروں کا حساب کیا جائے گا

قیامت کے دن سب سے پہلے جن وانس کے علاوہ دوسرے جانداروں کا فیصلہ کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ ظالم جانور سے مظلوم جانور کو بدلہ دلائے گا اور پھر دونوں کو مٹی کر دے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ﴾

''اور زمین میں جو چلنے پھرنے والا حیوان یا دو پروں سے اڑنے والا جانور ہے ان کی بھی تم لوگوں کی طرح جماعتیں ہیں ہم نے کتاب یعنی لوح محفوظ میں کسی چیز کے لکھنے میں کوتاہی نہیں کی پھر سب اپنے پروردگار کی طرف جمع کئے جائیں گے''

اسی طرح اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ﴾ (۱)

''اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں گے''

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن بغیر سینگوں والی بکری سینگوں والی بکری سے اپنا بدلہ لے گی'' (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے حقوق دلوائے جائیں گے، یہاں تک کہ بغیر سینگوں والی بکری کا سینگوں والی بکری سے بدلہ دلوایا جائے گا'' (۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مخلوق میں سے ایک دوسرے سے قصاص لیا جائے گا، یہاں تک کہ بغیر سینگوں والی بکری کا سینگوں والی بکری سے قصاص لیا جائے گا، اور چیونٹی تک کو قصاص دلایا جائے گا'' (۴)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، دو بکریاں چارہ کھا رہی تھیں، ایک نے دوسری کو سینگ مارا اور اس پر حاوی ہوگئی، یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسکراہٹ اور تبسم کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا'' اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں ہم سب کی جان ہے، قیامت کے دن اس کو بھی بدلہ دلایا جائے گا'' پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' اے ابوذر! جانتے ہو یہ بکریاں کس وجہ سے لڑ رہی ہیں'' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور وہ ان کے درمیان فیصلہ بھی فرمائے گا'' (۵)

---

(۱) التکویر: ۵

(۲) مسند أحمد، رقم: ۵۲۰

(۳) مسند أحمد، رقم: ۷۲۰۳.

(٤) مسند أحمد (۳٦۳/۲)

(٥) مسند أحمد (۱٦۲/٥)

Marfat.com

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ دو بکریوں کے پاس سے گزرے جو سینگوں سے لڑ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس بے سینگوں والی کا بدلہ اس سینگوں والی سے دلائیں گے'' (۱)

ایک مرتبہ حضرت ثابت بن ظریف رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی، آئے تو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ تند و تیز آواز سے فرما رہے ہیں ''اللہ کی قسم! اگر قیامت کے دن کا خوف نہ ہوتا تو میں تجھے بتاتا''

میں نے عرض کیا ''کیا بات ہے ابوذر؟ اگر یہ بکری دوسری کو مار رہی ہے تو تم پر کوئی پکڑ نہیں''

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بکری سے ضرور سوال کیا جائے گا کہ اس نے کس وجہ سے اپنی ساتھی کو مارا اور پتھر سے ضرور سوال کیا جائے گا کہ اس نے کیوں کسی آدمی کی انگلی توڑی'' (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خیانت کی خرابیوں اور برائیوں کا تذکرہ کیا، پھر فرمایا:

''یاد رکھو! تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر اونٹ کو لادے آئے اور وہ بلبلا کر فریاد کر رہا ہو اور وہ مجھ سے کہے ''یا رسول اللہ! میری مدد کو فرمائیے'' اور مجھے کہنا پڑے کہ میں اللہ کی طرف سے تم کو کسی چیز سے چھٹکارا نہیں دلا سکتا، میں تم کو بات پہنچا چکا تھا۔

یاد رکھو! تم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ وہ اپنی گردن پر بکری لائے اور وہ فریاد کر رہی ہو، پس وہ کہے ''یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے'' اور مجھے کہنا پڑے، میں اللہ کی طرف سے تم کو کسی چیز سے چھٹکارا نہیں دلا سکتا، میں تم کو بات پہنچا چکا تھا۔

یاد رکھو! تم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ وہ اپنی گردن پر کوئی گھوڑے کا بار لے کر آئے، جو ہنہنا رہا ہو، پس وہ کہے ''یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے'' اور مجھے کہنا پڑے، میں اللہ کی طرف سے تم کو کسی چیز سے چھٹکارا نہیں دلا سکتا، میں تم کو بات پہنچا چکا تھا۔

یاد رکھو! تم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ وہ اپنی گردن پر کسی جان کا بار لائے اور وہ چیخ رہی ہو، پس وہ کہے ''یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے'' اور مجھے کہنا پڑے میں اللہ کی طرف سے تم کو کسی چیز سے چھٹکارا نہیں دلا سکتا، میں تم کو بات پہنچا چکا تھا۔

یاد رکھو! تم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ وہ اپنی گردن پر کسی بے جان چیز کا بار لائے، پس وہ کہے ''یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے'' اور مجھے کہنا پڑے میں اللہ کی طرف سے تم کو کسی چیز سے چھٹکارا نہیں دلا سکتا میں تم کو بات پہنچا چکا تھا'' (۳)

---

(۱) رواہ القرطبی فی التذکرۃ ۱/۳۳۲

(۲) رواہ القرطبی فی التذکرۃ ۱/۳۳۲

(۳) صحیح البخاری (۹/۴۲)

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کوئی اونٹ والا جو اپنے اونٹ کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو اس کو قیامت کے دن ایک جگہ قید کر کے اونٹ کو اس پر چھوڑ دیا جائے گا وہ اونٹ اس کو اس طرح روندیں گے کہ اونٹوں کی ایک جماعت گزرے گی تو اس کے پیچھے دوسری جماعت آجائے گی''

ان احادیث اور قرآنی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام حیوانات کو بھی قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ حدیث صور میں ہے:

پھر اللہ تعالیٰ انسانوں اور جنات کے علاوہ تمام مخلوقات کے درمیان فیصلہ فرمائیں گے، یہاں تک کہ جانوروں اور چوپایوں کے درمیان بھی فیصلہ فرمادیں گے یہاں تک کہ بغیر سینگ والی بکری اور سینگ والی بکری کے درمیان بھی فیصلہ کر دیا جائے گا، اور اس سے فراغت کے بعد جب تمام جانوروں کا فیصلہ ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ جانوروں سے فرمائیں گے کہ مٹی ہو جاؤ، سب کے سب مٹی (فنا) ہو جائیں گے، یہ دیکھ کر کافر لوگ مٹی ہو جانے کی تمنا کریں گے اور کہیں گے:

﴿يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا﴾ (النباء: ۴۰)

''کاش میں مٹی ہو گیا ہوتا''

ابو عمران جونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''قیامت کے دن جب جانور انسانوں کو دو گروہوں میں تقسیم ہوتا دیکھیں گے کہ کچھ لوگ تو جنت والے ہیں اور کچھ لوگ جہنم والے تو وہ پکاریں گے اے انسانوں! اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں تمہاری طرح نہیں بنایا، ہمیں جنت کی آس ہے اور نہ جہنم کا خوف''

علامہ قشیری رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے نام ''المقسط الجامع'' کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''درندے اور حیوانات قیامت کے دن جمع کئے جائیں گے، وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے۔ ان کے سجدے کو دیکھ کر فرشتے کہیں گے، یہ سجدہ کا دن نہیں ہے یہ تو جزا و سزا کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ثواب و عقاب کے لئے نہیں اٹھایا بلکہ اس لئے اٹھایا ہے کہ تم انسانوں کے برے اعمال پر گواہی دے سکو''

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جانوروں سے حساب کتاب کے بعد جب ان کو مٹی کر دیا جائے گا تو وہ مٹی بنی آدم کے گناہ گاروں کے چہروں پر ڈال دی جائے گی، اس بارے میں اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں:

﴿وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ﴾ (عبس: ۴۰)

''اور کتنے منہ ہوں گے جن پر گرد پڑ رہی ہوگی''

سب سے پہلے خون کا حساب کیا جائے گا

جب اللہ تعالیٰ جانوروں کے حساب کتاب سے فارغ ہو جائیں گے اور بندوں کا حساب شروع فرمائیں گے تو سب سے پہلے ناحق بہائے جانے والے خون کا حساب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾ (یونس: ۴۷)

Marfat.com

''اور ہر ایک امت کی طرف پیغمبر بھیجا گیا جب ان کا پیغمبر آتا ہے تو ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ان پر کچھ ظلم نہیں کیا جاتا''

سب سے پہلے امت محمد یہ ﷺ کا حساب ہوگا

نبی پاک ﷺ کی رفعت شان اور بزرگی کے پیشِ نظر قیامت کے دن سب سے پہلے آپ کی امت کا حساب کیا جائے گا۔ سب سے پہلے پل صراط کو بھی یہی عبور کریں گے اور جنت میں بھی سب سے پہلے امت محمد یہ ہی داخل ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''ہم دنیا میں تو آخر میں آنے والے ہیں لیکن قیامت کے دن پیش پیش ہوں گے'' (۱)

ایک اور روایت میں ہے کہ تمام مخلوق میں سب سے پہلے امت محمد یہ کا ہی فیصلہ ہوگا۔ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''ہم امتوں میں سب سے آخر میں ہیں اور حساب کتاب میں سب سے پہلے ہوں گے، کہا جائے گا ان پڑھ امت اور اس کا نبی کہاں ہے؟ پس ہم ایک اعتبار سے سب سے پہلے اور ایک اعتبار سے سب سے آخری ہیں'' (۳)

احادیث میں یہ بات گزر چکی ہے کہ قیامت کے دن مخلوق میں سے ایک دوسرے سے قصاص لیا جائے گا، یہاں تک کہ بغیر سینگوں والی بکری کا سینگوں والی بکری سے قصاص لیا جائے گا، اور چیونٹی تک کو قصاص دلایا جائے گا۔

جب غیر مکلف جانوروں کے حقوق کا اس قدر لحاظ کیا جائے گا تو آدمیوں کے حقوق اور انصاف بطریقِ اولیٰ ملحوظ ہوں گے، پس ان میں سب سے پہلے خون کا حساب کیا جائے گا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''پہلی چیز جس کا قیامت کے دن فیصلہ کیا جائے گا وہ خون ہوگا''

حدیث صور میں یہ بات گزر چکی ہے کہ جانوروں کے حساب کتاب سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ انسانوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں گے۔ چنانچہ سب سے پہلے فیصلہ خون (قتل) کا ہوگا، ہر وہ مقتول حاضر ہوگا جو اللہ کے راستے میں قتل ہوا تھا (اس کے علاوہ) اللہ تعالیٰ قاتل کو بھی حاضری کا حکم فرمائیں گے، یعنی ہر قسم کے قاتل و مقتول حاضر ہوں گے۔ وہ اپنا سر اٹھائے ہوئے حاضر ہوگا، جس کی گردن کی رگیں کٹی ہوئی ہوں گی اور ان سے خون بہہ رہا ہوگا وہ پوچھے گا ''اے میرے پروردگار! اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟'' وہ جواب دے گا ''اے میرے پروردگار! میں نے اسے تیری عزت و عظمت کی خاطر قتل کیا تھا'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''تو نے سچ کہا''

پھر اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آسمانوں کے نور کی طرح روشن اور چمک دار بنا دیں گے، پھر فرشتے اس کو جنت کی طرف لے جائیں

(۱) صحیح مسلم (۲۱،۶/۷)، صحیح البخاری (۵٤/٦۰)

(۲) صحیح مسلم (۲۲،۶/۷)

(۳) سنن ابن ماجه، ۳۷، ۳٤، ٤۲۹۰

Marfat.com

گے، پھر اس شخص کو حاضر کیا جائے گا جس نے اللہ کی رضا کی خاطر قتال نہ کیا ہوگا، مقتول پوچھے گا ''اے میرے پروردگار! اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟''

اللہ تعالیٰ قاتل سے پوچھیں گے باوجود علم کے تاکہ اتمام حجت ہو جائے ''تو نے اسے کیوں قتل کیا تھا؟'' وہ جواب دے گا ''اے میرے پروردگار! میں نے اس کو اپنی عزت وعظمت کی خاطر قتل کیا تھا''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''تو تباہ ہو جا، تو نے اسے میری عظمت کے لئے نہیں بلکہ اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے قتل کیا تھا''

یہاں تک کہ کوئی مقتول ایسا نہ رہے گا جس کو اس کے قاتل بدلہ نہ دلوایا جائے گا اور نہ ہی کوئی مظلوم ایسا رہے گا جس کو ظالم سے بدلہ نہ دلوایا جائے گا، یہ اللہ کی مرضی ہوگی جسے چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے رحم فرمائے۔

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ قاتل کا جہنم میں جانا ضروری اور یقینی نہیں ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قاتل کی توبہ نہیں ہے۔

واضح رہے کہ قتل اگر صرف انسانوں کے حقوق میں سے ہو تو توبہ کے ذریعے اس کا معاف نہ ہونا واضح ہے لیکن اگر یہ بندوں کے ساتھ اللہ کا حق بھی ہو تو یہ توبہ کے ذریعے معاف ہو سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ قاتل کو معاف فرما کر مقتول کو اپنی طرف سے بدلہ عطا فرما دیں گے۔

جب قتل کو اس حدیث کے تناظر میں دیکھا جائے جس میں ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ننانوے قتل کئے پھر سو پورے کئے پھر بنی اسرائیل کے ایک عالم سے سوال کیا کہ کیا میرے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے؟ عالم نے کہا تیری توبہ کے درمیان کیا چیز حائل ہو سکتی ہے؟ تو فلاں بستی میں جا! وہ نیکوں کی بستی ہے وہاں تجھے معافی مل جائے گی، پس جب وہ وہاں کے لئے نکلا اور ابھی عین درمیان میں تھا کہ موت نے اسے آلیا، اور رحمت کے فرشتوں نے اس کو ڈھانپ لیا۔(۱)

اس حدیث سے ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ قتل خالصۃً بندوں کا حق نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ مقتول کو اپنی طرف سے بدلہ عطا کر کے قاتل کو معاف فرما سکتا ہے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَاماً ○ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَاناً ○ إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَأُوْلَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيماً﴾(۲)

''اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جس جاندار کو مار ڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق یعنی شریعت کے حکم سے اور بدکاری نہیں کرتے۔ اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہوگا۔

(۱) صحیح مسلم، ۴۹، ۸، ۴۶

(۲) الفرقان: ۶۸۔۷۰

Marfat.com

قیامت کے دن اس کو دگنا عذاب ہوگا اور ذلت وخواری سے ہمیشہ اس میں رہے گا۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے"

مذکورہ حدیث اور آیت بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ قبول کی جاسکتی ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں "قیامت کے دن مقتول آئے گا اور راستے میں بیٹھ جائے گا، جب قاتل اس کے پاس سے گزرے گا تو مقتول کھڑا ہوگا اور اس کو گریبان سے پکڑ لے گا اور اللہ تعالیٰ سے کہے گا "اے میرے پروردگار! اس سے سوال پوچھیں اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟" وہ کہے گا مجھے فلاں شخص نے حکم دیا تھا، پس حکم دینے والے اور قتل کرنے والے دونوں کو پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا"

حدیث صور میں ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ باقی لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمادیں گے یہاں تک کہ کوئی مظلوم بغیر بدلے کے نہ رہے گا، یہاں تک کہ دودھ میں پانی ملانے والے کو کہا جائے گا کہ دودھ سے پانی نکالے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾ (آل عمران: ۱۶۱)

"اور کبھی نہیں ہوسکتا کہ اللہ کا پیغمبر خیانت کرے۔ اور خیانت کرنے والوں کو قیامت کے دن خیانت کی ہوئی چیز اللہ کے روبرو حاضر کرنی ہوگی پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائے گی"

کسی کی زمین غصب کرنے کا وبال

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس نے کسی پر بالشت بھر زمین کے ٹکڑے کا ظلم کیا اللہ تعالیٰ سات زمینوں تک وہ ٹکڑا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالیں گے" (۱)

تصویر بنانے والوں اور مجسمہ سازوں کا انجام

نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے کوئی صورت بنائی قیامت کے روز اسے مجبور کیا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے اور وہ ہرگز روح پھونکنے پر قادر نہ ہوگا۔ (۲)

نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ تصویر بنانے والوں کو عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا جو تم نے بنایا تھا اسے زندہ کرو۔

نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے جھوٹا خواب بیان کیا جو اس نے نہیں دیکھا تھا تو قیامت کے دن اسے مکلف کیا جائے گا کہ وہ جو کے دو دانوں میں گرہ ڈالے اور وہ نہیں کر سکے گا۔

---

(۱) صحیح مسلم ۲۲، ۳۰، ۱۴۳، صحیح البخاری ۱۳، ۴۶

(۲) صحیح البخاری، ۳۴، ۱۰۴، صحیح مسلم ۷، ۳۷

Marfat.com

خیانت کرنے والوں کا انجام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے وہ فرماتے ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خیانت کی خرابیوں اور برائیوں کا تذکرہ کیا، پھر فرمایا:

''یاد رکھو! تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر اونٹ کو لادے آئے اور وہ بلبلا کر فریاد کر رہا ہو اور وہ مجھ سے کہے ''یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے'' اور مجھے کہنا پڑے کہ میں اللہ کی طرف سے تم کو کسی چیز سے چھٹکارا نہیں دلا سکتا، میں تم کو بات پہنچا چکا تھا۔

یاد رکھو! تم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ وہ اپنی گردن پر بکری لائے اور وہ فریاد کر رہی ہو، پس وہ کہے ''یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے'' اور مجھے کہنا پڑے، میں اللہ کی طرف سے تم کو کسی چیز سے چھٹکارا نہیں دلا سکتا، میں تم کو بات پہنچا چکا تھا۔

یاد رکھو! تم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ وہ اپنی گردن پر کوئی گھوڑے کا بار لے کر آئے، جو ہنہنا رہا ہو، پس وہ کہے ''یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے'' اور مجھے کہنا پڑے، میں اللہ کی طرف سے تم کو کسی چیز سے چھٹکارا نہیں دلا سکتا، میں تم کو بات پہنچا چکا تھا۔

یاد رکھو! تم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ وہ اپنی گردن پر کسی جان کا بار لائے اور وہ چیخ رہی ہو، پس وہ کہے ''یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے'' اور مجھے کہنا پڑے میں اللہ کی طرف سے تم کو کسی چیز سے چھٹکارا نہیں دلا سکتا، میں تم کو بات پہنچا چکا تھا۔

یاد رکھو! تم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ وہ اپنی گردن پر کسی بے جان چیز کا بار لائے، پس وہ کہے ''یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے'' اور مجھے کہنا پڑے میں اللہ کی طرف سے تم کو کسی چیز سے چھٹکارا نہیں دلا سکتا میں تم کو بات پہنچا چکا تھا''

سب سے پہلے پانچ چیزوں کا حساب دینا ہوگا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن آدمی کے قدم اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں ہل سکتے جب تک وہ پانچ باتوں کا جواب نہ دے دے، اپنی عمر کس چیز میں فنا کی؟ اپنی جوانی کس کام میں ضائع کی؟ مال کہاں سے کمایا؟ اس کو کہاں خرچ کیا؟ اور اپنے علم پر کیا عمل کیا؟

عبداللہ بن علیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب اس حدیث کو بیان کرتے تو فرماتے ''تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ تنہائی میں بات چیت فرمائیں گے، جس طرح تم میں سے ہر شخص چودھویں رات کے چاند کے ساتھ تنہا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے ''اے میرے بندے! میرے بارے میں تجھے کس چیز نے دھوکہ میں ڈالا تھا؟ تو نے اپنے علم پر کیا عمل کیا؟

Marfat.com

تو نے رسولوں کو کیا جواب دیا؟''

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے روبرو اس طرح پیش ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے سامنے کوئی حجاب نہ ہوگا جو درمیان میں حائل ہو سکے، نہ کوئی ترجمان ہوگا جو درمیان میں ترجمانی کرے، پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''کیا میں نے تجھے مال نہیں عطا کیا تھا؟''

بندہ عرض کرے گا ''کیوں نہیں پروردگار! آپ نے مجھے مال عطا فرمایا تھا''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجے تھے؟''

بندہ عرض کرے گا ''کیوں نہیں پروردگار! آپ نے میری طرف اپنے قاصد اور رسول بھیجے تھے''

پھر بندہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا اسے جہنم نظر آئے گی، بائیں طرف دیکھے گا وہاں بھی جہنم کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا ''پس ہر شخص کو جہنم سے بچاؤ کی تدبیر کرنی چاہئے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے بدلہ ہو یا کسی نیک بات کے بدلہ'' (۱)

اللہ تعالیٰ کی رحمت

صفوان بن محرز فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے جا رہا تھا ایک شخص آیا اور آپ سے کہنے لگا آپ نے حضور ﷺ سے یہ بات کیسے سماعت فرمائی ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندے سے سرگوشی فرمائیں گے، اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے اس قدر قریب کرلیں گے کہ اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیں گے، اور لوگوں سے اس کو چھپالیں گے، پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائیں گے اور کہیں گے کیا تو فلاں گناہ جانتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرلے گا اور اپنے دل میں خیال کرے گا کہ وہ یقیناً ہلاک ہوگیا ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے دیکھ میں نے دنیا میں بھی تیری ستاری کی، پس آج بھی تجھے معاف کرتا ہوں۔ پھر اس کی نیکیوں کی کتاب اس کے دائیں ہاتھ میں دے دی جائے گی۔ لیکن کفار اور منافقین کے بارے میں گواہی دینے والے یہ گواہی دیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا، پس ظالمین پر اللہ کی لعنت ہے'' (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے ابن آدم! میں نے تجھے گھوڑے اور اونٹ پر سوار کیا، عورتوں سے تیری شادی کی اور عیش و عشرت کے تجھے مواقع میسر کئے پس تو نے ان چیزوں کا کیا شکر ادا کیا؟'' (۳)

تین آدمیوں کے ذکر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ اپنے بندہ سے ملاقات فرمائے گا اور اس سے پوچھے گا:

---

(۱) صحیح البخاری (۱۱۲/۸)

(۲) صحیح البخاری (۱۲۸/۳)

(۳) مسند أحمد (۴۹۲/۲)

Marfat.com

''کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی؟ تجھے سردار نہیں بنایا؟ تیری شادی نہیں کی؟ تیرے لئے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا؟ تجھے عیش وعشرت میں نہیں چھوڑا؟''

بندہ کہے گا ''کیوں نہیں اے پروردگار! آپ نے یہ سب چیزیں مجھے عطا فرمائی تھیں''

اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''کیا تجھے میری ملاقات کا یقین نہیں تھا؟''

بندہ کہے گا ''نہیں، اے میرے رب مجھے تیری ملاقات کا یقین نہیں تھا''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''آج میں بھی تجھے بھلاتا ہوں جیسے تو نے مجھے بھلا دیا تھا''

پھر اللہ تعالیٰ دوسرے بندہ سے ملاقات فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے:

''کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی؟ تجھے سردار نہیں بنایا؟ تیری شادی نہیں کی؟ تیرے لئے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا؟ تجھے عیش وعشرت میں نہیں چھوڑا؟''

بندہ کہے گا ''کیوں نہیں اے پروردگار! آپ نے یہ سب چیزیں مجھے عطا فرمائی تھیں''

اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''کیا تجھے میری ملاقات کا یقین نہیں تھا؟''

بندہ کہے گا ''نہیں، اے میرے رب مجھے تیری ملاقات کا یقین نہیں تھا''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''آج میں بھی تجھے بھلاتا ہوں جیسے تو نے مجھے بُھلا دیا تھا''

پھر اللہ تعالیٰ تیسرے بندے سے ملاقات فرمائیں گے اور اس سے بھی گزشتہ کی طرح سوال وجواب فرمائیں گے، یہ بندہ کہے گا:

''اے میرے پروردگار! مجھے تیری ملاقات کا یقین تھا اس لئے میں تجھ پر ایمان لایا تیری کتاب پر اور تیرے رسول پر ایمان لایا، تیرے آگے سر جھکایا اور نماز پڑھی۔ تیرے لئے بھوکا پیاسا رہا۔ تیری راہ میں مال صدقہ کیا''

بہر حال اس سے جہاں تک ہو سکے گا اپنی اطاعت اور اعمال خیر کا ذکر کرے گا، اس کی یہ بات سن کر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''ٹھہر! ہم تجھ پر گواہ کو بلاتے ہیں، بندہ دل میں خیال کرے گا میرے خلاف کون گواہی دے سکتا ہے؟ پھر اس کے منہ پر مہر سکوت لگا دی جائے گی اور اس کی ران، گوشت اور ہڈیوں کو حکم دیا جائے گا، پس اس کی ران، گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے کیے دھرے کی گواہی دیں گے، تب انکشاف حال کے بعد یہ عذر خواہی کرے گا۔ یہ شخص منافق ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔ اس کے بعد ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ہر امت اس معبود کے پیچھے چلی آئے جس کی وہ عبادت کیا کرتی تھی۔

آدمی کے اعضاء اس کے خلاف گواہی دیں گے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ ہنس پڑے۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن بندہ اپنے رب سے جو بات کرے گا اس سے مجھے ہنسی آ گئی، بندہ کہے گا: اے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے بچایا نہیں اور منع نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیوں

Marfat.com

نہیں۔ بندہ کہے گا پس آج میں اپنے متعلق اپنی جان کے سوا کسی کی گواہی قبول نہیں کرتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے، آج تجھ پر تیری ذات کی ہی گواہی کافی ہو جائے گی اس کے علاوہ ہم کراماً کاتبین کی گواہی بھی پیش کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے منہ پر مہر سکوت ثبت فرمادیں گے اور اس کے اعضاء کو حکم دیں گے بولو! پس اس کے اعضاء اس کے اعمال کی گواہی دیں گے، پھر اس کے اور اس کے اعضاء کے درمیان بات چیت ہوگی، وہ اپنے اعضاء پر برہم ہو کر کہے گا ''تم پر پھٹکار پڑے، میں تمہارے لئے تو کوشش کر رہا تھا''

حضرت ابوسعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن کافر شخص کو اس کے اعمال سے آگاہ کیا جائے گا، وہ انکار کرے گا اور جھگڑے گا، اسے کہا جائے گا دیکھ! یہ تیرے پڑوسی تجھ پر گواہی دیتے ہیں وہ کہے گا یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ کہا جائے گا اچھا یہ تیرے اہل وعیال اور خاندان والے تجھ پر گواہی دیتے ہیں وہ کہے گا یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ کہا جائے گا تم قسم اٹھاؤ وہ قسم اٹھالیں گے۔ وہ تب بھی نہ مانے گا اللہ تعالیٰ ان کو خاموش کر دیں گے اور اس کی زبان اور دیگر اعضاء وجوارح اس کے خلاف گواہی دیں گے، پھر اس کو جہنم میں داخل کر دیا جائے گا''

حکیم بن معاویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن تم لوگ گھٹنوں کے بل گرے ہو گے اور تمہارے منہ پر کپڑا بندھا ہوگا، پہلی چیز جو انسان کی جانب سے بولے وہ اس کی ران اور اس کی ہتھیلی ہوگی''

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت میں پہلا جھگڑا ایک مرد اور اس کی عورت کا پیش ہوگا عورت کی زبان بند ہوگی، جبکہ اس کے ہاتھ اور اس کے پاؤں اس پر گواہی دیں گے جو کچھ وہ اپنے شوہر سے متعلق برائی کرتی رہی، اسی طرح آدمی کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے جو کچھ وہ اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرتا رہا، پھر اسی کے موافق آدمی اور اس کے ماتحتوں کو بلایا جائے گا، پھر فضول خرچی کرنے والوں کو بلایا جائے گا ان سے پیسہ پائی کچھ وصول نہ کیا جائے گا بلکہ اس کی نیکیاں مظلوم کو دی جائیں گی، اور اس مظلوم کی برائیاں ظالم پر لاد دی جائیں گی، پھر سرکشوں کو لوہے کے لباس میں لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ان کو جہنم کے حوالہ کر دیا جائے۔ پتہ نہیں پھر وہ جہنم واصل ہو جائیں گے یا وہ معاملہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْماً مَّقْضِيّاً ○ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيّاً﴾ (مریم: ۷۱، ۷۲)

''اور تم میں کوئی شخص نہیں مگر اسے اس پر گزرنا ہوگا یہ تمہارے پروردگار پر لازم اور مقرر ہے۔ پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ○ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَى لَهَا﴾ (الزلزال: ۴، ۵)

''اس روز وہ اپنے حالات بیان کر دے گی کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا ہوگا''

پھر فرمایا ''کیا تم جانتے ہو زمین کی اخبار کیا ہیں؟''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں''

Marfat.com

نبی پاک ﷺ نے فرمایا ''زمین اس بات کی گواہی دے گی کہ مرد وعورت اس کی پشت پر کیا اعمال کرتے رہے ہیں، زمین کہے گی اس نے فلاں وقت مجھ پر یہ کام کیا یہ کام کیا، یہ اس کی اخبار ہیں''

فرزدق کے چچا ھفہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا، آپ ﷺ اس آیت کی تلاوت فرمارہے تھے:

﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَهُ ٥ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرّاً يَرَهُ﴾ (الزلزال: ۷، ۸)

''تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا''

ریا کار سخی، عالم اور شہید کا انجام

حضرت سیف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں داخل ہوا، میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے پاس لوگ جمع ہیں۔ میں نے پوچھا ''یہ کون ہیں؟'' مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں آپ کے قریب گیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا، آپ لوگوں سے حدیث بیان فرمارہے تھے، میں نے آپ سے عرض کیا آپ کو حق کا واسطہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، سمجھی ہو اور اس کو اچھی طرح جان لیا ہو۔ یہ سن کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے اور کچھ دیر بے ہوش رہے۔ جب آپ کو ہوش آیا تو فرمایا ''میں تجھے وہ حدیث بیان کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی گھر میں بیان کی تھی، ہم دونوں کے سوا اس وقت کوئی پاس موجود نہ تھا''

اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر دوبارہ بے ہوشی طاری ہوگئی، پھر آپ نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا اور کہا سناتا ہوں۔ پھر فرمایا ''میں تجھے وہ حدیث بیان کروگا جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی گھر میں بیان کی ہے ہم دونوں کے سوا اس وقت کوئی پاس موجود نہ تھا''

اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر پہلے سے زیادہ سخت بے ہوشی طاری ہوگئی۔ آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا، میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ بندوں کی طرف نزول فرمائیں گے تاکہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں، ہر امت گھٹنوں کے بل جھکی ہوگی، سب سے پہلے صاحب قرآن کو بلایا جائے گا اور اس شخص کو جو راہ خدا میں قتل ہوا اور مالدار کو بلایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ قاری کو فرمائیں گے کیا میں نے تجھے وہ کتاب نہیں سکھائی جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی تھی؟ بندہ عرض کرے گا کیوں نہیں پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے پھر تو نے اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ بندہ عرض کرے گا پروردگار! میں رات اور دن تلاوت کے لئے کھڑا رہتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو جھوٹ بولتا ہے، فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹ بولتا ہے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو اس لئے یہ کرتا تھا تاکہ لوگ تجھے قاری کہیں، پس وہ تو کہا جا چکا۔

پھر مال دار کو بلایا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، کیا میں نے تجھے مال کی وسعت نہیں دی تھی؟ یہاں تک کہ میں نے تجھے کسی کا

Marfat.com

محتاج نہیں بننے دیا تھا؟ بندہ عرض کرے گا کیوں نہیں پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے پھر تو نے میرے دیئے ہوئے مال میں کیا کام کیا؟ وہ عرض کرے گا میں مال کے ذریعہ صلہ رحمی کرتا تھا، صدقہ خیرات کرتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تو جھوٹ بولتا ہے، فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹ بولتا ہے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو اس لئے یہ کرتا تھا تا کہ لوگ کہیں فلاں بڑا سخی ہے پس وہ کہا جا چکا۔

اس جہاد کرنے والے کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا تو کس لئے قتل کیا گیا تھا؟ وہ عرض کرے گا مجھے تیرے راستے میں جہاد کا حکم ملا میں نے قتال کیا یہاں تک کہ میں خود قتل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے نہیں بلکہ تو نے اس لئے قتال کیا تھا تا کہ کہا جائے کہ فلاں شخص بہادر ہے، پس وہ تو کہا جا چکا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھٹنوں پہ ہاتھ مارا اور فرمایا:

((يا أبا هريرة! أولئك الثلاثة أول خلق الله تسعر بهم النار يوم القيامة))

''اے ابو ہریرہ! قیامت کے روز اللہ کی مخلوق میں یہ پہلے تین اشخاص ہوں گے جن سے جہنم کی آگ کو بھڑکایا جائے گا''

حضرت عقبہ بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیف رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آنا جانا تھا، وہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث سنائی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ان تین قسم کے لوگوں کا جب یہ حال ہوگا تو باقی انسانیت کا کیا حال ہوگا؟ یہ فرما کر آپ زار و قطار رو پڑے یہاں تک کہ ہمیں ڈر محسوس ہوا کہ کہیں آپ کی روح پرواز نہ کر جائے۔ لیکن پھر آپ کو افاقہ ہو گیا، آپ نے اپنے چہرۂ اقدس پہ ہاتھ پھیرا اور فرمایا ''بے شک اللہ اور اس کے رسول کا فرمان سچ ہے:

﴿مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

(هود: ۱۵، ۱۶)

''جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طالب ہوں ہم ان کے اعمال کا بدلہ انہیں دنیا ہیں میں دے دیتے ہیں اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آتشِ جہنم کے سوا اور کچھ نہیں اور جو عمل انہوں نے دنیا میں کئے سب برباد اور جو کچھ وہ کرتے رہے سب ضائع ہوا''

عبادات میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا اگر نماز درست نکل آئی تو باقی اعمال بھی درست نکلیں گے اور اگر نماز درست نہ نکلی تو باقی اعمال بھی خراب ہو جائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''آدمی سے سب سے پہلے نماز کا حساب کتاب کیا جائے گا سو اگر وہ درست نکلی تو سب اعمال درست ہوں گے اور اگر وہ خراب نکلی تو سب اعمال خراب نکلیں گے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: دیکھو!

Marfat.com

میرے بندے کے پاس کچھ نفلیں ہیں؟ اگر اس کے پاس نفلیں ہوں تو ان سے فرائض کی کمی پوری کر دی جائے۔ پھر دوسرے فرائض مثلاً روزہ، زکوٰۃ وغیرہ میں بھی یوں ہی کیا جائے گا'' () یعنی فرض زکوۃ اور فرض روزے کی کمی کو نفل صدقات اور نفل روزوں کے ذریعے پورا کر دیا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے روز مملوک غلام سے حساب کتاب لیا جائے گا۔ جب اس کی نماز میں کمی کوتاہی نکلے گی تو اس سے پوچھا جائے گا ''نماز میں یہ کمی کیوں ہے؟'' وہ عرض کرے گا ''یارب تو نے مجھ پر ایک مالک کو مسلط کر دیا تھا جو مجھے نماز سے مشغول رکھتا تھا'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے دیکھا تھا تو اس کے مال میں سے اپنے لئے چوری کرتا تھا؟ تو اس کے یا اپنے کاموں میں سے اپنی جان کے لئے (نماز پڑھنے کی) چوری کیوں نہیں کرتا تھا؟ پس اللہ تعالیٰ اس پر یہ حجت قائم فرما دیں گے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن عورت سے سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔ پھر اس سے اس کے شوہر کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ وہ اس کے ساتھ کیسا سلوک کرتی تھی''

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم مدینہ میں تھے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہماری ملاقات ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنایا ''قیامت کے دن اعمال مجسم صورت میں آئیں گے نماز آئے گی اور کہے گی ''اے اللہ! میں نماز ہوں'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''تو خیر پر ہے'' پھر صدقہ آئے گا اور کہے گا ''اے میرے پروردگار! میں صدقہ ہوں'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''تو خیر پر ہے'' پھر روزہ آئے گا اور کہے گا ''اے میرے پروردگار! میں روزہ ہوں'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''تو خیر پر ہے'' اسی طرح تمام اعمال آئیں گے اور رب تعالیٰ ان کو فرمائیں گے تم خیر پر ہو، پھر اسلام آئے گا اور عرض کرے گا ''اے میرے پروردگار! تو سلام ہے اور میں اسلام ہوں'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''تو خیر پر ہے، آج کے دن میں تیری وجہ سے پکڑ کروں گا اور تیری وجہ سے بخشش عطا کروں گا''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِيناً فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (ال عمران: ۸۵)

''اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن ظالم حکام کو لایا جائے گا، خواہ وہ مجھ سے پہلے گزر گئے ہوں یا میرے بعد آنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے تم میری زمین کے خزانچی تھے میرے بندوں کے نگہبان تھے۔ تمام عمدہ مرغوب اشیاء تمہارے پاس تھیں، پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے پہلے وفات پانے والے ظالم حاکم سے فرمائیں گے ''تو نے جو کچھ کیا اس پر تجھے کس چیز نے برانگیختہ کیا؟''

وہ عرض کرے گا ''تیری رحمت نے''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''کیا میرے بندوں پر تو مجھ سے زیادہ رحم کرنے والا ہے؟''

Marfat.com

پھر اللہ تعالیٰ اس ظالم حاکم سے فرمائیں گے جو میرے بعد آئے گا ''جو کچھ تو نے کیا اس پر تجھے کس بات نے ابھارا تھا؟''
وہ عرض کرے گا ''میں نے تیرے لئے غصہ کیا تھا''
اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''کیا تو مجھ سے زیادہ غضبناک ہے؟''
پھر اللہ تعالیٰ حکم دیں گے ''ان کو لے جاؤ اور جہنم کا ایک حصہ ان سے بھر دو''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب میں حبشہ کی ہجرت سے لوٹا تو ایک جوان عورت نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ایک مرتبہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اہل حبشہ کی ایک بڑھیا کا ہمارے پاس سے گزر ہوا۔ اس کے سر پہ پانی کا ایک گھڑا تھا، جب وہ ایک نوجوان کے پاس سے گزری تو اس جوان نے اس بڑھیا کے شانوں پر اپنا ہاتھ مارا، جس سے بڑھیا لڑکھڑا کر گھٹنوں کے بل گری اور اس کا گھڑا بھی ٹوٹ گیا، بڑھیا اٹھی اور اس جوان کو دیکھ کر بولی! اے بدمعاش کل کے دن تجھے سب پتہ چل جائے گا جب اللہ تعالیٰ کرسی رکھیں گے اور اولین وآخرین کو جمع فرمائیں گے اس وقت لوگوں کے ہاتھ پاؤں ان کے کئے دھرے کی گواہی دیں گے تب تجھے کو میرا اور اپنا معاملہ خوب اچھی طرح معلوم ہو جائے گا'' یہ سن کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بڑھیا نے سچ کہا، اللہ تعالیٰ اس قوم کے ساتھ کیسے خیر کا معاملہ فرمائیں گے جن کے ضعیفوں کا ان کے طاقتوروں سے بدلہ نہیں لیا جاتا''

عبداللہ بن محمد بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سواری کا جانور خریدا اور اس پر حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سننے کے لئے ایک مہینہ کا سفر طے کیا، وہ حدیث یہ تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن لوگوں کو اس حال میں جمع کیا جائے گا کہ وہ ننگے بدن، ننگے پاؤں اور خالی ہاتھ ہوں گے۔ پھر انہیں ایک آواز دی جائے گی جسے دور والا بھی اسی طرح سنے گا جیسا کہ قریب والا سنتا ہے، وہ آواز یہ ہوگی:

''أنا الملک، أنا الدیان''

''میں ہوں بادشاہ، ہر ایک کو اس کا حق دینے والا''

کوئی جہنمی بھی اس وقت تک جہنم میں نہ جائے گا کہ اگر اس کا کسی جنتی پر حق ہے تو وہ اسے اس سے وصول نہ کر لے یہاں تک کہ تھپڑ کا بدلہ بھی دیا جائے گا''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس کا کسی بھائی پر ذرہ بھی ظلم ہو وہ اس کو حل کرا لے، اس لئے کہ وہاں دینار ہوگا نہ درہم۔ وہاں ظالم کی نیکیاں لی جائیں گی اگر اس کے پاس نیکیاں ہوئیں تو ٹھیک ورنہ اس کے بھائی کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون شخص ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں''

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نہیں بلکہ میری امت کا مفلس شخص وہ ہے جو قیامت کے دن نماز روزے اور زکوٰۃ لے کر آئے گا، مگر اس کے ساتھ اس نے کسی کو گالی دی ہے، کسی کا مال کھایا ہے، کسی کا خون بہایا ہے، کسی کو مارا ہے، پس یہ بھی اس کی نیکیاں لے جائے گا یہ

Marfat.com

بھی اس کی نیکیاں لے گا۔ پھر اگر حق داروں کے پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان کی برائیاں لیکر اس پر ڈال دی جائیں گی۔ بالآخر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "تم اس حالت میں نہ مرو کہ تم پر کسی کا قرض ہو، کیونکہ وہاں درہم و دینار نہ ہوں گے وہاں تو نیکیوں سے ایک دوسرے کا بدلہ دیا جائے گا، اور تیرا رب کسی پر ظلم نہ کرے گا"

قیامت کے دن ظالموں سے بدلہ لیا جائے گا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن بندہ اپنی نیکیوں پر خوش خوش آئے گا، ایک دوسرا آدمی آئے گا اور کہے گا اے میرے پروردگار! اس نے مجھ پہ ظلم کیا ہے، پس اس کی نیکیاں لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی، اسی طرح ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی، اب جو حق دار آئیں گے ان کی برائیاں لے کر اس کے سر لاد دی جائیں گی، اسی طرح مسلسل ہوگا یہاں تک کہ جہنم میں داخل ہو جائے گا"

اللہ تعالیٰ کے ہاں شرک کی معافی نہیں ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ کے ہاں تین عدالتیں ہیں، ایک عدالت تو ایسی ہے جس کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں، دوسری عدالت ایسی ہے جس میں کچھ معاف نہ ہوگا، تیسری عدالت ایسی ہے جس میں بخشش کا کوئی سوال نہیں۔ یہ عدالت جس میں بخشش کا کوئی سوال نہیں وہ شرک کی عدالت ہے"

اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ﴾ (المائدہ: ۷۲)

"اور جان رکھو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا تو اللہ اس پر بہشت کو حرام کر دے گا"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "ظلم تین طرح کا ہے، ایک ظلم جس کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرمائے گا اور اس کی بخشش نہ ہوگی، وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے۔ ایک وہ ظلم ہے جو بندوں کا اپنے آپ پر ہے اور اللہ تعالیٰ کے حق میں ہے، اس کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں گے، ایک وہ ظلم ہے جس کا بدلہ ضرور لیا جائے گا وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہے"

امانت جہاد سے بھی معاف نہیں ہوتی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا ہر گناہ کو بخش دیتا ہے سوائے امانت کے۔ قیامت کے دن صاحب امانت کو بلایا جائے گا اور کہا جائے گا "امانت ادا کرو" وہ کہے گا "یا میرے پروردگار! میں تو دنیا سے آ گیا ہوں، اب میرے لئے اس کی ادائیگی کیسے ممکن ہے؟" اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا اس کو ہاویہ (جہنم کی ایک وادی) کی طرف لے جاؤ۔ پس اس کی طرف لے جایا جائے گا اور اس میں دھکیل دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی گہرائی میں جا گرے گا۔ وہاں دیکھے

Marfat.com

گا کہ وہ امانت موجود ہے وہ اس کو اٹھائے گا اور کندھے پر رکھ کر اوپر چڑھے گا جب دیکھے گا کہ جہنم سے نکلنے والا ہے پھر نیچے گہرائی میں جا گرے گا۔ پس یونہی رہتے زمانے تک اس کے ساتھ ہوتا رہے گا"

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا "امانت نماز میں بھی ہے، امانت روزے میں بھی ہے، امانت وضو میں بھی ہے، اور امانت بات چیت میں بھی ہے۔ لیکن سب سے بڑھ کر امانت وہ چیز ہے جو کوئی دوسرے کے پاس بطور امانت رکھوائے"

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا "یا رسول اللہ! اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑائی پر صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اور پیٹھ پھیرے بغیر آگے بڑھتے ہوئے قتل ہو جاؤں تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف فرما دے گا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں، اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف فرما دے گا لیکن قرض کو معاف نہیں فرمائے گا"

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی:

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ﴾ (الزمر: ۳۰، ۳۱)

"اے پیغمبر! تم بھی مر جاؤ گے اور یہ بھی مر جائیں گے پھر تم سب قیامت کے دن اپنے پروردگار کے سامنے جھگڑو گے اور جھگڑا فیصل کر دیا جائے گا"

تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا دنیا میں جو گناہ ہو گئے وہ ہم پر دوبارہ پیش کیے جائیں گے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں تم پر دوبارہ پیش کیے جائیں گے یہاں تک کہ تم ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دو"

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یہ تو بڑا سخت معاملہ ہے"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "قیامت کے دن تمام لوگ حساب کتاب کے لئے گھٹنوں کے بل گرے پڑے ہوں گے، باپ بیٹے سے، بیٹا باپ سے، بہن بھائی سے، خاوند بیوی سے، اور بیوی خاوند سے دنیا کے تعلق کی نسبت زیادہ مضبوط تعلق رکھتے ہوں گے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ﴾ (المومنون: ۱۰۱)

"پھر جب صور پھونکا جائے گا تو نہ تو ان میں قرابتیں رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن غلام اور اس کے مالک کو لایا جائے گا شوہر اور اس کی بیوی کو لایا جائے گا، غلام اور اس کے مالک کا، بیوی اور اس کے شوہر کا تصفیہ کرایا جائے گا۔ یہاں تک کہ کہا جائے گا فلاں عورت کو تو نے پیغام نکاح دیا اور میں نے اس کے ساتھ تیری شادی کر دی لیکن تو نے اس کے خیال میں سب کو چھوڑ دیا"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندہ کو بلائیں گے اور اس پر اپنے احسانات کو یاد دلائیں گے اور ان کا شمار کرائیں گے اور فرمائیں گے کہ تو نے مجھے فلاں دن یاد کیا اور دعا کی اور کہا یا اللہ میری فلاں عورت سے شادی کر دے اور وہ ہم نے کر دی، اس طرح بہت سی باتیں شمار کرائی جائیں گی"

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن بندہ کو عار اور شرمندگی اس طرح گھیر لے گی کہ وہ کہے گا اے اللہ! اس عار اور شرمندگی سے بہتر یہ ہے کہ تو مجھے جہنم میں پھینک دے، اور اللہ کی قسم! وہ جانتا ہوگا کہ جہنم کا عذاب کس قدر سخت ہے''

قیامت کے دن نعمتوں کا سوال کیا جائے گا

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ (التکاثر: ۸)

''پھر اس روز تم سے شکر نعمت کے بارے میں پرسش ہوگی''

ایک صحیح حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے ابوالہیثم بن منہال کے باغ میں بکری کے گوشت، کھجوروں اور پانی سے کھانا تناول فرمایا پھر فرمایا:

((هذا من النعيم الذى تسألون عنه))

''یہ وہ نعمتیں ہیں جن کا تم سے قیامت کے دن سوال کیا جائے گا''

یعنی اس نعمت کے بارے میں یہ سوال کیا جائے گا کہ کیا تم نے اس نعمت کا شکر ادا کیا تھا اور اس کے بدلے کے طور پر نیک اعمال کئے تھے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''اپنے کھانے میں ذکر اللہ اور درود کا سالن استعمال کرو اور کھانے کے بعد سو مت جاؤ اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے''

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مسجد دمشق میں داخل ہوا اور دعا کرنے لگا:

''اللهم آنس وحشتى، وارحم غربتى، وارزقنى جليسا صالحا''

''اے اللہ میری وحشت کو دور فرما، میری تنہائی پہ رحم فرما اور مجھے کوئی اچھا ہم نشیں عطا فرما''

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اس کی دعا سنی تو فرمایا ''جو بات تو نے کی ہے اگر تو اس کے طلب کرنے میں سچا ہے تو میں اس معاملہ میں تجھ سے زیادہ سعادت مند ہوں، میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ''لوگوں میں سے کچھ تو اپنی جان پہ ظلم کرنے والے ہیں یعنی وہ ظالم جس کو اس کے مقام پر پکڑ لیا جائے گا اور وہ حزن وغم میں مبتلا رہنے والا ہے اور کچھ لوگ میانہ رو ہیں یعنی ان سے حساب کتاب آسانی کے ساتھ لیا جائے گا۔ اور کچھ نیکیوں میں سابق ہیں یعنی وہ جنہیں بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کر دیا جائے گا''

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مصالحت بھی کروائیں گے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ

Marfat.com

کے اوپری دانت نظر آنے لگے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا "یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، کیا چیز آپ کو ہنسا رہی ہے؟"

نبی پاک ﷺ نے فرمایا" میری امت کے دو آدمی اللہ عزوجل کے سامنے جھگڑیں گے، ایک کہے گا اے میرے پروردگار! میرے بھائی سے مجھ پر ظلم کرنے کا بدلہ دلایئے، اللہ تعالیٰ دوسرے کو فرمائیں گے اپنے بھائی کا بدلہ دو۔ وہ کہے گا اے میرے پروردگار! میرے پاس نیکیوں میں سے تو کچھ بچا نہیں، اللہ تعالیٰ طلبگار کو فرمائیں گے اور پوچھیں گے تو اپنے بھائی کے ساتھ کیا کرے گا؟ اس کے پاس تو کوئی نیکی بچی نہیں، وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! پھر وہ میرے گناہ اٹھائے۔ یہ بات فرماتے ہوئے آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

پھر آپ نے فرمایا" وہ دن بڑا ہی ہولناک ہوگا لوگ اس دن بڑے محتاج ہوں گے کہ کوئی ان کے گناہ اٹھالے، پس پھر اللہ تعالیٰ اس طلبگار کو فرمائیں گے اپنی نگاہ اٹھا اور جنت کی طرف دیکھ! وہ دیکھے گا اور کہے گا یارب! میں چاندی کے شہر اور سونے کے محلات دیکھ رہا ہوں جو موتیوں سے جڑے ہوئے ہیں، یہ کس نبی کے ہیں؟ کس صدیق کے ہیں؟ کس شہید کے ہیں؟"

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "جو بھی ان کی قیمت ادا کر دے"

وہ بندہ کہے گا "اے میرے پروردگار! ان کی قیمت کون ادا کر سکتا ہے؟"

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "تو بھی اس کا مالک ہو سکتا ہے"

بندہ کہے گا "وہ کیسے؟ اے میرے پروردگار!"

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "اپنے بھائی کو معاف کر دے"

وہ کہے گا "اے میرے پروردگار! میں نے اس کو بالکل معاف کر دیا"

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "جا اپنے اس بھائی کو بھی لے جا اور جنت میں داخل کر لے"

یہ حدیث بیان کرنے کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا "قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کے درمیان مصالحت کرائیں گے"

نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے "جس نے لوگوں کا مال اس نیت سے لیا کہ لوٹا دے گا تو اللہ اسے ادا کرے گا اور جس نے اس نیت سے لیا کہ کھا جائے گا تو اللہ بھی اسے ضائع کر دے گا"

عرفات اور مزدلفہ میں حضور ﷺ کی دعائیں

حضرت عباس بن مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کی رات اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا مانگی اور خوب مانگی، اللہ تعالیٰ نے جواب مرحمت فرمایا کہ میں نے دعا قبول کر لی مگر جس نے ظلم کیا، حضور ﷺ نے دعا کی یا اللہ! تو اس پر قادر ہے کہ مظلوم کو ظالم کی طرف سے خیر عطا کر کے خوش کر دے اور ظالم کو بخش دے۔ لیکن اس رات کوئی جواب نہ آیا، جب مزدلفہ کی صبح ہوئی تو آپ نے پھر دعا کی تو اللہ نے قبول فرمائی کہ میں نے اس کو بھی بخش دیا، اس دعا کی قبولیت کا اعلان سن کر نبی پاک ﷺ کے لبوں پر تبسم

Marfat.com

بکھر گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ ایسی گھڑی میں مسکرائے ہیں جس میں آپ کے مسکرانے کی عادت نہیں تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کے دشمن ابلیس کی وجہ سے مسکرایا ہوں اسے جب معلوم ہوا کہ اللہ نے میری امت کی بخشش کی دعا قبول کر لی ہے تو وہ ہلاکت ہلاکت پکارنے لگا اور اپنے سر پر خاک ڈالنے لگا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اس حدیث کے معنی میں تین احتمال ہیں:

(۱) ان ظالم لوگوں کی مغفرت عذاب بھگتنے کے بعد ہوگی۔

(۲) مغفرت کا یہ وعدہ بعض لوگوں کے ساتھ خاص ہے۔

(۳) مغفرت کا یہ وعدہ ہر ایک کے لئے ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ قرض والے شخص کو بلائیں گے اور فرمائیں گے ''اے ابن آدم! تو نے بندوں کے حقوق کس چیز میں ضائع کئے اور ان کے اموال کس چیز میں خرچ کئے؟''

وہ عرض گا ''اے میرے پروردگار! میں نے ان کو ضائع نہیں کیا بلکہ صحیح کاموں میں خرچ کیا ہے''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''آج میں ادائیگی کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں''

پس اس کی نیکیاں اس کی برائیوں سے وزنی ہو جائیں گے اور اس کو جنت جانے کا حکم مل جائے گا''

نبی پاک ﷺ کی مسکراہٹ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کے متعلق فرمائیں گے پہلے اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر ظاہر کرو اور بڑے گناہ چھوڑ دو، پھر اس کو کہا جائے گا کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ وہ بڑے کے خوف کی وجہ سے چھوٹے گناہوں کو ماننے سے بھی انکار کر دے گا، تب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہم تیرے ہر گناہ کو نیکی سے بدلتے ہیں، وہ بندہ کہے گا اے میرے پروردگار! میں نے کچھ بڑے بڑے گناہ بھی کئے تھے جو یہاں نظر نہیں آ رہے، اس موقع پر آپ ﷺ اس قدر ہنسے کہ آپ کی ڈاڑھ مبارک ظاہر ہو گئی۔

گناہ گار مسلمان کے ساتھ اللہ کا معاملہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندے کو اس قدر اپنے قریب کر لیں گے یہاں تک کہ اس پر چھا جائیں گے، پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائیں گے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو یاد دلائیں گے اور اسے کہیں گے فلاں دن تو نے یہ گناہ کیا تھا اور فلاں دن یہ کیا'' بندہ اقرار کرے گا اور کہے گا ''جی ہاں پروردگار! میں ان تمام گناہوں کا اقرار کرتا ہوں'' اس کو یقین ہو جائے گا کہ وہ ہلاک ہو گیا، تب اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے:

''إني سترتها عليك في الدنيا وأنا أغفرها لك اليوم''

''دیکھ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی، پس جا آج بھی میں نے تجھے بخش دیا''

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو قریب فرمائیں گے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیں گے اور اسے تمام مخلوق سے چھپالیں گے، اسی پردہ میں اس کو اس کے اعمال کی کتاب دیں گے اور فرمائیں گے ''اے ابن آدم! اپنے اعمال نامے کو پڑھ لے'' پس جب وہ کسی نیکی کے پاس سے گزرے گا تو اس کا دل خوش ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کو فرمائیں گے ہم اس نیکی کو قبول کرتے ہیں۔ بندہ سجدے میں گر پڑے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اٹھ سر اٹھا اور اپنے اعمال نامے کو پڑھ۔ پھر وہ کسی برائی کے پاس سے گزرے گا تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جائے گا اور دل رنجیدہ ہو جائے گا، جسم کپکپائے گا، اس وقت اس کو اپنے رب سے اس قدر حیا آئے گی کہ اس کیفیت کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''اے میرے بندے! اس گناہ کو جانتا ہے؟'' وہ کہے گا ''جی ہاں پروردگار!'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''ہم نے اس کو بخش دیا ہے'' پس اسی طرح اس کی نیکی قبول ہوتی رہے گی اور وہ سجدہ کرتا رہے گا اور بدی معاف ہوتی رہے گی، اور وہ سجدہ کرتا رہے گا، مخلوق صرف اس کے سجدوں کو دیکھے گی، یہاں تک کہ مخلوق ایک دوسرے کو پکارے گی ''سبحان اللہ، یہ اللہ کا کیسا بندہ ہے کہ اس نے کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی'' لیکن ان کو بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کے راز کا علم نہ ہوگا''

عثمان بن ابی عاتکہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جس شخص کو اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملا اس کے اوپر تو نیکیاں لکھی ہوں گی، لیکن اس کے اندر برائیاں ہوں گی، اسے کہا جائے گا اپنا نامہ اعمال پڑھ، وہ اندر سے پڑھے گا تو مایوس ہو جائے گا لیکن جب آخر میں پہنچے گا تو اس میں پڑھے گا کہ یہ تیری بداعمالیاں ہیں میں نے دنیا میں بھی ان پر پردہ رکھا اور آج بھی میں تیری بخشش کرتا ہوں، اس پر موجود لوگ رشک کرنے لگیں گے۔ اہل محشر اس کے ظاہری اعمال نامے کو پڑھیں گے اور کہیں گے فلاں تو نیک بخت ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے کہ اس کو بدل دیا جائے اور اس کے اندر برائیاں نیکیوں سے بدل دی جائیں گی۔ پھر اس کو پڑھنے کا حکم ملے گا وہ دیکھے گا کہ نیکیاں ہی نیکیاں ہیں جب آخر میں پہنچے گا تو پڑھے گا کہ یہ تیری نیکیاں ہیں جنہیں میں قبول کرتا ہوں تب وہ اہل محشر کو کہے گا:

﴿هَاؤُمُ اقْرَؤُوا كِتَابِيَهْ ۝ إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ﴾ (الحاقة: ١٩، ٢٠)

جس کو اس کا نامہ اعمال پشت کے پیچھے سے ملے گا وہ اس کو بائیں ہاتھ سے تھامے گا پھر اس کو پڑھنے کا حکم ملے گا اس کے اندر نیکیاں ہوں گی اور اس کے ظاہر میں برائیاں اور گناہ لکھے ہوں گے، ان گناہوں کو دیکھ کر سب لوگ کہیں گے یہ تو ہلاک ہو گیا، جب وہ آخری نیکی پہ پہنچے گا تو کہا جائے گا یہ تیری نیکیاں ہیں جن کو ہم مردود کرتے ہیں۔ پھر اسے دوبارہ پڑھنے کا حکم دیا جائے گا، وہ دوبارہ پڑھے گا تو وہ ساری کی ساری نیکیاں برائیوں سے تبدیل ہو چکی ہوں گی، پھر وہ اہل محشر کو کہے گا:

﴿يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ۝ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ مَا أَغْنَى عَنِّي مَالِيَهْ﴾ (الحاقة: ٢٥، ٢٨)

''اے کاش! مجھ کو میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا۔ اور مجھے معلوم نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش موت ابدالآباد کے لئے میرا کام تمام کر چکی ہوتی آج میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا''

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن انسان کو قیامت کے میدان میں اس طرح لایا

Marfat.com

جائے گا گویا وہ بکری کا بچہ ہے۔اس کو اس کا رب کہے گا ''کہاں ہے وہ مال جو میں نے تجھے عطا کیا تھا؟ جس کا میں نے تجھے مالک بنایا تھا؟''

وہ کہے گا ''اے میرے پروردگار! میں نے اسے جمع کیا اور اس کو ثمر آور بنایا اور اسے زیادہ سے زیادہ بڑھایا''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''اس میں سے آگے کیا بھیجا تھا؟'' وہ دیکھے گا تو کچھ نہ پائے گا جو اس نے آگے بھیجا ہو، پس اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ سے بات نہ کر سکے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی یہ روایت میں یہ اضافہ بھی منقول ہے ''بندہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کرے گا اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے میں وہ سارا مال لے آؤں گا، اگر اس کو واپس دنیا میں بھیج بھی دیا جائے تب بھی وہ کچھ آگے نہ بھیج سکے گا پس اس کو جہنم میں دھکیل دیا جائے گا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ﴾ (الانعام: ۹۴)

''اور جیسا ہم نے تم کو پہلی دفعہ پیدا کیا تھا ایسا ہی آج اکیلے اکیلے ہمارے پاس آئے۔اور جو مال ومتاع ہم نے تمہیں عطا فرمایا تھا وہ سب اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کہتا ہے ''میرا مال، میرا مال'' حالانکہ اس کا مال بس وہی ہے جو اس نے کھالیا اور ختم کر دیا، یا پہن لیا اور پرانا کر دیا، یا صدقہ کر دیا اور آگے بھیج دیا، اس کے سوا جو کچھ ہے وہ اسے چھوڑ کر جانے والا ہے اور لوگوں کے لئے ہے''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالاً لُّبَداً o أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ﴾ (البلد: ۶، ۷)

''کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال برباد کر دیا۔کیا اسے یہ گمان ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں''

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن بندے کے قدم اپنی جگہ سے اس وقت تک نہ ہل سکیں گے جب تک اس سے چار باتوں کا سوال نہ کر لیا جائے۔عمر کس چیز میں فنا کی؟ جسم کن کاموں میں استعمال کیا؟ علم پر کیا عمل کیا؟ مال کہاں سے کمایا تھا اور کہاں خرچ کیا؟''

حضرت ابن مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ و مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ''اے ابوالدرداء! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب قیامت کے دن تجھ سے کہا جائے گا تو جاننے والوں میں سے ہے یا نہ جاننے والوں میں تیرا شمار ہے؟ اگر تو کہے گا میں جاننے والوں میں سے ہو تو کہا جائے گا کہ جس علم کو جانتا ہے اس پر کیا عمل کیا؟ اور اگر تو کہے گا کہ میں جاہل ہوں تو کہا جائے گا کہ تیرے جاہل رہنے کا کیا عذر ہے؟ علم کیوں نہیں حاصل کیا؟''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ''قیامت کے دن ہر عذر کرنے والے کے لئے ایک

Marfat.com

جھنڈا اس کی سرین کے پاس بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کا عذر اور دھوکہ ہے"

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن تم کو تمہارے ناموں اور تمہارے باپوں کے ناموں سے پکارا جائے گا پس اپنے نام اچھے رکھا کرو"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زمین اپنے جگر پاروں کو باہر پھینک دے گی، چور گزرے گا اور کہے گا "ہائے اس مال کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا" قاتل آئے گا اور کہے گا "ہائے اس مال کی وجہ سے میں نے خون بہایا" قطع تعلقی کرنے والے والا آئے گا اور کہے گا "افسوس اس مال کی وجہ سے میں نے رشتہ داری توڑی" پھر وہ اس مال کو پکاریں گے لیکن وہ ان کی کچھ مدد نہ کرے گا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ أَكَفَرْتُم بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوْا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ٥ وَأَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ﴾

(ال عمران: ۱۰۶.۱۰۷)

"جس دن بہت سے منہ سفید ہوں گے اور بہت سے سیاہ۔ تو جن لوگوں کے منہ سیاہ ہوں گے ان سے اللہ فرمائے گا کیا تم ایمان لا کر کافر ہو گئے تھے؟ سو اب اس کفر کے بدلے عذاب کے مزے چکھو۔ اور جن لوگوں کے منہ سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت کے باغوں میں ہوں گے۔ اور ان میں ہمیشہ رہیں گے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ٥ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ٥ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ٥ تَظُنُّ أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ﴾

(القيامة: ۲۲ . ۲۵)

"اس روز بہت سے منہ رونق دار ہوں گے۔ اور اپنے پروردگار کے محو دیدار ہوں گے۔ اور بہت سے منہ اس دن اداس ہوں گے۔ خیال کریں گے کہ ان پر مصیبت واقع ہونے کو ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ٥ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ٥ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ٥ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ٥ أُوْلَئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ﴾ (عبس: ۳۸ . ۴۲)

"اور کتنے منہ اس روز چمک رہے ہوں گے۔ خنداں و شاداں یہ نیکوکار ہیں۔ اور کتنے منہ ہوں گے جن پر گرد پڑ رہی ہوگی اور سیاہی چڑھ رہی ہوگی یہ کفار بدکردار ہیں"

اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:

﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ

Marfat.com

فِيهَا خَالِدُونَ o وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاء سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَّا لَهُم مِّنَ اللّهِ مِنْ عَاصِمٍ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعاً مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِماً أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾(یونس: ۲۶، ۲۷)

''جن لوگوں نے نیکوکاری کی ان کے لئے بھلائی ہے اور مزید برآن اور بھی۔ اور ان کے مونہوں پر نہ تو سیاہی چھائے گی اور نہ رسوائی۔ یہی جنتی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جنہوں نے برے کام کئے تو برائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا اور ان کے مونہوں پر ذلت چھا جائے گی اور کوئی ان کو اللہ سے بچانے والا نہ ہوگا ان کے مونہوں کی سیاہی کا یہ عالم ہوگا کہ ان پر گویا اندھیری رات کے ٹکڑے اڑھا دیئے گئے ہیں یہی دوزخی ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں رہیں گے''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُوْلَئِكَ يَقْرَؤُونَ كِتَابَهُمْ وَلاَ يُظْلَمُونَ فَتِيلاًo وَمَن كَانَ فِي هَـذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الآخِرَةِ أَعْمَى وَأَضَلُّ سَبِيلاً﴾(بنی اسرائیل: ۷۱، ۷۲)

''جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے تو جن کے اعمال کی کتاب ان کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی وہ اپنی کتاب کو خوش ہو ہو کر پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا اور جو شخص اس دنیا میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور نجات کے رستے سے بہت دور''

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن مومنوں میں سے ایک شخص کو بلایا جائے گا اور اس کا نامہ اعمال اس کو داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اس کے جسم کو بڑا کر دیا جائے گا، اس کا چہرہ سفید کر دیا جائے گا اور اس کے سر پر موتیوں کا چمکتا ہوا ایک تاج رکھا جائے گا۔ وہ اپنے ساتھیوں کی طرف اس حال میں واپس آئے گا کہ وہ دور سے اس کو دیکھیں گے اور کہیں گے اے اللہ! اس کو ہمارے پاس لا اور اس میں ہم کو برکت عطا فرما۔ پس وہ ان کے پاس آئے گا اور کہے گا تمہیں بشارت ہو تم میں سے ہر شخص کے لئے ایسا ہی ہے۔

دوسری طرف کافر کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا اللہ اس کا جسم بڑھا دیں گے، اس کے ساتھی اس کو دیکھیں گے اور کہیں گے اللہ کی پناہ ہو اس کے شر سے، اے اللہ اس کو ہمارے پاس نہ آنے دینا۔ لیکن وہ ان کے پاس آئے گا اور وہ کہیں گے اے اللہ اس کو رسوا کر، وہ کہے گا تم پر بھی اللہ کی پھٹکار برسے، تم میں سے بھی ہر شخص کے لئے ایسا ہی ہے''

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ بندے کے متعلق حکم فرمائیں گے کہ ''اسے پکڑ لو اور زنجیروں میں جکڑ دو'' تو اس حکم کو سن کر ستر ہزار فرشتے لپکیں گے اور ایک زنجیر سے اس کو باندھیں گے اور اس کو منہ سے ڈال کر دبر سے نکالیں گے اور یوں اس میں پرو لیں گے جیسے دھاگے میں موتی پرویا جاتا ہے، پھر اس کو جہنم میں ایک غوطہ دے کر نکالیں گے تو وہ ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ بن چکا ہوگا۔ پھر دوبارہ جہنم میں غوطہ دے کر نکالیں گے تو وہ صحیح سالم ہو چکا ہوگا''

ایک قول یہ بھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''اسے پکڑو'' تو قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کی تعداد سے زیادہ لوگ اس کی طرف لپکیں

Marfat.com

گے اور اسے پکڑیں گے۔

معتمر بن سلیمان کے والد حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "ہر چیز اس کو برا بھلا کہے گی وہ کہے گا تم مجھ پر رحم کیوں نہیں کرتے؟ وہ کہیں گے تجھ پر ارحم الراحمین (سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے) کو رحم نہیں آیا تو ہم کیسے رحم کریں"

☆☆☆☆

Marfat.com

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں۔ ان میں سے ایک تمام مخلوق پر نازل کی ہے جس کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے رحم وحمت کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ چوپائے بھی اسی کی بدولت اپنی اولاد پر رحم کرتے ہیں۔ باقی ننانوے رحمتیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر فرمائیں گے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے جس دن رحمت پیدا فرمائی اس میں سے ننانوے حصے اپنے پاس روک لئے صرف ایک حصہ اپنی تمام مخلوق میں پھیلا دیا، اگر کافر کو علم ہو جائے کہ اللہ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہوگا۔ اگر مومن کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر عذاب ہے تو وہ جہنم سے اپنے کو محفوظ نہیں سمجھے گا''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان پیدا فرمائے سو حصے رحمت کے بھی پیدا فرمائے، جن میں سے صرف ایک حصہ زمین میں رکھا، اسی کے طفیل ماں اپنے بچے پر نچھاور ہوتی ہے، جانور اور پرندے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، باقی ننانوے حصے قیامت کے لئے اٹھا رکھے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سو حصوں کو پورا فرما دیں گے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان وزمین پیدا فرمائے اس دن یہ لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے''

ایک روایت میں ہے کہ رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اللہ کے پاس عرش پر رکھی ہے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ﴾ (الاعراف: ۱۵۶)

''اور جو میری رحمت ہے وہ ہر چیز کو شامل ہے میں اس کو ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو پرہیز گاری کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں''

Marfat.com

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم جانتے ہو کہ اللہ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے؟ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں''

آپ ﷺ نے پھر فرمایا ''تم جانتے ہو، اگر بندے ایسا کریں تو بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ اگر بندے ایسا کریں تو بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ وہ ان کو عذاب نہ دے''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ (المدثر: ٥٦)

''وہی ڈرنے کے لائق اور بخشش کا مالک ہے''

اس کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''میں اس کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا جائے، جو میرے ساتھ کسی کو معبود بنانے سے ڈرا تو مجھ پر لازم ہے کہ میں اس کی مغفرت کر دوں''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی غزوہ میں ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک قوم کے پاس آپ کا گزر ہوا، آپ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں۔ ایک عورت تنور کو بھڑکا رہی تھی اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا، جب تنور کی لپٹ اوپر اٹھتی تو وہ بچہ کو بچانے لگتی، حضور ﷺ اس کے پاس تشریف لائے، وہ کہنے لگی:

''کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں میں اللہ کا رسول ہوں''

وہ عورت بولی ''آپ پہ میرے ماں باپ قربان ہوں کیا اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ رحم کرنے والے نہیں ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''کیوں نہیں''

عورت نے پھر سوال کیا ''کیا اللہ تعالیٰ ماں کے اپنے بچے پر رحم کرنے سے زیادہ رحم کرنے والے نہیں ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''کیوں نہیں''

پھر اخروٹ اور مٹھائی کا تھال لایا گیا وہ تقسیم کیا گیا پھر آپ اور وہ لوگ بطور محبت والفت ایک دوسرے سے اچکنے لگے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن میں لوگوں کی ایک جماعت میں کھڑا ہوں گا اور میں انہیں اپنا امتی ہونے کی حیثیت سے جانتا بھی ہوں گا'' اتنے میں ایک آدمی ظاہر ہوگا اور ان سے کہے ''چلو چلو'' میں پوچھوں گا ''انہیں کہاں لے جا رہے ہو؟''

وہ کہے گا ''انہیں جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے'' میں اس کی وجہ دریافت کروں گا تو وہ کہے گا ''یہ لوگ آپ کے بعد آپ کے طریقہ زندگی سے منحرف ہو گئے تھے اور انہوں نے دین میں بدعات ایجاد کر لی تھیں''

پھر میں ایک اور جماعت میں کھڑا ہوں گا اور میں انہیں جانتا بھی ہوں گا کہ ایک آدمی ظاہر ہوگا اور ان سے کہے ''چلو چلو'' میں پوچھوں گا ''انہیں کہاں لے جا رہے ہو؟'' وہ کہے گا ''انہیں جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے'' میں اس کی وجہ دریافت کروں گا تو وہ کہے

Marfat.com

گا ''یہ لوگ آپ کے بعد آپ کے طریقہ زندگی سے منحرف ہو گئے تھے اور انہوں نے دین میں بدعات ایجاد کر لی تھیں'' ان لوگوں کو حوض سے اس طرح ہٹایا جائے گا جس طرح اس اونٹ کو ہٹایا جاتا ہے جسے دن یا رات میں بغیر چرواہے کے چھوڑ دیا گیا ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''گویا کہ میں ابھی تمہیں حوض پر آتے جاتے دیکھ رہا ہوں ایک شخص دوسرے سے مل کر پوچھتا ہے کہ کیا تو نے پی لیا؟ وہ کہتا ہے کہ ہاں پی لیا، ایک دوسرا شخص دوسرے سے مل کر پوچھتا ہے تو وہ کہتا ہے ''واعطشاہ!'' ہائے میری پیاس''

حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے ''میں حوض پر ہوں گا اور آنے والوں کو دیکھ رہا ہوں گا، کچھ لوگوں کو میرے پاس آنے سے روک لیا جائے گا، میں کہوں گا ''اے میرے پروردگار! یہ مجھ سے ہیں، یہ میرے امتی ہیں'' مجھے کہا جائے گا ''آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا اعمال اختیار کئے تھے''

حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

((اللهم إنا نعوذ بک أن نرجع على أعقابنا أو نفتن عن ديننا))

''ہم مرتد ہو جانے اور دین میں فتنہ پیدا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں''

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے ''ماں اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈال سکتی'' یہ فرما کر آپ ﷺ نے گھٹنوں پر سر مبارک رکھا اور رونے لگے۔ پھر رخ انور کو ہماری طرف کیا اور ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ صرف اس ہٹ دھرم اور سرکش آدمی کو دوزخ میں ڈالیں گے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے جرأت کرتا ہے اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کرتا ہے''

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ۝ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى﴾ (اللیل: ۱۵، ۱۶)

''اس میں وہی داخل ہوگا جو بڑا بد بخت ہے جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّى ۝ وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّى﴾ (القیامۃ: ۳۱، ۳۲)

''تو اس عاقبت نا اندیش نے نہ تو کلام اللہ کی تصدیق کی نہ نماز پڑھی بلکہ جھٹلایا اور منہ پھیر لیا''

اللہ تعالیٰ ماں سے بھی زیادہ رحم کرنے والے ہیں

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ قیدیوں کے پاس سے گزرے دیکھا کہ ایک قیدی عورت بے چینی سے اپنے بچے کو تلاش کرتی تھی اور اسے دودھ پلاتی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''تمہارا کیا خیال ہے یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟''

ہم نے عرض کیا ''نہیں! یہ ہرگز اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈال سکتی''

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ اپنے بندوں پر اس عورت سے زیادہ رحم کرنے والا ہے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ''اللہ کی قسم! اللہ پاک اپنے بندوں پر اس عورت سے زیادہ رحم کرنے والا ہے جو اپنے بچے سے محبت رکھتی ہے''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''بد بخت کے سوا جہنم میں کوئی اور داخل نہ ہوگا'' آپ ﷺ سے پوچھا گیا ''یارسول اللہ! بد بخت کون ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اللہ کی اطاعت نہیں کی اور معصیت سے اجتناب نہیں کیا''

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن ہر مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دیا جائے گا اور کہا جائے گا یہ جہنم سے تیری آزادی ہے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ''جب بھی کوئی مسلمان انتقال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں کسی یہودی یا عیسائی کو جہنم میں ڈال دیتے ہیں''

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت ابوبردہ نے جب یہ حدیث بیان کی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ابوبردہ کو لا الہ الا اللہ کی تین مرتبہ قسم لے کر پوچھا کیا واقعی ان کے والد نے حضور ﷺ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے تو انہوں نے قسم اٹھائی۔

صحیح مسلم کی روایت میں اس حدیث کے یہ الفاظ ہیں ''مسلمان قیامت کے دن پہاڑوں کی طرح گناہ لے کر آئیں گے، اللہ تعالیٰ وہ گناہ ان سے معاف فرما کر یہود و نصاریٰ پر ڈال دیں گے''

سنن ابن ماجہ کی روایت میں اس حدیث کے یہ الفاظ ہیں ''جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مخلوق کو جمع فرمائیں گے تو امت محمدیہ کو بارہ گاہ خداوندی میں سربسجود ہونے کی اجازت مرحمت کی جائے گی، وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں ایک طویل سجدہ بجالائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اپنے سر اٹھاؤ ہم نے تمہارے دشمنوں کو تمہارے لئے جہنم سے خلاصی کا فدیہ بنا دیا''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دین میں کمزور اپنے آپ میں گم احمق بھی جنت میں داخل ہو کر رہے گا، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جس کو اس کے گناہوں کی وجہ سے آگ نے جلا ڈالا ہوگا وہ بھی جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ ایسی مغفرت فرمائیں گے کہ شیطان کو بھی امید ہو جائے گی کہ رحمت اس کو بھی شامل ہوگی''

ستر ہزار مسلمان بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے سامنے تمام امتوں کو پیش کیا گیا میں نے دیکھا کہ ہر نبی کے ساتھ اس کی امت جا رہی ہے، کسی نبی کے ساتھ ایک گروہ ہے کسی نبی کے ساتھ کل دس افراد ہیں، کسی نبی کے ساتھ صرف پانچ افراد ہیں، اور کوئی نبی تنہا جا رہا ہے۔ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ انسانوں کا ایک جم غفیر ہے کوئی کہنے والا کہتا ہے ''یہ آپ کی امت ہے،

Marfat.com

ان میں سے ستر ہزار جو آگے آگے ہیں ان پر حساب ہے اور نہ عذاب'' میں نے پوچھا ''اس کے ساتھ یہ معاملہ کیوں کیا گیا؟'' مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ نہ داغتے تھے نہ لوگوں کی ٹوہ میں رہتے تھے، نہ بدفالی لیتے تھے، بلکہ اپنے رب پہ بھروسہ کرتے تھے''

حاضرین میں سے حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا ''یارسول اللہ! دعا فرمادیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کردے''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمادی ''یا اللہ! اس کو ان میں شامل کردے''

پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ''یارسول اللہ! میرے لئے بھی دعا فرمادیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کردے''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سبقک بها عكاشة))

''عکاشہ اس میں سبقت لے جاچکے'' (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میں نے اپنے اللہ تعالیٰ عزوجل سے سوال کیا تھا پس اس نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار اشخاص کو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل فرمائے گا، جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوں گے، میں نے اس میں زیادتی طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار کا مزید اضافہ فرمادیا۔ میں نے پھر عرض کیا اے رب! اگر میری امت کے مہاجرین اس قدر نہ ہوئے تو؟ فرمایا تب میں یہ تعداد تیری امت کے دیہاتی لوگوں کے ساتھ پوری کردوں گا'' (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ہم دنیا میں آخر میں آنے والے ہیں لیکن قیامت کے روز اولین میں سے ہوں گے، میری امت کا پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ ستر ہزار افراد پر مشتمل ہوگا۔ جن سے کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا، ان میں سے ہر شخص کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا، پھر ان کے بعد جو آئیں گے ان کے چہرے آسمان کے تاروں سے زیادہ روشن ہوں گے، اسی طرح ان کے بعد اپنے اپنے درجہ کے اعتبار سے ان کے ساتھ معاملہ کیا جائے گا'' (۳)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے، وہ ایک دوسرے کو تھامے ہوں گے یہاں تک کہ ان میں اول وآخر سب جنت میں داخل ہوجائیں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مجھے یہ اعزاز بخشا گیا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوں گے، ان کے دل

(۱) صحيح البخاری، كتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون ألفا، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة

(۲) مسند أحمد (۲/۳۵۹)

(۳) مسند أحمد (۲/۵۰٤)

Marfat.com

باہم یوں شیر شکر ہوں گے گویا وہ ایک دل ہیں، اس کے بعد میں نے اپنے رب سے مزید اضافہ مانگا تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے ساتھ مزید ستر ہزار عطا کر دیئے"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "میرے سامنے تمام امتوں کو پیش کیا گیا، میں نے دیکھا کہ انسانوں کا ایک جم غفیر ہے کوئی کہنے والا کہتا ہے "یہ آپ کی امت ہے، ان میں سے ستر ہزار جو آگے آگے ہیں ان پر حساب ہے اور نہ عذاب" میں نے پوچھا "اس کے ساتھ یہ معاملہ کیوں کیا گیا؟" مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ نہ داغتے تھے نہ لوگوں کی ٹوہ میں رہتے تھے، نہ بدفالی لیتے تھے، بلکہ اپنے رب پہ بھروسہ کرتے تھے"

حاضرین میں سے حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا "یارسول اللہ! دعا فرما دیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے"

حضور ﷺ نے دعا فرما دی "یا اللہ! اس کو ان میں شامل کر دے"

پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے "یارسول اللہ! میرے لئے بھی دعا فرما دیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے"

حضور ﷺ نے فرمایا:

((سبقک بها عكاشة))

"عکاشہ اس میں سبقت لے جا چکے" ()

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک رات ہم نے حضور ﷺ کے پاس بہت باتیں کی پھر صبح کو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا "آج کی رات مجھے انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کے ساتھ دکھائے گئے، ہر نبی گزر رہا تھا کسی کے ساتھ تین افراد تھے، کسی نبی کے ساتھ ایک بڑی جماعت تھی، کسی نبی کے ساتھ ایک چھوٹی جماعت تھی، کسی نبی کے ساتھ کوئی نہ تھا، یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کا میرے پاس سے گزر ہوا ان کے ساتھ بنی اسرائیل کی ایک بہت بڑی جماعت تھی، جس نے مجھے حیرت میں ڈال دیا، میں نے پوچھا "یہ کون ہیں؟"

مجھے بتایا گیا "یہ آپ کے بھائی موسیٰ ہیں اور ان کے ساتھ بنی اسرائیل ہیں"

میں نے پوچھا "میری امت کہاں ہے؟"

مجھے بتایا گیا کہ اپنی دائیں طرف دیکھئے، میں نے دیکھا تو پہاڑ اور زمین لوگوں سے اٹے پڑے ہیں، مجھے کہا گیا اب اپنی بائیں طرف نظر ڈالئے، میں نے دیکھا تو سارا افق لوگوں سے بھرا ہوا تھا، مجھ سے پوچھا گیا "کیا آپ راضی ہیں؟"

میں نے عرض کیا "اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں، اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں"

پھر مجھے کہا گیا کہ ان کے ساتھ ستر ہزار اور ہیں جو بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے، پھر نبی ﷺ نے ہم کو مخاطب ہو کر فرمایا:

"تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اگر ہو سکے تو تم ستر ہزار میں شامل ہو جاؤ، اگر یہ نہ ہو سکے تو دائیں طرف والوں میں شامل ہو جاؤ، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو بائیں طرف والوں میں شامل ہو جاؤ، کیونکہ میں نے وہاں لوگوں کو

Marfat.com

بہت پریشانی اور آہ وبکا میں دیکھا ہے"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم آپس میں تبصرہ کرنے لگے کہ وہ ستر ہزار افراد کون ہو سکتے ہیں؟ کسی نے کہا ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملے، یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہ وہ لوگ ہیں جو نہ زخموں کو داغ لگاتے ہیں، نہ لوگوں کی ٹوہ میں رہتے ہیں، نہ بدفالی لیتے ہیں، بلکہ اپنے رب پہ بھروسہ رکھتے ہیں" ()

مذکورہ حدیث مندرجہ ذیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ، حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید انماری رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے چار لاکھ افراد کو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل فرمائے گا"

یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے اس میں اضافے کی درخواست کیجئے"

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس طرح لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا" اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے مزید اضافے کی درخواست کیجئے"

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس طرح لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا"

اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "اے ابوبکر! بس کیجئے، اب مزید درخواست مت کریں"

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا "اے عمر! مجھے درخواست کرنے دو، اگر اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت میں داخل کر دے تو کیا حرج کی بات ہے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنی ساری مخلوق کو اپنے رحمت کی وجہ سے ایک ہتھیلی کے اشارے سے جنت میں داخل کر دے"

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((صدق عمر))

"عمر نے سچ کہا"

☆☆☆☆

Marfat.com

ایک گروہ جنت کی طرف اور ایک جہنم کی طرف

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ (مریم: ۳۹)

''اور ان کو حسرت (وافسوس) کے دن سے ڈرا دو جب بات فیصل کردی جائے اور (ہیہات) وہ غفلت میں (پڑے ہوئے) ہیں اور ایمان نہیں لاتے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ○ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ○ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ﴾

(الروم: ۱۴. ۱۶)

''اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس روز وہ الگ الگ فرقے ہوجائیں گے۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے وہ (بہشت کے) باغ میں خوشحال ہوں گے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور آخرت کے آنے کو جھٹلایا وہ عذاب میں ڈالے جائیں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ﴾ (الروم: ۴۳)

''تو اس روز سے پہلے جو اللہ کی طرف سے آکر رہے گا اور رک نہیں سکے گا دین کے رستے پر سیدھا منہ کئے چلے چلو اس روز سب لوگ منتشر ہوجائیں گے''

جس دن قیامت برپا ہوگی

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ○ وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَى إِلَى كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ هَذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ

Marfat.com

تَعْمَلُونَ o فَأَمَّا الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ o وَأَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِيْ تُتْلَى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنتُمْ قَوْماً مُّجْرِمِيْنَ oوَإِذَا قِيْلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُم مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنّاً وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ o وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُون o وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنسَاكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاء يَوْمِكُمْ هَذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِيْنَ o ذَلِكُم بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُواً وَغَرَّتْكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ oفَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ o وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِيْ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾(الجاثية:۲۷.۳۷)

''اور جس روز قیامت برپا ہوگی اور اس روز اہل باطل خسارے میں پڑ جائیں گے۔اور تم ایک فرقے کو دیکھو گے کہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوگا۔(اور) ہر ایک جماعت اپنی کتاب (اعمال) کی طرف بلائی جائے گی۔جو کچھ تم کرتے رہے آج کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔یہ ہماری کتاب تمہارے بارے میں سچ سچ بیان کر دے گی۔جو کچھ تم کیا کرتے تھے ہم لکھواتے جاتے تھے۔تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کا پروردگار انہیں اپنی رحمت (کے باغ) میں داخل کرے گا۔یہی صریح کامیابی ہے۔اور جنہوں نے کفر کیا (ان سے کہا جائے گا کہ) بھلا ہماری آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں؟ مگر تم نے تکبر کیا اور تم نافرمان لوگ تھے۔اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شک نہیں تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے۔ہم اس کو محض ظنی خیال کرتے ہیں اور ہمیں یقین نہیں آتا۔اور ان کے اعمال کی برائیاں ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس (عذاب کی وہ ہنسی اُڑاتے تھے وہ ان کو آگھیرے گا۔اور کہا جائے گا کہ جس طرح تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا اسی طرح آج ہم تمہیں بھلا دیں گے اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں۔یہ اس لیے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو مذاق بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔سو آج یہ لوگ نہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی۔پس اللہ ہی کو ہر طرح کی تعریف (سزاوار) ہے جو آسمانوں کا مالک اور زمین کا مالک (اور) تمام جہان کا پروردگار ہے۔اور آسمانوں اور زمین میں اسی کے لئے بڑائی ہے اور وہ غالب (اور) دانا ہے''

قیامت کا عالم

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِيْءَ بِالنَّبِيِّيْنَ وَالشُّهَدَاء وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ

Marfat.com

وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ o وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ o وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ زُمَراً حَتَّى إِذَا جَاؤُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ o قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ o وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَآؤُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ o وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ o وَتَرَى الْمَلَآئِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾(الزمر: ٦٩ . ٧٥)

''اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمک اٹھے گی اور (اعمال کی) کتاب (کھول کر) رکھ دی جائے گی۔اور پیغمبر (اور) گواہ حاضر کئے جائیں گے اوران میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائے گی۔اور جس شخص نے جو عمل کیا ہوگا اس کو اس کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اس کو سب کی خبر ہے۔اور کافروں کو گروہ گروہ بنا کر جہنم کی طرف لے جائیں گے۔یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے۔کہیں گے کیوں نہیں لیکن کافروں کے حق میں عذاب کا حکم تحقیق ہو چکا تھا۔کہا جائے گا کہ دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اس میں رہو گے۔تکبر کرنے والوں کا برا ٹھکانا ہے۔اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے۔یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ تم پر سلام تم بہت اچھے رہے اب اس میں ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ۔وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے وعدے کو ہم سے سچا کر دیا اور ہم کو اس زمین کا وارث بنا دیا ہم بہشت میں جس مکان میں چاہیں رہیں تو (اچھے) عمل کرنے والوں کا بدلہ بھی کیسا خوب ہے۔تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد گھیرا باندھے ہوئے ہیں (اور) اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا مالک ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ

Marfat.com

وَأَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ﴾(هود:١٠٥.١٠٨)

''جس روز وہ آجائے گا تو کوئی متنفس اللہ کے حکم کے بغیر بول بھی نہیں سکے گا۔ پھر ان میں سے کچھ بد بخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت تو جو بد بخت ہوں گے وہ دوزخ میں (ڈال دیے جائیں گے) اس میں ان کو چلانا اور دھاڑنا ہوگا۔ (اور) جب تک آسمان اور زمین ہیں اسی میں رہیں گے مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے۔ بے شک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ اور جو نیک بخت ہوں گے وہ بہشت میں (داخل کیے جائیں گے اور) جب تک آسمان اور زمین ہیں ہمیشہ اسی میں رہیں گے مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے۔ یہ (اللہ کی) بخشش ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ وَمَن يُؤْمِن بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحاً يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أَبَداً ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ٥ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُوْلٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ﴾(التغابن:٩،١٠)

''جس دن وہ تم کو اکٹھا ہونے (یعنی قیامت) کے دن اکٹھا کرے گا وہ نقصان اٹھانے کا دن ہے۔ اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور باغ ہائے بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں داخل کرے گا ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی اہل دوزخ ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اور وہ بری جگہ ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ٥ وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ إِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ٥ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا﴾(مريم: ٨٥.٨٧)

''جس روز ہم پرہیز گاروں کو اللہ کے سامنے (بطور) مہمان جمع کریں گے۔ اور گنہگاروں کو دوزخ کی طرف پیاسے ہانک لے جائیں گے۔ (تو لوگ) کسی کی سفارش کا اختیار نہ رکھیں گے مگر جس نے اللہ سے اقرار کر لیا ہو''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُم بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ٥ وَأَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ﴾(ال عمران: ١٠٦.١٠٧)

''جس دن بہت سے منہ سفید ہوں گے اور بہت سے سیاہ۔ تو جن لوگوں کے منہ سیاہ ہوں گے ان سے اللہ فرمائے گا

Marfat.com

کیا تم ایمان لا کر کافر ہو گئے تھے؟ سو اب اس کفر کے بدلے عذاب کے مزے چکھو۔ اور جن لوگوں کے منہ سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت کے باغوں میں ہوں گے۔ اور ان میں ہمیشہ رہیں گے"

اس موضوع پر بہت سی آیات موجود ہیں، اگر ہم ان سب کو ذکر کریں تو بات بہت لمبی ہو جائے گی، البتہ اب ہم اس موضوع سے متعلق کچھ احادیث کو ذکر کرتے ہیں، جن سے ہمارے موضوع پر روشنی پڑے گی۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿فَإِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى﴾ (النازعات: ۳۴)

"تو جب بڑی آفت آئے گی"

اس آیت کی تفسیر میں قاسم بن ولید فرماتے ہیں "جب بڑی آفت آئے گی تو اہل جنت کو جنت کی طرف اور اہل جہنم کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا"

جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کیا ہم قیامت کے دن اپنے اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکیں گے؟ نبی پاک ﷺ نے فرمایا "کیا آسمان بادلوں سے صاف ہو اس وقت تمہیں سورج کو دیکھنے میں کسی پریشانی کا سامنا ہوتا ہے؟" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "نہیں یا رسول اللہ! اس موقع پر ہمیں کسی قسم کی پریشانی نہیں اٹھانی پڑتی" نبی پاک ﷺ نے پھر دریافت فرمایا "کیا آسمان بادلوں سے صاف ہو اس وقت تمہیں چاند کو دیکھنے میں کسی پریشانی کا سامنا ہوتا ہے؟"

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "نہیں یا رسول اللہ! اس موقع پر ہمیں کسی قسم کی پریشانی نہیں اٹھانی پڑتی"

نبی پاک ﷺ نے فرمایا "اسی طرح تم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے، جب اللہ تعالیٰ انسانوں کو جمع فرمائے گا تو ارشاد ہو گا، جو شخص جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے آئے، پس جو سورج کی عبادت کیا کرتا تھا وہ سورج کے پیچھے رہے، جو چاند کو پوجتا تھا وہ اس کی اتباع کرے، جو سرکش شیاطین کی عبادت کیا کرتے تھا وہ ان کے ساتھ آئیں۔ اس کے بعد میری امت اور اس کے منافقین رہ جائیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی صورت میں جلوہ افروز ہوں گے جس سے یہ لوگ آشنا نہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے میں تمہارا رب ہوں، وہ کہیں گے ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں تو نہ جانے کون ہے۔ ہم اس وقت تک یہیں بیٹھے ہیں جب تک ہمارا رب نہ آجائے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں جلوہ افروز ہوں گے جس سے وہ آشنا ہوں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تمہارا رب ہوں، وہ کہیں گے ہاں آپ ہمارے رب ہیں، پھر وہ اللہ تعالیٰ کے پیچھے آئیں گے اور جہنم پر پل قائم کر دیا جائے گا۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں "اس پل پہ گزرنے والوں میں سے میں پہلا شخص ہوں گا، اس دن سب رسولوں کی زبان پر یہ دعا ہو گی:

"اللھم سلم سلم"

اے اللہ! سلامتی فرما، اے اللہ سلامتی فرما،

اس پل میں مقام ''سعدان'' کے کانٹوں کے مثل کانٹے ہوں گے، کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''جی ہاں یارسول اللہ! ہم نے وہ کانٹے دیکھے ہیں''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پل صراط کے کانٹے سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے لیکن ان کی جسامت اللہ ہی کو معلوم ہے، وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق پکڑیں گے کوئی تو اپنے عمل کی پاداش میں ہلاک ہوگا، کوئی ذلت وخواری اٹھانے کے بعد نجات پا جائے گا، یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ قصاص سے فارغ ہو جائیں گے اور جہنم سے لا الہ الا اللہ کہنے والوں کو نکالنا چاہیں گے۔ تب فرشتوں کو حکم فرمائیں گے کہ ان کو جہنم سے نکالا جائے، پھر ان پر آب حیات چھڑکا جائے گا، اس سے ان کے جسم یوں تر وتازہ ہو جائیں گے جیسے بارش میں گاس اگ آتی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے والوں کو جہنم سے نکال لیں گے اور ایک شخص ابھی باقی ہوگا اور اس کا چہرہ جہنم کی آگ میں جل رہا ہوگا، اس میں اتنی طاقت بھی نہ ہوگی کہ اپنا چہرہ پھیر سکے، وہ اللہ تعالیٰ کو پکارے گا ''اے میرے پروردگار! جہنم کی آگ مجھے جلا رہی ہے، مجھے جہنم سے خلاصی عطا فرما''

وہ مسلسل اللہ کو پکارتا رہے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''اگر تیرا یہ سوال پورا کر دیا جائے تو کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟''

وہ کہے گا ''تیری عزت کی قسم! اور کوئی سوال نہ کروں گا'' پس اس کا چہرہ جہنم سے پھیر دیا جائے گا۔ لیکن پھر وہ سوال کرے گا ''اے میرے پروردگار! مجھے جنت کے دروازے کے اور قریب کر دے، اس کے بعد میں تجھ سے کچھ نہ مانگوں گا''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''تو نے نہیں کہا تھا کہ اور کوئی سوال نہ کروں گا؟''

بندہ کہے گا ''تیری عزت کی قسم! اب کوئی سوال نہ کروں گا'' پھر اللہ تعالیٰ اس سے بہت سے عہد و پیمان لیں گے کہ اب وہ دوبارہ کوئی سوال نہ کرے گا اور پھر اس کو جنت کے دروازے کے قریب کر دیا جائے گا، وہ جنت میں بیش بہا نعمتیں دیکھے گا تو کچھ دیر تو خاموش رہے گا پھر بول اٹھے گا ''اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل کر دے''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''تم نے نہیں کہا تھا کہ اور کوئی سوال نہ کرو گے؟ اے ابن آدم! افسوس تو کتنا دغا باز اور بات سے پھر جانے والا ہے''

بندہ کہے گا ''یارب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بدبخت نہ فرما'' پس وہ مسلسل اللہ کو پکارتا رہے گا، یہاں تک کہ اللہ پاک ہنسیں گے، جب اللہ عزوجل اس کو دیکھ کر ہنسیں گے تو اس کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرما دیں گے، جب وہ داخل ہو جائے گا تو اس سے پوچھا جائے گا اپنی خواہش کا اظہار کرو، وہ اظہار کرے گا اسے پھر کہا جائے گا چاہو تو کچھ اور خواہش بتاؤ، وہ پھر اپنی خواہشات بتائے گا، یہاں تک کہ اس کی تمنائیں اور خواہشات ختم ہو جائیں گی، تب اس کو کہا جائے گا تجھے یہ بھی اور اس جتنا مزید عطا کیا جاتا ہے''(۱)

() صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب الصراط جسر جهنم، کتاب التوحید، باب قوله تعالیٰ ((وجوه یومئذ ناضرة))

Marfat.com

یہ حدیث بیان فرمانے کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''یہ شخص جنت میں داخل ہونے والوں میں سے آخری شخص ہوگا''
یہی روایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے البتہ اس کے آخر میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مزید دس گناہ عطا فرمائیں گے، جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دوگنا عطا فرمائیں گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا ہم قیامت کے دن اپنے اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکیں گے؟
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا آسمان بادلوں سے صاف ہو اس وقت تمہیں سورج کو دیکھنے میں کسی پریشانی کا سامنا ہوتا ہے؟''
صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''نہیں یارسول اللہ! اس موقع پر ہمیں کسی قسم کی پریشانی نہیں اٹھانی پڑتی''
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت فرمایا ''کیا آسمان بادلوں سے صاف ہو اس وقت تمہیں چاند کو دیکھنے میں کسی پریشانی کا سامنا ہوتا ہے؟''
صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''نہیں یارسول اللہ! اس موقع پر ہمیں کسی قسم کی پریشانی نہیں اٹھانی پڑتی''
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسی طرح تم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے۔

پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا، ہر قوم جس چیز کی عبادت کرتی تھی وہ اس کے پیچھے آئے۔ پس صلیب کی عبادت کرنے والے اپنی صلیب کے ساتھ جائیں گے، بتوں کی عبادت کرنے والے اپنے بتوں کے پیچھے جائیں گے۔ ہر معبود کے عابدین اپنے معبودوں کے ساتھ جائیں گے، یہاں تک کہ صرف خدائے وحدہ لاشریک کے عبادت گزار اہل کتاب بچ جائیں گے، نیکوکار ہوں یا گناہ گار۔ پھر جہنم کو لایا جائے گا، اس وقت جہنم لوگوں کو پانی نظر آرہی ہوگی، یعنی سراب کی طرح انہیں جہنم پر پانی کا دھوکہ ہو رہا ہوگا۔
یہود سے پوچھا جائے گا ''تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟''
وہ کہیں گے ''ہم اللہ کے بیٹے عزیر کی عبادت کیا کرتے تھے''
ان سے کہا جائے گا ''تم جھوٹ بولتے ہو، اللہ کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا، اچھا تمہیں کیا چاہئے؟''
وہ کہیں گے ''ہمیں پانی پلا دو''
انہیں کہا جائے گا ''جاؤ جا کر پانی پی لو'' وہ جہنم کو پانی سمجھتے ہوئے اس میں جا گریں گے۔
اسی طرح عیسائیوں سے پوچھا جائے گا ''تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟''
وہ کہیں گے ''ہم اللہ کے بیٹے مسیح ابن مریم کی عبادت کیا کرتے تھے''
ان سے کہا جائے گا ''تم جھوٹ بولتے ہو اللہ کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا، اچھا تمہیں کیا چاہئے؟''
وہ کہیں گے ''ہمیں پانی پلا دو''
انہیں کہا جائے گا ''جاؤ جا کر پانی پی لو'' وہ جہنم کو پانی سمجھتے ہوئے اس میں جا گریں گے۔
یہاں تک کہ صرف اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کے عبادت گزار بچ جائیں گے۔ نیکوکار ہوں یا فاسق و گناہ گار، ان سے کہا جائے گا ''سب لوگ چلے گئے ہیں، تم کیوں یہاں رکے ہوئے ہو؟''

Marfat.com

وہ کہیں گے ''جب سے ہم اپنے رب سے جدا ہوئے ہمیں آج اس کی ضرورت سب سے زیادہ ہے، ابھی ہم نے کسی اعلان کرنے والے کو سنا تھا کہ ہر قوم اپنے معبود کے پیچھے چلی جائے۔ ہم اپنے رب تعالیٰ کا انتظار کر رہے ہیں''

پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی صورت میں جلوہ افروز ہوں گے جس سے یہ لوگ آشنا نہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے میں تمہارا رب ہوں، وہ کہیں گے ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں تو نہ جانے کون ہے۔ ہم اس وقت تک یہیں بیٹھے ہیں جب تک ہمارا رب نہ آجائے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں جلوہ افروز ہوں گے جس سے وہ آشنا ہوں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تمہارا رب ہوں، وہ کہیں گے ہاں آپ ہمارے رب ہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ سے اس وقت صرف انبیاء ہی کلام کر سکیں گے، پھر پوچھا جائے گا کیا اس کے اور تمہارے درمیان کوئی علامت طے ہے، جس کو تم پہنچاتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں وہ علامت ''ساق'' ہے تو اللہ تعالیٰ ''ساق'' سے پردہ اٹھا دیں گے، جیسے فرمان باری ہے:

﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ﴾ (القلم: ۴۲)

''جس دن پنڈلی سے کپڑا اٹھایا جائے گا''

''ساق'' کو دیکھ کر ہر مومن سجدہ ریز ہو جائے گا، لیکن جو ریا اور شہرت کے لئے اللہ کے سامنے جھکا کرتا تھا وہ پیچھے رہ جائے گا وہ سجدہ کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کی کمر تختہ ہو جائے گی۔

پھر پل لایا جائے گا اور اس کو جہنم پر قائم کر دیا جائے گا، پس کوئی تو سلامتی کے ساتھ نجات پا جائے گا، کوئی زخمی حالت میں گزر جائے گا اور کوئی جہنم میں اوندھے منہ جا گرے گا، یہاں تک کہ آخری شخص گھسٹتا ہوا نکلے گا، حق کا ساتھ دینے میں تم بھی اس سے زیادہ سخت نہیں ہو، اس دن تم کو مومن کے متعلق علم ہو جائے گا۔ مومن لوگ جبار بادشاہ سے سفارش کریں گے جبکہ وہ جہنم سے نجات پا چکے ہوں گے کہ یا اللہ! ہمارے کچھ بھائی تھے جو ہمارے ساتھ قتال کرتے تھے، ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ دیگر اعمال میں شریک رہتے تھے، انہیں بھی جہنم سے خلاصی مرحمت فرما۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

''جاؤ اور جس کے دل میں مثقال کے ذرہ برابر بھی ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لاؤ''

پس وہ اپنے مومن بھائیوں کو نکالیں گے، اللہ پاک ان پر جہنم کی آگ حرام فرما دیں گے یہاں تک کہ یہ سفارشی بعض تو جہنم میں قدموں تک آگ میں گھس جائیں گے اور جس کو پہچانیں گے نکال لیں گے اور بعض نصف پنڈلی تک آگ میں گھس جائیں گے اور جس کو پہچانیں گے نکال لیں گے، پھر وہ لوٹ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

''دوبارہ جاؤ اور جس کے دل میں نصف مثقال کے ذرہ برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لاؤ''

پس وہ جس کو پہچانیں گے نکال لیں گے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر تم کو میری بات پر یقین نہیں تو یہ آیت تلاوت کر لو:

﴿إِنَّ اللَّهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْراً عَظِيماً﴾ (النساء: ۴۰)

''اللہ کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہیں کرتا اور اگر نیکی (کی) ہوگی تو اس کو دوچند کر دے گا''

Marfat.com

پس انبیاء، فرشتے اور اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کریں گے۔ جب ہر سفارشی اپنے بندوں کو جہنم سے چھڑا لے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

''میری شفاعت باقی رہ گئی ہے''

پھر اللہ تعالیٰ جہنم سے ایک مٹھی بھریں گے اور جو اب تک جہنم میں رہ گئے تھے ان کو باہر نکال دیں گے، ان کو جنت کے دروازے کے قریب نہر میں ڈالا جائے گا جسے ''نہر حیات'' کہا جاتا ہے، جہنم سے چھٹکارا پانے والے لوگ نہر کے بیچ یوں تروتازہ ہو جائیں گے گویا بارش کے موسم میں تروتازہ گھاس اگ آئی ہے، تم پودوں کو دیکھتے ہو کہ جو پودا سایہ میں ہوتا ہے وہ سفید رہتا ہے اور جو دھوپ میں ہوتا ہے وہ زرد ہو جاتا ہے۔

چھٹکارا پانے والے اس نہر سے چمکتے موتیوں کی طرح نکلیں گے، اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں بطور علامت انگوٹھی کے مثل کوئی چیز ڈال دیں گے۔ اس کو دیکھ کر اہل جنت کہیں گے ''یہ رحمٰن کے آزاد کردہ ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی عمل اور خیر کے جو انہوں نے آگے بھیجی ہو جنت میں داخل فرمایا ہے'' پھر رحمٰن کے آزاد کردہ جنتیوں کو کہا جائے گا کہ جو تم دیکھ رہے ہو یہ اور اس کے مثل مزید عطا کیا جاتا ہے۔(۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے قیامت کے دن کے ''ورود'' کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ہم قیامت کے دن مختلف حالتوں میں جمع ہوں گے، پھر لوگوں کو ایک ایک کر کے ان کے معبودوں کے ساتھ بلایا جائے گا۔ پھر ہمارا رب جلوہ افروز ہوگا۔ وہ فرمائے گا ''تم کس کے منتظر ہو؟''

اہل ایمان کہیں گے ''ہم اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں''

اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''میں تمہارا رب ہوں''

وہ کہیں گے ''ہم آپ کو دیکھنا چاہتے ہیں'' اللہ تعالیٰ تبسم فرماتے ہوئے تجلی اٹھا دیں گے پس اہل ایمان اپنے رب کے پیچھے چلیں گے، ان میں سے ہر شخص کو ایک نور دیا جائے گا خواہ وہ مومن ہو یا منافق، اس نور کی روشنی میں وہ چلا آئے گا، جہنم کے پل پر آنکڑے اور کانٹے ہوں گے، جسے اللہ چاہے ان لوگوں کو پکڑ پکڑ کر جہنم کا ایندھن بنا رہے ہوں گے۔ پھر منافقین کا نور بجھ جائے گا اور اہل ایمان نجات پا جائیں گے، پہلی جماعت جو نجات پائے گی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوں گے، ان کی تعداد ستر ہزار ہوگی، ان کے بعد آنے والے ایسے ہوں گے گویا آسمان میں سب سے زیادہ چمکنے والے ستارے، پھر شفاعت کا باب کھلے گا، شفاعت ہوگی اور جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لیا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دل میں جَو کے برابر بھی ایمان ہو، ان کو جنت کے صحن میں لا کر کھڑا کر دیا جائے گا۔ اہل جنت ان پر پانی بہائیں گے، وہ یوں تروتازہ ہو جائیں گے جس طرح بارش کی وجہ سے سبزہ اگتا ہے، ان کا خوف زائل ہو جائے گا پھر جنت میں ان سے سوال کیا جائے گا اور ان کو دنیا اور اس کے مثل مزید دس گنا عطا کر دیا جائے گا''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ رب العزت لوگوں کو جمع فرمائیں

(۱) صحیح البخاری (۱۲۹/۹)

Marfat.com

گے، اہلِ ایمان کھڑے ہوں گے، یہاں تک کہ ان کے لئے جنت آراستہ کردی جائے گی، اہلِ ایمان اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے ''اے ہمارے جدامجد! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھول دیجئے'' حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے ''تمہیں جنت سے تمہارے باپ کی خطا ہی نے تو نکلوایا تھا؟ میں اس کا اہل نہیں ہوں'' تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ، جب وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے ''میں اس کا اہل نہیں ہوں میں تو ویسے ہی خلیل تھا'' تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے ''میں اس کا اہل نہیں ہوں تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے ''میں بھی اس کا اہل نہیں ہوں'' آخر کار سب لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس حاضر ہوں گے، پس آپ کھڑے ہوں گے اور آپ کو شفاعت کی اجازت ملے گی، اس کے بعد امانت اور صلہ رحمی چھوڑی جائیں گی، وہ دونوں پل صراط پر دائیں اور بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔ پس تم میں بعض لوگ بجلی کی سی تیزی سے اس پر سے گزر جائیں گے''

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا ''آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، بجلی کس طرح گزرتی ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ آنِ واحد میں آتی ہے اور چلی جاتی ہے''

آپ ﷺ نے فرمایا ''اس پل سے کچھ لوگ ہوا کے جھونکے کی طرح گزر جائیں گے، پھر بارش کی طرح اور سواریوں کی طرح ان کے اعمال ان کو لے جائیں گے، تمہارا پیغمبر پل صراط پر کھڑا ہوگا اور '' رب سلم! رب سلم! '' پکار رہا ہوگا، یہاں تک کہ اعمال کمزور ہونے کی وجہ سے عبور کرانے سے عاجز آجائیں گے، ایک شخص آئے گا اور وہ چلنے کی ہمت نہ ہونے کی وجہ سے گر پڑے گا، پل صراط کے دونوں طرف آنکڑے معلق ہوں گے، جس کے متعلق ان کو حکم ہوگا اس کو پکڑ پکڑ کر جہنم کا ایندھن بنائیں گے، کوئی زخمی حالت میں نجات پا جائے گا اور کوئی منہ کے بل جہنم میں جا گرے گا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے! جہنم کی گہرائی ستر سال ہے''

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ تمام امتوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائیں گے، جب مخلوق کے درمیان فیصلہ کا ارادہ فرمائیں گے تو ہر قوم کے لئے اس کے معبود کو ایک مجسم شکل دے دی جائے گی، ہر معبود کے پیچھے اس کی عبادت کرنے والے آئیں گے، یہاں تک کہ وہ معبودان کو جہنم میں لے جائیں گے، پھر ہمارا رب جلوہ افروز ہوگا اور ہم سب ایک بلند جگہ پر منتظر ہوں گے، رب تعالیٰ پوچھیں گے ''تم کون ہو؟''

ہم عرض کریں گے ''ہم مسلمان ہیں''

اللہ تعالیٰ پوچھیں گے ''تم کس بات کے منتظر ہو؟''

ہم کہیں گے ''ہم اپنے رب کے منتظر ہیں''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''کیا تم اس کو پہچان لو گے اگر اس کو دیکھ لو؟''

وہ کہیں گے ''جی ہاں! ہم اپنے رب کو پہچان لیں گے''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''جب تم نے اس کو دیکھا نہیں تو پھر کیسے پہچانو گے؟''

Marfat.com

وہ کہیں گے "اس کی کوئی مثل نہیں ہے، لہٰذا ہمارا دل گواہی دے گا کہ وہ وہی ہے"

تب اللہ رب العزت تبسم فرماتے ہوئے جلوہ افروز ہوں گے اور فرمائیں گے "اے مسلمانو! تم کو بشارت ہو کیونکہ میں نے تم میں سے ہر ایک کی جگہ ایک ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں ڈال دیا ہے"

☆☆☆☆

Marfat.com

پل صراط

جس پر سے ہر ایک کو گزرنا ہے

لوگوں کے میدان محشر سے جدا ہونے کے بعد پل صراط کا مرحلہ ہوگا، جہاں ظلمت کی حکمرانی ہوگی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ جس دن زمین بدل دی جائے گی تو لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''لوگ پل صراط کے پاس ظلمت میں ہوں گے''

اس مقام پر منافقین اہلِ ایمان سے جدا ہو جائیں گے اور ان سے پیچھے رہ جائیں گے، جبکہ اہلِ ایمان آگے نکل جائیں گے، اہلِ ایمان اور منافقین کے درمیان ایک دیوار حائل ہو جائے گی جو منافقین کی اہلِ ایمان تک رسائی نہ ہونے دے گی۔

ایمان والوں کا نور

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَى نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُوراً فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ ○ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ قَالُوا بَلَى وَلَكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّى جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ○ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَأْوَاكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾ (الحدید: ۱۲۔۱۵)

''جس دن تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ ان (کے ایمان) کا نور ان کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہے (تو ان سے کہا جائے گا کہ) تم کو بشارت ہو (کہ آج تمہارے لئے) باغ ہیں جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں ان میں ہمیشہ رہو گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ اس دن منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے کہ ہماری طرف نظر (شفقت) کیجئے کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں۔ تو ان سے کہا جائے گا کہ پیچھے کو

Marfat.com

لوٹ جاؤ اور (وہاں) نور تلاش کرو۔ پھر ان کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا جو اس کی جانب اندورنی ہے اس میں تو رحمت ہے اور جو جانب بیرونی ہے اس طرف عذاب (واذیت)۔ تو منافق لوگ مومنوں سے کہیں گے کہ کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں تھے لیکن تم نے خود اپنے تئیں بلا میں ڈالا اور (ہمارے حق میں حوادث کے) منتظر رہے اور (اسلام میں) شک کیا اور (لاطائل) آرزوؤں نے تم کو دھوکا دیا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچا اور اللہ کے بارے میں تم کو (شیطان) دغاباز دغا دیتا رہا۔ تو آج تم سے معاوضہ نہیں لیا جائے گا اور نہ (وہ) کافروں ہی سے (قبول کیا جائے گا۔) تم سب کو ٹھکانا دوزخ ہے (کہ) وہی تمہارے لائق ہے۔ اور وہ بری جگہ ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (التحریم: ۸)

"اس دن اللہ پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ (بلکہ) ان کا نور (ایمان) ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہوگا۔ اور وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے"

انسانوں کی گروہوں میں تقسیم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انسانوں کو جمع فرمائیں گے، ایک اعلان کرنے والے پکارے گا" اے انسانو! کیا تم اپنے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جس نے تم کو پیدا کیا، رزق دیا اور تمہاری شکلیں بنائیں اس بات پہ راضی نہیں ہو کہ اب ہر شخص اسی کو اپنا والی بنائے جس کو وہ دنیا میں اپنا والی و معبود سمجھتا تھا"

پھر حضرت عزیر کو پوجنے والوں کے لئے حضرت عزیر کی صورت میں شیطان کو لایا جائے گا، یہاں تک کہ درخت، لکڑی اور پتھر وغیرہ اشیاء، جن کی عبادت کی جاتی تھی مجسم صورت میں سامنے آجائیں گے۔ صرف اہل اسلام باقی رہ جائیں گے، انہیں کہا جائے گا" جس طرح سب لوگ چلے گئے تم کیوں نہیں گئے؟"

وہ کہیں گے "ہمارا ایک اللہ تعالیٰ ہے جس کو ہم نے ابھی تک نہیں دیکھا؟"

پوچھا جائے گا "کیا تم اپنے رب کو پہچان لو گے اگر اس کو دیکھ لو؟"

وہ کہیں گے "اس کے اور ہمارے درمیان ایک علامت طے ہے اگر ہم اس کو دیکھ لیں تو پہچان لیں گے"

پوچھا جائے گا "وہ علامت کیا ہے؟"

اہل اسلام کہیں گے "پنڈلی سے کپڑے کا اٹھایا جانا"

اس وقت ساق سے پردہ اٹھادیا جائے گا۔ اس کے بعد جو لوگ اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کیا کرتے تھے وہ تو سجدہ میں پڑ جائیں گے اور منافقین کی کمر گائے کے سینگوں کی طرح سخت ہو جائے گی۔ وہ سجدہ کرنا چاہیں گے مگر کرنے پر قادر نہ ہو سکیں گے، پھر اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو سجدہ سے سر اٹھانے کا حکم فرمائیں گے، پھر ان کو ان کے اعمال کے مطابق نور دیا جائے گا، کسی کو اس کا نور کھجور کے عظیم الشان درخت کی طرح داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، کسی کو اس سے کم نور اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ سب سے آخری شخص کو صرف اس کے پاؤں کے انگوٹھے کے برابر نور دیا جائے گا۔ اس کا نور چراغ کی طرح ٹمٹماتا رہے گا کبھی روشن ہوگا کبھی بجھے گا، جب روشن ہوگا وہ قدم بڑھائے گا، جب بجھے گا قدم روک لے گا، پھر لوگ پل صراط پر سے گزریں گے، پل صراط کی دھار تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے، جس کی پھسلاہٹ انسان کو اس پر پاؤں نہ جمانے دے گی، انہیں کہا جائے گا کہ اپنے اپنے نور کے ساتھ چلتے جاؤ، کوئی ستارے کے ٹوٹنے کی مانند گزرے گا، کوئی ہوا کے جھونکے کی طرح گزر جائے گا، کوئی پلک جھپکنے کی طرح گزر جائے گا، اور کوئی اونٹ کی سواری کی طرح ڈولتا ہوا گزرے گا، یوں لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق گزریں گے، جس کا نور انگوٹھے کے پورے کے برابر ہوگا وہ ایک ہاتھ گرے گا اور ایک ہاتھ چلے گا، ایک پاؤں گرے گا اور ایک پاؤں چلے گا، اس کے اطراف کو آگ جھلسا رہی ہوگی۔ آخر لوگ عبور کر جائیں گے اور پل صراط سے کہیں گے:

"الحمد للّٰہ الذی نجانا منک بعد أن رأیناک، لقد أعطانا اللّٰہ ما لم یعط أحدا"

"تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو تجھے دیکھنے کے بعد تجھ سے نجات بخشی، یہ اللہ کی وہ عطا ہے جو دوسروں کو نصیب نہ ہو سکی"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے ہوئے جب بھی اس مقام پر پہنچتے تو ہنس پڑتے۔ ایک شخص نے عرض کیا "اے ابوعبدالرحمٰن کیا بات ہے؟ آپ نے کئی مرتبہ یہ حدیث بیان کی اور جب بھی آپ اس مقام پر پہنچے آپ ہنسنے لگے؟"

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں نے رسول اکرم ﷺ کو کئی مرتبہ یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا آپ ﷺ جب بھی اس مقام پر پہنچتے، ہنس دیتے تھے یہاں تک کہ آپ کے حلق کا کوا اور آخری داڑھ مبارک نظر آنے لگتی تھی"

اس حدیث کا وہ حصہ جس پر پہنچ کر نبی پاک ﷺ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہنسا کرتے تھے وہ یہ ہے:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی نوازشات اور انعامات کو دیکھ کر انسان عرض کرے گا "اے رب العالمین! کیا آپ مجھ سے مزاق فرماتے ہیں جبکہ آپ رب العالمین ہیں؟" اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا بلکہ حقیقت یہی ہے" اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس پڑتے تھے۔

پل صراط کی صفت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، فرشتے ایمان والے مردوں اور عورتوں کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام میری حفاظت کر رہے ہوں گے، اور

میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوں گے:

((یارب! سلم سلم))

''اے رب! سلامتی فرما، سلامتی فرما''

اس دن پھسلنے والے مرد و عورت بہت زیادہ ہوں گے۔

حضرت جنادہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ''اللہ کے ہاں تم اپنے ناموں، علامتوں، جگہوں، رازوں اور اپنی مجالس کے ساتھ لکھے ہوئے ہو، جب قیامت کا دن ہوگا کہا جائے گا اے فلاں! یہ تیرا نور ہے اے فلاں تیرا کوئی نور نہیں ہے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ﴾(التحریم:۸)

''ان کا نور (ایمان) ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہوگا''

حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''قیامت کے دن ہر شخص کو نور دیا جائے گا، لیکن جب وہ پل صراط پر پہنچیں گے (جہاں تاریکی کا راج ہوگا تو منافقین کا نور بجھا دیا جائے گا، اہلِ ایمان یہ معاملہ دیکھ کر خوف میں مبتلا ہو جائیں گے کہ کہیں ان کا نور بھی نہ بجھا دیا جائے، جیسے منافقین کا نور بجھا دیا گیا ہے، اس لئے وہ دعا کریں گے:

''ربنا أتمم لنا نورنا''

''اے اللہ تعالیٰ ہمارا نور ہمارے لئے پورا فرما''

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انسانوں کو دوسرے لوگوں سے چھپا کر ان کے نام سے بلائیں گے، پل صراط پر ہر مومن اور منافق کو اس کا نور عطا فرمائیں گے، لیکن جب سب پل صراط پر پہنچیں گے تو اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور عورتوں کے نور کو سلب فرما لیں گے، منافق مرد اور عورتیں اہلِ ایمان سے کہیں گے:

﴿يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّورِكُمْ﴾(الحدید: ۱۳)

''اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے کہ ہماری طرف نظر شفقت کیجئے کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں''

لیکن اہلِ ایمان ان کو جواب دیں گے:

﴿وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ﴾(النور: ۴۰)

''اور جس کو اللہ روشنی نہ دے اس کو کہیں بھی روشنی نہیں مل سکتی''

اس وقت کی سختی کا یہ عالم ہوگا کہ اس وقت کوئی کسی کو یاد نہ رکھے گا''

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں پہلا شخص ہوں گا جس کو قیامت کے دن سجدہ ریز ہونے کی اجازت ملے گی، اور پھر مجھے ہی سب سے پہلے سر اٹھانے کا حکم ملے گا، میں اپنے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں

Marfat.com

دیکھوں گا تو تمام اقوام میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا۔

ایک شخص نے عرض کیا ''یارسول اللہ! ساری امتوں کے درمیان اور حضرت نوح سے اب تک آنے والوں کے درمیان آپ اپنی قوم کو کیسے پہچانیں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''وضوء کی وجہ سے میری امت کے چہرے روشن ہوں گے اور یہ خصوصیت کسی اور قوم کو میسر نہیں ہوگی، جس کی وجہ سے میں اپنی قوم کو پہچان لوں گا، اسی طرح ان کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھوں میں ہوں گے، نیز ان کے سجدہ کی نشانی اور چہروں اور ان کے نور کی وجہ سے میں ان کو پہچانوں گا، ان کا نور ان کے آگے آگے تیزی سے چل رہا ہوگا''

قبر، آخرت کی پہلی منزل

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دمشق میں ہم ایک جنازے میں نکلے، ہمارے ساتھ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، جب نماز جنازہ ادا کر لی گئی اور لوگ اس کی تدفین میں مشغول ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''اے لوگو! تم ایک ایسے گھر میں صبح وشام بسر کر رہے ہو جہاں تم نیکی بھی کما سکتے ہو اور برائی بھی، عن قریب تم اس گھر کی طرف آنے والے ہو، یہ تنہائی کا گھر ہے، ظلمت کا گھر ہے، کیڑوں کا گھر ہے، تنگی ومصیبت کا گھر ہے، لیکن جس کے لئے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اس کو کشادہ وفراخ فرما دیتا ہے، پھر تم یہاں سے قیامت قائم ہونے کی جگہ منتقل ہو گے، وہاں ایک موقع پر تم پر غشی چھا جائے گی، پھر نور تقسیم کیا جائے گا، مومن کو نور عطا کیا جائے گا اور کافر ومنافق کو اندھیرے میں چھوڑ دیا جائے گا، انہیں کچھ عطا نہ ہوگا۔ ان کی مثال قرآن میں یوں بیان فرمائی گئی ہے:

﴿وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ﴾ (النور: ۴۰)

''اور جس کو اللہ روشنی نہ دے اس کو کہیں بھی روشنی نہیں مل سکتی''

کافر اور منافق مومن کے نور سے مستفید نہ ہو سکیں گے، جیسے اندھا بینا کے نور سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا، لیکن منافق مومنوں سے کہیں گے:

﴿يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ﴾ (الحدید: ۱۳)

''اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے کہ ہماری طرف نظر شفقت کیجئے کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں''

یہ اللہ کی طرف سے ان سے دھوکہ کیا جائے گا جیسا کہ وہ اللہ سے دھوکہ کیا کرتے تھے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ (النساء: ۱۴۲)

''منافق ان چالوں سے اپنے نزدیک اللہ کو دھوکا دیتے ہیں یہ اس کو کیا دھوکا دیں گے وہ انہیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے''

Marfat.com

لہٰذا یہ واپس جائیں گے جہاں نور تقسیم کیا گیا تھا لیکن وہاں کچھ بھی نہ ہوگا لہٰذا پھر مایوسی کے ساتھ اہلِ ایمان کی طرف لوٹیں گے:

﴿فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ﴾(الحدید:۱۳)

''پھر ان کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا جو اس کی جانب اندرونی ہے اس میں تو رحمت ہے اور جو جانب بیرونی ہے اس طرف عذاب واذیت''

یہ دیوار جنت اور جہنم کے درمیان واقع ہوگی، جیسا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ﴾(الأعراف:۴۶)

''ان دونوں یعنی بہشت ودوزخ کے درمیان ایک دیوار ہوگی''

مذکورہ آیت کی جو تفسیر حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی ہے یہ اس تفسیر سے زیادہ بہتر ہے جو حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت کعب احبار نے اسرائیلی کتابوں کے حوالے سے نقل کی، وہ تفسیر یہ ہے کہ اس سے مراد بیت المقدس کی سرحدی دیوار ہے۔ یہ قول بہت ضعیف معلوم ہوتا ہے۔ البتہ اگر متکلم نے اس سے مراد ایک تشبیہ اور مثال بیان کرنا ہے تو یہ بات درست مانی جاسکتی ہے۔

حضرت ابوالدرداء کا حضرت سلمان کے نام خط

ایک مرتبہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا:

''اے بھائی! دنیا سے اتنا جمع نہ کر جس کا تو شکر ادا نہ کرسکے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قیامت کے دن اس مالدار کو لایا جائے گا جس نے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہوگی، اس کا مال اس کے آگے آگے ہوگا، جب بھی پل صراط پر اس کو رکاوٹ پیش آئے گی اس کا مال اس کو کہے گا چل چل تو نے میرے متعلق اللہ کا حق ادا کیا ہے، پھر اس دنیادار کو لایا جائے گا جس نے مال میں اللہ کی اطاعت نہ کی ہوگی، اس کا مال اس کے شانوں پر دھرا ہوگا، جب بھی پل صراط پر اسے کوئی رکاوٹ پیش آئے گی اس کا مال اسے کہے گا خبردار! تو نے اللہ کا حق ادا نہیں کیا ہے، ذرا سنبھل کر، اسی طرح اس کے ساتھ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ وہ خود اپنی ہلاکت اور تباہی کو پکارے گا''

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ پل صراط کے بارے میں فرمایا کرتے تھے ''وہ ایک پل ہے، اس کی بالائی سطح انتہائی پھسلاہٹ والی ہے، اس کے چاروں طرف فرشتے کھڑے ہوں اور ''رب سلم! رب سلم!'' کہہ رہے ہوں گے، اللہ کی قسم! ایک جہنم کے ایک کانٹے کے ساتھ ربیعہ اور مضر سے زیادہ لوگ اچک لئے جائیں گے''

سعید بن ابی ہلال فرماتے ہیں ''قیامت کے دن جہنم پر پل صراط بعض لوگوں کے لئے بال سے زیادہ باریک ثابت ہوگا جبکہ بعض لوگوں کے لئے کشادہ زمین کی طرح ہوگا''

Marfat.com

ابو واعظ زاہد فرماتے ہیں ''مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ پل صراط تین ہزار سال کا راستہ ہے، ایک ہزار سال چڑھائی، ایک ہزار سال برابر سطح اور ایک ہزار سال اترائی ہے''

حضرت سالم بن ابی الجعد فرماتے ہیں ''جہنم کے اوپر تین پل ہیں: ایک پر امانت، دوسرے پر صلہ رحمی اور تیسرے پر خود اللہ تعالیٰ ہوں گے، یہی مرصاد ہے جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ جو شخص پہلی دو جگہ سے بچ گیا تیسرے سے تو نجات بہت مشکل ہے:

﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ (الفجر: ۱۴)

''بے شک تمہارا پروردگار تاک میں ہے''

حضرت عبید اللہ بن فراء رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''قیامت کے دن پل صراط کو امانت اور صلہ رحمی کے درمیان پھیلا دیا جائے گا، ایک اعلان کرنے والا نداء دے گا: اے لوگو! جس نے امانت ادا کی اور صلہ رحمی کی وہ بغیر کسی خوف کے امن وسکون کے ساتھ پار ہو جائے''

حضرت عبد الرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ کندہ کے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا، میرے اور آپ کے درمیان پردہ حائل تھا، میں نے عرض کیا میرے دل میں ایک خلش ہے، لیکن کسی نے مجھے اس سے مطمئن نہیں کیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا ''کس قبیلہ سے ہو؟''

میں نے عرض کیا ''کندہ سے''

پھر پوچھا ''کس لشکر سے ہو؟''

میں نے عرض کیا ''اہل حمص سے، پوچھا کیا ضرورت ہے؟''

میں نے عرض کیا ''کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ پر بھی ایک ایسا وقت آئے گا کہ آپ کسی کی شفاعت کرنے کے مالک نہیں ہوں گے؟''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''ہاں میں نے آپ ﷺ سے یہ سوال کیا تھا جبکہ میں اور آپ ایک ہی بستر پر تھے، آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ میں بھی شفاعت نہیں کر سکوں گا، ایک تو جس وقت پل صراط رکھا جائے گا میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں گا۔ جب تک مجھے پتہ نہ چل جائے کہ مجھے کہاں لے جایا جائے گا۔ اسی طرح جب کچھ چہرے سفید اور کچھ سیاہ ہوں گے جب بھی مجھے کسی چیز کا اختیار نہ ہوگا جب تک کہ میں دیکھ نہ لوں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جاتا ہے، اسی طرح پل صراط پر جب وہ تیز اور گرم کیا جائے گا''

میں نے پوچھا ''یا رسول اللہ! تیز اور گرم کیا جانے کا کیا مطلب ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''پل صراط کو اس قدر تیز کیا جائے گا کہ وہ تلوار کی دھار کی طرح باریک رہ جائے گا اور اس قدر گرم کیا جائے گا کہ انگارے کی طرح دہکے گا۔ لیکن مومن اس سے امن کے ساتھ گزر جائے گا اسے کوئی نقصان نہ پہنچے گا لیکن منافق درمیان میں پہنچے گا تو لٹک جائے گا اور اس کو قدموں میں سخت جلن محسوس ہوگی، وہ اپنے ہاتھ قدموں تک لے جائے گا''

قبیلہ کندہ کے وہ شخص کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا ''کیا اس شخص کو دیکھا ہے جس کو قدموں میں

Marfat.com

کانٹا چبھ جائے تو وہ فوراً پاؤں کی طرف لپکتا ہے، اسی طرح وہ منافق اپنا ہاتھ اور سر قدموں کی طرف لے جائے گا۔ اسی اثناء میں جہنم کے فرشتوں کی ایک جماعت اس کو پیشانی کے بالوں سے اور قدموں سے کھینچ لے گی، اور جہنم میں پھینک دے گی، وہ جہنم میں پچاس سال تک گرتا ہی رہے گا، میں نے پوچھا کہ اس آدمی کا جسم کتنا ہوگا، دس گا بھن اونٹنیوں کی طرح عظیم، پس اس دن مجرم اپنی نشانیوں سے پہچان لئے جائیں گے لہٰذا ان کو پیشانی اور قدموں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَوَرَبِّکَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا o ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيْعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَنِ عِتِيًّا o ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ أَوْلَى بِهَا صِلِيًّا o وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّکَ حَتْماً مَّقْضِيًّا o ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾

"تمہارے پروردگار کی قسم! ہم ان کو جمع کریں گے اور شیطانوں کو بھی۔ پھر ان سب کو جہنم کے گرد حاضر کریں گے (اور وہ) گھٹنوں پر گرے ہوئے (ہوں گے)۔ پھر ہر جماعت میں سے ہم ایسے لوگوں کو کھینچ نکالیں گے جو اللہ سے سخت سرکشی کرتے تھے۔ اور ہم ان لوگوں سے خوب واقف ہیں جو ان میں داخل ہونے کے زیادہ لائق ہیں۔ اور تم میں کوئی (شخص) نہیں مگر اسے اس پر گزرنا ہوگا۔ یہ تمہارے پروردگار پر لازم اور مقرر ہے۔ پھر ہم پرہیز گاروں کو نجات دیں گیا اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے"

اللہ تعالیٰ اپنی کریم ذات کی قسم اٹھا رہے ہیں کہ وہ بنی آدم کو جمع فرمائیں گے پھر شیطان کی عبادت کرنے والوں کو جہنم میں اوندھے منہ ڈال دیں گے، جیسا کہ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے:

﴿وَتَرٰى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعٰى إِلٰى كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (الجاثیۃ: ۲۸)

"اور تم ہر ایک فرقے کو دیکھو گے کہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوگا اور ہر ایک جماعت اپنی کتابِ اعمال کی طرف بلائی جائے گی۔ جو کچھ تم کرتے رہے آج تم کو اس کا بدلہ دیا جائے گا"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جہنمی کھڑے ہوئے جہنم کی ہولناکی اور اس کے خوفناک مناظر کو دیکھ رہے ہوں گے اور انہیں اس میں داخلہ کا یقین ہوگا۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيْدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظاً وَزَفِيْراً o وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَاناً ضَيِّقاً مُقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِکَ ثُبُوراً o لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوراً وَاحِداً وَادْعُوا ثُبُوراً كَثِيْراً o قُلْ أَذٰلِکَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَمَصِيْراً o لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاؤُوْنَ خَالِدِيْنَ كَانَ عَلٰى رَبِّکَ وَعْداً مَّسْؤُولاً﴾ (الفرقان: ۱۲۔۱۶)

"جس وقت وہ ان کو دور سے دیکھے گی تو (غضبناک ہو رہی ہوگی اور یہ) اس کے جوش (غضب) اور چیخنے چلانے کو سنیں گے۔ اور جب یہ دوزخ کی کسی تنگ جگہ میں (زنجیروں میں) جکڑ کر ڈالے جائیں گے تو وہاں موت کو

Marfat.com

پکاریں گے۔ آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو۔ پوچھو کہ یہ بہتر ہے یا بہشت جاودانی جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ ہے۔ یہ ان (کے عملوں) کا بدلہ اور رہنے کا ٹھکانا ہوگا۔ وہاں جو چاہیں گے ان کے لئے (میسر) ہوگا ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہ وعدہ اللہ کو (پورا کرنا) لازم ہے اور اس لائق ہے کہ مانگ لیا جائے"

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۝ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ (التکاثر: ۸.۶)

"پھر اس کو (ایسا) دیکھو گے (کہ) عین الیقین (آ جائے گا)۔ پھر اس روز تم سے (شکر) نعمت کے بارے میں پرسش ہوگی؟"

پھر اللہ تعالیٰ قسم اٹھا کر فرماتے ہیں کہ ہر شخص اس جہنم کو ضرور دیکھے گا۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا﴾ (مریم: ۷۱)

"اور تم میں کوئی (شخص) نہیں مگر اسے اس پر گزرنا ہوگا۔ یہ تمہارے پروردگار پر لازم اور مقرر ہے"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "اللہ کی قسم یہ ضرور ہو کر رہے گا"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کے تین بچے وفات پا گئے، اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی، اور وہ صرف قسم پوری کرنے کے لئے جہنم پر سے گزرے گا"

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس نے مسلمانوں کی عدم موجودگی میں ان کے گھروں اور اموال کی اللہ کی رضا کے لئے حفاظت کی اور سلطان کی اجرت وغیرہ کو پیش نظر نہ رکھا تو وہ جہنم کی آگ کو صرف قسم پوری کرنے کے لئے دیکھے گا"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ (مریم: ۷۱)

"اور تم میں کوئی (شخص) نہیں مگر اسے اس پر گزرنا ہوگا"

اس آیت کی تفسیر میں علماء نے مختلف اقوال ذکر کئے ہیں جنہیں ہم نے اپنی تفسیر (تفسیر ابن کثیر) میں تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ ان میں سب سے راجح قول یہ ہے کہ اس سے مراد "المرور علی الصراط" یعنی پل صراط پر گزرنا ہے۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ پل صراط سے گزرتے ہوئے مؤمن کو جہنم کا بخار ضرور محسوس ہوگا۔

پل صراط پر اس ورود کے بارے میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا﴾ (مریم: ۷۲)

پھر ہم پرہیز گاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے کسی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے،

Marfat.com

انہیں بخار تھا، میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ بخار میری آگ ہے، جس کو میں اپنے مومن بندے پر بھی مسلط کرتا ہوں تا کہ آخرت میں جہنم کی طرف سے اس کا بدل وحصہ ہو جائے''

جہنم پر انسانوں کے ورود کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمام لوگوں کا جہنم پر سے گزر ہوگا اور ان کے ساتھ ان کے اعمال کے بقدر معاملہ کیا جائے گا۔

پل صراط سے ہر ایک کو گزرنا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''تمام لوگ پل صراط پر آئیں گے اور آ کر جہنم کے اردگرد کھڑے ہو جائیں گے پھر اپنے اپنے اعمال کے مطابق پل صراط سے گزریں گے، کوئی تو بجلی کی تیزی کی طرح گزر جائے گا اور کچھ لوگ تیز رفتار گھوڑے کی طرح عبور کر جائیں گے، کچھ لوگ تیز رفتار اونٹ کی طرح اور کچھ آدمی کے دوڑنے کی رفتار کے مطابق پل صراط کو عبور کر جائیں گے، یہاں تک کہ سب سے آخر میں جو شخص گزرے گا اس کے ساتھ صرف اس کے پاؤں کے انگوٹھے کے برابر نور ہوگا، وہ پل صراط پر ڈگمگائے گا، جبکہ پل صراط پر پھسلن بھی بے انتہاء ہوگی، اس پر تیز اور نوکیلے کانٹے بھی ہوں گے۔ پل صراط پر دونوں اطراف میں فرشتے ہوں گے، ان کے ساتھ جہنم کے آنکڑے ہوں گے، جن کے ساتھ وہ لوگوں کو کھینچ رہے ہوں گے''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ پل صراط کو حکم فرمائیں گے اور اس کو جہنم پہ بچھا دیا جائے گا، لوگ اُپنے اپنے اعمال کے مطابق رفتار کیساتھ اس پر سے گزریں گے، ان میں پہلا شخص بجلی کی کوند کی طرح گزر جائے گا، پھر ہوا کی طرح، پھر تیز رفتار جانور کی رفتار کی طرح، یہاں تک کہ کوئی شخص دوڑتا ہوا گزرے گا، کوئی شخص پیدل چلتا ہو، پھر سب سے آخر والا اپنے پیٹ کے بل گھسٹتا ہوا گزرے گا۔ وہ کہے گا اے رب! مجھے تو نے اس قدر سست رفتار کیوں کر دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تجھے سست رفتار میں نے نہیں بلکہ تیرے اعمال نے کیا ہے''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لوگوں کو میری سنت سکھاتے رہو خواہ ان کو ناگوار گزرے، اگر تو یہ پسند کرتا ہے کہ پل صراط سے پلک جھپکنے کی طرح گزر جائے اور جنت میں داخل ہو جائے تو اللہ کے دین میں اپنی رائے سے کوئی بات بیان نہ کر''

خالد بن معدان فرماتے ہیں کہ اہل جنت جنت میں داخل ہونے کے بعد کہیں گے ''کیا ہمارے رب نے ہم سے جہنم پر گزرنے کا وعدہ نہیں کیا؟'' ان سے کہا جائے گا تم اس پر گزرے تھے لیکن وہ بجھی ہوئی تھی۔

بعض لوگوں کی رائے ہے کہ ورود سے مراد دخول ہے، اس کے قائل عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور ابو میسرہ وغیرہ ہیں۔

ابو سمیہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمارا ورود کے بارے میں اختلاف ہو گیا، بعض نے کہا مومن اس میں داخل نہیں ہوگا، بعض کہنے لگے کہ ہر شخص اس میں داخل ہوگا لیکن پھر اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو نجات عطا فرما دیں گے، آخر ہم اپنے اختلاف کو لے کر حضرت

Marfat.com

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا ''سب لوگ جہنم میں داخل ہوں گے''

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''سب لوگ جہنم میں داخل ہوں گے'' اور پھر اپنے کانوں کی طرف انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''یہ بہرے ہو جائیں گے اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو''

پھر فرمایا ''نیکوکار ہو یا گناہ گار ہر شخص جہنم میں ضرور داخل ہوگا لیکن مومن کے لئے وہ امن وسلامتی بن جائے گا جیسے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہوا۔ یہاں تک کہ لوگوں کی اس پر چلنے سے چیخ وپکار بلند ہوگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا یہ فرمان تلاوت فرمایا:

﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا﴾ (مریم: ۷۲)

''پھر ہم پرہیز گاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے'' (۱)

یعلی بن منبہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''قیامت کے روز جہنم مومن کو کہے گی ''اے مومن! جلدی پار ہو جا تیرا نور میری آگ کو ماند کر رہا ہے''

حضرت خالد بن معدان فرماتے ہیں ''مومن لوگ کہیں گے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ ہر شخص جہنم پر سے گزرے گا؟ کہا جائے گا تم اس پر سے گزر گئے ہو لیکن اس کی آگ بجھی ہوئی تھی'' (۲)

حضرت غنم بن قیس فرماتے ہیں کہ جہنم کی آگ لوگوں کو چھوئے گی اور ان کے گرد ہالہ کی صورت میں پھرے گی یہاں تک کہ لوگوں کے پاؤں جھلسیں گے، نیک ہوں یا بد، لیکن پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا ''اے آگ! اپنے اصحاب کو روک لے لیکن میرے اصحاب کو چھوڑ دے'' اس اعلان کے بعد جہنم اہل جہنم کو اچک لے گی اور اہل ایمان کو چھوڑ دے گی۔

حضرت ام میسرۃ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بدر و حدیبیہ میں شہید ہونے والوں میں سے کوئی شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا''

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا:

﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ (۳)

''اور تم میں کوئی (شخص) نہیں مگر اسے اس پر گزرنا ہوگا''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں اسی آیت کا حصہ تلاوت فرمایا:

﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا﴾ (۴)

''پھر ہم پرہیز گاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے'' (۵)

---

(۱) مسند أحمد (۳/۳۲۸)

(۲) كتاب الزهد، رقم:۷۰، رقم:۱۲۲

(۳) مریم:۷۱

(٤) مریم:۷۲

(٥) مسند أحمد (٦/٣٦٢)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے پل صراط پر گزرنے کی اجازت ہوگی، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام یہاں تک کہ انبیاء میں سب سے آخر میں حضرت نوح علیہ السلام ہوں گے، جب تمام اہلِ ایمان پل صراط سے خلاصی پا جائیں گے تو جنت کے داروغے ان سے ملیں گے وہ ان کو جنت میں لے جائیں گے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو اللہ کے راستے میں اپنا مال خرچ کرے گا اسے جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا، جنت کے کئی دروازے ہیں، نماز کی کثرت کرنے والوں کو نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ صدقہ کی کثرت کرنے والوں کو صدقہ کے دروازے سے، مجاہدین کو باب الجہاد سے اور روزہ داروں کو ''باب الریان'' سے بلایا جائے گا''

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! کیا یہ ہو سکتا ہے کہ کسی شخص کو جنت کے تمام دروازوں سے پکارا جائے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہاں، یہ ممکن ہے اور مجھے امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جنہیں تمام دروازے سے بلایا جائے گا'' (۱)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنت میں بغیر اجازت نامہ کے کوئی داخل نہیں ہوگا اور اس کا اجازت نامہ یہ ہوگا:

((بسم الله الرحمن الرحم : هذا كتاب من الله، لفلان أدخلوه جنة عالية قطوفها دانية))

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ اللہ کا پروانہ ہے فلاں شخص کے لئے، اس کو عالی شان جنت میں داخل کر دو جس کے خوشے بوجھ کی وجہ سے لٹکے ہوئے ہیں''

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''پل صراط پر مومن کی زبان پر یہ الفاظ جاری رہیں گے:

((رب سلم ! رب سلم!))

''اے میرے پروردگار! سلامتی عطا فرما، اے میرے پروردگار! سلامتی عطا فرما'' (۲)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب مومن پل صراط سے نجات پا جائیں گے تو جنت و جہنم کے درمیان ایک پل پر روک لئے جائیں گے۔ پھر ان کے درمیان دنیا میں ہونے والے مظالم کا قصاص لیا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ صاف ستھرے ہو جائیں گے تب ان کو جنت میں داخلہ کی اجازت ملے گی، اور ان میں سے ہر ایک کے لئے جنت میں جنت کے محلات کے علاوہ دنیاوی گھر بھی ہوگا''

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ممکن ہے یہ دوسرا پل اہلِ ایمان کے لئے خاص ہوگا اور اس سے کوئی گر کر جہنم میں بھی نہ جائے گا۔

یہ پل جہنم عبور کرنے کے بعد ہوگا اور کسی گڑھے پر قائم ہوگا جس کو ہم نہیں جانتے وہ صرف خدائے بزرگ کے علم میں ہے۔

---

(۱) صحیح البخاری (۲۶/٤)

(۲) سنن الترمذی، رقم: ۲٤۳۲

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہ جہنم کو میرے عفو ودرگذر کے ساتھ عبور کرو اور جنت میں میری رحمت کے ساتھ داخل ہو جاؤ اور اپنے اپنے اعمال کے فضائل کے اعتبار سے باہم تقسیم کرلو''

چند خوبصورت اشعار

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واعظ کے یہ الفاظ نقل فرمائے ہیں:

''اے میرے بھائی کچھ خیال کر کہ تیرا کیا حال ہوگا جب تو پل صراط عبور کرے گا اور تو جہنم کی طرف دیکھے گا کہ اس کے نیچے سیاہ لپٹیں اٹھ رہی ہوں گی، اس کے شعلے بھڑک رہے ہوں گے، اس کے انگارے اڑ رہے ہوں گے، تو اس پر چلتے ہوئے کبھی سیدھا ہوگا تو کبھی ڈگمگائے گا''

أبت نفسی تثوب فما احتیالی إذا برز العباد لذی الجلال؟
وقاموا من قبورهم حیاری بأوزار کأمثال الجبال
وقد نصب الصراط لکی یجوزوا فمنهم من یکب علی الشمال
ومنهم من یسیر لدار عدن تلقاه العرائس بالغزالی
یقول له المهیمن: یا ولیی غفرت لک الذنوب فلا تبالی

''اے انسان! اپنے نفس کو نیکی کمانے میں مشغول کرلے کیونکہ جب اللہ کے بندے اس کے دربار میں پیش ہوں گے اس وقت تیرا کیا بہانہ کام آئے گا، لوگ اپنی قبروں سے ننگے بدن گناہوں کے پہاڑ لئے اٹھیں گے، ان کے لئے پل صراط نصب کر دیا جائے گا تاکہ اس کو اپنے اعمال کے مطابق عبور کریں۔ افسوس کہ بہت سے لوگ چہروں کے بل اوندھے گر جائیں گے، لیکن کچھ نیک بخت نعمتوں کے محلات کو سدھاریں گے، جنتی عورتیں اپنے حسن وجمال کے ساتھ ان کا استقبال کریں گی، اللہ تعالیٰ ان کو فرمائیں گے اے میرے دوست! میں نے تیرے سب گناہ معاف کر دیئے اب تو کچھ پرواہ نہ کر''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝ وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ إِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا﴾ (مریم: ۸۵.۸۷)

''جس روز ہم پرہیز گاروں کو اللہ کے سامنے (بطور) مہمان جمع کریں گے۔ اور گنہگاروں کو دوزخ کی طرف پیاسے ہانک لے جائیں گے۔ (تو لوگ) کسی کی سفارش کا اختیار نہ رکھیں گے مگر جس نے اللہ سے اقرار کرلیا ہو''

ایک حدیث میں آتا ہے ''جنت سے عمدہ سواریاں لائیں جائیں گی جن پر وہ سوار ہوں گے''

ایک اور حدیث میں ہے کہ جب وہ اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے اسی وقت ان کے لئے سواریاں حاضر کر دی جائیں گی۔

مذکورہ احادیث کی صحت میں کلام ہے، کیونکہ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے جس میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد وارد ہوا ہے:

''لوگوں کو میدان حشر میں پیدل جمع کیا جائے گا اور میں براق پر سوار ہو کر جاؤں گا اور بلال میرے سامنے سرخ اونٹنی پر ہوں گے، جب ہم مجمع میں پہنچیں گے تو بلال اذان دیں گے اور جب ''اشهد أن لا اله الا الله واشهد أن محمدا رسول الله'' پڑھیں گے تو سب اولین و آخرین کے لوگ ان کی تصدیق کریں گے''

اگر قبر کے بعد یہ سواری صرف رسول اللہ ﷺ کے لئے خاص ہو تو پہلی حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ پل صراط عبور کرنے کے بعد ان کے لئے سواریاں لائی جائیں گی، یہی زیادہ مناسب ہے۔

حدیث صور میں آیا ہے کہ جب اہلِ ایمان پل صراط عبور کر لیں گے ان کے لئے حوض کا انتظام کیا جائے گا، لہٰذا جب اہل جنت، جنت کی طرف روانہ ہوں گے تو کہیں گے کہ کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہماری سفارش کرے تاکہ ہمیں جنت میں داخلے کی اجازت ملے، کچھ لوگ کہیں گے سفارش کے لئے تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام سے زیادہ مستحق کون ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا، پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان سے سفارش کی درخواست کریں گے، وہ اپنے قصور کو یاد کریں گے، اور اپنے آپ کو گناہ گار تصور کرتے ہوئے ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول ہیں، چنانچہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سفارش کی درخواست کریں گے، حضرت نوح علیہ السلام کچھ یاد کر کے ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں، البتہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ لوگ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں، تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ لوگ جمع ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی ارشاد فرمائیں گے اور یہ بھی فرمائیں گے کہ تم حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ۔ پس نبی پاک ﷺ ان کے لئے دخول جنت کی سفارش فرمائیں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اس کو کھلواؤں گا، جنت کا داروغہ کہے گا ''آپ کون ہیں؟''

میں کہوں گا ''میں محمد ہوں''

داروغہ کہے گا ''آپ ہی کا مجھے حکم ملا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے دروازہ نہ کھولو''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن سب سے زیادہ لوگ میری اتباع کرنے والے ہوں گے اور میں ہی سب سے پہلے جنت کے دروازے کو کھٹکھٹاؤں گا''

حضرت سوید بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝ وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ إِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ لَا يَمْلِكُوْنَ

Marfat.com

الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا﴾ (مریم: ۸۵.۸۷)

''جس روز ہم پرہیز گاروں کو اللہ کے سامنے (بطور) مہمان جمع کریں گے۔ اور گنہگاروں کو دوزخ کی طرف پیاسے ہانک لے جائیں گے۔ (تو لوگ) کسی کی سفارش کا اختیار نہ رکھیں گے مگر جس نے اللہ سے اقرار کرلیا ہو''

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اللہ کی قسم! قیامت کے دن ان لوگوں کو پیدل ہونے کی حالت میں جمع نہ کیا جائے گا بلکہ یہ ایک ایسی اونٹنی پر سوا ہوں گے کہ مخلوق نے اس کے مثل کوئی نہ دیکھی ہوگی اس پر سونے کے پالان پڑے ہوں گے، جن پر وہ سوار ہوں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے''

اہل تقویٰ کا شاندار استقبال

ابو معاذ بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا﴾ (مریم: ۸۵)

''جس روز ہم پرہیز گاروں کو اللہ کے سامنے (بطور) مہمان جمع کریں گے''

اس کے بعد عرض کیا ''یا رسول اللہ! میں سمجھتا ہوں کہ قرآن مجید کی آیت میں ذکر کردہ اہل تقویٰ کا وفد سوار ہوگا؟''

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ سوال سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جب وہ اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو ان کا شاندار استقبال ہوگا، اور ایک سفید اونٹنی لائی جائے گی، جس کے پر بھی ہوں گے، اس پر سونے کے کجاوے بندھے ہوں گے، ان لوگوں کے جوتوں کے تسمے نور کے ہوں گے جو چمکتے ہوں گے، وہ اونٹنی ہر قدم حد نگاہ تک بھرے گی، پھر وہ ایک درخت کے پاس پہنچیں گے اس کی جڑ سے دو چشمے پھوٹتے ہوں گے، وہ لوگ ایک چشمے سے پانی پئیں گے، اس سے ان کے پیٹ کی تمام نجاستیں زائل ہو جائیں گی، پھر دوسرے سے وہ غسل کریں گے، جس کی وجہ سے ان کے جسم گندگی سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائیں گی، نعمتوں کی تروتازگی ان کے حلیے سے ظاہر ہوگی، وہ جنت کے دروازے تک پہنچیں گے وہاں سونے کے کواڑوں پر سرخ یاقوت کے کنڈے پڑے ہوں گے، وہ کنڈے سے دستک دیں گے تو ایک انتہائی سریلی اور بلند آواز پیدا ہوگی، وہ آواز ہر حور تک پہنچ جائے گی اور انہیں پتہ چل جائے گا کہ ان کے شوہر آ گئے ہیں، وہ جنت کے داروغہ کو بھیجیں گی وہ آ کر دروازہ کھولے گا، جنتی شخص داروغہ کی شان و شوکت سے مرعوب ہو کر اسے اللہ تعالیٰ سمجھ بیٹھے گا اور اس کے آگے سجدہ ریز ہو جائے گا۔ داروغہ کہے گا ''اپنا سر اٹھا میں تو تیرا نگہبان ہوں تیری خدمت مجھے سونپی گئی ہے''

پھر وہ جنتی اس کے پیچھے چلا آئے گا، جنتی حور اس کے دیدار کے اشتیاق میں ہلکان ہو رہی ہوگی۔ وہ موتی اور یاقوت کے خیمہ سے نکل آئے گی اور اس کے ساتھ چمٹ جائے گی پھر کہے گی ''تو ہی میری محبت ہے، میں ہمیشہ یونہی تروتازہ رہوں گی، مجھے کبھی فنا نہیں، میں ہمیشہ تروتازہ رہوں گی، میرا حسن کبھی ماند نہیں پڑے گا، میں تجھ سے ہمیشہ راضی رہوں گی، کبھی ناراض نہیں ہوں گی، میں ہمیشہ تیرے پاس

Marfat.com

رہوں گی تجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی"

پھر وہ اپنے محل میں داخل ہوگا جس کی بنیاد سے چھت تک سو گز اونچائی ہوگی، قیمتی موتی کی چٹان پر اس کی بنیاد قائم ہوگی، اس کے ستون سرخ، سبز اور زرد رنگ کے ہوں گے، کوئی ستون دوسرے سے مشابہت نہ رکھتا ہوگا، ایک کمرے میں ستر تخت ہوں گے، ہر تخت پر ستر بستر ہوں گے اور ہر بستر پر ستر حوریں ہوں گی، ہر حور کے جسم پر ستر جوڑے ہوں گے، اس کے باوجود ان ستر جوڑوں کے پار اس کی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔ تمہاری ان راتوں کے حساب سے ایک رات میں ایک حور سے جماع پورا ہوگا، ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، کچھ نہریں خالص پانی کی ہوں گی، کچھ نہریں دودھ کی ہوں گی، جس کا مزا کبھی خراب نہ ہوگا، وہ دودھ کسی جانور کے تھنوں سے نہ دوہا گیا ہوگا، کچھ نہریں شراب کی ہوں گی، جو پینے والوں کو لذت سے بھر دیں گی، ان نہروں میں کبھی کسی کا پاؤں نہ لگا ہوگا، اور کچھ نہریں خالص شہد کی ہوں گی، وہ شہد کسی مکھی سے نہ نکلا ہوگا، ہر طرف پھل دار درختوں کی فراوانی ہوگی، چاہے کھڑا ہو کر کھائے یا تکیہ لگا کر کھائے،

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً﴾ (الدھر: ۱۴)

"ان سے (ثمر دار شاخیں اور) ان کے سائے قریب ہوں گے اور میووں کے گچھے جھکے ہوئے لٹک رہے ہوں گے"

بندے کو کھانے کی چاہت ہوگی تو اس کے پاس ایک سبز یا سفید پرندہ آجائے گا۔ وہ پرندہ اپنے پر اٹھائے گا تو جنتی اس کے پہلو سے رنگا رنگ مزیدار گوشت کھائے گا۔ پھر وہ اڑ جائے گا پھر ایک فرشتہ داخل ہوگا اور سلام کرے گا اور کہے گا:

﴿وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (الزخرف: ۷۲)

"تم ان اعمال کے صلے میں جو (دنیا میں) کرتے تھے اس بہشت کے مالک بنا دیے گئے"

اگر جنتی حور کے بالوں میں سے ایک بال زمین پر گر جائے تو سورج کی روشنی کے باوجود اندھیرا چھا جائے"

ایک گروہ جنت کی طرف

ابو قاسم بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جہنم کا ذکر کیا اور بہت وضاحت کے ساتھ کیا جس کو میں پورا یاد نہ کر سکا، لیکن آپ نے ایک یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا﴾ (الزمر: ۷۳)

"اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے"

پھر فرمایا "جب جنتی لوگ جنت تک پہنچیں گے اس کے پاس ایک درخت پائیں گے اس کے نیچے سے دو چشمے پھوٹ رہے ہوں گے، جنتی ایک چشمے کی طرف یوں بڑھیں گے گویا ان کو اس کا حکم ملا ہے، اس سے پانی پئیں گے، جس کی وجہ سے ان کے شکموں کی ساری گندگی، تکلیف اور مصیبت نکل جائے گی، پھر وہ دوسرے چشمے کا رخ کریں گے اور اس میں غسل کریں گے، جس سے ان کے جسم پر نعمتوں

والی تروتازگی ابھر آئے گی، اس کے بعد ان کے بال خراب ہوں گے اور نہ کبھی ان کے سر پراگندہ ہوں گے، ان کے سر گویا ان پر تیل لگا دیا گیا ہے، پھر جب وہ جنت میں پہنچیں گے تو جنت کا داروغہ ان سے کہے گا ''تم پر سلامتی ہو، تم خوش وخرم رہو اور جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ''

پھر خوبصورت بچے ان کو گھیر لیں گے جیسے دنیا میں بچے اپنے عزیزوں کو گھیر لیتے ہیں، وہ بچے ان کو کہیں گے ''بشارت ہو اللہ نے تمہارے لئے فلاں فلاں انعامات تیار کر رکھے ہیں'' پھر ان بچوں میں سے ایک بچہ اس جنتی کی حوروں میں سے ایک حورعین کے پاس آئے گا اور اس جنتی کا دنیاوی نام لے کر کہے گا فلاں شخص آیا ہے۔ حورعین کہے گی ''کیا تو نے اس کو دیکھا ہے؟'' وہ کہے گا ''ہاں میں نے اس کو دیکھا ہے، لیکن اس نے مجھے نہیں دیکھا'' ان سب حوروں پر بے انتہاء خوشی طاری ہو جائے گی یہاں تک کہ وہ جنت کی چوکھٹ پر آجائیں گی، جنتی جب اپنے محل میں پہنچے گا تو اس کی نظر محل کی بنیاد پر پڑے گی، وہاں موتی کی چٹان نظر آئے گی، اس کے اوپر سرخ پتھر اس پر سبز، سبز پر زرد غرض ہر رنگ کا پتھر ہوگا۔ اس طرح قیمتی موتی کے پتھروں کے ساتھ چنائی کی گئی ہوگی، پھر نظر اٹھا کر چھت کی طرف دیکھے گا، وہاں بجلی کی چمک ہوگی، قریب تھا کہ یہ چمک اس کی بینائی زائل کر دیتی۔ وہ نظریں اٹھا کر دیکھے گا تو اس کی بیویاں، مزین برتن، قطار در قطار گاؤ تکیے اور اعلیٰ مسندیں بچھی ہوئی پائے گا۔ پھر وہ ٹیک لگا لے گا اور کہے گا ''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہم کو یہاں کا راستہ دکھایا اور اگر خدا ہم کو راستہ نہ دکھاتا تو ہم راستہ نہ پا سکتے۔ ہمارے پاس ہمارے رب کے رسول حق بات لے کر آئے تھے'' پھر ان کے لئے اعلان ہوگا کہ یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں مالک بنایا گیا ہے اور اس کی وجہ تمہارے وہ اعمال ہیں جو تم کیا کرتے تھے۔

پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا ''تم ہمیشہ زندہ رہو گے، کبھی نہ مرو گے، یہیں مقیم رہو گے، یہاں سے کبھی کوچ نہ کرو گے، ہمیشہ تندرست اور صحت مند رہو گے، کبھی مرض نہ آئے گا''

حضرت حمید بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''آدمی جب جنت میں داخل ہو جائے گا، اسے اہل جنت کی صورت، ان کا لباس اور وہاں کی آرائشیں مہیا ہو جائیں گے، اور اس کو اس کی بیویاں اور اس کے خدمت گار دکھا دیئے جائیں گے، تو اس کو اس قدر خوشی اور سرور حاصل ہوگا کہ اگر مرنا ممکن ہوتا تو وہ شدتِ خوشی سے مر جاتا۔ پھر اسے کہا جائے گا ''تیری یہ خوشی جو بے حد وحساب ہے، یہ ہمیشہ یونہی قائم رہے گی'' (۱)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''سب سے پہلے جنتی جب جنت میں داخل ہوگا تو موتیوں کے مثل ستر ہزار خادم اس کا استقبال کریں گے'' (۲)

ابوعبدالرحمٰن معافری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جب جنتی آدمی جنت میں داخل ہوگا تو اس کے راستے کے دونوں طرف اس کے خادم اس کے استقبال کے لئے کھڑے ہوں گے، ان کی قطاریں اتنی لمبی ہوں گی کہ جن کا آخری سرا نظر نہیں آئے گا، جنتی جب گزرے گا تو وہ اس کے پیچھے پیچھے چل پڑیں گے'' (۳)

---

(۱) کتاب الزھد لابن المبارك، رقم: ٤٢٩

(۲) کتاب الزھد لابن المبارك، رقم: ٤٢٧

(۳) کتاب الزھد لابن المبارك، رقم: ٤١٥

Marfat.com

حضرت ضحاک بن مزاحم رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''مومن شخص جب جنت میں داخل ہوگا تو ایک فرشتہ اس کے آگے آگے چلتا ہوا جنتی کو جنت کی گلیوں میں پھرائے گا، فرشتہ کہے گا کیا نظر آ رہا ہے؟ وہ کہے گا ''سونے چاندی کے یہ محلات دیکھ رہا ہوں'' فرشتہ کہے گا ''یہ تیرے لئے ہیں''

جب جنت میں موجود اس کی بیویوں کو اس کی آمد کا علم ہوگا تو وہ ہر ہر دروازے سے اس کا استقبال کرنے آئیں گی، کہیں گی ''ہم تیرے لئے ہیں، ہم تیرے لئے ہیں'' فرشتہ پھر کہے گا ''کیا نظر آ رہا ہے؟'' وہ کہے گا ''بہت سے خیمے ہیں، جن میں بہت سے دل بہلانے والے نظر آ رہے ہیں'' فرشتہ کہے گا ''میں ان کو تیرے لئے جمع کرتا ہوں'' جب اندر والوں کو جنتی کی آمد کا علم ہوگا تو وہ یہ کہتے ہوئے استقبال کو نکلیں گے ''ہم تیرے لئے ہیں، ہم تیرے لئے ہیں''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا﴾ (الدھر: ۲۰)

''اور بہشت میں جہاں آنکھ اٹھاؤ گے کثرت سے نعمت اور عظیم الشان سلطنت دیکھو گے''

اس آیت کے بارے میں ابو سلیمان دارنی فرماتے ہیں ''جنت میں ایک فرشتہ اللہ کے دوست جنتی کے پاس تحفہ لے کر حاضر ہوگا، اس کے پاس اجازت کے بغیر نہیں آئے گا، وہ جنتی کے دربان سے کہے گا ''اللہ کے دوست کے پاس جانے کے لئے مجھے اجازت لے دو'' وہ دربان اگلے دربان کو بتائے گا، وہ اپنے سے اگلے کو بتائے گا، جنتی اس گھر سے سلامتی کے گھر جائے گا۔ جنت میں ایک دروازہ ایسا ہوگا جس سے وہ بغیر اجازت ہر وقت اپنے رب سے ملاقات کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کا قاصد بغیر اجازت اس کے پاس نہیں آئے گا''

بشر بن سعاف رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''ہم حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ''اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی مخلوق میں سب سے زیادہ باعزت ذات حضرت ابو القاسم (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہے، جنت آسمان میں ہے اور جہنم زمین میں، جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ مخلوق کو ہر امت کو اس کے نبیوں کے ساتھ بلائیں گے، پھر جہنم پر پل بچھا دیا جائے گا، پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا ''احمد اور ان کی امت کہاں ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوں گے، آپ کے پیچھے آپ کی امت ہوگی، خواہ نیکوکار ہوں یا فاسق و فاجر، وہ پل پر چلنا شروع کریں گے، اللہ پاک اپنے دشمنوں کی آنکھوں کو اندھا فرما دیں گے، وہ پل صراط پر دائیں اور بائیں سے گریں گے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نیک امتیوں کے ساتھ نجات پا جائیں گے، سامنے فرشتے ان کے استقبال کے لئے موجود ہوں گے، دائیں بائیں ان کے جنتی محلات آراستہ ہوں گے، وہ گزرتے ہوئے اللہ رب العزت تک پہنچ جائیں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دوسری طرف کرسی ڈالی جائے گی، انبیاء اور دیگر امتیں آپ کے بعد آئیں گی، یہاں تک کہ سب سے آخر میں حضرت نوح علیہ السلام تشریف لائیں گے''

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''قیامت کے دن پل صراط رکھا جائے گا، اس کی دھار استرے کی مانند تیز ہوگی، فرشتے کہیں گے ''اے میرے پروردگار! اس پر کون چلے گا؟'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''مخلوق میں جس کو میں چاہوں گا وہ اس پر چل سکے گا'' فرشتے عرض کریں گے ''اے ہمارے پروردگار! ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا''

اہل جنت کی کچھ صفات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی اس کے افراد کی صورتیں چودھویں کے چاند کی مانند ہوں گی، وہ تھوکیں گے اور نہ رینٹ کریں گے، نہ ان کو پاخانہ کی حاجت ہوگی، ان کی کنگھیاں سونے، چاندی کی ہوں گی، ان کی انگیٹھیاں عود کی ہوں گی، ان کی خوشبو مشک ہوگی، ہر جنتی کے لئے دو دو بیویاں ضرور ہوں گی، حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت سے پار نظر آئے گا۔ ان کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہوگا، کوئی بغض وعناد نہ ہوگا، ان سب کے دل ایک دل کی مانند ہوں گے، وہ صبح وشام اللہ کا ذکر کریں گے'' (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کی صورتیں چودھویں کے چاند کی مانند ہوں گی، ان کے بعد آنے والے آسمان میں سب سے زیادہ چمک دار ستارے کی طرح ہوں گے، وہ پیشاب پاخانہ نہ کریں گے، نہ تھوک اور رینٹ کریں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کی انگیٹھیاں عود کی ہوں گی، ان کی خوشبو مشک ہوگی، ان کی بیویاں موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، ان کے اخلاق ایک شخص (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جیسے ہوں گے، سب اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے، ان کے قد ساٹھ ہاتھ ہوں گے'' (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اہل جنت جنت میں زائد بالوں سے صاف، نوجوان، سفید رنگت، بال والے اور سرمہ لگائے ہوں گے، حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے مطابق ۳۳ سال کی عمر میں ہوں گے، ساٹھ ہاتھ لمبے اور سات ہاتھ چوڑے ہوں گے'' (۳)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے تو جسم پر زائد بال نہ ہوں گے، نوجوان ہوں گے، ان کی آنکھیں سرگیں رہیں گی، وہ ہمیشہ ۳۳ سال کی جوانی میں رہیں گے'' (۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اہل جنت جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کی لمبائی کے مطابق داخل ہوں گے، فرشتے کے ہاتھ کے مطابق ساٹھ ہاتھ ان کا قد ہوگا، یوسف علیہ السلام کا حسن ہوگا، عیسیٰ علیہ السلام کی عمر یعنی ۳۳ سال عمر ہوگی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہوگی، یعنی بول چال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سا اخلاق ہوگا۔ بالوں سے صاف جسم ہوگا، جوان مرد ہوں گے، سرگیں آنکھیں ہوں گی''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اہل جنت حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر اٹھائے جائیں گے، ۳۳ سال ان کی عمر ہوگی، جسم پر زائد بال نہ ہوں گے، نوجوان ہوں گے، ان کی آنکھیں سرگیں رہیں گی، پھر ان کو ایک درخت

---

(۱) مسند أحمد (۲/۳۱٦)

(۲) صحيح مسلم، كتاب الجنة، باب أول زمرة تدخل الجنة

(۳) مسند أحمد، رقم: ۷۹۲۰

(۴) سنن الترمذی، كتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة أهل الجنة

کے پاس لے جایا جائے گا، اس سے لباس پہنائیں گے، ان کا لباس کبھی خراب نہیں ہوگا اور ان کا شباب کبھی زوال پذیر نہ ہوگا"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جنت میں جنتی کو ۳۳ سال کی عمر عطا کی جائے گی، خواہ دنیا میں اس کا انتقال کسی بھی عمر میں ہوا ہو، وہاں اس کی عمر میں اضافہ بھی نہ ہوگا۔ یہی حال اہل جہنم کا بھی ہوگا"

☆☆☆☆

Marfat.com

جہنم اور اہلِ جہنم
آیات قرآنیہ کی روشنی میں

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ﴾

''لیکن اگر (ایسا) نہ کرسکو اور ہرگز نہیں کرسکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے (اور جو) کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ﴾ (البقرة: ۱۶۱)

''ایسوں پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی سب کی لعنت''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿أُولَـئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلالَةَ بِالْهُدَى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ﴾

(البقرة: ۱۷۵)

''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی اور بخشش چھوڑ کر عذاب خریدا۔ یہ آتش (جہنم) کی کیسی برداشت کرنے والے ہیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الأَرْضِ ذَهَباً وَلَوِ افْتَدَى بِهِ أُوْلَـئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ﴾ (ال عمران: ۹۱)

''جو لوگ کافر ہوئے اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے وہ اگر (نجات حاصل کرنی چاہیں اور) بدلے میں زمین بھر کر سونا دیں تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ ان لوگوں کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا ان کی کوئی مدد نہیں کرے گا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَاراً كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوداً غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَزِيْزاً حَكِيْماً﴾(النساء:٥٦)

''جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا ان کو ہم عنقریب آگ میں داخل کریں گے۔ جب ان کی کھالیں گل (اور جل) جائیں گی تو ہم اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ (ہمیشہ) عذاب (کا مزہ) چکھتے رہیں۔ بیشک اللہ غالب، حکمت والا ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلاَ لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقاً ٥ إِلاَّ طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أَبَداً وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللّهِ يَسِيْراً﴾(النساء:١٦٨، ١٦٩)

''جو لوگ کافر ہوئے اور ظلم کرتے رہے اللہ ان کو بخشنے والا نہیں اور نہ انہیں رستہ ہی دکھائے گا۔ ہاں دوزخ کا رستہ جس میں وہ ہمیشہ (جلتے) رہیں گے اور یہ (بات) اللہ کو آسان ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الأَرْضِ جَمِيْعاً وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ٥ يُرِيْدُونَ أَن يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُم بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ﴾(المائدة:٣٦، ٣٧)

''جو لوگ کافر ہیں اگر ان کے پاس روئے زمین (کے تمام خزانے اور اس) کا سب مال ومتاع ہو اور اس کے ساتھ اسی قدر اور بھی ہوتا کہ قیامت کے روز عذاب (سے رستگاری حاصل کرنے) کا بدلہ دیں تو ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کو دردد ینے والا عذاب ہوگا۔ (ہر چند) چاہیں گے اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لاَ تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلاَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ٥ لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِيْنَ﴾(الأعراف:٤٠، ٤١)

''جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے سرتابی کی ان کے لئے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ نکل جائے۔ اور گنہگاروں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے (نیچے) بچھونا بھی (آتش) جہنم کا ہوگا اور اوپر سے اوڑھنا بھی (اسی کا)۔ اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿وَقَالُوا لَا تَنفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَّوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ۝ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (التوبة: ۸۱، ۸۲)

''(اوروں سے بھی) کہنے لگے کہ گرمی میں مت نکلنا (ان سے)۔ کہہ دو کہ دوزخ کی آگ اس سے کہیں زیادہ گرم ہے کاش یہ (اس بات کو) سمجھتے۔ یہ (دنیا میں) تھوڑا سا ہنس لیں اور (آخرت میں) ان کو اعمال کے بدلے میں جو کرتے رہے ہیں بہت سا رونا ہوگا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ﴾ (یونس: ۷۰)

''اس وقت ہم ان کو عذاب شدید (کے مزے) چکھائیں گے کیونکہ کفر (کی باتیں) کیا کرتے تھے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ۝ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ﴾ (هود: ۱۰۶، ۱۰۷)

''تو جو بدبخت ہوں گے وہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے اس میں ان کو چلانا اور دھاڑنا ہوگا۔ (اور) جب تک آسمان اور زمین ہیں اسی میں رہیں گے مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے۔ بیشک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کر دیتا ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا مَّأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا﴾

''اور ہم ان کو قیامت کے دن اوندھے منہ، اندھے، گونگے اور بہرے (بنا کر) اٹھائیں گے۔ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جب (اس کی آگ) بجھنے کو ہوگی تو ہم ان کو (عذاب دینے کے لئے) اور بھڑکا دیں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ۝ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ۝ وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ۝ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ﴾ (الحج: ۱۹. ۲۲)

''یہ دو (فریق) ایک دوسرے کے دشمن ہیں اپنے پروردگار (کے بارے) میں جھگڑتے ہیں۔ تو جو کافر ہیں ان کے لئے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے۔ (اور) ان کے سروں پر جلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ اس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائی گی۔ اور ان (کے مارنے ٹھوکنے) کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے۔ جب وہ چاہیں گے کہ اس رنج (وتکلیف کی وجہ) سے دوزخ سے نکل جائیں تو پھر اسی میں لوٹا دیے جائیں

گے اور (کہا جائے گا کہ) جلنے کے عذاب کا مزا چکھتے رہو"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ o وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُوْلَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ o تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ o أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَى عَلَيْكُمْ فَكُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ o قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْماً ضَالِّينَ o رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ o قَالَ اخْسَؤُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ o إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ﴾(المومنون: ۱۰۲. ۱۰۹)

"تو جن کے (عملوں کے) بوجھ بھاری ہوں گے وہ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جن کے بوجھ ہلکے ہوں گے وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ آگ ان کے مونہوں کو جھلس دے گی اور وہ اس میں تیوری چڑھائے ہوں گے۔ کیا تم کو میری آیتیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں (نہیں) تم ان کو (سنتے تھے اور) جھٹلاتے تھے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم پر ہماری کم بختی غالب ہوگئی اور ہم رستے سے بھٹک گئے۔ اے پروردگار ہم کو اس میں سے نکال دے۔ اگر ہم پھر (ایسے کام) کریں تو ظالم ہوں گے۔ (اللہ) فرمائے گا کہ اسی میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔ میرے بندوں میں ایک گروہ تھا جو دعا کیا کرتا تھا کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے تو تو ہم کو بخش دے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَن كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيراً o إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظاً وَزَفِيراً o وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَاناً ضَيِّقاً مُقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوراً o لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوراً وَاحِداً وَادْعُوا ثُبُوراً كَثِيراً﴾(الفرقان: ۱۱. ۱۴)

"بلکہ یہ تو قیامت ہی کو جھٹلاتے ہیں اور ہم نے قیامت کے جھٹلانے والوں کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے۔ جس وقت وہ ان کو دور سے دیکھے گی تو (غضبناک ہو رہی ہوگی اور یہ) اس کے جوش (غضب) اور چیخنے چلانے کو سنیں گے۔ اور جب یہ دوزخ کی کسی تنگ جگہ میں (زنجیروں میں) جکڑ کر ڈالے جائیں گے تو وہاں موت کو پکاریں گے۔ آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ o وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ o قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ o تَاللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ o إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ o وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ o فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ o وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ o فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ o إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا

Marfat.com

كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ٥ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ﴾(الشعراء: ۱۰۴.۹۴)

''تو وہ اور گمراہ (یعنی بت اور بت پرست) اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیے جائیں گے۔ اور شیطان کے لشکر سب کے سب (داخل جہنم ہوں گے)۔ وہاں وہ آپ میں جھگڑیں گے اور کہیں گے۔ کہ اللہ کی قسم ہم تو صریح گمراہی میں تھے۔ جب کہ تمہیں (اللہ) رب العالمین کے برابر ٹھیراتے تھے۔ اور ہم کو ان گنہگاروں ہی نے گمراہ کیا تھا۔ تو (آج) نہ کوئی ہمارا سفارش کرنے والا ہے۔ اور نہ گرم جوش دوست۔ کاش ہمیں دنیا میں پھر جانا ہو تو ہم مومنوں میں ہو جائیں۔ بیشک اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں۔ اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ﴾(النمل:۵)

''یہی لوگ ہیں جن کے لئے بڑا عذاب ہے اور وہ آخرت میں بھی بہت نقصان اٹھانے والے ہیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَى عَذَابٍ غَلِيظٍ﴾(لقمان:۲۴)

''ہم ان کو تھوڑا سا فائدہ پہنچائیں گے پھر عذاب شدید کی طرف مجبور کر کے لے جائیں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ٥ وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾(السجدة: ۲۱،۲۰)

''اور جنہوں نے نافرمانی کی ان کے (رہنے کے) لئے دوزخ ہے۔ جب چاہیں گے کہ اس میں سے نکل جائیں تو اس میں لوٹا دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جس دوزخ کے عذاب کو تم جھوٹ سمجھتے تھے اس کے مزے چکھو۔ اور ہم ان کو (قیامت کے) بڑے عذاب کے سوا عذاب دنیا کا بھی مزہ چکھائیں گے شاید (ہماری طرف) لوٹ آئیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ٥ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَّا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ٥ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ٥ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ٥ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا﴾(الاحزاب:۶۸.۶۴)

Marfat.com

''بیشک اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے (جہنم کی) آگ تیار کر رکھی ہے۔ اس میں ابد لآباد رہیں گے نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔ جس دن ان کے منہ آگ میں الٹائے جائیں کہیں گے اے کاش ہم اللہ کی فرمانبرداری کرتے اور رسول (اللہ) کا حکم مانتے۔ اور کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا مانا تو انہوں نے ہم کو رستے سے گمراہ کر دیا۔ اے ہمارے پروردگار ان کو دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا كَذَلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُورٍ ٥ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيْهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحاً غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءكُمُ النَّذِيْرُ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِن نَّصِيْرٍ﴾

(فاطر: ۳۶، ۳۷)

''اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ نہ انہیں موت آئے گی کہ مر جائیں اور نہ اس کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا۔ ہم ہر ایک ناشکرے کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ وہ اس میں چلائیں گے کہ اے پروردگار ہم کو نکال لے (اب) ہم نیک عمل کیا کریں گے نہ وہ جو (پہلے) کرتے تھے۔ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا۔ تو اب مزے چکھو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنتُمْ تُوعَدُونَ ٥ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ٥ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ٥ وَلَوْ نَشَاء لَطَمَسْنَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّى يُبْصِرُونَ ٥ وَلَوْ نَشَاء لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيّاً وَلَا يَرْجِعُونَ﴾ (یٰسٓ: ۶۳ . ۶۷)

''یہی وہ جہنم ہے جس کی تمہیں خبر دی تھی۔ (سو) جو تم کفر کرتے رہے ہو اس کے بدلے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔ آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور جو کچھ یہ کرتے رہے تھے ان کے ہاتھ ہم سے بیان کر دیں گے اور ان کے پاؤں (اس کی) گواہی دیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کو مٹا (کر اندھا کر) دیں پھر یہ رستے کو دوڑیں تو کہاں دیکھ سکیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی جگہ پر ان کی صورتیں بدل دیں پھر وہاں سے نہ آگے جا سکیں اور نہ (پیچھے) لوٹ سکیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿احْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ o مِن دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ o وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ o مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ o بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ﴾ (الصافات: ۲۲. ۲۶)

''جو لوگ ظلم کرتے تھے ان کو اور ان کے ہم جنسوں کو اور جن کو وہ پوجا کرتے تھے (سب کو) جمع کرلو۔ (یعنی جن کو) اللہ کے سوا (پوجا کرتے تھے) پھر ان کو جہنم کے رستے پر چلاد و۔ اور ان کو ٹھیرائے رکھو کہ ان سے (کچھ) پوچھنا ہے۔ تم کو کیا ہوا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔ بلکہ آج تو وہ فرمانبردار ہیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿هَذَا وَإِنَّ لِلطَّاغِيْنَ لَشَرَّ مَآبٍ o جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ o هَذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيْمٌ وَغَسَّاقٌ o وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ o هَذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ لَا مَرْحَباً بِهِمْ إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ o قَالُوا بَلْ أَنتُمْ لَا مَرْحَباً بِكُمْ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ o قَالُوا رَبَّنَا مَن قَدَّمَ لَنَا هَذَا فَزِدْهُ عَذَاباً ضِعْفاً فِي النَّارِ o وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَى رِجَالاً كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ o أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيّاً أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ o إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ﴾ (ص: ۵۵. ۶۴)

''یہ (نعمتیں تو فرمانبرداروں کے لئے ہیں)۔ اور سرکشوں کے لئے بڑا ٹھکانا ہے۔ (یعنی) دوزخ جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بری آرام گاہ ہے۔ یہ کھولتا ہوا گرم پانی اور پیپ (ہے) اب اس کے مزے چکھیں۔ اور اسی طرح کے اور بہت سے (عذاب ہوں گے)۔ ایک فوج ہے جو تمہارے ساتھ داخل ہوگی۔ ان کو خوشی نہ ہو یہ دوزخ میں جانے والے ہیں۔ کہیں گے بلکہ تم ہی کو خوشی نہ ہو۔ تم ہی تو یہ (بلا) ہمارے سامنے لائے ہو۔ سو (یہ) برا ٹھکانا ہے۔ وہ کہیں گے اے پروردگار جو اس کو ہمارے سامنے لایا ہے اس کو دوزخ میں دگنا عذاب دے۔ اور کہیں گے۔ کیا سبب ہے کہ (یہاں) ہم ان شخصوں کو نہیں دیکھتے جن کو بروں میں شمار کرتے تھے۔ کیا ہم نے ان سے ٹھٹھا کیا ہے یا (ہماری) آنکھیں ان (کی طرف) سے پھر گئی ہیں؟ بیشک یہ اہل دوزخ کا جھگڑا برحق ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَسِيقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَآؤُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِيْنَ o قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ﴾ (الزمر: ۷۱، ۷۲)

''اور کافروں کو گروہ گروہ بنا کر جہنم کی طرف لے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر

Marfat.com

نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے۔ کہیں گے کیوں نہیں لیکن کافروں کے حق میں عذاب کا حکم تحقیق ہو چکا تھا۔ کہا جائے گا کہ دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اس میں رہو گے۔ تکبر کرنے والوں کا برا ٹھکانا ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِن مَّقْتِكُمْ أَنفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ○ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَى خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ○ ذَلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ وَإِن يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ﴾ (غافر: ۱۰. ۱۲)

"جن لوگوں نے کفر کیا ان سے پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ جب تم (دنیا میں) ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے اور مانتے نہیں تھے تو اللہ اس سے کہیں زیادہ بیزار ہوتا تھا جس قدر تم اپنے آپ سے بیزار ہو رہے ہو۔ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہم کو دو دفعہ بے جان کیا اور دو دفعہ جان بخشی۔ ہم کو اپنے گناہوں کا اقرار ہے تو کیا نکلنے کی کوئی سبیل ہے؟ یہ اس لئے کہ جب تنہا اللہ کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کر دیتے تھے۔ اور اگر اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جاتا تھا تو تسلیم کر لیتے تھے۔ گو حکم تو اللہ ہی کا ہے جو (سب سے) اوپر اور سب سے بڑا ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ○ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ○ وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ○ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ○ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ○ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ○ إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ○ يَوْمَ لَا يَنفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ﴾ (غافر: ۴۵. ۵۲)

"غرض اللہ نے (موسیٰ کو) ان لوگوں کی تدبیروں کی برائیوں سے محفوظ رکھا اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آگھیرا۔ (یعنی) آتش (جہنم) کہ صبح و شام اس کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ اور جس روز قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا کہ) فرعون والوں کو سخت عذاب میں داخل کرو۔ اور جب وہ دوزخ میں جھگڑیں گے تو ادنیٰ درجے کے لوگ بڑے آدمیوں سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے تابع تھے تو کیا تم دوزخ (کے عذاب) کا کچھ حصہ ہم سے دور کر سکتے ہو؟ بڑے آدمی کہیں گے کہ تم (بھی اور) ہم (بھی) سب دوزخ میں ہیں اللہ بندوں میں فیصلہ کر چکا

ہے۔اور جولوگ آگ میں (جل رہے) ہوں گے وہ دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ایک روز تو ہم سے عذاب ہلکا کردے۔وہ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے۔وہ کہیں گے کیوں نہیں۔تو وہ کہیں گے کہ تم ہی دعا کرو۔اور کافروں کی دعا (اس روز) بیکار ہوگی۔ہم اپنے پیغمبروں کی اور جولوگ ایمان لائے ہیں ان کی دنیا زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے (یعنی قیامت کو بھی)۔جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ فائدہ نہ دے گی اور ان کے لئے لعنت اور برا گھر ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿الَّذِيْنَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ o إِذِ الْأَغْلَالُ فِيْ أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ o فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ o ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ oمِن دُونِ اللّٰهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو مِن قَبْلُ شَيْئاً كَذَلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكَافِرِيْنَ oذَلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ o ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ﴾(غافر: ۷۰.۷۶)

"جن لوگوں نے کتاب (اللہ) کو اور جو کچھ ہم نے اپنے پیغمبروں کو دے کر بھیجا اس کو جھٹلایا۔وہ عنقریب معلوم کرہیں گے۔جبکہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی (اور) گھسیٹے جائیں گے۔(یعنی کھولتے ہوئے پانی میں، پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔پھر ان سے کہا جائے گا کہ وہ کہاں ہیں جن کو تم (اللہ کے) شریک بناتے تھے۔(یعنی غیر اللہ۔کہیں گے وہ تو ہم سے جاتے رہے بلکہ ہم تو پہلے کسی چیز کو پکارتے ہیں نہیں تھے۔اسی طرح اللہ کافروں کو گمراہ کرتا ہے۔یہ اس کا بدلہ ہے کہ تم زمین میں حق کے بغیر (یعنی اس کے خلاف) خوش ہوا کرتے تھے اور اس کی (سزا ہے) کہ اترایا کرتے تھے۔(اب) جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اسی میں رہو گے۔متکبروں کا کیا برا ٹھکانا ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِيْنَ o فَإِن يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ o وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاء فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِيْنَ o وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ o فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا عَذَاباً شَدِيْداً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِيْ كَانُوا يَعْمَلُونَ o ذَلِكَ جَزَاء أَعْدَاء اللّٰهِ النَّارُ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَاء بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ o وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ

أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ﴾(فصلت: ۲۹.۲۳)

''اور اسی خیال نے جو تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے تم کو ہلاک کر دیا اور تم خسارہ پانے والوں میں ہو گئے۔ اب اگر یہ صبر کریں گے تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے اور اگر توبہ کریں گے تو ان کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اور ہم نے (شیطانوں کو) ان کا ہم نشین مقرر کر دیا تھا تو انہوں نے ان کے اگلے اور پچھلے اعمال ان کو عمدہ کر دکھائے تھے اور جنات اور انسانوں کی جماعتیں جو ان سے پہلے گزر چکیں ان پر بھی اللہ (کے عذاب کا) وعدہ پورا ہو گیا۔ بیشک یہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اور کافر کہنے لگے کہ اس قرآن کو سنا ہی نہ کرو اور (جب پڑھنے لگیں تو) شور مچا دیا کرو تا کہ تم غالب رہو۔ سو ہم بھی کافروں کو سخت عذاب کے مزے چکھائیں گے اور ان کے برے عملوں کی جو وہ کرتے تھے سزا دیں گے۔ یہ اللہ کے دشمنوں کا بدلہ ہے (یعنی) دوزخ۔ ان کے لئے اسی میں ہمیشہ کا گھر ہے۔ یہ اس کی سزا ہے کہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے۔ اور کافر کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار جنوں اور انسانوں میں سے جن لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا ان کو ہمیں دکھا کہ ہم ان کو اپنے پاؤں کے تلے (روند) ڈالیں تا کہ وہ نہایت ذلیل ہوں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ○ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ○ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ○ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ ○ لَقَدْ جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ○ أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ﴾(الزخرف: ۷۸.۷۴)

''(اور کفار) گنہگار ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہیں گے۔ جو ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اس میں ناامید ہو کر پڑے رہیں گے۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہی (اپنے آپ پر) ظلم کرتے تھے۔ اور پکاریں گے کہ اے مالک تمہارا پروردگار ہمیں موت دے دے۔ وہ کہے گا کہ تم ہمیشہ (اسی حالت میں) رہو گے۔ ہم تمہارے پاس حق لے کر پہنچے لیکن تم میں سے اکثر حق سے ناخوش ہوتے رہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ ○ طَعَامُ الْأَثِيمِ ○ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ○ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ○ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ○ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ○ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ○ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنتُم بِهِ تَمْتَرُونَ﴾(الدخان: ۵۰.۴۳)

''بلاشبہ تھوہر کا درخت۔ گنہگار کا کھانا ہے۔ جیسے پگھلا ہوا تانبا۔ پیٹوں میں (اس طرح) کھولے گا۔ جس طرح گرم پانی کھولتا ہے۔ (حکم دیا جائے گا کہ) اس کو پکڑ لو اور کھینچتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لے جاؤ۔ پھر اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی انڈیل دو (کہ عذاب پر) عذاب (ہو)۔ (اب) مزہ چکھ تو بڑی عزت والا (اور) سردار ہے۔ یہ

Marfat.com

وہی (دوزخ) ہے جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِیْهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاء غَیْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِن لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِیْنَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی وَلَهُمْ فِیْهَا مِن کُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ کَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَسُقُوا مَاء حَمِیْماً فَقَطَّعَ أَمْعَاءهُمْ﴾ (محمد: ۱۵)

"جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بو نہیں کرے گا۔ اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلے گا۔ اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے (سردار) لذت ہے اور شہد مصفا کی نہریں ہیں (جو حلاوت ہی حلاوت ہے) اور (وہاں) ان کے لئے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے۔ (کیا یہ پرہیزگار) ان کی طرح (ہو سکتے) ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ اور جن کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا تو ان کی انتڑیوں کو کاٹ ڈالے گا"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿یَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِیْدٍ﴾ (ق: ۳۰)

"اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿یَوْمَ یُدَعُّونَ إِلَی نَارِ جَهَنَّمَ دَعّاً o هَـذِهِ النَّارُ الَّتِیْ کُنتُم بِهَا تُکَذِّبُونَ o أَفَسِحْرٌ هَذَا أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ o اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاء عَلَیْکُمْ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا کُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (الطور: ۱۳. ۱۶)

"جس دن ان کو آتش جہنم کی طرف دھکیل دھکیل کر لے جائیں گے۔ یہی وہ جہنم ہے جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے۔ تو کیا یہ جادو ہے یا تم کو نظر ہی نہیں آتا۔ اس میں داخل ہو جاؤ اور صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے یکساں ہے۔ جو کام تم کیا کرتے تھے (یہ) ان ہی کا تم کو بدلہ مل رہا ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَی وَأَمَرُّ o إِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ ضَلَالٍ وَسُعُرٍ o یَوْمَ یُسْحَبُونَ فِی النَّارِ عَلَی وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ o إِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ o وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ کَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ﴾

"ان کے وعدہ کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بہت تلخ ہے۔ بیشک گنہگار لوگ گمراہی اور دیوانگی میں (مبتلا) ہیں۔ اس روز منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے۔ اب آگ کا مزہ چکھو۔ ہم نے ہر چیز اندازہ

Marfat.com

مقرر کے ساتھ پیدا کی ہے۔ اور ہمارا حکم تو آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ o هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ o يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ (الرحمن: ۴۱۔۴۵)

"گنہگار اپنے چہرے ہی سے پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لیے جائیں گے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلاتے تھے۔ وہ دوزخ اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان گھومتے پھریں گے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ o فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ o وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ o لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ o إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ o وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ o وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ o أَوَ آبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ﴾ (الواقعة: ۴۱۔۴۸)

"اور بائیں ہاتھ والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (ہی عذاب میں) ہیں۔ (یعنی دوزخ کی) لپٹ اور کھولتے ہوئے پانی میں۔ اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں۔ (جو) نہ ٹھنڈا (ہے) نہ خوشنما۔ یہ لوگ اس سے پہلے عیش نعیم میں پڑے ہوئے تھے۔ اور گناہِ عظیم پر اڑے ہوئے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے اور ہڈیاں (ہی ہڈیاں رہ گئے) تو کیا ہمیں پھر اٹھنا ہوگا؟ اور کیا ہمارے باپ دادا کو بھی؟"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَأْوَاكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾ (الحدید: ۱۵)

"تو آج تم سے معاوضہ نہیں لیا جائے گا اور نہ (وہ) کافروں ہی سے (قبول کیا جائے گا)۔ تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے (کہ) وہی تمہارے لائق ہے۔ اور وہ بری جگہ ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ (التحریم: ۶)

"مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں جو ارشاد اللہ ان کو فرماتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے

Marfat.com

اسے بجالاتے ہیں"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ o إِذَا أُلْقُوا فِيْهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيْقاً وَهِيَ تَفُورُ o تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيْرٌ o قَالُوا بَلَى قَدْ جَاءنَا نَذِيْرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِيْ ضَلَالٍ كَبِيْرٍ o وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ أَصْحَابِ السَّعِيْرِ o فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ فَسُحْقاً لِّأَصْحَابِ السَّعِيْرِ﴾

(الملک: ٦ . ١١)

"اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے انکار کیا ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔ اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کا چیخنا چلانا سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔ گویا مارے جوش کے پھٹ پڑے گی۔ جب اس میں ان کی کوئی جماعت ڈالی جائے گی تو دوزخ کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ہدایت کرنے والا نہیں آیا تھا؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں ضرور ہدایت کرنے والا آیا تھا لیکن ہم نے اس کو جھٹلا دیا اور کہا کہ اللہ نے تو کوئی چیز نازل ہی نہیں کی۔ تم تو بڑی غلطی میں (پڑے ہوئے) ہو۔ اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے ہوتے تو دوزخیوں میں نہ ہوتے۔ پس وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر لیں گے۔ سو دوزخیوں کے لئے (رحمت اللہ سے) دوری ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿كَذَلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾ (القلم: ٣٣)

"(دیکھو) عذاب یوں ہوتا ہے۔ اور آخرت کا عذاب اس سے کہیں بڑھ کر ہے کاش! یہ لوگ جانتے ہوتے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِيْ لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ o وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ o يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ o مَا أَغْنَى عَنِّيْ مَالِيَهْ o هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطَانِيَهْ o خُذُوهُ فَغُلُّوهُ o ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوهُ o ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعاً فَاسْلُكُوهُ o إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ o وَلَا يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ o فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيْمٌ o وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ o لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِؤُونَ﴾ (الحاقة: ٢٥ . ٣٧)

"اور جس کا نامۂ (اعمال) اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا اے کاش مجھ کو میرا (اعمال) نامہ نہ دیا جاتا۔ اور مجھے معلوم نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش موت (ابد الآباد کے لئے میرا کام) تمام کر چکی ہوتی۔ (آج) میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا۔ (ہائے) میری سلطنت خاک میں مل گئی۔ (حکم ہوگا کہ) اسے

Marfat.com

پکڑ لو اور طوق پہنا دو۔ پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دو۔ پھر زنجیر سے جس کی ناپ ستر گز ہے جکڑ دو۔ یہ نہ تو اللہ جل شانہٗ پر ایمان لاتا تھا۔ اور نہ فقیر کے کھانا کھلانے پر آمادہ کرتا تھا۔ سو آج اس کا بھی یہاں کوئی دوستدار نہیں۔ اور نہ پیپ کے سوا (اس کے لئے) کھانا ہے۔ جس کو گنہگاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يُبَصَّرُونَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ○ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ○ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ○ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنجِيهِ ○ كَلَّا إِنَّهَا لَظَى ○ نَزَّاعَةً لِّلشَّوَى ○ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّى ○ وَجَمَعَ فَأَوْعَى﴾ (المعارج: ١١. ١٨)

"(اس روز) گنہگار خواہش کرے گا کہ کسی طرح اس دن کے عذاب کے بدلے میں (سب) کچھ دے دے (یعنی) اپنے بیٹے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی۔ اور اپنا خاندان جس میں وہ رہتا تھا۔ اور جتنے آدمی زمین پر ہیں (غرض) سب (کچھ) دے دے اور اپنے تئیں عذاب سے چھڑا لے۔ (لیکن) ایسا ہرگز نہیں ہوگا وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ کھال ادھیڑ ڈالنے والی۔ ان لوگوں کو اپنی طرف بلائے گی جنہوں نے (دین حق سے) اعراض کیا اور منہ پھیر لیا"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ○ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ○ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ○ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ○ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ○ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ﴾ (المدثر: ٢٦. ٣١)

"ہم عنقریب اس کو سقر میں داخل کریں گے۔ اور تم کیا سمجھے کہ سقر کیا ہے۔ (وہ آگ ہے کہ) نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی اور بدن کو جھلس کر سیاہ کر دے گی؟ اس پر انیس (داروغہ) ہیں۔ اور ہم نے دوزخ کے (داروغہ) فرشتے بنائے ہیں۔ اور ان کا شمار کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کیا ہے۔ (اور) اس لئے اہل کتاب یقین کریں اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو اور اہل کتاب اور مومن شک نہ لائیں۔ اور اس لئے کہ جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے اور (جو) کافر (ہیں) کہیں کہ اس مثال (کے بیان کرنے) سے اللہ کا مقصود کیا ہے؟ اسی طرح اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور یہ تو بنی آدم کے لئے نصیحت ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ o إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ o فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءلُونَ o عَنِ الْمُجْرِمِينَ o مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ o قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ o وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ o وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ o وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ o حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ o فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ o فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ﴾ (المدثر: ۳۸. ۴۹)

''ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے۔ مگر داہنی طرف والے (نیک لوگ)۔ (کہ) وہ باغہائے بہشت میں (ہوں گے اور) پوچھتے ہوں گے۔ (یعنی آگ جلنے والے) گنہگاروں سے۔ کہ تم دوزخ میں کیوں پڑے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اور نہ فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور اہل باطل کے ساتھ مل کر (حق سے) انکار کرتے تھے۔ اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔ تو (اس حال میں) سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کے حق میں کچھ فائدہ نہ دے گی ان کو کیا ہوا ہے کہ نصیحت سے روگرداں ہو رہے ہیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَا وَأَغْلَالاً وَسَعِيراً﴾ (الدھر: ۴)

''ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿انطَلِقُوا إِلَى مَا كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ o انطَلِقُوا إِلَى ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ o لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ o إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ o كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ o وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ﴾ (المرسلات: ۲۹. ۳۴)

''(یعنی) اس سائے کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں۔ نہ ٹھنڈی چھاؤں اور نہ لپٹ سے بچاؤ۔ اس سے آگ کی (اتنی اتنی بڑی) چنگاریاں اڑتی ہیں جیسے محل۔ گویا زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَاداً o لِلطَّاغِينَ مَآباً o لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَاباً o لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْداً وَلَا شَرَاباً o إِلَّا حَمِيماً وَغَسَّاقاً o جَزَاء وِفَاقاً o إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَاباً o وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّاباً o وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَاباً o فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَاباً o إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازاً o حَدَائِقَ وَأَعْنَاباً o وَكَوَاعِبَ أَتْرَابا﴾

''بیشک دوزخ گھات میں ہے۔ (یعنی) سرکشوں کا وہی ٹھکانا ہے۔ اس میں وہ مدتوں پڑ رہیں گے۔ وہاں نہ ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے نہ (کچھ) پینا (نصیب ہوگا)۔ مگر گرم پانی اور بہتی پیپ۔ (یہ) بدلہ ہے پورا پورا۔ یہ لوگ حساب (آخرت) کی امید ہی نہیں رکھتے تھے۔ اور ہماری آیتوں کو جھوٹ سمجھ کر جھٹلاتے رہتے تھے۔ اور ہم

نے ہر چیز کو لکھ کر ضبط کر رکھا ہے۔ سو (ان) مزہ چکھو۔ ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے۔ بیشک پرہیز گاروں کے لئے کامیابی ہے۔ (یعنی) باغ اور انگور۔ اور ہم عمر نوجوان عورتیں"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ○ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ○ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ﴾ (المطففين: ۷. ۱۰)

"اور تم کیا جانتے ہو کہ سجین کیا چیز ہے۔ ایک دفتر ہے لکھا ہوا۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى ○ لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ○ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى﴾ (الليل: ۱۴. ۱۶)

"سو میں نے تم کو بھڑکتی آگ سے متنبہ کر دیا۔ اس میں وہی داخل ہوگا جو بڑا بد بخت ہے۔ جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِماً فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى﴾ (طٰہٰ: ۷۴)

"جو شخص اپنے پروردگار کے پاس گنہگار ہو کر آئے گا تو اس کے لئے جہنم ہے جس میں نہ مرے گا نہ جیے گا"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿تُسْقَى مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ○ لَّيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ ○ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ﴾ (الغاشية: ۵. ۷)

"ایک کھولتے ہوئے چشمے کا ان کا پانی پلایا جائے گا۔ اور خاردار جھاڑ کے سوا ان کے لئے کوئی کھانا نہیں (ہوگا) جو نہ فربہی لائے نہ بھوک میں کچھ کام آئے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ○ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ○ وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى ○ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ○ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ○ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ﴾ (الفجر: ۲۱. ۲۶)

"تو جب زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کر دی جائے گی۔ اور تمہارا پروردگار (جلوہ فرما ہوگا) اور فرشتے قطار باندھ باندھ کر آ موجود ہوں گا۔ اور دوزخ اس دن حاضر کی جائے گی تو انسان دن متنبہ ہوگا مگر (اب) انتباہ (سے) اسے (فائدہ) کہاں (مل سکے گا؟)۔ کہے گا کاش میں نے اپنی زندگی (جاودانی) کے لئے کچھ آگے بھیجا ہوتا۔ تو اس دن نہ کوئی اللہ کے عذاب کی طرح کا (کسی کو) عذاب دے گا۔ اور نہ کوئی ویسا جکڑنا جکڑے گا"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ o عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ﴾(البلد: ۱۹، ۲۰)

''اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا وہ بد بخت ہیں۔ یہ لوگ آگ میں بند کر دیے جائیں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ o الَّذِىْ جَمَعَ مَالاً وَعَدَّدَهُ o يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ o كَلَّا لَيُنبَذَنَّ فِىْ الْحُطَمَةِ o وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ o نَارُ اللّٰهِ الْمُوقَدَةُ o الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ o إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ o فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ﴾(الهمزة: ۱. ۹)

''ہر طعن آمیز اشارتیں کرنے والے چغل خور کی خرابی ہے۔ جو مال جمع کرتا اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ اس مال اس کی ہمیشہ کی زندگی کو موجب ہوگا۔ ہرگز نہیں وہ ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا۔ اور تم کیا سمجھے کہ حطمہ کیا ہے۔ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ جو دلوں پر جا لپٹے گی۔ (اور) وہ اس میں بند کر دیے جائیں گے۔ یعنی (آگ کے) لمبے لمبے ستونوں میں''

سورۂ ہمزہ کی تفسیر میں نبی پاک ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے ''جہنم کی آگ جہنمیوں کھائے گی، یہاں تک کہ جب ان کے دلوں تک پہنچے گی تو رک جائے گی اور پھر دوبارہ شروع ہوگی اور دل تک جا پہنچے گی، پس ان کے ساتھ ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا''

اسی بارے میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿نَارُ اللّٰهِ الْمُوقَدَةُ o الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ﴾(الهمزة: ٦، ٧)

''وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ جو دلوں پر جا لپٹے گی''

جہنم کی صفات سے متعلق بطور نمونہ یہ آیات ذکر کر دی گئی ہیں، طوالت کے خوف سے مزید آیات کا ذکر نہیں کرتے ورنہ اس سے متعلق قرآن مجید میں بہت سی آیات موجود ہیں۔

☆☆☆☆

Marfat.com

جہنم، ایک بر اٹھکانہ

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جب جہنم پیدا کی گئی، فرشتے گھبرا اٹھے، ان کے دل لرز گئے، لیکن جب آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی تو فرشتوں کو سکون ہو گیا اور متوقع خطرہ ٹل گیا'' (۱)

جہنم کے خوف سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا شہید ہو جانا

حضرت عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کے دل میں جہنم کا خوف جاگزیں ہو گیا، جہنم کا ذکر چھڑتا تو آنسوؤں کی لڑی بندھ جاتی، یہاں تک کہ اسی خوف نے ان کو گھر میں قید کر کے رکھ دیا، ان کا یہ حال نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے وہ نوجوان آپ کے ساتھ لپٹ گیا اور جان بحق ہو کر نیچے گر پڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اپنے ساتھی کے کفن دفن کا انتظام کرو جہنم کے خوف نے اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے'' (۲)

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا چار ہزار عورتوں کے پاس سے گزر ہوا ان کے رنگ اڑے ہوئے تھے۔ مفلوک الحالی سے ان کے جسموں پہ اون اور بالوں کی چادریں پڑیں ہوئی تھیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ''اے عورتوں کی جماعت! کس چیز نے تمہارا رنگ اڑا رکھا ہے؟''

عورتوں نے جواب دیا ''اے ابن مریم! جہنم کے ذکر نے ہماری رنگت اڑا رکھی ہے، یقیناً جو شخص جہنم میں داخل ہوا اسے ٹھنڈی چیز ملے گی اور نہ ہی پینے کے لئے کچھ میسر ہو گا''

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا خوف آخرت

ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت سنی:

﴿وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ﴾ (۳)

''اور ان سب کی وعدے کی جگہ جہنم ہے''

---

(۱) کتاب الزھد (۹۲۔۳۲۱)

(۲) کتاب الزھد (۸۷، ۳۰۶)

(۳) الحجر: ۴۳

Marfat.com

یہ آیت سنی تو اس قدر خوف طاری ہوا کہ تین دن تک ہوش وحواس اڑے رہے اور بھاگتے رہے، پھر ان کو نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ! کیا یہ آیت نازل ہوئی ہے:

﴿وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِيْنَ﴾(الحجر: ۴۳)

''اوران سب کی وعدے کی جگہ جہنم ہے''

قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ اس آیت نے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے'' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلَالٍ وَعُيُوْنٍ﴾(المرسلات: ۴۱)

''بیشک پرہیز گار سایوں اور چشموں میں ہوں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَقَالُوا لَا تَنفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَّوْ كَانُوا يَفْقَهُوْنَ﴾(التوبة: ۸۱)

''(اوروں سے بھی) کہنے لگے کہ گرمی میں مت نکلنا (ان سے)۔ کہہ دو کہ دوزخ کہ دوزخ آگ اس سے کہیں زیادہ گرم ہے کاش یہ (اس بات کو) سمجھتے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ ○ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ○ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ○ نَارٌ حَامِيَةٌ﴾(القارعة: ۷. ۱۱)

''اور جس کے وزن ہلکے نکلیں گے۔ اس کا مرجع ہاویہ ہے۔ اور تم کیا سمجھتے کہ ہاویہ کیا چیز ہے؟ (وہ) دہکتی ہوئی آگ ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ○ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ○ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ﴾

(الغاشية: ۵. ۷)

''ایک کھولتے ہوئے چشمے کا ان کا پانی پلایا جائے گا۔ اور خاردار جھاڑ کے سوا ان کے لئے کوئی کھانا نہیں (ہوگا) جو نہ فربہی لائے نہ بھوک میں کچھ کام آئے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ آنٍ﴾(الرحمٰن: ۴۴)

''وہ دوزخ اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان گھومتے پھریں گے''

یعنی آگ اس قدر گرم ہوگی کہ اپنی انتہائی حد کو چھولے گی۔

Marfat.com

جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ گرم ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دنیا کی آگ، جو تم جلاتے ہو جہنم کی آگ کا ستر واں حصہ ہے'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ! دنیا کی آگ کی گرمائش بھی کافی تھی'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جہنم کی آگ کو اس آگ پر انہتر گنا برتری حاصل ہے''(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا ستر واں حصہ ہے، اس کو سمندر میں دو مرتبہ غوطہ دیا گیا ہے، اگر ایسا نہ کیا جاتا تو دنیا میں شدت کی وجہ سے فائدہ مند نہ رہتی''(۲)

یہ روایت مختلف الفاظ اور متعدد طرق کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

حضرت عبداللہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سچا خواب اچھی بشارت ہے، یہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے، اور تمہاری یہ آگ جہنم کی زہریلی آگ کا ستر واں حصہ ہے۔ بندہ جب تک نماز کے لئے انتظار میں رہتا ہے نماز میں ہی شمار ہوتا ہے جب تک بات چیت نہ کرے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کیا جانتے ہو کہ تمہاری اس آگ کی مثال جہنم کی آگ کے مقابلہ میں کیسی ہے؟ جہنم کی آگ کا دھواں بھی اس آگ کے دھویں سے ستر گنا تیز ہے''

جہنم کی آگ تین ہزار سال جلائی گئی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر ایک ہزار سال مزید بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی، اب وہ انتہائی سیاہ اور تاریک ہے''(۳)

جہنم کی آگ کی تپش کبھی کم نہ ہوگی

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جہنم کی آگ کی تپش کبھی ختم نہیں ہوگی نہ اس کے انگارے ٹھنڈے ہوں گے'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ﴾(۴)

''اور کہیں گے کہ عذاب (آتش) سوزاں کے مزے چکھتے رہو''

---

(۱) مسند أحمد، رقم:۷۳۲۳

(۲) مسند أحمد، رقم:۷۳۲۳

(۳) سنن الترمذی، باب صفة جهنم، رواه ابن ماجه فی سننه (۲،۱۴۴۵)

(۴) ال عمران:۱۸۱

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَاراً وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ (التحریم: ۶)

''مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں جو ارشاد اللہ ان کو فرماتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا۔ ں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی، پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر ایک ہزار سال اور مزید بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی، اب وہ انتہائی سیاہ ہے اور اس کے شعلے روشن نہیں ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے وقت حاضر ہوئے جس میں عام طور سے وہ نہیں آیا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے جبرائیل علیہ السلام! کیا بات ہے میں تجھے اڑی ہوئی رنگت میں دیکھ رہا ہوں؟''

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا ''میں آپ کے پاس صرف اس لئے آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کے کھولنے کا حکم دیا تھا اس کی ہیبت کو دیکھ کر میں پریشان ہوگیا ہوں''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے جبرائیل! مجھے جہنم کے حالات سے آگاہ کرو''

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا ''اللہ تعالیٰ نے جہنم کے متعلق حکم فرمایا، پھر اس کو ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر ایک ہزار سال اور مزید بھڑکایا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی اب وہ انتہائی سیاہ اور تاریک ہے اور اس کے شعلے روشن نہیں ہیں۔ اور اس کے انگارے کبھی نہیں بجھتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! جہنم کی وہ زنجیر جس کی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں صفت بیان فرمائی ہے اگر اس کے حلقوں سے ایک حلقہ بھی دنیا میں کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو ان سب کو پگھلا دے''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے جبرائیل علیہ السلام! بس کافی ہے، کہیں میرے دل کے ٹکڑے نہ ہو جائیں''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو جبرائیل علیہ السلام بھی رو رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے جبرائیل علیہ السلام! آپ رو رہے ہیں جبکہ اللہ کے ہاں آپ کا جو مقام ہے وہ بس آپ ہی کا ہے''

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا ''میں کیوں نہ روؤں جبکہ مجھے علم نہیں کہ قیامت کے دن میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔ ابلیس بھی تو فرشتوں کے ساتھ تھا، ہاروت ماروت بھی تو فرشتے میں شامل تھے''، چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں روتے رہے۔

Marfat.com

پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا:

"يا محمد ويا جبريل إن الله قد أمنكما أن تغضبا"

"اے محمد! اے جبرئیل! اللہ تعالیٰ نے آپ دونوں کو اپنے غضب سے پناہ دے دی ہے"

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام اٹھ گئے اور حضور ﷺ بھی وہاں سے نکل آئے۔ حضور ﷺ کا ایک قوم کے پاس سے گزر ہوا جو ہنسی مذاق کر رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا "تم ہنسی مذاق کر رہے ہو جبکہ جہنم تمہارے پیچھے ہے، اگر تم وہ جانتے ہو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ اور اللہ کو روتے اور پکارتے ہوئے جنگلوں کی طرف نکل جاتے"

اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی "اے محمد! میں نے تجھے بشارت دینے والا بنا کر بھیجا ہے"

پھر حضور ﷺ نے فرمایا "جنت کی بشارت بھی لو، سیدھی راہ پر چلتے رہو اور حق کے قریب رہو"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اہل جہنم میں سب سے کم عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کو جہنم کی آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے، ان جوتوں کی شدت تپش سے اس شخص کا دماغ کھول اٹھے گا"

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "قیامت کے دن سے سب سے ہلکے عذاب میں مبتلا وہ شخص ہوگا جس کے قدموں تلے آگ کے انگارے رکھے جائیں گے جس سے اس کا دماغ کھولے گا" (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر تم وہ دیکھ لو جو میں نے دیکھا ہے تو تم رونا زیادہ کر دو اور ہنسنا کم کر دو"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں نے جنت اور جہنم کو دیکھا ہے" (۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا "کیا بات ہے کہ میں نے میکائیل کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا؟"

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا "جب سے جہنم تخلیق کی گئی ہے وہ ہنسے نہیں ہیں" (۳)

جہنم کے سانس

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے فرمایا "جہنم نے اپنے رب کو شکایت کی کہ اے پروردگار! شدت حبس کی وجہ سے میرے حصے ایک دوسرے کو کھا گئے ہیں، مجھے ہر سال دو سانس لینے کی اجازت مرحمت فرما۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دے دی۔ جو سخت سردی تم محسوس کرتے ہو وہ جہنم کا ٹھنڈا سانس ہے، اور جو سخت گرمی محسوس کرتے ہو وہ جہنم کا گرم سانس ہے" (۴)

---

(۱) مسند أحمد (۱۳/۳)

(۲) مسند أحمد (۲۱۷/۳)

(۳) مسند أحمد (۲۲٤/۳)

(٤) مسند أحمد رقم: ۷۲٤٥

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿انطَلِقُوا إِلَى مَا كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ○ انطَلِقُوا إِلَى ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ○ لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ○ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ○ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ ○ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ﴾

(المرسلات: ۲۹. ۳۴)

''(یعنی) اس سائے کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں۔ نہ ٹھنڈی چھاؤں اور نہ لپٹ سے بچاؤ۔ اس سے آگ کی (اتنی اتنی بڑی) چنگاریاں اڑتی ہیں جیسے محل۔ گویا زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ﴾ (المرسلات: ۳۲)

''اس سے آگ کی (اتنی اتنی بڑی) چنگاریاں اڑتی ہیں جیسے محل''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ چنگاریاں درخت اور پہاڑ کی طرح نہ ہوں گی بلکہ بڑے شہروں اور قلعوں کی مانند ہوں گی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جہنم کا ایک شعلہ اگر مشرق میں ہو تو اس کی تپش مغرب میں محسوس ہوگی''

جنتی اور جہنمی کی کیفیات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن جہنمیوں میں سے دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں میں پلنے والے شخص کو لایا جائے گا، اس کو جہنم میں ایک غوطہ دیا جائے گا، پھر اس سے پوچھا جائے گا ''کیا تو نے کبھی بھلائی دیکھی ہے؟ کیا کبھی کسی نعمت کو پایا ہے؟''

وہ کہے گا ''اللہ کی قسم اے پروردگار! میں نے کبھی کوئی خوشی دیکھی ہی نہیں''

پھر جنتیوں میں سے دنیا میں سب سے زیادہ مصائب اٹھانے والے شخص کو لایا جائے گا اور اس کو جنت کا ایک پھیرا دلایا جائے گا پھر پوچھا جائے گا ''اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی ہے؟ کیا تجھ پہ کبھی کوئی سختی آئی ہے؟''

وہ کہے گا ''اللہ کی قسم اے پروردگار! کبھی نہیں، مجھے کبھی کوئی مصیبت چھو کر بھی نہیں گزری اور نہ میں نے کبھی کوئی سختی دیکھی ہے''

کافر کی مایوسی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے روز کافر کو لایا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا ''اگر تیرے پاس اتنا سونا ہو جس سے ساری زمین بھر جائے تو کیا تو وہ سارا سونا خرچ کر کے خود کو چھڑانا پسند کرے گا'' وہ اثبات

Marfat.com

میں جواب دے گا تو اس سے کہا جائے گا ''لیکن اب تو اپنا موقع ضائع کر چکا ہے''(۱)

اللہ رب العزت کے درج ذیل ارشاد کا یہی مطلب ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَباً وَلَوِ افْتَدَى بِهِ﴾(۲)

''جو لوگ کافر ہوئے اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے وہ اگر (نجات حاصل کرنی چاہیں اور) بدلے میں میں زمین بھر کر سونا دیں تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ ان لوگوں کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا اور ان کی کوئی مدد نہیں کرے گا''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اہل جہنم میں سے ایک شخص کو کہا جائے گا اگر تیرے پاس زمین کے تمام خزانے ہوں کیا تو اپنی جان کے بدلہ ان کا فدیہ دیدے گا؟'' وہ کہے گا ''میں اس کے لئے تیار ہوں'' اللہ تعالیٰ اس کو فرمائیں گے ''میں نے اس سے آسان چیز تجھ سے طلب کی تھی میں نے تجھ سے آدم کی پشت میں ہی عہد لیا تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، لیکن تو نہ مانا اور میرے ساتھ شریک ٹھہرانے پر اصرار کرتا رہا''(۳)

شہید کا مقام

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اہل جنت میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا اے ابن آدم! اپنا گھر تجھے کیسا لگا؟ اب مزید سوال کر اور اپنی خواہش کا اظہار کر''

جنتی کہے گا ''میری صرف ایک ہی خواہش ہے کہ مجھے دنیا میں واپس کر دیا جائے اور میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں دس بار شہید ہوں'' شہادت کی فضیلت کی وجہ سے اس کو یہ تمنا پیدا ہوگی۔

پھر اہل جہنم میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا ''اے ابن آدم! تجھے اپنا گھر کیسا لگا؟''

وہ کہے گا ''اے پروردگار! یہ بہت برا ٹھکانہ ہے''

اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے ''کیا تو اس سے چھٹکارا پانے کے لئے زمین بھر کر سونا دے سکتا ہے؟''

وہ کہے گا ''اے اللہ! میں اس کے لئے بالکل تیار ہوں''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو جھوٹ بولتا ہے، میں نے تجھ سے اس سے کہیں زیادہ کم اور آسان چیز کا سوال کیا تھا لیکن تو نے پورا نہیں کیا پھر اس کو جہنم کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔(۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جہنم ایسی چیز نہیں جس سے کوئی شخص ڈرتا ہو اور پھر سو بھی جائے اور جنت ایسی چیز نہیں جس کی کوئی شخص خواہش بھی رکھتا ہو اور سو جائے''

---

(۱) مسند أحمد (۲۱۸/۳)

(۲) ال عمران:۹۱

(۳) مسند أحمد(۱۲۷/۳)

(٤) مسند أحمد(۲۰۷/۳)

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اگر کسی مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ افراد ہوں اور ان میں ایک جہنمی شخص چھوڑ دیا جائے اور وہ ان میں بیٹھ کر سانس لے تو اس کا سانس مسجد اور مسجد میں موجود افراد سب کو جلا کر رکھ دے گا"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا﴾ (النساء: ۱۴۵)

"کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور تم ان کا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ﴾ (القارعة: ۸ . ۱۱)

"اور جس کے وزن ہلکے نکلیں گے۔ اس کا مرجع ہاویہ ہے۔ اور تم کیا سمجھتے کہ ہاویہ کیا چیز ہے؟ (وہ) دہکتی ہوئی آگ ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ (الاعراف: ۴۱، ۴۲)

"ایسے لوگوں کے لئے (نیچے) بچھونا بھی (آتش) جہنم کا ہوگا اور اوپر سے اوڑھنا بھی (اسی کا)۔ اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے (اور) ہم (عملوں کے لئے) کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تو تکلیف دیتے ہی نہیں"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝ هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ﴾ (الطور: ۱۳، ۱۴)

"جس دن ان کو آتش جہنم کی طرف دھکیل دھکیل کر لے جائیں گے۔ یہی وہ جہنم ہے جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ﴾ (ق: ۳۰)

"اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟"

جہنم کی گہرائی

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جہنم میں دوزخیوں کو ڈالا جاتا رہے گا، جبکہ وہ یہ کہتی رہے گی:

"هل من مزيد؟"

Marfat.com

''اور لاؤ، اور لاؤ''

یہاں تک کہ رب العزت اس میں اپنا قدم رکھ دے گا جس سے جہنم کے حصے ایک دوسرے میں گھسیں گے اور جہنم چیخ پڑے گی ''بس بس، اے اللہ تیری عزت کی قسم! اب مجھے اور نہیں چاہئے'' (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بندہ بلا سوچے سمجھے بات کہتا رہتا ہے، جس کی وجہ سے جہنم میں مشرق و مغرب جتنی دور پھینک دیا جاتا ہے'' (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''آدمی بات کرتا رہتا ہے اپنے ساتھیوں کو ہنساتا رہتا ہے لیکن اس کی وجہ سے ثریا ستارے سے بھی دور جہنم میں پھینک دیا جاتا ہے'' (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، ہم نے اوپر سے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی، آپ ﷺ نے فرمایا ''جانتے ہو یہ کیا ہے؟''

ہم نے کہا ''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں''

آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ پتھر کی آواز تھی جو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا اب جا کر وہ جہنم کی تہہ میں پہنچا ہے'' (۴)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک آواز سنی، جس نے آپ کو ہیبت زدہ کر دیا، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ نے دریافت کیا ''یہ کیسی آواز تھی؟''

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا ''یہ پتھر جہنم کے کنارے سے ستر سال پہلے گرایا گیا تھا یہ ابھی جہنم کے گڑھے میں گرا ہے، اللہ نے چاہا کہ آپ کو اس کی آواز سن دیں''

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پتھر جہنم کے کنارے سے گرایا جاتا ہے اور ستر سال تک گرتا رہتا ہے اور کنارے کو نہیں پاتا۔ بس اللہ ہی اس کو بھرے گا کیا تم کو اس پر تعجب ہوتا ہے؟ جنت کے دروازے کی چوکھٹ کی چوڑائی چالیس سال کی مسافت ہے، ایک دن اس پر ایسا آئے گا کہ رش کی وجہ سے وہ دروازہ آواز نکالنے لگے گا''

جہنم کی وسعت

حضرت عبداللہ بن مبارک سے روایت ہے، ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''جانتے ہو جہنم کی وسعت کس قدر ہے؟'' ہم نے لاعلمی کا اظہار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ہاں اللہ کی قسم تم نہیں جانتے مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا:

---

(۱) صحیح البخاری (۱۲،۸۳)، صحیح مسلم (۲۸۴۸،۱۳،۵۱)

(۲) صحیح البخاری (۲۳،۸۱)، صحیح مسلم (۲۹۸۸،۶،۵۳)

(۳) کتاب الزھد (۹۴۸،۳۳۲)

(۴) صحیح مسلم (۲۸۴۴،۱۲،۵۱)

Marfat.com

﴿وَالْأَرْضُ جَمِيعاً قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ﴾ (الزمر: ٦٧)

''اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے''

اور آپ ﷺ سے پوچھا ''لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''اس وقت لوگ جہنم کے پل پر ہوں گے''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جہنم کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور ستر ہزار لگاموں کے ساتھ اس کو کھینچا جائے گا، ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے تھامے کھینچ رہے ہوں گے''

ایک مرتبہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''کیا اس آیت کی تفسیر کی جانتے ہو؟

﴿كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكّاً دَكّاً ○ وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ○ وَجِيْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ○ يَقُوْلُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ○ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ○ وَلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ﴾ (الفجر: ٢١. ٢٦)

''تو جب زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کر دی جائے گی۔ اور تمہارا پروردگار (جلوہ فرما ہوگا) اور فرشتے قطار باندھ باندھ کر آموجود ہوں گا۔ اور دوزخ اس دن حاضر کی جائے گی تو انسان دن متنبہ ہوگا مگر (اب) انتباہ (سے) اسے (فائدہ) کہاں (مل سکے گا؟)۔ کہے گا کاش میں نے اپنی زندگی (جاودانی) کے لئے کچھ آگے بھیجا ہوتا۔ تو اس دن نہ کوئی اللہ کے عذاب کی طرح کا (کسی کو) عذاب دے گا۔ اور نہ کوئی ویسا جکڑنا جکڑے گا''

جب قیامت کا دن ہوگا تو جہنم کو لایا جائے گا اور ستر ہزار لگاموں کے ساتھ اس کو کھینچا جائے گا، ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے تھامے کھینچ رہے ہوں گے، اگر جہنم کا ایک شعلہ دنیا میں چھوڑ دیا جائے تو وہ آسمان وزمین کو خاکستر کر دے''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پیالے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''اگر جہنم کا اتنا سیسہ آسمان سے زمین کی طرف چھوڑ دیا جائے جو کہ پانچ سو سال کی مسافت ہے تو وہ زمین تک اپنی تیزی کی وجہ سے رات سے پہلے پہنچ جائے گا۔ لیکن اگر اس کو جہنم کی زنجیر کے بالائی سرے سے گرایا جائے تو مسلسل دن رات چلتا رہے تو اس کی تہہ تک چالیس سال میں پہنچے گا''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَاراً كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوداً غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزاً حَكِيْماً﴾

''جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا ان کو ہم عنقریب آگ میں داخل کریں گے۔ جب ان کی کھالیں گل اور جل جائیں گی تو ہم اور کھالیں بدل دیں گے تا کہ ہمیشہ عذاب کا مزہ چکھتے رہے۔ بے شک اللہ غالب، حکمت والا ہے''

Marfat.com

جہنم میں جہنمی کا جسم بڑھا دیا جائے گا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جہنم میں اہل جہنم کا جسم بڑھا دیا جائے گا یہاں تک کہ جہنمی کے کان کی لَو سے کندھے تک کا فاصلہ سات سو سال کی مسافت کا ہوگا۔ اس کی ڈاڑھ جبل احد کی مانند ہوگی''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن جہنمی کی ڈاڑھ جبل احد کی مانند ہوگی، کھال کی چوڑائی ستر ہاتھ ہوگی، اس کی ران ''ورقان'' نامی پہاڑی کی طرح ہوگی۔ اس کی سرین یہاں سے مقام ربذہ تک ہوگی۔

بعض روایات کے مطاب جہنمی کا بازو بڑی دیگ کی مانند فربہ ہوگا، اس کی جلد کی موٹائی بیالیس ہاتھ ہوگی، اس کے دو شانوں کے درمیان کا فاصلہ تیز رفتار شخص کے حساب پانچ دن کی مسافت ہے۔

اس بارے میں مختلف روایات متعدد طرق کے ساتھ روایت کی گئی ہیں۔

نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے ''قیامت کے دن متکبرین کو چیونٹیوں کی طرح چھوٹے چھوٹے اجسام میں جمع کیا جائے گا۔ چھوٹی سے چھوٹی چیز ان سے بلند نظر آئے گی، یہاں تک کہ جہنم کا قید خانہ جس کو ''بولیس'' کہا جاتا ہے وہ ان کو گھیر لے گا اور آگ ان پر چھا جائے گی اور وہ ''طینۃ الخبال'' سے پیا کریں گے، جو کہ جہنمیوں کے زخموں کی پیپ اور خون ہے۔

میدان محشر میں تکبر کرنے والوں کی تذلیل اور ان کے گناہ کی سزا کے طور پر ان کے جسم چیونٹیوں کی طرح چھوٹے چھوٹے کر دیئے جائیں گے لیکن جہنم میں داخل ہونے کے بعد ان کے جسموں کو پہلے سے کئی گنا بڑا کر دیا جائے گا تا کہ جہنم کو عذاب کا مزا چکھ سکیں۔

سمندر اور جہنم کا تعلق

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''سمندر بھی جہنم ہے''

یہ روایت بیان کرنے کے بعد حضرت یعلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''کیا تم یہ فرمان الٰہی نہیں پڑھتے ہو:

﴿إِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا﴾ (الکھف: ۲۹)

''ہم نے ظالموں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں ان کو گھیر رہی ہوں گی''

اس کے بعد حضرت یعلیٰ نے فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں سمندر میں کبھی داخل نہ ہوں گا یہاں تک کہ اللہ کے سامنے پیش کیا جاؤں اور کبھی مجھے سمندر کا ایک قطرہ بھی نہ لگے''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''سمندر میں حج کے لئے جانے والے، عمرے کے لئے جانے والے اور راہِ خدا کے مجاہد کے سوا کوئی سفر نہ کرے کیونکہ سمندر کے نیچے جہنم ہے اور پھر جہنم کے نیچے سمندر ہے''

جہنم کے دروازے اور داروغے

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ﴾ (الزمر: ۷۱، ۷۲)

''اور کافروں کو گروہ گروہ بنا کر جہنم کی طرف لے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے۔ کہیں گے کیوں نہیں لیکن کافروں کے حق میں عذاب کا حکم تحقیق ہو چکا تھا۔ کہا جائے گا کہ دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اس میں رہو گے۔ تکبر کرنے والوں کا برا ٹھکانا ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ﴾ (الحجر: ۴۴)

''اس کے سات دروازے ہیں ہر ایک دروازے کے لئے ان میں سے جماعتیں تقسیم کر دی گئی ہیں''

پل صراط، جہنم کا پل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''پل صراط جہنم کی پشت پر لغزش اور پھسلن کی جگہ ہے۔ اس کے عبور کے وقت انبیاء ''اے اللہ! سلامتی فرما، اے اللہ! سلامتی فرما'' کہہ رہے ہوں گے، کچھ لوگ بجلی کی طرح گزر جائیں گے، کچھ پلک جھپکنے کی طرح، کچھ تیز رفتار گھوڑوں خچروں اور اونٹوں کی طرح اپنے پیروں پر گزر جائیں گے۔ کوئی مسلمان نجات پا جائے گا اور کوئی زخمی حالت میں پار ہو جائے گا اور بہت سے اس میں گر جائیں گے۔ جہنم کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے میں جانے والا الگ گروہ ہے''

جہنم کے دروازوں کے نام

حضرت خلیل بن مرۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک کہ سورۂ تبارک الذی اور سورۂ حم السجدۃ کی تلاوت نہ فرما لیتے۔

خلیل بن مرۃ فرماتے ہیں: حوامیم یعنی قرآن پاک میں حم سے شروع ہونے والی سورتیں سات ہیں اور جہنم کے دروازے بھی سات ہیں (۱) جہنم (۲) حطمہ (۳) لظیٰ (۴) سعیر (۵) سقر (۶) ہاویہ (۷) جحیم۔ حم سے شروع ہونے والی ہر سورت قیامت کے دن آئے گی اور جہنم کے ان دروازوں پر کھڑی ہو جائے گی، پھر وہ دعا کرے گی:

''اللهم لا يدخل هذه الأبواب من كان يؤمن بي ويقرأني''

''اے اللہ! کوئی ایسا شخص ان دروازوں میں سے داخل نہ ہو جو مجھ پر ایمان رکھتا ہو اور میری تلاوت کرتا ہوں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ﴾ (الحجر: ۴۴)

''اس کے سات دروازے ہیں''

ان کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''ان میں پہلا جہنم ہے، پھر لظیٰ، پھر حطمۃ، پھر سعیر، پھر سقر، پھر جحیم اسی میں ابوجہل ہوگا اور پھر ہاویہ ہے''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جہنم کے سات دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازہ اس شخص کے لئے جو میری امت پر تلوار سونتے''

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''جہنم کے سات دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازہ ''حروریۃ'' کے لئے ہوگا''

حروریہ اسلام کے ابتدائی زمانہ کا ایک گمراہ فرقہ تھا۔

حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''جہنم کے ہر دو دروازوں کے درمیان ستر سال کا فاصلہ ہے، ہر دروازہ عذاب میں اپنے سے اوپر والے سے ستر گنا زیادہ ہے''

جہنم کے فرشتوں کی تعداد

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ (التحریم: ۶)

''مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آتش جہنم سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے مقرر ہیں جو ارشاد اللہ ان کو فرماتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں''

یعنی جس چیز کا حکم ملتا ہے اسے عزم واستحکام اور بھرپور قوت وطاقت کے ساتھ فوراً پورا کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا﴾ (المدثر)

''اس پر انیس داروغہ ہیں اور ہم نے دوزخ کے داروغہ فرشتے بنائے ہیں اور ان کا شمار کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کیا ہے''

یعنی ان کی تعداد لوگوں کے لئے بطور آزمائش رکھی گئی ہے کہ وہ اس پر ایمان لاتے ہیں یا نہیں، اور انیس کی تعداد بڑے فرشتوں کی

ہے، جو جہنم کے داروغہ ہیں۔ پھر ایک کے ساتھ ماتحت مددگار فرشتے بہت ہیں، جس کی دلیل یہ ہے کہ فرمان الٰہی ہے۔ ''اسے پکڑ لو اور طوق پہنا دو'' کی تفسیر میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ یہ حکم فرمائیں گے تو ستر ہزار فرشتے اس کی طرف لپکیں گے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ٥ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ﴾ (الفجر: ٢٥، ٢٦)

''تو اس دن نہ کوئی اللہ کے عذاب کی طرح کا (کسی کو) عذاب دے گا۔ اور نہ کوئی ویسا جکڑنا جکڑے گا''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جہنم کی تخلیق سے ایک ہزار سال قبل جہنم کے فرشتے پیدا کیے گئے تھے اور مسلسل بڑھتے جا رہے ہیں کہ وہ وقت آ جائے جب وہ لوگوں کو سر اور پاؤں سے پکڑ کر جہنم واصل کریں''

جہنم کی حدود

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِن يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا﴾ (الكهف)

''ہم نے ظالموں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں ان کو گھیر رہی ہوں گی۔ اور اگر فریاد کریں گے تو ایسے کھولتے ہوئے پانی سے ان کی دادرسی کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح گرم ہوگا اور جو مونہوں کو بھون ڈالے گا۔ ان کے پینے کا پانی بھی برا اور آرام گاہ بھی بری''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ ٥ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ﴾ (الهمزة: ٨، ٩)

''(اور) وہ اس میں بند کر دیے جائیں گے۔ یعنی (آگ کے) لمبے لمبے ستونوں میں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا ٥ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا﴾ (المزمل: ١٢، ١٣)

''کچھ شک نہیں کہ ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ ہے۔ اور گلوگیر کھانا ہے اور دردناک دینے والا عذاب ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ٥ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ﴾ (المؤمن: ٧١، ٧٢)

''جبکہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی اور گھسیٹے جائیں گے۔ یعنی کھولتے ہوئے پانی میں، پھر آگ

میں جھونک دیئے جائیں گے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ۝ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۝ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ﴾ (القمر: ۴۸.۵۰)

"اس روز منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے۔ اب آگ کا مزہ چکھو۔ ہم نے ہر چیز اندازہ مقرر کے ساتھ پیدا کی ہے۔ اور ہمارا حکم تو آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ﴾ (الزمر: ۱۶)

"ان کے اوپر تو آگ کے سائبان ہوں گے اور نیچے اس کے فرش ہوں گے یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو اے میرے بندو مجھ سے ڈرتے رہو"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾ (الأعراف: ۴۱)

"ایسے لوگوں کے لئے نیچے بچھونا بھی آتش جہنم کا ہوگا اور اوپر سے اوڑھنا بھی اسی کا۔ اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ۝ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ۝ وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ۝ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ﴾ (الحج: ۱۹.۲۱)

"یہ دو فریق ایک دوسرے کے دشمن ہیں اپنے پروردگار کے بارے میں جھگڑتے ہیں تو جو کافر ہیں ان کے لئے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے۔ اور ان کے سروں پر جلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ اس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائیں گی اور ان کے مارنے ٹھوکنے کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے جب وہ چاہیں گے کہ اس رنج و تکلیف کی وجہ سے دوزخ سے نکل جائیں تو پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ جلنے کے عذاب کا مزہ چکھتے رہو"

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اہل جہنم کی حدود چار دیواریں ہیں اور ہر دیوار کا حصہ چالیس سال کی مسافت کے بقدر ہے"

Marfat.com

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اگر جہنم کے گرزوں میں سے کوئی گرز زمین پر رکھ دیا جائے اور جن وانس مل کر اس کو اٹھانا چاہیں تو نہیں اٹھا پائیں گے''

ابن وھب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''اگر جہنم کے گرز کی ایک ضرب کسی پہاڑ پر ماری جائے تو اس کو ریزہ ریزہ کر کے غبار بنا دے گی''

☆☆☆☆

Marfat.com

جہنم کے عذاب کی مختلف صورتیں

حضرت یعلی بن منبہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ اہل جہنم کے لئے ایک بادل پیدا فرمائیں گے وہ ان پر چھا جائے گا اس میں سے ایک آواز آئے گی ''اے اہل جہنم! تم کس چیز کے طلبگار ہو اور تمہارا کیا سوال ہے''؟ جہنمیوں کو بادل دیکھ کر دنیا کے بادل اور وہ پانی جو ان پر برستا تھا یاد آ جائے گا، لہٰذا وہ سوال کریں گے ''اے رب ہمیں پینے کے لئے پانی چاہئے'' لہٰذا ان پر طوق برسیں گے جو ان کے پہلے طوقوں میں اضافہ کر دیں گے، ان پر زنجیریں برسیں گی جو ان کی زنجیروں میں اضافہ کا سبب بنیں گی، اور آگ کے شعلے برسیں گے جو جہنم کی آگ کو دوچند کر دیں گے''

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا ''بتاؤ جہنم میں سب سے زیادہ عذاب کس کو ہوگا؟''

ایک شخص نے عرض کیا ''منافقین کو''

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''تم نے ٹھیک کہا، ان کو لوہے کے تابوتوں میں بند کر کے جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں چھوٹے آگ کے تنور میں رکھ دیا جائے گا، جس کو ''جب الحزن'' یعنی غم کا کنواں کہا جاتا ہے، اسی طرح دوسرے اقوام کو بھی ان کے اعمال کے ساتھ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جائے گا''

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''اہل جہنم جو جہنم کے مستحق ہیں وہ نکلنے کا رستہ نہ پائیں گے، سو سکیں گے اور نہ مر سکیں گے، آگ پر چلیں گے، آگ پر بیٹھیں گے، ان کا اوڑھنا آگ ہوگا اور ان کا بچھونا بھی آگ کا ہوگا۔ ان کی قمیص آگ اور تارکول کی ہوں گی، ان کے چہروں پر آگ کی لپٹیں مسلط رہیں گی، تمام جہنمی زنجیروں میں بندھے ہوں گے، جن کے سرے فرشتوں کے ہاتھ میں ہوں گے، جو ان کو آگے پیچھے کھینچتے پھریں گے، ان کو لہو پیپ جہنم کے گڑھے میں جمع ہوتے رہیں گے، یہی ان کے پینے کا سامان ہوگا''

اس کے بعد حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ رونے لگے یہاں تک کہ بے ہوش ہو کر گر پڑے، اس روایت کے راویوں میں سے حضرت بکر بن خنیس روایت کرنے کے بعد اس قدر روئے کہ بات کرنے کی ہمت نہ رہی اور دوسرے راوی محمد بن جعفر بھی بہت زیادہ روئے۔

اللہ ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿ إِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُوْنَ o لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ o وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظَّالِمِيْنَ o وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ o لَقَدْ

Marfat.com

جِئْنَاكُمْ بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ o أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ﴾ (الزخرف: ۷۴. ۷۸)

''(اور کفار) گنہگار ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہیں گے۔ جوان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اس میں ناامید ہو کر پڑے رہیں گے۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہی (اپنے آپ پر) ظلم کرتے تھے۔ اور پکاریں گے کہ اے مالک تمہارا پروردگار ہمیں موت دے دے۔ وہ کہے گا کہ تم ہمیشہ (اسی حالت میں) رہو گے۔ ہم تمہارے پاس حق لے کر پہنچے لیکن تم میں سے اکثر حق سے ناخوش ہوتے رہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَن وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَن ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ o بَلْ تَأْتِيهِم بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ﴾ (الانبیاء: ۳۹، ۴۰)

''اے کاش! کافر اس وقت کو جانیں جب وہ اپنے مونہوں پر سے دوزخ کی آگ کو روک نہ سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھوں پر سے اور نہ ان کا کوئی مددگار ہوگا۔ بلکہ قیامت ان پر ناگہاں آواقع ہوگی اور ان کے ہوش کھو دے گی۔ پھر نہ تو وہ اس کو ہٹا سکیں گے اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا كَذَلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ o وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحاً غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءكُمُ النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ﴾ (فاطر: ۳۶، ۳۷)

''اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ نہ انہیں موت آئے گی کہ مرجائیں اور نہ اس کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا۔ ہم ہر ایک ناشکرے کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ وہ اس میں چلائیں گے کہ اے پروردگار! ہم کو نکال لے اب ہم نیک عمل کیا کریں گے نہ وہ جو پہلے کرتے تھے۔ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا۔ تو اب مزے چکھو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْماً مِّنَ الْعَذَابِ o قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاء الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ﴾ (فاطر)

''اور جو لوگ آگ میں جل رہے ہوں گے وہ دوزخ کے داروغہ سے کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ایک

Marfat.com

روز تو ہم سے عذاب ہلکا کر دے۔ وہ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں تو وہ کہیں گے کہ تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا اس روز بے کار ہوگی"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ۝ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَى ۝ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى﴾ (الاعلیٰ: ۱۱۔۱۳)

"اور بے خوف بد بخت پہلو تہی کرے گا جو قیامت کو بڑی تیز آگ میں داخل ہوگا پھر وہاں نہ مرے گا نہ جئے گا"

ایک حدیث میں ہے کہ اہل جہنم اس میں زندہ رہیں گے نہ مریں گے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اس دن جنت اور جہنم کے درمیان موت کو مینڈھے کی شکل میں لا کر ذبح کر دیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا اے اہل جنت! دوام ہی دوام ہے۔ موت کا خطرہ ہمیشہ کے لئے ٹل گیا، اے اہل جہنم ہمیشہ ہمیشہ ہو نہی سڑتے رہو موت کبھی نہ آئے گی۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا﴾ (بنی اسرائیل: ۹۷)

"جب اس کی آگ بجھنے کو ہوگی تو ہم ان کو عذاب دینے کے لئے اور بھڑکا دیں گے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ﴾ (الحج: ۲۲)

"جب وہ چاہیں گے کہ اس رنج و تکلیف کی وجہ سے دوزخ سے نکل جائیں تو پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ جلنے کے عذاب کا مزا چکھتے رہو"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اہل جہنم کے متعلق فرمایا "جہنم کا کھولتا ہوا پانی کسی جہنمی کے سر پر ڈالا جائے گا تو وہ اس کی کھوپڑی سے نکل کر پیٹ میں پہنچے گا اور اس کی آنتیں وغیرہ نکالتا ہوا اس کے قدموں سے نکل جائے گا"

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اہل جہنم پر بھوک کا عذاب مسلط کیا جائے گا وہ ان کے پیٹوں کے اندر سب کچھ برابر کر دے گا۔ پھر وہ کھانے کی فریاد کریں گے، ان کے لئے گلے میں اٹک جانے والا کھانا لایا جائے گا۔ پھر ان کو دنیا میں پانی مانگنے اور پینے کی یاد آئے گی تو ان کے پاس جہنم کے کوزوں میں جہنم کا کھولتا ہوا پانی لایا جائے گا۔ وہ پانی ان کے چہروں کے قریب کیا جائے گا تو ان کے چہروں کی کھال اتر جائے گی، پھر جب وہ پانی پیٹ میں اترے گا تو ان کے پیٹ کی آنتوں کو کاٹ کاٹ دے گا۔ وہ فریاد کریں گے تو ان کو کہا جائے گا:

﴿قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاء الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ﴾ (المؤمن: ۵۰)

"وہ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں۔ تو وہ کہیں

Marfat.com

گے کہ تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا اس روز بے کار ہوگی"

جہنمی کہیں گے ہمارے پاس جہنم کے داروغہ مالک کو بلا دو، پھر اس سے فریاد کریں گے:

﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ﴾(الزخرف:۷۷)

"اور پکاریں گے کہ اے مالک تمہارا پروردگار ہمیں موت دے دے۔ وہ کہے گا کہ تم ہمیشہ اسی حالت میں رہو گے"

وہ کہیں گے:

﴿قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ﴾(المومنون:۱۰۶)

"وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم پر ہماری کم بختی غالب ہوگئی اور ہم رستے سے بھٹک گئے"

اہل جہنم کا کھانا پینا

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ۝ لَّيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ ۝ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ﴾

(الغاشية: ۵.۷)

"ایک کھولتے ہوئے چشمے کا ان کا پانی پلایا جائے گا۔ اور خاردار جھاڑ کے سوا ان کے لئے کوئی کھانا نہیں (ہوگا) جو نہ فربہی لائے نہ بھوک میں کچھ کام آئے"

ضریع ارض حجاز کا کانٹا ہے، جس کو "شبرق" کہا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ضریع جہنم میں ایسی کوئی چیز ہے جو کانٹے کے مشابہ ہے، ایلوے سے زیادہ کڑوی، مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہے، جہنمی جب اس کو کھائے گا تو وہ اس کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی اور نہ ہی واپس اس کے منہ کی طرف آئے گی، بس درمیان میں اٹک جائے گی، وہ نہ انہیں صحت دے گی اور نہ بھوک مٹائے گی"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا ۝ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا﴾(المزمل:۱۲،۱۳)

"کچھ شک نہیں کہ ہمارے پاس بیڑیاں اور بھڑکتی آگ ہے۔ اور گلوگیر کھانا ہے اور درد دینے والا عذاب ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝ مِّن وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِن مَّاءٍ صَدِيدٍ ۝ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِن وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ﴾ (ابراهيم: ۱۵.۱۷)

"اور پیغمبروں نے اللہ سے اپنی فتح چاہی تو ہر سرکش ضدی نامراد رہ گیا۔ اس کے پیچھے دوزخ ہے اور اسے پیپ

کا پانی پلایا جائے گا۔ وہ اس کو گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور گلے سے نہیں اتار سکے گا اور ہر طرف سے اسے موت آ رہی ہوگی مگر وہ مرنے میں نہیں آئے گا اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہوگا"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ o لَآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ o فَمَالِؤُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ oفَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ o فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ o هَذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ﴾(الواقعة: ۵۱. ۵۶)

"پھر تم اے جھٹلانے والے گمراہو! تھوہر کے درخت کھاؤ گے۔ اور اسی سے پیٹ بھرو گے۔ اور اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے۔ اور پیو گے بھی تو اس طرح جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں۔ جزا کے دن یہ ان کی ضیافت ہوگی"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿أَذَلِكَ خَيْرٌ نُّزُلاً أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ o إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِّلظَّالِمِينَ o إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ o طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ o فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِؤُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ o ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْباً مِّنْ حَمِيمٍ o ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ﴾(الصافات: ۶۲. ۶۸)

"بھلا یہ مہمانی اچھی ہے یا تھوہر کا درخت۔ ہم نے اس کو ظالموں کے لئے عذاب بنا کر رکھا ہے۔ وہ ایک درخت ہے کہ جہنم کے اسفل میں اگے گا۔ اس کے خوشے ایسے ہوں گے جیسے شیطانوں کے سر۔ سو وہ اسی میں سے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔ پھر اس کھانے کے ساتھ ان کو گرم پانی ملا کر دیا جائے گا۔ پھر ان کو دوزخ کی طرف لوٹایا جائے گا"

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿وَيُسْقَى مِن مَّاء صَدِيدٍ o يَتَجَرَّعُهُ﴾(ابراهيم: ۱۶، ۱۷)

"اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا وہ اس کو گھونٹ گھونٹ پیئے گا"

اس آیت کی تفسیر میں نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے "یہ اس کے قریب کر دیا جائے گا وہ اس سے کراہت کرے گا جب اس کے منہ کے قریب کیا جائے گا تو اس کے منہ کو جلا دے گا اور اس کے سر کی کھال اس میں جا گرے گی، جب اس کو پیئے گا تو وہ اس کی آنتوں کو کاٹ ڈالے گا اور اس کے پاخانہ کے مقام سے آنتوں کے ساتھ نکل جائے گا"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَإِن يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءتْ مُرْتَفَقًا﴾(الكهف: ۲۹)

"اور اگر فریاد کریں گے تو ایسے کھولتے ہوئے پانی سے ان کی دادرسی کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح گرم ہوگا اور جو مونہوں کو بھون ڈالے گا۔ ان کے پینے کا پانی بھی برا اور آرام گاہ بھی بری"

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾ (ال عمران: ۱۰۲)

''اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا''

پھر فرمایا: اگر زقوم درخت جو جہنمیوں کا کھانا ہوگا اس کا ایک قطرہ بھی دنیا کے سمندروں میں ڈال دیا جائے گا تو وہ اہل دنیا کا جینا دوبھر کر دے گا، تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کا یہ کھانا ہوگا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اگر جہنمیوں کے پانی کا ایک ڈول دنیا میں انڈیل دیا جائے تو ساری دنیا بدبودار ہو جائے''

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندہ کو غضب کی حالت میں دیکھیں گے اور فرمائیں گے اسے پکڑو! تو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ فرشتے اس کو پکڑیں گے، وہ پیشانی اور قدموں کے درمیان سے اس کو پکڑ لیں گے، اللہ کے غضب کی وجہ سے وہ بھی اس پر غضبناک ہوں گے، اور اس کو چہرے کے بل جہنم کی طرف گھسیٹیں گے، اور آگ ان سے ستر گنا زیادہ اس پر غضبناک ہوگی، جہنمی پانی کی فریاد کرے گا تو اس کو ایسا پانی پلایا جائے گا جس سے اس کا گوشت اور اس کے پٹھے گر جائیں گے اور جہنم میں اوندھے منہ اس کو ڈال دیا جائے گا۔ سو اس کے لئے آگ کی ہلاکت ہے۔

حضرت کعب احبار نے ایک مرتبہ اپنے مصاحبین سے دریافت فرمایا ''جانتے ہو غساق کیا چیز ہے؟'' حاضرین نے عرض کیا ''نہیں'' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''یہ جہنم میں ایک چشمہ ہے جس میں تمام سانپ بچھوؤں اور دوسری چیزوں کا زہریلا مواد اور پسینہ بہہ بہہ کر گرتا ہے، آدمی کو لایا جائے گا اور اس میں ایک غوطہ دیا جائے گا، جب وہ نکلے گا تو اس کی ہڈیوں سے سارا گوشت گل کر گر جائے گا اور اس کی کھال اور گوشت اس کے قدموں میں جا گرے گا، وہ اپنے گوشت کو یوں کھینچتا پھرے گا جیسے کوئی اپنے کپڑے کو کھینچتا ہے''

☆☆☆☆

جہنم کے مختلف نام اوران کے معانی

ہاویہ

ہاویہ کیا ہے؟اس کی حقیقت کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں:

ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''یہ جہنم کا بالکل نچلا طبقہ ہے'' اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ﴾(القارعة:۸،۹)

ایک قول یہ ہے کہ ہاویہ کا معنی ہے ''سر کے بل گرانا'' جہنمی کو جہنم میں چونکہ سر کے بل گرایا جائے گا اس لئے اسے ہاویہ کہا جاتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے آدمی اللہ کی ناراضگی کی کوئی بات کر دیتا ہے لیکن اس کی وجہ سے:

''یھوی بھا فی النار سبعین خریفا''

''جہنم میں ستر سال کی گہرائی تک منہ کے بل گرا دیا جاتا ہے''

ایک قول یہ ہے کہ ''فامہ ھاویۃ'' کا مطلب جہنم کا سب سے نچلا درجہ ہے، یا یہ خود آگ کی صفت ہے اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب مومن مرجاتا ہے تو پہلے سے مرے ہوئے مردوں کی روحیں اس نئے آنے والے مومن سے سوال وجواب کرتی ہیں کہ فلاں کا کیا بنا فلاں کا کیا بنا؟ لیکن اگر کوئی مرجائے اوران کے پاس نہ آئے تو وہ کہتے ہیں اس کو اس کے ٹھکانے ''ہاویہ'' میں لے گئے ہیں۔ وہ تو بہت برا ٹھکانہ ہے، بہت بری جگہ ہے، اسی طرح جب کوئی نیک روح والا ان کے پاس آتا ہے تو وہ اس سے پوچھتے ہیں فلاں کا کیا ہوا کیا اس نے شادی کر لی؟ فلانی کا کیا ہوا کیا اس نے شادی کر لی؟ پھر آپس میں کہتے ہیں چھوڑو اس کو آرام کرنے دو، یہ سفر سے آیا ہے''

حضرت اشعث بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مومن مرجاتا ہے تو اس کی روح اہل ایمان کی ارواح کے پاس لے جائی جاتی ہے، وہ کہتے ہیں اپنے بھائی کی شادی کر دو یہ دنیا کے غم میں تھا پھر پوچھتے ہیں فلاں کا کیا ہوا وہ کہتا ہے اس کا تو انتقال ہو گیا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ وہ کہتے ہیں اس کو اس کے ٹھکانے جہنم کی طرف لے گئے ہوں گے''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا ہر گناہ کو بخش دیتا ہے

Marfat.com

سوائے امانت کے۔ قیامت کے دن صاحب امانت کو بلایا جائے گا اور کہا جائے گا ''امانت ادا کرو'' وہ کہے گا ''یا میرے پروردگار! میں تو دنیا سے آ گیا ہوں، اب میرے لئے اس کی ادائیگی کیسے ممکن ہے؟'' اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا اس کو ہاویہ (جہنم کی ایک وادی) کی طرف لے جاؤ۔ پس اس کی طرف لے جایا جائے گا اور اس میں دھکیل دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی گہرائی میں جا گرے گا۔ وہاں دیکھے گا کہ وہ امانت موجود ہے وہ اس کو اٹھائے گا اور کندھے پر رکھ کر اوپر چڑھے گا جب دیکھے گا کہ جہنم سے نکلنے والا ہے پھر نیچے گہرائی میں جا گرے گا۔ پس یونہی رہتے زمانے تک اس کے ساتھ ہوتا رہے گا''

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا ''امانت نماز میں بھی ہے، امانت روزے میں بھی ہے، امانت وضو میں بھی ہے، اور امانت بات چیت میں بھی ہے۔ لیکن سب سے بڑھ کر امانت وہ چیز ہے جو کوئی دوسرے کے پاس بطور امانت رکھوائے''

''جب الحزن''، غم کی وادی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب الحزن سے اللہ کی پناہ مانگا کرو''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! جب الحزن کیا چیز ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم خود بھی دن میں چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، وہ ریاکار قاریوں کے لئے بنائی گئی ہے۔ اللہ کے نزدیک سب سے مبغوض اور ناپسندیدہ وہ لوگ ہیں جو امراء اور ظالم حکام کے دکھاوے کے لئے اعمال کرتے ہیں''

''نہر الغوطہ'' جہنم کی ایک نہر

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تین اشخاص جنت میں داخل نہیں ہوں گے، شراب کا عادی، قطع رحمی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔ جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ شراب کا عادی تھا اللہ تعالیٰ اس کو ''نہر الغوطہ'' سے پلائیں گے''

آپ ﷺ سے پوچھا گیا ''نہر الغوطہ'' کیا ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ نہر جو بدکار عورتوں کی شرمگاہوں سے نکلنے والی غلاظت سے جاری ہوتی ہے، نیز اہل جہنم کو ان زنا کار عورتوں کی شرمگاہوں کی بدبو سے بھی بدبو سے عذاب دیا جائے گا''

وادی ''لملم''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ''لملم'' ہے، جہنم کی دوسری وادیاں بھی اس کی گرمی سے اللہ کی پناہ مانگتی ہیں''

وادی ''ہبہب''

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ''ہبہب'' ہے، اللہ

Marfat.com

تعالیٰ ہر ظالم اور جابر شخص کو اس میں ڈالے گا۔ اے فلاں! خیال رکھنا کہیں تو ان میں سے نہ ہو جائے"

ویل اور صعود کا ذکر

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ﴾ (المرسلات: ۱۵)

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿سَأُرْهِقُهُ صَعُوداً﴾ (المدثر: ۱۷)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ویل جہنم میں ایک وادی کا نام ہے، کفار اس میں چالیس سال تک گرتے ہی رہیں گے، پھر کہیں جا کر اس کی گہرائی تک پہنچیں گے، صعود جہنم میں ایک پہاڑ کا نام ہے، جہنمی اس پر ستر سال تک چڑھتا رہے گا پھر اتنا ہی عرصہ اترنے میں صَرف ہوگا، یہی حال ہمیشہ رہے گا"

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے اس فرمان:

﴿سَأُرْهِقُهُ صَعُوداً﴾ (المدثر: ۱۷)

کے متعلق فرمایا "صعود جہنم میں ایک پہاڑ کا نام ہے، کافر کو مجبور کیا جائے گا کہ اس پر چڑھے، لہٰذا جب وہ اس پر اپنا ہاتھ رکھے گا تو اس کا ہاتھ پہاڑ کی شدتِ تپش کی وجہ سے پگھل جائے گا، جب واپس اٹھائے گا تو دوبارہ صحیح ہو جائے گا۔ اسی طرح جب اپنا پاؤں رکھے گا تو پگھل جائے گا، جب واپس اٹھائے گا تو دوبارہ صحیح ہو جائے گا"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "صعود جہنم میں ایک چٹان کا نام ہے، جس پر کافر کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا"

حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "صعود جہنم میں ایک پھسلاہٹ والی چٹان کا نام ہے، کافر کو اس پر چڑھنے کے لئے مجبور کیا جائے گا"

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "ہم اسے صعود پر چڑھائیں گے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کو مشقت والا عذاب دیں گے"

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "اس کا مطلب عام ہے یعنی ایسا عذاب دیں گے جس میں راحت نہ ہوگی"

جہنم کے سانپ اور بچھو

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْراً لَّهُم بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ (ال عمران: ۱۸۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو مالدار اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو وہ مال اس کے لئے قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں بن جائے گا، اس کی دو آنکھیں ہوں گی وہ اپنے جبڑوں سے اس شخص کو پکڑے گا اور کہے گا

Marfat.com

''میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں''

دوسری روایت میں ہے وہ شخص اس سانپ کو دیکھ کر بھاگے گا سانپ اس کے پیچھے دوڑے گا اور اس کو پکڑ لے گا۔ اس کا ہاتھ چبائے گا اور اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْراً لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ (ال عمران: ۱۸۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس فرمان الٰہی کے متعلق روایت ہے:

﴿الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَاباً فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ﴾ (النحل: ۸۸)

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ان پر بڑے بچھو جن کی دمیں ہوں گی، شہد کی مکھیوں کی طرح چھوڑے جائیں گے''

عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ''جہنم میں ایسے سانپ ہیں جن کی موٹائی بختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوگی، وہ کسی کو ایک مرتبہ ڈس لیں تو چالیس سال اس کی تکلیف ختم نہ ہوگی''

حضرت نصر بن نجیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں، ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں، ہر گھاٹی میں ستر ہزار گھر ہیں، ہر گھر میں ستر ہزار شگاف ہیں، ہر شگاف میں ستر ہزار اژدھے ہیں ہر اژدھے کے حصہ میں ستر ہزار بچھو ہیں، کافر اور منافق اس وقت تک ختم نہ ہوں گے جب تک سانپ اور بچھوان کے برابر ہو جائیں گے''

بعض مفسرین نے جہنم کی وادیوں میں ''غی اور اثام'' کا بھی ذکر کیا ہے، اللہ تعالیٰ ہماری ان سے حفاظت فرمائے۔

''موبق''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقاً﴾ (الکھف: ۵۲)

اس آیت میں مذکور لفظ ''موبق'' کے بارے میں بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ اس سے مراد پیپ اور خون کی ایک نہر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے مراد جہنم کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قیامت کے دن اہل ہدایت و اہل ضلالت کے درمیان امتیاز قائم کر دیا جائے گا۔

''غلق'' جہنم کا ایک کنواں

عبدالجبار خولانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''دمشق میں ہمارے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب تشریف لائے انہوں

Marfat.com

نے لوگوں کا دنیا میں انہماک ملاحظہ فرمایا تو کہنے لگے ان کو کس چیز نے غفلت میں ڈال رکھا ہے؟ کیا ان کے پیچھے "غلق" نہیں ہے؟

لوگوں نے سوال کیا "وہ کیا چیز ہے؟"

انہوں نے فرمایا "جہنم میں ایک کنواں ہے، جب اس کا منہ کھولا جائے گا تو اہل جہنم بھی اس سے بھاگ جائیں گے"

یزید بن شجرہ کا ایک عبرت انگیز خطبہ

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یزید بن شجرہ ایک انتہائی پارسا شخص تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کو مختلف لشکروں پر امیر بنا کر بھیجا کرتے تھے، ایک دن انہوں نے ہم کو خطبہ دیا اور اللہ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا:

"اے انسانو! اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کرو، کیا تم وہ کچھ دیکھتے جو میں دیکھ رہا ہوں، یہاں سرخ اور زرد اور ہر رنگ کے لوگ ہیں، دیکھو! جب نماز کھڑی ہوتی ہے تو آسمانوں کے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، حوریں بن سنور جاتی ہیں، جب تم میں سے کوئی اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے آگے بڑھتا ہے حور عین اس کے لئے مزین ہوتی ہے، اور سب حوریں دعا کرتی ہیں "اے اللہ! اس کو ثابت قدم رکھ" جب وہ میدان جہاد میں پیٹھ دکھا دیتا ہے تو اس کے خلاف حجت کرتی ہیں، اور کہتی ہیں اے اللہ! اس کی پکڑ فرما، پس اے لوگو! تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں خون میں نہا جاؤ، کیونکہ پہلا قطرہ جب زمین پر گرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے، جیسے شاخ سے پتہ گر جاتا ہے، اور دو موٹی آنکھوں والی حوریں شہید کی طرف بڑھتی ہیں اور اس کے چہرے سے مٹی صاف کرتی ہیں، ساتھ ساتھ کہتی ہیں "ہم تجھ پر نچھاور ہیں" وہ بھی کہتا ہے "میں تم پر قربان ہوں" پھر اس کو سو جوڑے پہنائے جاتے ہیں۔ اگر وہ جوڑے میری ان دو انگلیوں کے درمیان رکھے جائیں تو یہ جگہ ان سب جوڑوں کے لئے کافی ہوگی، وہ کپڑے بنی آدم کے ہاتھوں کے بنے ہوئے نہ ہوں گے، بلکہ وہ جنتی لباس ہوں گے، یاد رکھو! تم اللہ کے ہاں اپنے ناموں، علامتوں، باتوں، حلال وحرام اور اپنی مجالس کی شناخت کے ساتھ لکھے ہوئے ہو، پس جب قیامت کا روز ہوگا تو کہا جائے گا "اے فلاں! یہ تیرا نور ہے، یہ تیرا نور ہے، اے فلاں! تیرے لئے کوئی نور نہیں۔ اور جہنم کا بھی ایک ساحل ہے جیسے سمندر کا ساحل ہوتا ہے، اس پر بڑے بختی اونٹوں کی مانند جوئیں اور سانپ ہوں گے، جب اہل جہنم عذاب میں تخفیف چاہیں گے تو ان کو کہا جائے گا اچھا ساحل کی طرف نکل جاؤ، وہ ساحل پر پہنچیں گے تو یہ زہریلے سانپ اور جوئیں اور دیگر بلائیں ان سے چمٹ جائیں گی، اور ان کے چہروں اور پہلوؤں کو کاٹیں گی، آخر وہ لوٹ کر آگ کے مرکز میں پہنچ جائے گا، اس کے علاوہ ان پر خارش مسلط کر دی جائے گی، وہ کھجائیں گے اور کھجاتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ ہڈیاں ظاہر ہو جائیں گی، ان کو کہا جائے گ اے فلاں کیا تجھے اس سے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا ہاں، چنانچہ اس کو کہا جائے گا یہ اس وجہ سے ہے کہ تو اہل ایمان کو تکلیف پہنچاتا تھا"

Marfat.com

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس نے اللہ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کیا جنت اس کے متعلق کہتی ہے:

''اللهم أدخله الجنة''

'اے اللہ اس کو جنت میں داخل فرمادے''

اور جس نے جہنم سے تین مرتبہ پناہ مانگی تو جہنم کہتی ہے:

''اللهم أجره من النار''

''اے اللہ! اس کو جہنم سے پناہ دیدے''

''زمہریر'' سخت سردی کا عذاب

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب گرمی کا دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ آسمان وزمین والوں کی طرف اپنے کان اور نگاہیں لگادیتے ہیں، چنانچہ جب کوئی بندہ کہتا ہے ''لا الہ الا اللہ'' ہائے کیسی سخت گرمی ہے، اے اللہ مجھے جہنم کی گرمی سے اپنی پناہ میں رکھنا، اللہ تعالیٰ جہنم کو فرماتے ہیں ''میرے ایک بندے نے تجھ سے میری پناہ مانگی ہے لہٰذا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس کو تجھ سے اپنی پناہ میں لے لیا''

اسی طرح جب سخت سردی کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان وزمین والوں کی طرف اپنے کان اور نگاہیں لگادیتے ہیں، چنانچہ جب کوئی بندہ کہتا ہے ''لا الہ الا اللہ'' ہائے کیسے سخت سردی ہے، اے اللہ! مجھے جہنم کی ''زمہریر'' سے اپنی پناہ میں رکھنا۔ اللہ تعالیٰ جہنم کو فرماتے ہیں ''میرے ایک بندے نے تیری سردی سے میری پناہ مانگی ہے، لہٰذا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس کو تجھ سے اپنی پناہ میں لے لیا''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا ''یارسول اللہ! یہ زمہریر کیا چیز ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''زمہریر وہ جگہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اس میں کسی کافر کو ڈالیں گے تو سردی کی شدت سے اس کے اعضاء ایک دوسرے سے الگ ہوجائیں گے''

جہنم کے درجات

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''سب سے بالائی درجہ جہنم ہے جو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گناہ گاروں کے لئے مخصوص ہے، اس کو گناہ گاروں کے لئے خالی چھوڑ دیا جائے گا اور جہنم کی ہوائیں اس کے دروازوں کو بجائیں گی، پھر لظیٰ، حطمۃ، سعیر، سقر، جحیم اور سب سے آخر میں ہاویہ ہے''

امام ضحاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''سب سے بالائی طبقہ میں امت محمدیہ کے گناہ گار ہوں گے، اس کے نیچے دوسرے حصہ میں عیسائی، تیسرے میں یہود، چوتھے میں ستاروں کی پوجا کرنے والے، پانچویں میں آگ کی پوجا کرنے والے، چھٹے میں مشرکینِ عرب اور سب سے نچلے ساتویں میں منافقین ہوں گے''

Marfat.com

درجات جہنم کی اس تخصیص کے لئے کسی ایسی دلیل کی ضرورت ہے جو اس معاملہ کو ثابت کر سکے، اور وہ سند صحیح کے ساتھ آقا ﷺ سے منقول ہو، حضور ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَى ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى ۝ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى﴾ (النجم: ۵.۳)

لہٰذا ان کی درجہ بندی صحیح طور پر اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے، ہاں آخری درجہ منافقین کے لئے ہونا قرآن سے ثابت ہے اس میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا، نیز ان سب کا جہنم میں جانا بھی یقینی ہے۔

جہنم کے اژدھے

عبداللہ بن الحارث حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا ''جہنم میں سانپ ہیں جو بختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہیں، اگر وہ کسی کو ایک مرتبہ ڈس لیں تو وہ شخص چالیس سال تک اس کی شدید تکلیف میں مبتلا رہے گا''

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں سوال کیا گیا:

﴿الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَاباً فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ﴾

(النحل: ۸۸)

آپ ﷺ نے فرمایا ''جہنم میں بڑی مکھیوں کے غولوں کی طرح کے بچھوان پر چمٹ جائیں گے اور ان کو کاٹیں گے''

حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جہنم کے سانپ اور اژدھے وادیوں کی طرح (بڑے بڑے) ہوں گے، جہنم کے بچھو (بڑے بڑے) قلعوں کی طرح ہوں گے، ان کی دمیں تیز نیزوں کی طرح ہوں گی، ان میں سے کوئی کسی کافر کو ڈسے گا تو (شدت زہر کی وجہ سے) اس کا گوشت اس کے قدموں پر گر جائے گا''

اہل جہنم کی آہ وبکاء اور چیخ وپکار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے لوگو! روؤ، اگر تو ان نہ آئے تو بتکلف روؤ، کیونکہ اہل جہنم جہنم میں روئیں گے، یہاں تک کہ ان کے آنسو ان کے چہروں پر نالہ کی صورت اختیار کر لیں گے، آنسو ختم ہو جائیں گے آنکھوں میں گڑھے بن جائیں گے، اگر ان آنسوؤں میں کشتی چلائی جائے تو چل پڑے''

حضرت زید بن رفیع فرماتے ہیں ''اہل جہنم جب جہنم میں داخل ہوں گے تو ایک زمانہ تک آنسوؤں کے ساتھ روئیں گے، پھر ایک زمانہ تک خون کے آنسو روئیں گے، جہنم کا داروغہ کہے گا ''اے بد بخت گروہ! گزشتہ گھر میں تم روئے نہیں، آج کوئی مددگار ہے تمہارا؟''

وہ لوگ بلند آواز سے پکاریں گے ''اے اہل جنت! اے باپ! اے ماں! اے ہماری اولاد! ہم قبروں سے پیاسے اٹھے تھے، میدان محشر میں بھی طویل عرصہ پیاسے رہے، افسوس! آج بھی ہم شدت پیاس میں ہیں، ہمارے اوپر کچھ پانی انڈیل دو یا اور کچھ جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا ہے'' ان کی پکار پر چالیس سال تک کوئی دھیان نہیں دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا ''تم چپ کر کے پڑے رہو تب وہ کلی طور پر مایوس ہو جائیں گے''

Marfat.com

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ﴾(المومنون: ۱۰۴)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ﴾(المومنون: ۱۰۴)

پھر فرمایا ''آگ ان کے چہروں کو بھون ڈالے گی، ان کا بالائی ہونٹ وسط سر سے مل جائے گا اور نچلا ہونٹ ناف تک لٹک جائے گا''

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے اس فرمان:

﴿وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ﴾(المومنون: ۱۰۴)

کے متعلق فرمایا ''آگ ان کو یوں جلائے گی کہ ایک ہی لپٹ سے ان کا گوشت ان کی ایڑیوں پر گر جائے گا''

جہنم میں کافروں اور مسلمانوں کا مکالمہ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اہل جہنم جب جہنم میں جمع ہوں گے اور ان کے ساتھ مسلمانوں کے گنہگار بھی ہوں گے۔ کفار مسلمانوں سے کہیں گے ''کیا تم مسلمان نہیں تھے؟''

وہ کہیں گے ''کیوں نہیں! ہم مسلمان تھے''

کفار کہیں گے ''پھر تمہارے اسلام نے تم کو کیا فائدہ دیا؟ تم بھی ہمارے ساتھ جہنم میں پڑے ہو''

مسلمان کہیں گے ''ہمارے سر پر کچھ گناہ تھے، جن کی وجہ سے ہم پکڑے گئے، اللہ تعالیٰ ان کی یہ باتیں سنیں گے تو حکم فرمائیں گے کہ جو اہل قبلہ جہنم میں ہیں سب کو نکال لو۔ آخر سب مسلمانوں کو نکال لیا جائے گا۔ باقی رہ جانے والے کفار دیکھیں گے تو کہیں گے ''اے کاش! کہ ہم مسلمان ہوتے تو ہم بھی نکال لئے جاتے''

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿الٓرٰ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۝ رُّبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ﴾ (الحجر: ۱، ۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے درج ذیل فرمان کے بارے میں فرمایا:

﴿رُّبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ﴾(الحجر: ۲)

''اللہ تعالیٰ جہنم سے کچھ لوگوں کو نکالیں گے اور ان سے اپنا عذاب ہٹالیں گے، جب اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو مشرکین کے ساتھ جہنم میں داخل فرمائیں گے تو مشرکین ان سے کہیں گے ''دنیا میں تم تو سمجھتے تھے کہ ہم اللہ کے اولیاء ہیں، اب ہمارے ساتھ جہنم میں کیوں ہو؟'' اللہ تعالیٰ ان کی بات سنیں گے تو ان مسلمانوں کے لئے شفاعت کی اجازت مرحمت فرمائیں گے، لہٰذا فرشتے، انبیاء اور مومنین ان کے لئے شفاعت کریں گے، پھر اللہ کے حکم سے ان کو نکال لیں گے، چنانچہ مشرکین جب یہ معاملہ دیکھیں گے تو کہیں گے ''اے کاش! ہم بھی

Marfat.com

مسلمان ہوتے تو آج ہمیں بھی شفاعت نصیب ہو جاتی اور ہم بھی جہنم سے نکل جاتے۔ اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا:

﴿رُّبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِيْنَ﴾ (الحجر: ۲)

پھر وہ جنت میں جہنمیوں ہی کے نام سے پہچانے جائیں گے، کیونکہ ان کے چہروں پر سیاہی باقی ہوگی، وہ عرض کریں گے "اے رب! یہ نام ہم سے ختم فرمادے"

اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے، لہٰذا ان کو جنت کی نہر میں غسل دیا جاءیگا، جس سے ان کے چہروں سے وہ علامت ختم ہو جائے گی"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "" لا الہ الا اللہ" کہنے والے بہت سے لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوں گے، لات وعزیٰ کے عبادت گزار کہیں گے "تم کو "لا الہ الا اللہ" نے کیا فائدہ دیا؟ تم بھی ہمارے ساتھ جہنم میں پڑے ہو"

ان کی اس بات پر اللہ کو غصہ آئے گا اور مسلمانوں کو جہنم سے نکال لے گا اور نہر حیات میں ان کو ڈال دے گا، پھر جیسے چاند گرہن سے نکلتا ہے اس طرح وہ اپنی سیاہی سے تر و تازہ نکلیں گے، اور جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

یہ حدیث سن کر ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا "اے انس! جانتے ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، تو کیا آپ نے واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے؟" حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات خوب اچھی طرح سنی ہے"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قیامت کے روز جہنم کو ستر ہزار لگاموں کے ساتھ باندھ کر لایا جائے گا، ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے تھامے ہوئے ہوں گے، اس کے باوجود جہنم ان کی طرف جھک رہی ہوگی، یہاں تک کہ اس کو لاکر عرش کے دائیں طرف کھڑا کر دیا جائے گا، اس دن اللہ تعالیٰ اس پر ذلت کے بادل مسلط فرمادے گا، پھر پروردگار اس سے دریافت فرمائیں گے "اے جہنم! یہ ذلت کیسی ہے؟"

وہ کہے گی "پروردگار! مجھے خوف ہے کہیں میری وجہ سے آپ کی ذات پر حرف نہ آئے"

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "تو سراسر عیب اور برائی کا مجسمہ ہے، لیکن تیری وجہ سے مجھ پر کوئی قدغن عائد نہ ہوگی"

پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف وحی فرمائیں گے اور وہ اس قدر گڑگڑائے گی کہ کسی آنکھ میں آنسو نہ بچیں گے، بلکہ خوف اور ہیبت سے آنکھیں رو رو کر خشک ہو جائیں گی، پھر جہنم سخت آواز میں کڑکے گی، جس کی وجہ سے تمہارے نبی کے علاوہ ہر فرشتہ، نبی اور رسول بے ہوش ہو جائے گا، تمہارے نبی کہہ رہے ہوں گے:

((یا رب امتی ، امتی))

"اے میرے رب! میری امت کی بخشش فرما، میری امت کی بخشش فرما"

حضرت کعب احبار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ پاک اولین و آخرین کو ایک ہی میدان میں جمع فرمائیں

Marfat.com

گے، فرشتے اتریں گے اور ایک صف میں کھڑے ہو جائیں گے، کہا جائے گا" اے جبرئیل! جہنم کو میرے پاس لاؤ" حضرت جبرئیل علیہ السلام جہنم کو لائیں گے، جس کو ستر ہزار لگاموں کے ساتھ ہانک کر لایا جائے گا، پھر مخلوق کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا یہاں تک کہ جب سو سال کا عرصہ بیت جائے گا تو جہنم چیخے گی، جس سے مخلوق کے دل ہوا ہو جائیں گے، پھر جہنم دوسری بار سخت گرجے گی، جس کی وجہ سے ہر فرشتہ، نبی اور رسول گھٹنوں کے بل گر جائے گا۔ پھر تیسری بار جہنم گرجے گی جس کی وجہ سے دل اچھل کر حلقوں میں آ جائیں گے اور ہوش وحواس جاتے رہیں گے، ہر شخص اپنے اعمال کی وجہ سے گھبرا اٹھے گا، یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی فرمائیں گے" آج میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی دوستی کے طفیل صرف اپنی ذات ہی کا سوال کرتا ہوں"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے" اے اللہ! اس عزت کے صدقہ جو تو نے مجھے بخشی، آج میں اپنی ذات ہی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، مریم جس نے مجھے جنم دیا تھا اس کے متعلق بھی آپ سے کچھ عرض نہیں کرتا"

لیکن حضرت محمد ﷺ یوں عرض کریں گے" آج میں اپنی ذات کا سوال نہیں کرتا بلکہ اپنی امت کے لئے سوال کرتا ہوں"

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو جواب مرحمت فرمائیں گے" اے محمد! تیری امت میں جو میرے دوست ہیں آج انہیں کوئی خوف ہے نہ رنج۔ میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! آج میں آپ کی امت کے بارے میں آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کر دوں گا"

پھر فرشتے اللہ عزوجل کے سامنے ہاتھ باندھے ادب کے ساتھ کھڑے ہو جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہو اور ہم فوراً تعمیل کریں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے" اے زبانیہ! جہنم کے فرشتوں کی جماعت! امتِ محمدیہ میں سے گناہوں پر ڈٹے رہنے والے لوگوں کو (جہنم) لے جاؤ۔ ان پر میرا شدید غضب ہے۔ دنیا میں انہوں نے میرے کام میں سستی دکھائی، میرے حق کی ناقدری کی، میری حرمت کو پامال کیا، لوگوں سے ڈرتے رہے لیکن مجھ سے جنگ کرتے رہے، حالانکہ میں نے انہیں عزت بخشی تھی، ان کو دوسری اقوام وامم پر فضیلت کا درجہ دیا تھا، لیکن ان سب کے باوجود انہوں نے میری عظمت وفضیلت کا پاس نہیں کیا۔ میری عظیم نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا"

پس اس وقت زبانیہ فرشتے مردوں کو داڑھیوں سے اور عورتوں کو مینڈھیوں سے پکڑ لیں گے اور جہنم کی طرف لے چلیں گے۔

اس امت کے علاوہ دیگر امتوں کے افراد کو سیاہ چہروں کے ساتھ لے جایا جائے گا، وہ بھی اس حال میں کہ زنجیروں وغیرہ کا عذاب ان کے قدموں میں ہوگا اور گردنوں میں طوق پڑے ہوں گے، لیکن اس امت کے افراد کے ساتھ جہنم لے جانے میں بھی رعایت کی جائے گی اور ان کو اپنے سابقہ رنگوں کے ساتھ لے جایا جائے گا۔

جب وہ جہنم کے داروغہ مالک کے پاس پہنچیں گے تو مالک ان کو کہے گا" اے بدبخت گروہ! تم کون سے امت ہو؟ تم سے اچھے چہرے والے میرے پاس اور کوئی نہیں آئے؟"

وہ کہیں گے" اے مالک! ہم قرآن والی امت ہیں"

مالک کہے گا" اے بدبخت لوگو! کیا محمد ﷺ پر قرآن نازل نہیں ہوا تھا؟"

تب وہ امت محمدیہ کے گنہگار گریہ وزاری اور چیخ وپکار کریں گے" اے محمد صلی اللہ علیک وسلم! ہماری مدد فرمایئے"

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا" اے محمد! تیری امت میں سے جن کے لئے جہنم کا حکم ہوا ہے انکے لئے شفاعت کرو"

Marfat.com

پھر مالک کو کہا جائے گا ''اے مالک! تجھے کس نے حکم دیا ہے ان بدبختوں کے ساتھ عتاب کرنے کا، ان سے مکالمہ کرنے کا اور ان کو جہنم میں داخلہ سے روکے رکھنے کا؟ اے مالک! ان کے چہرے سیاہ نہ کرنا، کیونکہ یہ دنیا میں اللہ رب العالمین کو سجدہ کرتے تھے، اے مالک! ان کو زنجیروں کے ساتھ نہ باندھنا کیونکہ یہ جنابت کا غسل کرتے تھے، اے مالک! ان کو بیڑیاں نہ پہنانا، کیونکہ یہ میرے حرمت والے گھر کا طواف کرتے تھے، اے مالک! ان کو تارکول کا لباس نہ پہناؤ کیونکہ احرام کے لئے انہوں نے اپنے لباس اتار دیئے تھے۔ اے مالک! جہنم کو کہہ دے کہ بس ان کو ان کے اعمال کے مطابق ہی سزا دینا''

پس جہنم ان کو اور ان کے عذاب کی مقدار کو خوب اچھی طرح جان لے گی، جتنا کہ ایک ماں بھی اپنے بچے کو نہیں جانتی۔

لہٰذا جہنم کسی کو صرف اس کے ٹخنوں تک پکڑے گی، کسی کو گھٹنوں تک، کسی کو ناف تک اور کسی کو اس کے سینے تک جکڑے گی، پس جب اللہ تعالیٰ ان کو ان کے کبیرہ گناہوں، اور ان کے گناہوں پر ڈٹے رہنے کی سزا دے لیں گے تو ان کے اور مشرکین کے درمیان دروازہ کھول دیں گے جو کہ جہنم کے نچلے طبقہ میں ہوں گے، اہل امت محمد نے اب تک کوئی ٹھنڈی چیز چکھی ہوگی نہ پی ہوگی۔ وہ خوب روئیں گے اور کہیں گے ''اے محمد! اپنی امت کے بدبختوں پر رحم فرمائیں اور ان کی شفاعت فرما۔ جہنم کی بے رحم آگ ان کے گوشت، ہڈیاں اور خون تک کھا چکی ہے''

پھر وہ اللہ تعالیٰ کو پکاریں گے ''اے ہمارے رب! اے ہمارے آقا! اپنے ان بندوں پر رحم فرما جنہوں نے تیرے ساتھ کبھی شرک نہیں کیا، اگرچہ انہوں نے برے کام کئے، خطائیں کیں اور ظلم کیا''

اس وقت مشرکین کہیں گے ''تمہیں اللہ اور محمد پر ایمان لانے نے کیا نفع دیا؟''

یہ بات سن کر اللہ تعالیٰ غضبناک ہو جائیں گے اور جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمائیں گے ''اے جبرئیل! جا جہنم سے امت محمدیہ کے تمام افراد کو نکال لا''

حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کی ایسی بہت سی جماعتیں نکالیں گے جو جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گی، پھر ان کو جنت کے دروازے پر نہر حیات میں ڈال دیں گے۔ وہ اس میں رہیں گے یہاں تک کہ پہلے سے زیادہ تر و تازہ ہو جائیں گے۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو حکم دیں گے کہ رحمٰن کے آزاد کردہ بندوں کو جنت میں داخل کریں، وہ اہل جنت میں اس علامت کے ساتھ ہی پہچانے جائیں گے کہ یہ جہنم سے خلاصی پانے والے ہیں پھر یہ دعا کریں گے کہ ان سے یہ علامت مٹا دی جائے، اللہ تعالیٰ ان سے یہ علامت ختم فرما دیں گے۔

☆☆☆☆

Marfat.com

قیامت کے دن نبی پاک ﷺ کی شفاعت

شفاعت کی اقسام

شفاعت کی پہلی قسم، شفاعتِ عظمیٰ

شفاعت کی پہلی قسم ''شفاعتِ اولیٰ'' ہے۔اسی کو''شفاعت عظمیٰ'' بھی کہتے ہیں، انبیاء ومرسلین اور اہل ایمان میں سے یہ شفاعت صرف حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہے، اس شفاعت کو پانے کے لئے تمام مخلوق محتاج ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام بھی اس شفاعت کو حاصل کرنا چاہیں گے۔تمام لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے کہ ہمارے لئے شفاعت فرمائیں اسی طرح یکے بعد دیگرے دوسرے انبیاء کے پاس آئیں گے، لیکن ہر ایک انکار کرے گا اور کہے گا میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ بالآخر یہ سلسلہ سید الاولین والآخرین حضرت محمد ﷺ پر جا کر ٹھہرے گا۔جب آپ سے شفاعت کی درخواست کی جائے گی تو آپ ﷺ فرمائیں گے ''ہاں ہاں، میں اس کا اہل ہوں''

لہٰذا آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے دربار میں شفاعت کریں گے کہ اے میرے پروردگار! لوگوں کا حساب کتاب شروع فرما دیجئے۔ ان کو اس مقام سے نجات دے دیجئے، مومن اور کافر کے درمیان امتیاز فرما دیجئے، مومن کو جنت سے نوازا اور کافر کو جہنم واصل فرما دیجئے۔

اس مقام کی تفصیل ہم نے قرآن مجید کی درج ذیل آیت کے تحت اپنی تفسیر میں ذکر کر دی ہے:

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ (بنی اسرائیل: ۷۹)

''اور بعض حصۂ شب میں بیدار ہوا کرو (اور) تہجد کی نماز پڑھا کرو یہ (شب خیزی) تمہارے لئے (سبب) زیادت ہے قریب ہے کہ اللہ تم کو مقام محمود میں داخل کرے''

حضور ﷺ کی پانچ خصوصیات

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے پانچ ایسی خصوصیات سے نوازا گیا ہے جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئیں، ایک ماہ کی مسافت کی دوری سے میرا رعب دشمن پر مسلط کر کے میری مدد کی گئی، میرے لئے ساری روئے زمین سجدہ کے قابل اور پاک قرار دی گئی، اموال غنیمت میرے لئے حلال کر دیئے گئے جو مجھ سے قبل کسی کے لئے حلال نہیں ہوئے،

Marfat.com

مجھے شفاعت کرنے کا اہل بنایا گیا، اور یہ کہ ہر نبی کسی ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا جبکہ مجھے تمام انسانیت کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔

اس حدیث میں نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

((أعطيت الشفاعة))

''مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے''

اس سے مراد ''شفاعتِ عظمیٰ'' ہے۔ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے دربار میں شفاعت فرمائیں گے، یہ شفاعت حساب کتاب شروع ہونے سے متعلق ہوگی۔ تمام مخلوق اس شفاعت کی محتاج ہوگی کیونکہ ہر ذی روح میدان حشر میں کھڑا کھڑا تنگ ہو چکا ہوگا، یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، اور دیگر انبیاء و مرسلین اس شفاعت کی خواہش رکھتے ہوں گے، اور اولین و آخرین سب اس کے محتاج ہوں گے، یہ شفاعت صرف حضور ﷺ کو حاصل ہوگی اور کسی پیغمبر کو نصیب نہ ہوگی۔ اس کے علاوہ گناہ گاروں کے متعلق شفاعت دیگر انبیاء و فرشتے کو بھی حاصل ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی''

حضرت عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور اس پر کوئی فخر نہیں، اور سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعتِ قبول کی جائے گی۔ میرے ہاتھ میں لوء الحمد یعنی حمد باری تعالیٰ کا جھنڈا ہوگا یہاں تک کہ آدم علیہ السلام اس کے نیچے ہوں گے''

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میرے رب نے مجھے فرمایا کہ میں ایک حرف پر قرآن پڑھوں'' میں نے عرض کیا ''پروردگار میری امت پر آسانی فرما'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''ایک حرف پر پڑھو'' میں نے پھر عرض کیا ''پروردگار میری امت پر آسانی فرما'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''سات حروف پر پڑھو'' پھر فرمایا ''تم نے جتنی بار مجھ سے سوال کیا ہر سوال کے بدلہ میں جو چاہو مانگو'' میں نے عرض کیا ''اے میرے رب! ایک تو میری امت کی مغفرت فرما دے اور باقی سوال میں آخرت کے دن کے لئے اٹھا رکھتا ہوں، جس دن ساری مخلوق میری طرف رغبت رکھے گی یہاں تک کہ حضرت ابرہیم علیہ السلام بھی''

شفاعت کی دوسری اور تیسری قسم

شفاعت کی دوسری اور تیسری قسم، عام مسلمان لوگوں کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت ہے، جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی تا کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں اور ان لوگوں کے واسطے جن کے لئے دخول جہنم کا حکم ہو چکا ہوگا تا کہ وہ دخول جہنم سے بچ جائیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن انبیاء کے لئے نور کے منبر نصب کئے جائیں گے جس پر وہ جلوہ افروز ہوں گے، میرا منبر رہ جائے گا میں اس پر نہ بیٹھوں گا بلکہ اللہ عزوجل کے سامنے کھڑا رہوں گا، اپنی امت کی فکر میں کہ کہیں مجھے جنت بھیج دیا جائے اور میرے بعد میری امت رہ جائے، سو میں عرض کروں گا ''اے میرے رب! میری امت کی

Marfat.com

بخشش فرما"

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "اے محمد! آپ کیا چاہتے ہیں میں آپ کی امت کے ساتھ کیا معاملہ کروں؟"

میں عرض کروں گا "اے میرے پروردگار! ان کا حساب جلد لے لیجئے"

پس ان کو بلایا جائے گا اور حساب کتاب لیا جائے گا، کوئی تو اللہ کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائے گا اور کوئی میری سفارش کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائے گا، اور میں مسلسل شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے ان لوگوں کے لئے دستاویز لکھ دی جائے گی جن کو جہنم بھیج دیا گیا ہوگا جس کی وجہ سے جہنم کا داروغہ ملک کہے گا: اے محمد! آپ نے اپنی امت پر اپنے رب کے غضب کے لئے کوئی سزا نہیں چھوڑی"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پیر، ننگے بدن غیر مختون ہونے کی حالت میں جمع کیا جائے گا، چالیس سال تک لوگ کھڑے رہیں گے ان کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی ہوں گی، تکلیف کی شدت سے پسینے پسینے ہو رہے ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا "ابراہیم کو لباس پہناؤ" چنانچہ ان کو جنت کے دو کپڑے پہنائیں جائیں گے، پھر رسول اللہ ﷺ کے لئے حکم ہوگا کہ حوض کو آپ ﷺ کے سامنے لایا جائے، چنانچہ آپ ﷺ کے لئے اتنا بڑا حوض لایا جائے جس کی وسعت مقام ایلہ سے لے کر مکہ تک ہوگی۔ آپ ﷺ اس حوض سے پانی پئیں گے اور غسل فرمائیں گے، جبکہ باقی مخلوق کی گردنیں پیاس کی شدت سے گویا کٹی جا رہی ہوں گی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "پھر مجھے جنت کے لباس میں سے لباس پہنایا جائے گا پھر میں کرسی کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا، میرے علاوہ مخلوقات میں سے اس جگہ کوئی اور نہ کھڑا ہوگا پھر مجھے کہا جائے گا مانگئے دیا جائے گا، شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی"

حضور ﷺ کا یہ بات فرمانا تھا کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا "آپ اپنے والدین کے لئے بھی کچھ امید رکھتے ہیں؟"

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں ان کی شفاعت کروں گا خواہ قبول کی جائے یا قبولیت کا شرف نہ ملے، اور میں ان کے لئے کسی چیز کی امید نہیں رکھتا"

حضرت عبداللہ بن الحارث سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "اپنی امت میں سے ایک قوم پر میرا گزر ہوگا جس کو جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہوگا، وہ کہیں گے "اے محمد! ہماری شفاعت کر دیجئے" میں فرشتوں کو حکم دوں گا کہ ان کو روکے رکھیں، میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں جاؤں گا اور اجازت طلب کروں گا مجھے اجازت دی جائے گی۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہو کر عرض کروں گا "اے میرے رب! میری امت میں سے ایک قوم کے متعلق آپ نے جہنم کا حکم فرمایا ہے" اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "جاؤ جس کو میں چاہوں نکال لو"

پھر باقی لوگ بھی پکار اٹھیں گے "اے محمد! ہمارے لئے بھی شفاعت فرما دیجئے" پس میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوں گا اور اجازت چاہوں گا مجھے اجازت ملے گی اور میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "اپنا سر اٹھاؤ اور سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی"

Marfat.com

اس کے بعد میں کھڑا ہو جاؤں گا اور اللہ رب العزت کی حمد وثناء کروں گا کہ کسی نے نہ کی ہوگی، پھر عرض کروں گا ''میری امت میں سے ایک قوم کے متعلق جہنم کا حکم ہو چکا ہے''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''جاؤ اور جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا ہو اسے جہنم سے نکال لو''

میں عرض کروں گا ''جس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو، کیا آپ اس کے بارے میں بھی اجازت دیتے ہیں؟''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''اے محمد! یہ آپ کے لئے نہیں ہے، یہ میرے لئے ہے''

پس میں جاؤں گا اور جس کے بارے میں مشیت ایزدی ہوگی جہنم سے نکال لوں گا۔ صرف ایک قوم رہ جائے گی جو جہنم میں داخل ہوگی، دوسرے جہنمی لوگ ان کو عار دلائیں گے اور کہیں گے ''تم تو اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے اس کے ساتھ کسی کو شریک بھی نہیں ٹھہراتے تھے اس کے باوجود اس نے تم کو جہنم میں داخل کر دیا ہے''

یہ بات سن کر وہ لوگ انتہائی رنجیدہ ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجیں گے جو ایک چلو پانی کا جہنم میں پھینک دے گا، لا الہ الا اللہ کہنے والے ہر شخص کے چہرے پر اس پانی کا ایک قطرہ گرے گا، جس کی وجہ سے وہ دوسروں سے ممتاز ہو جائیں گے، پھر دوسرے جہنمی لوگ ان پر رشک کریں گے، لہٰذا ان کو نکالا جائے گا اور جنت میں داخل کیا جائے گا، پھر جنتی لوگ ان کی ضیافت اور مہمان نوازی کریں گے، اگر وہ سب بھی کسی ایک جنتی کے پاس ٹھہر جائیں تو اس کے پاس سب کے لئے بہت گنجائش ہوگی، انکو ''مجردین'' کہا جائے گا''

اس حدیث کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی پاک ﷺ کی شفاعت ایک مرتبہ نہ ہوگی بلکہ ایک سے زیادہ مرتبہ آپ ﷺ شفاعت فرمائیں گے۔

شفاعت کی چوتھی قسم، ترقیٔ درجات کی سفارش

حضور ﷺ کی چوتھی شفاعت جنتی لوگوں کے لئے ہوگی تاکہ ان کے درجات میں مزید ترقی ہو سکے اور ان کو اپنے اعمال سے زیادہ درجات مل سکیں، معتزلہ صرف اسی شفاعت کے قائل ہیں، اس کے علاوہ دیگر شفاعتوں کے منکر ہیں، حالانکہ ان کے متعلق احادیث تواتر کے ساتھ وارد ہیں۔

غزوہ (۱) اوطاس میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ماموں ابو عامر کو کاری زخم پہنچا، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو اس کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور دعا کی:

((أللهم اغفر لعبيد أبى عامر واجعله يوم القيامة فوق كثير من خلقك))

''اے اللہ اپنے بندے عامر کی مغفرت فرمایا اور قیامت کے دن ان کو بہت سے لوگوں پر فوقیت عطا فرما''

اسی طرح ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ جب ان کے شوہر ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی:

() مقام اَوطاس حنین کے قریب واقع ہے، یہاں نبی پاک ﷺ اور ہوازن کے درمیان لڑائی ہوئی تھی۔

Marfat.com

''اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما، ہدایت پانے والوں میں ان کے درجات بلند فرما، پیچھے رہ جانے والوں میں ان کو اچھا نام دے، ان کی اور ہماری مغفرت فرما اے رب العالمین! اس کی قبر کو کشادہ و منور فرما''

شفاعت کی پانچویں قسم، بغیر حساب و کتاب جنت میں داخلہ

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے علماء نے شفاعت کی پانچویں قسم یہ بیان فرمائی ہے کہ جس کے ذریعے بہت سے لوگ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

میرے علم میں اس کی کوئی نظیر نہیں ہے، نیز قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی کوئی مستند دلیل پیش نہیں کی ہے۔ البتہ اس کی تائید میں حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پیش کی جاسکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی تھی کہ اللہ ان کو ان ستر ہزار افراد میں داخل فرمادے جو بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔

شفاعت کی چھٹی قسم، عذاب میں تخفیف

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے شفاعت کی ایک اور چھٹی قسم بیان فرمائی ہے اور وہ ہے عذاب میں تخفیف اور کمی کی سفارش۔ جیسا کہ حضور ﷺ اپنے چچا ابو طالب کے لئے عذاب میں تخفیف کی سفارش کریں گے۔ صحیح مسلم میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت ابو طالب کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن شاید میری شفاعت ان کے کام آسکے اور ان کو صرف آگ کے ایک گڑھے میں داخل کر دیا جائے وہ آگ صرف ان کے ٹخنوں تک پہنچے گی، لیکن اس سے ان کا دماغ کھولے گا''

شفاعت کی اس قسم پر یہ اشکال ہوسکتا ہے کہ یہ قرآن مجید کی درج ذیل آیات کے متعارض ہے:

﴿فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ﴾ (المدثر: ۴۸)

''تو (اس حال میں) سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کے حق میں کچھ فائدہ نہ دے گی''

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شفاعت جہنم سے تو نہ نکلوا سکے گی لیکن تخفیفی عذاب کا فائدہ دے گی۔

شفاعت کی ساتویں قسم، جنت میں داخلہ کی اجازت

حضور ﷺ کی یہ شفاعت تمام اہل ایمان کے لئے ہوگی اور جنت میں داخلہ کی اجازت کے لئے ہوگی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں میں پہلا شفیع ہوں گا''

حدیث صور میں یہ بات گزر چکی ہے کہ جب اہل جنت، جنت کی طرف روانہ ہوں گے تو کہیں گے کہ کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہماری سفارش کرے تاکہ ہمیں جنت میں داخلے کی اجازت ملے، کچھ لوگ کہیں گے سفارش کے لئے تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام سے زیادہ مستحق کون ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا، پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر

Marfat.com

ہوں گے اور ان سے سفارش کی درخواست کریں گے، وہ اپنے قصور کو یاد کریں گے، اور اپنے آپ کو گناہ گار تصور کرتے ہوئے ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول ہیں، چنانچہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سفارش کی درخواست کریں گے، حضرت نوح علیہ السلام کچھ یاد کر کے ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں، البتہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ لوگ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں، تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ لوگ جمع ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی ارشاد فرمائیں گے اور یہ بھی فرمائیں گے کہ تم حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ۔

پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پھر لوگ میرے پاس آئیں گے، اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تین سفارشوں کا وعدہ کیا ہے چنانچہ میں جنت کی طرف آؤں گا اور جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر دروازہ کھلوانا چاہوں گا چنانچہ میرے لئے دروازہ کھولا جائے گا، مجھے سلام کیا جائے گا اور مرحبا کہا جائے گا، میں جنت میں داخل ہوں گا تو میری نظر اللہ تعالیٰ پر پڑے گی میں فوراً سجدے میں گر پڑوں گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی ایسی تعریف اور بزرگی کے کلمات واضح فرمائیں گے جو مجھ سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں بتائے گئے ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے ارشاد فرمائیں گے اے محمد! اپنا سر مبارک اٹھایئے اور سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، آپ مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا، پھر جب میں سر اٹھاؤں گا تو اللہ تعالیٰ باوجود علم ہونے کے دریافت فرمائیں گے کہ کیا حال ہے؟ میں کہوں گا اے میرے پروردگار! آپ نے میرے ساتھ شفاعت کا وعدہ فرمایا تھا آپ جنتی لوگوں کے لئے میری شفاعت قبول فرمالیجئے تا کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے آپ کی شفاعت قبول کی اور ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی''

شفاعت کی آٹھویں قسم، کبیرہ گناہوں کے مرتکب لوگوں کے لئے

حضور ﷺ کی یہ شفاعت اپنی امت کے ان لوگوں کے لئے ہوگی جو کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے رہے۔ آپ ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے وہ جہنم سے نکال لئے جائیں گے۔ اس شفاعت کے متعلق احادیث تواتر کے ساتھ موجود ہیں۔

خوارج اور معتزلہ شفاعت کے منکر ہیں۔ اب نہ جانے ان کا انکار احادیث سے جہالت کی وجہ سے ہے یا پھر وہ اپنے عناد اور ضد کی وجہ سے ان احادیث پر عمل نہیں کر رہے۔ واضح رہے کہ فرشتے، انبیاء اور اہل ایمان بھی حضور ﷺ کے ساتھ سفارش میں شریک ہوں گے۔ اور آپ ﷺ ایک سے زائد مرتبہ سفارش فرمائیں گے۔

☆☆☆☆

Marfat.com

شفاعت سے متعلق احادیث نبویہ ﷺ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن میں انبیاء کا خطیب ہوں گا ان کا امام اور ان کا شفیع ہوں گا''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں سب سے پہلے اپنی قبر سے نکلوں گا، جب لوگ وفد بنا کر آئیں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا، جب سب خاموش ہو جائیں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا، جب سب رک جائیں گے تو میں ان کا شفیع ہوں گا، جب سب مایوسی کا شکار ہو جائیں گے تو میں ان کو خوشخبری سنانے والا ہوں گا، عزت اور چابیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی، حمد کا جھنڈا بھی اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اللہ عزوجل کے ہاں اولاد آدم میں سب سے زیادہ باعزت ہوں گا ایک ہزار حشم وخدم میرے گرد وپیش ہوں گے جو چھپے ہوئے انڈوں یا بکھرے موتیوں کی مانند ہوں گے''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کے لئے ہوگی''(۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہر نبی نے ایک دعا کی تھی جو قبول کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے میری دعا بھی قبول فرمائی اور قیامت کے دن میری امت کے لئے میری شفاعت قبول فرمائی''(۲)

شفاعت کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مختلف روایات متعدد سندوں کے ساتھ مروی ہیں، یہ تمام طرق امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کئے ہیں جن کا ماحصل یہ ہے:

لہٰذا جب اہل جنت، جنت کی طرف روانہ ہوں گے تو کہیں گے کہ کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہماری سفارش کرے تاکہ ہمیں جنت میں داخلے کی اجازت ملے، کچھ لوگ کہیں گے سفارش کے لئے تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام سے زیادہ مستحق کون ہو سکتا ہے؟

---

(۱) مسند أحمد (۲/۲۱۳)

(۲) مسند أحمد (۳/۲۱۹)

اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا، پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان سے سفارش کی درخواست کریں گے، وہ اپنے قصور کو یاد کریں گے، اور اپنے آپ کو گناہ گار تصور کرتے ہوئے ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول ہیں، چنانچہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سفارش کی درخواست کریں گے، حضرت نوح علیہ السلام کچھ یاد کر کے ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں، البتہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ لوگ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں، تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ لوگ جمع ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی ارشاد فرمائیں گے اور یہ بھی فرمائیں گے کہ تم حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ۔

پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پھر لوگ میرے پاس آئیں گے، اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تین سفارشوں کا وعدہ کیا ہے چنانچہ میں جنت کی طرف آؤں گا اور جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر دروازہ کھلوانا چاہوں گا چنانچہ میرے لئے دروازہ کھولا جائے گا، مجھے سلام کیا جائے گا اور مرحبا کہا جائے گا، میں جنت میں داخل ہوں گا تو میری نظر اللہ تعالیٰ پر پڑے گی میں فوراً سجدے میں گر پڑوں گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی ایسی تعریف اور بزرگی کے کلمات واضح فرمائیں گے جو مجھ سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں بتائے گئے ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے ارشاد فرمائیں گے اے محمد! اپنا سر مبارک اٹھایئے اور سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، آپ مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا، پھر جب میں سر اٹھاؤں گا تو اللہ تعالیٰ باوجود علم ہونے کے دریافت فرمائیں گے کہ کیا حال ہے؟ میں کہوں گا اے میرے پروردگار! آپ نے میرے ساتھ شفاعت کا وعدہ فرمایا تھا آپ جنتی لوگوں کے لئے میری شفاعت قبول فرمالیجئے تا کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے آپ کی شفاعت قبول کی اور ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔

جب دوزخی دوزخ میں پہنچ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی بہت سی مخلوق جہنم میں چلی جائے گی، بعض تو قدموں تک جہنم میں ڈوبے ہوں گے، بعض کمر تک بعض ایسے ہوں گے جن کا پورا جسم ماسوائے چہرے کے جہنم میں ڈوبا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو جہنم کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر میں کہوں گا ''اے میرے پروردگار! میری امت میں سے جو دوزخ میں ہیں ان کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیں'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جن کو تم پہچانتے ہو ان کو نکال لو، چنانچہ ان کو نکال لیا جائے گا، یہاں تک کہ ان میں سے ایک بھی دوزخ میں باقی نہ رہے گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھے شفاعت کی عمومی اجازت دیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو، چنانچہ ان لوگوں کو بھی نکال لیا جائے گا یہاں تک کہ ان تمام لوگوں کو جہنم سے نکال لیا جائے گا جن کے دل میں دینار کے برابر بھی ایمان باقی ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ مزید شفاعت قبول کرتے ہوئے حکم فرمائیں گے کہ ہر اس شخص کو بھی جہنم سے نکال لو جس کے دل میں دو تہائی دینار کے برابر ایمان موجود ہے، پھر ایک تہائی کا اعلان ہوگا، پھر ایک قیراط اور پھر رائی کے دانے کے برابر ایمان رکھنے والوں کی نجات کا

Marfat.com

اعلان ہوگا، اوران کو بھی نکال دیا جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے بھی کوئی جہنم میں باقی نہ رہے گا، یہاں تک کہ کوئی ایسا شخص بھی جہنم میں نہ رہے گا جس نے کبھی بھی اللہ کے لئے کوئی نیک کام کیا ہوگا، اور کوئی ایک بھی ایسا نہ باقی بچے گا جس کے لئے شفاعت کی گئی ہوگی، یعنی ہر شخص کے حق میں شفاعت قبول کی جائے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت کو دیکھ کر ابلیس بھی مغفرت کی امید رکھے گا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہر نبی نے اللہ تعالیٰ سے ایک دعا مانگی، جبکہ میں نے اپنی دعا قیامت کے دن کے لئے سنبھال رکھی ہے میں اس دعا کے بدلے میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنی امت کی سفارش کروں گا''

حضرت جعفر بن محمد کے والد حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کے لئے ہوگی''

حضرت جعفر بن محمد کے والد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ''اے جابر! اس بات کا کیا مطلب ہے؟'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ہاں محمد! کیونکہ جن کی نیکیاں برائیوں پر غالب آ گئیں وہ تو جنت میں بغیر حساب کتاب داخل ہو جائیں گے اور جس کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوئیں اس سے معمولی اور آسان حساب ہوگا اور بالآخر وہ بھی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ حضور اقدس ﷺ کی شفاعت تو ان لوگوں کے لئے ہوگی جنہوں نے خود کو پھنسا لیا اور اپنی کمروں کو لٹکا دیا''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمان الٰہی تلاوت کیا:

﴿وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ﴾ (الانبياء: ٢٨)

''اور وہ (اس کے پاس کسی کی) سفارش نہیں کر سکتے مگر اس شخص کی جس سے اللہ خوش ہو اور وہ اس کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں''

اس کے بعد فرمایا ''میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کے لئے ہوگی''

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں ''ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ اہل کبائر کے لئے شفاعت فرمائیں گے اور فرشتے صرف اہل صغائر کے لئے اور جنتیوں کے رفع درجات کے لئے شفاعت کر سکیں گے۔ لیکن یہ شفاعت بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ وابستہ ہوگی''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب جنتی لوگ اور جہنمی لوگ کو الگ الگ کر دیا جائے اور جنتی لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے اور جہنمی لوگ جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو انبیاء و رسل کھڑے ہوں گے اور شفاعت کریں گے، ان کو کہا جائے گا ''جاؤ اور جس جس کو تم جانتے ہو کہ وہ صاحب ایمان ہے اسے نکال لو''

لہٰذا وہ ان کو نکالیں گے اور وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے، پھر ان کو ایک نہر میں ڈال دیا جائے گا جس کو ''نہر الحیاۃ'' کہتے ہیں۔ ان

چلے جاؤ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔

لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے کہ آپ اللہ کے کلیم ہیں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام اور رسالت کے لئے چنا تھا، آپ ہماری حالت اور تکلیف دیکھ رہے ہیں، آپ اللہ تعالیٰ سے شفاعت کر دیجئے، مگر وہ کہیں گے کہ آج کے دن میرے پروردگار کے غضب کا جو عالم ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا اور یقیناً آئندہ کبھی میرا رب اتنے غصہ میں نہ ہوگا، اور میں نے تو ایک ایسے شخص کو قتل کر دیا تھا جس کے قتل کا مجھے حکم نہ تھا، لہٰذا مجھے اپنی پڑی ہے جاؤ کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے کہ آپ روح اللہ اور اللہ کا وہ کلمہ ہیں جسے انہوں نے مریم کی طرف القاء فرمایا تھا آپ ہماری حالت اور تکلیف دیکھ رہے ہیں آپ سفارش فرما دیجئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج کے دن میرے پروردگار کے غضب کا جو عالم ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا اور یقیناً آئندہ کبھی میرا رب اتنے غصہ میں نہ ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی کسی غلطی کا تذکرہ نہیں کریں گے، جاؤ کسی اور کے پاس چلے جاؤ، حضرت محمد ﷺ کے پاس چلے جاؤ۔

چنانچہ وہ میرے پاس آ کر کہیں گے اے محمد! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دیں، آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری سفارش کر دیجئے، آپ ہماری حالت اور تکلیف دیکھ رہے ہیں، چنانچہ میں اٹھ کر عرش کے نیچے آ کر کھڑا ہوں گا اور اپنے رب کو سجدہ کروں گا، اس موقع پر اللہ تعالیٰ میرے سامنے اپنی عظمت اور بڑائی کھول دے گا اور میرے دل میں اپنی ایسی حمد و ثناء الہام کرے گا جو اس نے پہلے کبھی کسی کو الہام نہ کی ہوں گی، پھر مجھے کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا اے میرے پروردگار میری امت! میری امت! اے میرے پروردگار میری امت! میری امت! چنانچہ کہا جائے گا اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کا کوئی حساب کتاب نہیں جنت کے دائیں دروازے سے داخل کر دو، اور یہ لوگ دوسرے لوگوں کے ساتھ دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے، جنت کے دروازوں کے دونوں پٹوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکہ اور ہجر کے درمیان ہے"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے شفاعت اور اپنی نصف امت کے جنت میں داخلہ کے درمیان اختیار دیا گیا تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا ہے، کیونکہ یہ زیادہ اعم اور زیادہ فائدہ مند ہے، تم کیا سمجھتے ہو کہ شفاعت اہل تقویٰ کے لئے ہوگی؟ نہیں بلکہ یہ شفاعت تو ان لوگوں کے لئے ہوگی جو توبہ کرتے ہوں گے اور پھر ان سے گناہ سرزد ہو جاتے ہوں

Marfat.com

گے"()

() مسند أحمد، رقم: ٥٤٥٢

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذیل کی آیت کی تلاوت فرمائی، جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک دعا کا ذکر ہے:

﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيراً مِّنَ النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (ابراهيم: ٣٦)

"اے پروردگار انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ سو جس شخص نے میرا کہا مانا وہ میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو بخشنے والا مہربان ہے"

پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی، جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک دعا کا ذکر ہے:

﴿إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (المائدہ: ١١٨)

"اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں۔ اگر بخش دے تو (تیری مہربانی ہے) بے شک تو غالب (اور) حکمت والا ہے"

پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی، جس میں حضرت نوح علیہ السلام کی ایک دعا کا ذکر ہے:

﴿وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّاراً﴾ (نوح: ٢٦)

"میرے پروردگار کسی کافر کو روئے زمین پر بستا نہ رہنے دے"

آپ ﷺ نے انبیاء کی یہ دعائیں پڑھیں تو اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور عرض کیا:

((اللهم امتی امتی))

"اے اللہ میری امت! اے اللہ میری امت!"

اس کے بعد آپ ﷺ بے اختیار رو دیئے، اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا "محمد کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو تم کیوں رو رہے ہو؟" حالانکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتے ہیں

حضرت جبرئیل آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا "آپ کیوں رو رہے ہیں؟"

آپ ﷺ نے اپنی امت کے غم کی کیفیت کا جواب مرحمت فرمایا۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ساری بات عرض کی، حالانکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اے جبرئیل! محمد کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں راضی کر دیں گے اور آپ کو اس

Marfat.com

معاملہ میں غمگین نہ ہونے دیں گے"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ملیکہ کے دو بیٹے خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہماری ماں اپنے شوہر کا اکرام کرتی تھی، اولاد پر مہربان تھی اور مہمانوں کی خدمت کرتی تھی مگر وہ جاہلیت میں انتقال کر گئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا" تمہاری ماں جہنم میں ہوگی" وہ دونوں واپس گئے تو غم کے مارے ان کے چہرے کالے پڑ گئے تھے، آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ بلوایا تو وہ دونوں خوشی خوشی لوٹ کر آ گئے اور امید کی کہ اب کوئی اچھی بات سننے کو ملے گی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا" تمہاری والدہ میری والدہ کے ہمراہ ہوگی" یہ سن کر ایک منافق بولا کہ یہ اپنی والدہ کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے، ایک بہت زیادہ سوال کرنے والے انصاری نے کہا "یارسول اللہ! کیا آپ سے رب تعالیٰ نے آپ کی والدہ یا ان دونوں کی والدہ کے بارے میں کوئی وعدہ فرمایا ہے؟ اس کا خیال تھا کہ کوئی ایسا جواب ہوگا جو پہلے بھی وہ سن چکا ہوگا۔ مگر نبی کریم ﷺ نے فرمایا" نہ تو میں نے پروردگار سے سوال کیا اور نہ اس کی خواہش کا اظہار کیا۔ اور بے شک میں قیامت کے دن مقام محمود پر کھڑا ہوں گا"

انہوں نے پوچھا" مقام محمود کیا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا:

"جب تمہیں ننگے سر، ننگے پیر اور ننگے بدن لایا جائے گا تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے دیئے جائیں گے، پروردگار تعالیٰ کہے گا کہ میرے خلیل کو کپڑے پہناؤ چنانچہ انہیں دو سفید چادریں پہنائی جائیں گی پھر وہ عرش کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں گے، پھر میرے کپڑے لائے جائیں گے میں انہیں پہنوں گا اور ان کی دائیں جانب ایسی جگہ کھڑا ہو جاؤں گا جہاں نہ پہلے کوئی کھڑا ہوا ہوگا اور نہ میرے بعد ہوگا۔ چنانچہ اولین و آخرین مجھ پر رشک کریں گے اور کوثر سے حوض کی طرف پرنالے کھول دیئے جائیں گے"

یہ سن کر منافق بولا کہ پانی ہمیشہ ریت یا کنکریوں پر چلتا ہے، چنانچہ ان انصاری نے پوچھ لیا" یارسول اللہ! پانی ریت پر چلے گا یا کنکریوں پر؟" آپ ﷺ نے فرمایا" اس کی ریت مشک ہے اور کنکریاں موتی ہیں"

یہ سن منافق نے پھر کہا کہ آج میں نے ایسی بات سنی جو پہلے نہیں سنی تھی، پانی کہیں بھی چلے کچھ اگاتا ضرور ہے، چنانچہ انصاری نے پوچھ لیا" یارسول اللہ! کیا وہ کوئی چیز اگائے گا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا" ہاں، وہ پانی سونے کی شاخیں اگائے گا"

منافق کہنے لگا کہ آج کی طرح میں نے پہلے بات نہیں سنی، جب بھی کوئی شاخ (ٹہنی) اگتی ہے تو یا پتے نکلتے ہیں ورنہ پھل اگتے ہیں۔ چنانچہ انصاری نے پوچھ لیا" یارسول اللہ! کیا اس کا پھل بھی ہوگا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا" ہاں، اس کی شاخیں مختلف رنگ کے جواہرات ہوں گے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ جو ایک بار پی لے گا اس کے بعد اسے پیاس نہیں لگے گی اور جو محروم رہا وہ بعد میں سیراب نہ ہو سکے گا"

Marfat.com

حضرت عبدالرحمٰن بن عقیل رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت عبدالرحمٰن بن عقیل سے روایت ہے کہ ہم ایک وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم لوگوں نے اپنی سواریاں دروازے پر بٹھادیں، اس وقت جس کے پاس ہم جارہے تھے اس سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ شخص ہمارے نزدیک کوئی نہیں تھا، لیکن جب ہم نکلے اس وقت اس سے زیادہ محبوب شخصیت ہمارے نزدیک اور کوئی نہیں تھی (یہ کفر کی حالت میں آئے تھے اور اسلام سے مشرف ہوکر نکلے) ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا ''یارسول اللہ! آپ نے اپنے رب سے حضرت سلیمان علیہ السلام جیسی بادشاہت کا سوال نہیں کیا؟''

حضور ﷺ یہ سوال کر ہنس پڑے اور فرمایا ''اللہ کے ہاں تمہاری حاجات کا پورا ہونا سلیمان کی بادشاہت سے افضل ہے۔ اللہ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس کو اس کی کسی ایک خواہش اور تمنا کو ضرور پورا کیا۔ پس کسی نے دنیا کو اختیار فرمایا اور وہ ان کو مل گئی۔ کسی نے اپنی قوم پر بددعا کی ان کی نافرمانی کی وجہ سے وہ قوم ہلاک کردی گئی، لیکن اللہ نے مجھے میری مراد دی تو میں نے اس کو قیامت کے دن کے لئے اللہ کے پاس اٹھا رکھا تاکہ قیامت میں اپنی امت کی شفاعت کرسکوں''

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن تین اشخاص شفاعت کریں گے، انبیاء پھر علماء پھر شہداء''

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت

حرب بن شریح فرماتے ہیں میں نے ابوجعفر محمد بن علی سے کہا ''یہ کون سی شفاعت ہے جس کا اہل عراق ذکر کرتے ہیں؟ کیا یہ برحق ہے؟''

ابوجعفر نے پوچھا ''تم کس کی شفاعت کی بات کررہے ہو؟'

میں نے کہا ''حضور ﷺ کی شفاعت کی.....''

ابوجعفر نے فرمایا ''اللہ کی قسم یہ برحق ہے، واللہ! مجھے میرے چچا محمد بن علی بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''میں اپنی امت کی شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ اللہ رب العزت فرمائیں گے ''اے محمد! کیا تم راضی ہو؟''

میں عرض کروں گا ''اے میرے رب! میں راضی ہوں''

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''رات کو میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک

Marfat.com

آنے والا آیا اور اس نے مجھے اختیار دیا کہ میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے یا مجھے شفاعت کا حق مل جائے۔ چنانچہ میں نے شفاعت کو پسند کر لیا ہے"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "ہم آپ کو اللہ کا اور اپنی رفاقت کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنے اہل شفاعت میں کر لیجئے"

آپ ﷺ نے فرمایا "میں حاضرین کو گواہ بناتا ہوں کہ میری شفاعت میری امت کے ہر اس شخص کے لئے ہے جو اس حال میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو"

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صبح کو بیدار ہوئے اور فجر کی نماز ادا فرمائی اور تشریف فرما ہو گئے، جب سورج چڑھا تو آپ ہنسنے لگے، پھر بھی بیٹھے رہے یہاں تک کہ ظہر کی نماز ادا کی پھر عصر اور مغرب کی نماز ادا کی، کسی نماز کے درمیان آپ نے بات چیت نہیں فرمائی، یہاں تک کہ عشاء کی نماز ادا فرمائی، پھر اپنے اہل خانہ کی طرف چل پڑے، لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا "آپ رسول اللہ ﷺ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ آپ کا کیا حال ہے؟ آج آپ نے وہ کام کیا جو پہلے کبھی نہیں فرمایا" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ہاں آج مجھ پر وہ سب کچھ پیش کیا گیا جو دنیا میں آئندہ ہونے والا ہے، اور وہ جو آخرت میں پیش آئے گا، اللہ تعالیٰ آخرت میں اولین و آخرین سب کو ایک ہی میدان میں جمع فرمائیں گے، لوگوں کے تمام گروہ اسی طرح ایک میدان میں ہوں گے، یہاں تک کہ لوگ انتظار کرتے کرتے جب تھک جائیں گے تو حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، پسینہ نے سب کو لگام ڈال رکھی ہوگی، لوگ کہیں گے "اے آدم علیہ السلام! آپ انسانیت ہیں اللہ نے آپ کو منتخب فرمایا ہے، لہٰذا اپنے پروردگار کے ہاں ہماری شفاعت کر دیجئے"

حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے "جو تمہارا حال ہے وہی کچھ میرے ساتھ بھی پیش آ رہا ہے، لہٰذا تم اپنے دوسرے باپ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ"

﴿إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾ (آل عمران: ۳۳)

"اللہ نے آدم اور نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو تمام جہان کے لوگوں میں منتخب فرمایا تھا"

سب لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور کہیں گے "اپنے پروردگار کے ہاں ہماری شفاعت کر دیجئے، کیونکہ اللہ نے آپ کو منتخب فرمایا ہے، آپ کی دعا قبول فرمائی ہے، اور کسی نبی نے آپ کی مثل دعا نہیں مانگی"

حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے "یہ کام میرے بس کا نہیں ہے، تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ اللہ نے ان کو اپنا دوست بنایا ہے"

پھر لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور اپنی بات عرض کریں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے "یہ منصب

میرے پاس نہیں ہے تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہم کلامی کا شرف بخشا ہے"

حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے میں اس منصب کا اہل نہیں ہوں، تم لوگ اولاد آدم کے سردار کے پاس جاؤ کیونکہ انہیں ہی سب سے پہلے قبر سے اٹھایا گیا ہے، لہٰذا تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے ہاں تمہاری شفاعت کر سکتے ہیں"

لوگ اس کے بعد میری طرف آئیں گے اور میں اپنے پروردگار سے اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت ملے گی تو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گا اور اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہی سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ جب تک اللہ چاہیں گے مجھے اسی حال میں رہنے دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی"

پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا جب پروردگار میری طرف دیکھیں گے تو پھر دوبارہ سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور بقدر ایک ہفتہ کے سجدہ میں پڑا رہوں گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی"

پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا جب پروردگار میری طرف دیکھیں گے تو پھر دوبارہ سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور بقدر ایک ہفتہ کے سجدہ میں پڑا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی"

اس دفعہ میں پھر سجدہ میں گرنے لگوں گا تو جبرئیل علیہ السلام میرا بازو تھام لیں گے اور مجھے ایسی دعا بتائیں گے جو اس سے پہلے کسی انسان کو نہیں بتائی گئی ہوگی، پس میں عرض کروں گا "اے میرے اے میرے پروردگار! تو نے مجھے اولاد آدم کا سردار بنا کر پیدا فرمایا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں ہے، آج قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے ہی قبر سے اٹھایا گیا ہے مجھے کوئی فخر نہیں ہے"

اس کے بعد میرے اس حوض پر لوگ آئیں گے جس کی وسعت مقام صنعاء سے مقام ایلہ تک ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا کہ انبیاء علیہ السلام کو بلایا جائے گا، ہر نبی آئے گا کسی کے ساتھ ایک جماعت ہوگی اور کوئی نبی آئے گا اس کے ساتھ پانچ افراد ہوں گے اور کوئی نبی آئے گا اس کے ساتھ چھ افراد ہوں گے اور کوئی نبی ایسا بھی آئے گا کہ اس کے ساتھ کوئی امتی نہ ہوگا۔ پھر شہداء کو بلایا جائے گا اور سب جس کی چاہیں گے شفاعت کریں گے، جب شہداء بھی شفاعت سے فارغ ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں اللہ ہوں میں ارحم الراحمین ہوں میری جنت میں ہر اس شخص کو داخل کر دو جس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔ پس وہ لوگ جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جہنم میں دیکھو کیا ایسا کوئی شخص ہے جس نے کبھی بھی کوئی نیک عمل کیا ہو؟ پس وہ جہنم میں ایک ایسے شخص کو پائیں گے اور استفسار کریں گے کیا تو نے کبھی کوئی نیک عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا نہیں میں نے اس کے سوا کوئی نیک کام نہیں کیا کہ میں لوگوں کو خرید و فروخت میں مہلت دے دیا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے اس بندے کے ساتھ بھی تم نرمی اور چشم پوشی کا معاملہ کرو جیسے یہ میرے بندوں کے ساتھ کیا کرتا تھا۔ پھر اسی طرح ایک اور شخص کو جہنم سے نکالیں گے اور پوچھیں گے کیا تو نے کبھی کوئی نیک عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا نہیں لیکن میں نے مرتے وقت اپنی اولاد کو حکم کیا تھا کہ وہ میرے مرنے کے بعد میری نعش کو جلا دیں پھر میرے جسم کو اچھی طرح پیس کر سرمہ کی طرح باریک کر دیں اور پھر اس خاک کو سمندر میں بہا دیں اور ہواؤں میں اڑا دیں۔ اللہ کی قسم پھر پروردگار مجھ پر کبھی قادر نہ ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تجھے اس بات پر کسی چیز نے مجبور کیا تھا؟ وہ کہے گا پروردگار! تیری خوف نے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اب دیکھ بادشاہوں کے بادشاہ کو، جا تیرے لئے جنت اور اس کے مثل دس جنتیں ہیں۔ وہ کہے گا پروردگار "آپ

Marfat.com

بادشاہ ہوکر مجھ سے مذاق کررہے ہیں؟'' حضور ﷺ نے فرمایا اس بات کی وجہ سے میں صبح کے وقت ہنسا تھا۔(۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جہنم پر پل صراط رکھا جائے گا، اس پر نوکیلے کنڈے اور کھونٹے ہوں گے اور ''سعدان'' نامی درخت کی طرح بڑے بڑے کانٹے ہوں گے۔ کچھ لوگ اس پر سے گزریں گے کوئی سلامتی کے ساتھ پار ہوجائے گا کوئی زخمی حالت میں نجات پائے گا اور کوئی پھنس کر الٹے منہ گرے گا، جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلہ سے فارغ ہوجائیں گے تو اہل ایمان اپنے کچھ ساتھیوں کو گم پائیں گے جو دنیا میں ان کے ساتھ ہوتے تھے، ان کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، ان کے ساتھ روزے رکھتے تھے، ان کی طرح زکوٰۃ ادا کرتے تھے، ان کی طرح حج کرتے تھے اور انہی کی طرح غزوات میں شریک ہوا کرتے تھے، آج ہم ان کو نہیں دیکھ رہے یہ کیا بات ہے؟

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''جہنم کی طرف جاؤ، ان میں سے جس کو پاؤ نکال لو'' پس وہ اپنے ساتھیوں کو جہنم میں اپنے اعمال کے مطابق سزا میں گھرا دیکھیں گے، کسی کو آگ نے قدموں تک، کسی کو نصف پنڈلی تک، کسی کو گھٹنوں تک، کسی کو ناف تک، کسی کو سینے تک، اور کسی کو گردن تک پکڑ رکھا ہوگا۔ لیکن منہ آگ سے صحیح وسالم ہوں گے۔ پس یہ لوگ ان کو نکالیں گے اور ''ماء الحیاۃ'' یعنی آب حیات میں ڈال دیں گے۔ کسی نے پوچھا ''یارسول اللہ! یہ ماء الحیاۃ کیا ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''جنتی لوگوں کے غسل کا پانی، وہ اس میں کھیتی کی طرح اگیں گے، پھر انبیاء صدق دل سے ''لا الہ الا اللہ'' کہنے والوں کے لئے شفاعت کریں گے اور ان کو جہنم سے نکلوائیں گے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ ان پر تجلی فرمائیں گے، پس کوئی ایسا بندہ نہ رہے گا جس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان، مگر اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے نکال لیں گے''(۲)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جہنمی لوگ جو جہنم کے دائمی باسی اور اہل ہوں گے وہ کبھی مریں گے اور نہ جئیں گے، لیکن جن پر اللہ تعالیٰ رحمت کرنا چاہے گا انکو جہنم میں عارضی موت دے دے گا۔ پھر جماعت در جماعت ان کو جہنم سے نکالے گا اور پھر ان کو نہر الحیاۃ میں ڈال دے گا۔ نہر میں ان کے جسم یوں تروتازہ اگیں گے جیسے سیلاب میں گھاس اگ آتی ہے'' پھر آپ ﷺ نے دریافت کرتے ہوئے فرمایا ''کیا تم درخت کو نہیں دیکھتے وہ پہلے سبز ہوتا ہے پھر زرد ہوجاتا ہے لیکن پھر سبز ہوجاتا ہے'' ایک صحابی فرماتے ہیں ''آپ ﷺ کا انداز ایسا تھا گویا آپ گاؤں کے باشندے ہیں''(۳)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا ''لوگوں کو جہنم کے پل پر لایا جائے گا، اس پر کانٹے اور آنکڑے ہوں گے، جو لوگوں کو اچک رہے ہوں گے، کچھ لوگ تو بجلی کی طرح تیز رفتاری کے ساتھ گزر جائیں گے، کچھ ہوا کی طرح، کچھ تیز رفتار گھوڑے کی طرح اور بہت سے گھبرا کر اندر گر جائیں گے، جہنمی لوگ کافر ومشرک تو مریں گے نہ جئیں گے، لیکن مسلمان گناہ گاران کو ان کے کئے کی سزا

(۱) مسند أحمد، رقم:۱۱۵

(۲) مسند أحمد (۲/۱۱-۱۲)

(۳) مسند أحمد(۳/۵)

Marfat.com

ملے گی لہٰذا وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان کے لئے شفاعت کی اجازت مرحمت فرمادیں گے، چنانچہ ان کو جماعت در جماعت نکالا جائے گا اور ایک نہر میں ڈال دیا جائے گا، وہ اس نہر میں یوں اگیں گے جیسے بارش میں دانہ اگتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے والوں کو جہنم سے نکال لیں گے اور ایک شخص ابھی باقی ہوگا اور اس کا چہرہ جہنم کی آگ میں جل رہا ہوگا، اس میں اتنی طاقت بھی نہ ہوگی کہ اپنا چہرہ پھیر سکے، وہ اللہ تعالیٰ کو پکارے گا ''اے میرے پروردگار! جہنم کی آگ مجھے جلا رہی ہے، مجھے جہنم سے خلاصی عطا فرما''

وہ مسلسل اللہ کو پکارتا رہے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''اگر تیرا یہ سوال پورا کر دیا جائے تو کچھ تو نہیں مانگے گا؟''

وہ کہے گا ''تیری عزت کی قسم! اور کوئی سوال نہ کروں گا'' پس اس کا چہرہ جہنم سے پھیر دیا جائے گا۔ لیکن پھر وہ سوال کرے گا ''اے میرے پروردگار! مجھے جنت کے دروازے کے اور قریب کر دے، اس کے بعد میں تجھ سے کچھ نہ مانگوں گا''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''تو نے نہیں کہا تھا کہ اور کوئی سوال نہ کروں گا''

بندہ کہے گا ''تیری عزت کی قسم! اب کوئی سوال نہ کروں گا'' پھر اللہ تعالیٰ اس سے بہت سے عہد و پیمان لیں گے کہ اب وہ دوبارہ کوئی سوال نہ کرے گا اور پھر اس کو جنت کے دروازے کے قریب کر دیا جائے گا، وہ جنت میں بیش بہا نعمتیں دیکھے گا تو کچھ دیر تو خاموش رہے گا پھر بول اٹھے گا ''اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل کر دے''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''تم نے نہیں کہا تھا کہ اور کوئی سوال نہ کرو گے۔ اے ابن آدم! افسوس تو کتنا دغا باز اور بات سے پھر جانے والا ہے''

بندہ کہے گا ''یارب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بد بخت نہ فرما'' پس وہ مسلسل اللہ کو پکارتا رہے گا، یہاں تک کہ اللہ پاک ہنسیں گے، جب اللہ عزوجل اس کو دیکھ کر ہنسیں گے تو اس کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرمادیں گے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے صحابی کا اختلاف ہوا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو جنت میں داخل کر کے دنیا جتنی جنت اور اس کے مثل ایک اور جنت دے دی جائے گی، لیکن ایک دوسرے صحابی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے مزید دس گناہ عطا فرمائیں۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''اہل ایمان جب پل صراط سے پار ہو جائیں گے اور ان کو اطمینان ہو جائے گا کہ وہ نجات پا گئے ہیں تو اس وقت حق پر قائم رہنے میں وہ تم سے زیادہ سخت ہوں گے، کیونکہ ان پر ظاہر ہو چکا ہوگا کہ وہ خود نجات پا گئے ہیں اور ان کے بھائی جہنم میں ہیں، وہ کہیں گے یارب! ہمارے بھائی جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے، ہمارے ساتھ حج کرتے تھے اور ہمارے ساتھ قرآن پڑھتے تھے ان کو جہنم سے نکال دیں'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''جاؤ اور جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان پاؤ اس کو جہنم سے نکال لو'' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر تم چاہو یہ آیت پڑھ سکتے ہو:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْراً عَظِيماً﴾ (النساء: ۴۰)

''اللہ کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہیں کرتا'' اور اگر نیکی (کی) ہوگی تو اس کو دوچند کر دے گا اور اپنے ہاں سے اجر عظیم بخشے گا''

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے" فرشتے شفاعت کر چکے، انبیاء شفاعت کر چکے اور اہل ایمان شفاعت کر چکے، اب ارحم الراحمین کے سوا کوئی نہیں بچا، پس اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر کر جہنم سے نکالیں گے اور ایسی قوم کو نجات دیں گے جنہوں نے کبھی کوئی نیک عمل نہ کیا ہوگا، وہ کوئلہ ہو چکے ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان کو جنت کے منہ پر بنی نہروں میں سے ایک نہر میں ڈال دیں گے جس کا نام نہر الحیاۃ ہے، وہ اس میں یوں تر تازہ اگیں گے جیسے بارش کے سیلاب میں گھاس اگ آتی ہے، اور اس میں سے موتیوں کی طرح چمک دار ہو کر نکلیں گے۔ ان کی گردنوں میں ہار ہوں گے جس کی وجہ سے جنتی لوگ ان کو پہچان لیں گے اور ان کو "عتقاء اللہ" کہیں گے یعنی اللہ کے آزاد کردہ، اس سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بغیر کسی عمل کے جو انہوں نے کیا ہو اور بغیر کسی خیر کے جو انہوں نے آگ بھیجی ہو، جنت میں داخل فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو فرمائیں گے جنت میں داخل ہو جاؤ جو تم دیکھو وہ تمہارے لئے ہے، وہ کہیں گے "اے ہمارے رب! اس سے افضل اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟ تو نے ہم کو وہ کچھ عطا کیا ہے جو جہان والوں میں سے کسی کو عطا نہیں کیا"

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "میرے پاس اس سے کہیں زیادہ افضل ہے"

وہ عرض کریں گے "اے ہمارے رب! اس سے افضل کیا چیز ہو سکتی ہے؟"

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "میری رضا، آج کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا "قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا؟" آپ ﷺ نے فرمایا "اے ابو ہریرہ! میرا پہلے ہی خیال تھا کہ اس حدیث کے متعلق پوچھنے والا تم سے زیادہ آگے اور کوئی نہیں ہوگا کیونکہ میں حدیث میں تمہاری حرص اور تمہارے شوق کو دیکھ چکا تھا۔ جان لو کہ قیامت کے دن میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہوگا جس نے اخلاص کے ساتھ "لا الہ الا اللہ" کہا ہو"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہر نبی کی ایک ایسی دعا ضرور ہوتی ہے جو قبول ہو، ہر نبی نے اپنی دعا مانگ لی جبکہ میں نے اپنی دعا اپنی امت کی شفاعت کی صورت میں رکھ لی ہے، اگر اللہ نے چاہا تو میں قیامت کے دن اپنی امت کے ان لوگوں کی شفاعت کروں گا جنہوں نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا ہوگا" (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے درج ذیل قول کے بارے میں نبی پاک ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ مقام ہے جس میں میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا:

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ (۲)

"اور بعض حصۂ شب میں بیدار ہوا کرو (اور) تہجد کی نماز پڑھا کرو یہ (شب خیزی) تمہارے لئے (سبب) زیادت ہے، قریب ہے کہ اللہ تم کو مقام محمود میں داخل کرے"

---

(۱) مسند أحمد (۳۲۶/۲)

(۲) بنی اسرائیل: ۷۹

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آخرت کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جنت میں داخل ہونے کے بعد میں بارگاہِ الٰہی میں عرض کروں گا ''اے میرے پروردگار! میری امت میں سے جو دوزخ میں ہیں ان کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیں'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جن کو تم پہچانتے ہو ان کو نکال لو، چنانچہ ان کو نکال لیا جائے گا، یہاں تک کہ ان میں سے ایک بھی دوزخ میں باقی نہ رہے گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھے شفاعت کی عمومی اجازت دیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو، چنانچہ ان لوگوں کو بھی نکال لیا جائے گا یہاں تک کہ ان تمام لوگوں کو جہنم سے نکال لیا جائے گا جن کے دل میں دینار کے برابر بھی ایمان باقی ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ مزید شفاعت قبول کرتے ہوئے حکم فرمائیں گے کہ ہر اس شخص کو بھی جہنم سے نکال لو جس کے دل میں دو تہائی دینار کے برابر ایمان موجود ہے، پھر ایک تہائی کا اعلان ہوگا، پھر ایک قیراط اور پھر رائی کے دانے کے برابر ایمان رکھنے والوں کی نجات کا اعلان ہوگا، اور ان کو بھی نکال دیا جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے بھی کوئی جہنم میں باقی نہ رہے گا، یہاں تک کہ کوئی ایسا شخص بھی جہنم میں نہ رہے گا جس نے کبھی بھی اللہ کے لئے کوئی نیک کام کیا ہوگا، اور کوئی ایک بھی ایسا نہ باقی بچے گا جس کے لئے شفاعت کی گئی ہوگی، یعنی ہر شخص کے حق میں شفاعت قبول کی جائے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت کو دیکھ کر ابلیس بھی مغفرت کی امید رکھے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ صرف میں رہ گیا ہوں اور میں تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں، چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ دوزخ میں ڈالیں گے اور جہنم میں اتنے لوگوں کو نکالیں گے کہ خود اللہ کے علاوہ کوئی ان کی تعداد سے آگاہ نہیں ہوسکتا، وہ لوگ چھوٹے چھوٹے دانوں کی صورت میں ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان کو ایک نہر میں ڈال دیں گے جسے ''نہر حیات'' کہا جاتا ہے، چنانچہ اس نہر میں ڈالے جانے کے بعد وہ اس طرح باہر نکلیں گے جیسے ایک دانہ بارش کے بہتے ہوئے پانی میں اس سبز حصے میں اگتا ہے جہاں دھوپ پڑتی ہے اور جہاں سایہ ہوتا ہے وہاں سے زرد، بہرحال وہ اگیں گے اور موتیوں کی طرح ہوں گے''

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیا تم دیکھ رہی ہو کہ میری امت میرے بعد ایک دوسرے کے ساتھ کیا معاملہ کرے گا اور کس طرح ایک دوسرے کا خون بہائے گی، یہ امر اللہ کے نزدیک پہلے سے لکھا ہوا ہے جیسا کہ پہلی امتوں کا معاملہ اللہ کے ہاں پہلے سے لکھا ہوا تھا اور میں نے اللہ سے سوال کیا کہ وہ مجھے میری امت کے بارے میں شفاعت کا حق دے دے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حق عطا فرما دیا''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تمہارے نبی قیامت کے دن شفاعت کرنے والے میں سے ایک ہوں گے جبرئیل، پھر ابراہیم پھر موسیٰ اور پھر عیسیٰ پھر تمہارے نبی پھر فرشتے پھر صدیقین اور پھر شہداء''

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جہنمیوں کی صفیں بنادی جائیں گی، اہل ایمان کا ان پر سے گزر ہوگا، کوئی جہنمی کسی مومن کو دیکھ کر پہچانے گا تو اس سے کہے گا ''اے فلاں! وہ دن یاد کر جب تو نے مجھ سے فلاں حاجت میں مدد مانگی تھی؟ اور کیا تجھے وہ دن یاد نہیں ہے جب میں نے تجھے یہ کچھ دیا تھا؟'' اسی طرح وہ اپنے احسانات گنوائے گا، مومن کو یاد آئے گا اور اس کو پہچان لے گا اور پروردگار کے پاس اس کی شفاعت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمالیں گے''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن اہل ایمان صف در صف کھڑے ہو جائیں گے۔ پھر کوئی جہنمی کسی جنتی کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا ''اے فلاں! کیا تجھے یاد نہیں ہے تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا؟'' پس وہ جنتی اس کے لئے شفاعت کرے گا، اسی طرح ایک آدمی دوسرے کے پاس سے گزرے گا اور اس کو کہے گا ''کیا تجھے وہ دن یاد نہیں ہے میں نے تجھے وضوء کے لئے پانی دیا تھا؟'' پس وہ بھی اس کے لئے شفاعت کرے گا، کوئی دوسرے کے پاس سے گزرے گا اور اس کو کہے گا ''تو نے مجھے فلاں کام کے لئے بھیجا تھا اور میں چلا گیا تھا'' پس وہ بھی اس کے لئے شفاعت کے گا''

اہل ایمان اپنے گھر والوں کی شفاعت کریں گے

حضرت داؤد علیہ السلام کے صحیفہ زبور میں لکھا ہے:

''میں اپنے زاہد بندوں کو قیامت کے دن کہوں گا ''اے میرے بندو! میں نے دنیا کو تم سے دور اس لئے نہیں رکھا تھا کہ تم میرے نزدیک بے حیثیت تھے، بلکہ میرا ارادہ تھا کہ آج تم اپنا پورا حق وصول کرلو، لہٰذا صفوں میں گھس جاؤ اور جس سے تم دنیا میں محبت کرتے تھے، یا کسی نے تمہاری کوئی حاجت روائی کی یا کسی نے تمہاری غیبت کا دفاع کیا، یا کسی نے میری رضاء کے لئے تم کو کھانے کا ایک لقمہ کھلایا تھا پس ہر ایسے شخص کا ہاتھ پکڑو اور اسے جنت میں داخل کرلو''

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری امت کے بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ ان میں سے ایک شخص پوری پوری جماعت کی شفاعت کرے گا، یوں وہ پوری جماعت اس کی شفاعت کی بدولت جنت میں جائے گی، کوئی آدمی قبیلہ کے لئے شفاعت کرے گا۔ اور وہ سب اس کی شفاعت کے سہارے جنت میں جائیں گے، کوئی شخص اپنے کسی آدمی اور اہل وعیال کے لئے شفاعت کرے گا اور وہ جنت میں جائیں گے''

حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے ''ایک آدمی بتیس لوگوں کے لئے شفاعت کرے گا''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن آدمی کو کہا جائے گا ''اے فلاں! اٹھ کھڑا ہو اور شفاعت کر'' پس آدمی کھڑا ہوگا اور قبیلہ کے لئے شفاعت کرے گا، اہل خانہ کے لئے، ایک آدمی کے لئے اور دو آدمیوں کے لئے، پس وہ اپنے عمل کے مطابق کم یا زیادہ کے لئے شفاعت کرے گا''

Marfat.com

حضرت ابوثمامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے ایک امتی کی شفاعت سے مضر قبیلہ سے زیادہ افراد جنت میں جائیں گے، آدمی اپنے گھر والوں کے لئے شفاعت کرے گا اور اپنے عمل کے مطابق شفاعت کرے گا''

حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں ایک شخص جو حسین یا حسن جیسا افضل نہیں ہوگا مگر اس کی شفاعت سے ربیعۃ اور مضر جتنے بڑے قبائل کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے''

ایک شخص نے عرض کیا ''یارسول اللہ! ربیعہ مضر کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتا ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''جو میں کہہ رہا ہوں اس کی طرف دھیان دو''

ربیعۃ ومضر تعداد افراد میں عرب کے سب سے بڑے قبیلے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خیال تھا کہ یہ شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں جن کی شفاعت سے اس قدر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

حضرت ابن ابی جدعاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ افراد جنت میں داخل ہوں گے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا ''یارسول اللہ ﷺ وہ شخص آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں وہ شخص میرے علاوہ کوئی اور ہوگا''

پانی کے بدلہ شفاعت کا قصہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دو شخص ایک جنگل میں چلے جارہے تھے، ایک انتہائی عبادت گزار تھا اور دوسرا گناہ گار، گناہ گار کے پاس پانی کا ایک برتن تھا، عبادت گزار کے پاس پانی نہیں تھا، عبادت گزار کو پیاس لگی اس نے گناہ گار کو کہا ''اے فلاں! مجھے پانی پلادے میں مررہا ہوں''

گناہ گار بولا ''میرے پاس ایک ہی برتن ہے اور ہم جنگل میں ہیں، اگر میں تجھ کو پانی پلادوں تو میں مرجاؤں گا''

آخر دونوں چل پڑے۔ عبادت گزار کی پیاس اور شدید ہوگئی اور پھر بولا ''اے فلاں! مجھے پانی پلادے ورنہ میں مرجاؤں گا''

اس نے پھر وہی جواب دہرایا ''میرے پاس ایک ہی برتن ہے اور ہم جنگل میں ہیں، اگر میں تجھ کو پانی پلادوں تو میں مرجاؤں گا''

آخر چل پڑے، عبادت گزار راستے میں گر گیا اور بولا ''اے فلاں! مجھے پانی پلادے میں مررہا ہوں''

تب گناہ گار کو خیال آیا کہ یہ اللہ کا نیک بندہ ہے، بے کار موت کے منہ میں جارہا ہے، اگر یہ مرگیا تو اللہ پاک مجھے کبھی معاف نہیں فرمائیں گے، آخر کار اس نے اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور اس کو پانی پلادیا۔ اور پھر دونوں جنگل کی طرف چل پڑے۔

قیامت کے دن دونوں کو حساب کتاب کے لئے کھڑا کیا جائے گا۔ عبادت گزار کو جنت اور گناہ گار کو جہنم کا حکم سنادیا جائے گا، گناہ گار عبادت گزار کو پہچان لے گا لیکن عبادت گزار گناہ گار کو نہ پہچان پائے گا۔ گناہ گار عبادت گزار کو پکارے گا ''اے فلاں! یاد کر میں نے اس دن جنگل میں اپنی ذات پر تجھ کو ترجیح دی تھی؟ اب مجھ کو جہنم کا حکم سنایا جاچکا ہے تو اپنے رب کے پاس میری شفاعت کردے''

عبادت گزار بارگاہ الٰہی میں عرض کرے گا ''اے رب! اس نے واقعی اپنی ذات پر مجھ کو فوقیت دی تھی، اے رب! آج یہ شخص مجھے ہدیہ کردے''

پس وہ گناہ گار اس کو ہدیہ کر دیا جائے گا۔ عبادت گزار اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو جنت میں لے جائے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن اہل ایمان صف در صف کھڑے ہو جائیں گے۔ پھر کوئی جہنمی کسی جنتی کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا ''اے فلاں! کیا تجھے یاد نہیں ہے تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا؟'' پس وہ جنتی اس کے لئے شفاعت کرے گا، اسی طرح ایک آدمی دوسرے کے پاس سے گزرے گا اور اس کو کہے گا ''کیا تجھے وہ دن یاد نہیں ہے میں نے تجھے وضوء کے لئے پانی دیا تھا؟'' پس وہ بھی اس کے لئے شفاعت کرے گا، کوئی دوسرے کے پاس سے گزرے گا اور اس کو کہے گا ''تو نے مجھے فلاں کام کے لئے بھیجا تھا اور میں چلا گیا تھا'' پس وہ بھی اس کے لئے شفاعت کرے گا''

قیامت کے دن اعمال بھی شفاعت کریں گے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''روزہ اور قرآن بندہ کے لئے شفاعت کریں گے، روزہ کہے گا ''یارب! میں نے اس کو کھانے پینے سے اور دن میں خواہشات کی تکمیل سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیں۔ قرآن کہے گا ''اے میرے پروردگار! میں نے اس کو رات میں سونے سے باز رکھا، اس کے لئے میری شفاعت قبول فرمالیجئے''

حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''میرا بھتیجا شراب کا بہت عادی تھا، وہ بیمار پڑ گیا اور اس نے مجھے کہلوایا کہ مجھ سے مل لو، میں اس کے پاس چلا آیا، وہاں پہنچ کر کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے پاس دو کالے رنگ کے آدمی بیٹھے ہیں۔

انہیں دیکھ کر میری زبان سے بے ساختہ نکلا ''انا للہ وانا الیہ راجعون، میرا بھتیجا تو ہلاک ہو گیا''

پھر قریب ہی ایک کھڑکی سے دو سفید رنگ کے شخص ظاہر ہوئے اور ایک نے دوسرے سے کہا ''اس کے پاس جاؤ''

جب وہ اس کے پاس آیا تو پہلے دونوں کالے آدمی ہٹ گئے۔ سفید آدمی نے اس کے منہ کو سونگھا اور کہا اس سے ذکر کی خوشبو نہیں آ رہی، پھر اس کے پیٹ کو سونگھا اور کہا اس میں روزہ کے آثار بھی نظر نہیں آ رہے، پھر اس کے قدموں کو سونگھا اور کہا ان میں نماز کے آثار بھی نظر نہیں آ رہے ہیں۔ یہ سن کر اس کے ساتھی نے کہا ''انا للہ وانا الیہ راجعون، یہ تو محمد ﷺ کا امتی ہے، اس میں کہیں بھی کوئی خیر کی خبر نہیں ہے؟ دوبارہ دیکھو شاید کوئی نیکی اور خیر مل جائے''

پہلے سفید شخص نے دوبارہ اس کو دیکھا اور کچھ نہ پایا۔ آخر کار دوسرا شخص اس کے پاس آیا اور اس کو سونگھا لیکن پہلی مرتبہ اس کو بھی کوئی خیر کی چیز نہ ملی، لیکن جب دوبارہ دیکھا تو اس کی زبان کے کنارے میں ایک تکبیر پائی جو اس نے اللہ کی رضاء کے لئے انطاکیہ میں اس کی راہ میں لگائی تھی۔ آخر انہوں نے اس کی روح قبض کر لی، لوگوں نے گھر میں مشک کی خوشبو محسوس کی اور اس کے جنازے میں حاضر ہوئے''

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے فیصلہ سے فارغ ہوجائیں گے تو عرش کے نیچے سے ایک کتاب نکالیں گے، جس پر لکھا ہوگا:

''إن رحمتی سبقت غضبی وأنا أرحم الراحمین''

''میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے اور میں ارحم الراحمین ہوں''

پھر جہنمی لوگوں میں سے جنتی لوگوں کے برابر یا دوگنا افراد نکالے جائیں گے۔ ان کی پیشانی پر لکھا ہوگا ''عتقاء اللہ'' اللہ کے آزاد کردہ''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ فرمائیں گے ''جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لو جس نے مجھے کسی دن یاد کیا ہو یا کسی مقام پر مجھ سے ڈرا ہو''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جہنم میں جانے والوں میں سے دو شخص انتہائی تیز آواز سے چیخیں گے، اللہ رب العزت فرمائیں گے ''ان کو نکالو'' انہیں نکال لیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرمائیں گے ''کس وجہ سے اتنی تیز چیخ رہے ہو؟''

وہ کہیں گے ''یہ حرکت ہم نے اس لئے کی ہے تاکہ آپ کو ہم پر رحم آجائے''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''میری رحمت تمہارے لئے یہی یہ کہ تم دونوں واپس وہیں چلے جاؤ''

پس وہ دونوں اپنے آپ کو پھر جہنم کے پاس پائیں گے، ایک تو جہنم میں چھلانگ لگا دے گا لیکن دوسرا کھڑا رہ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائیں گے ''تو نے کیوں اپنے آپ کو جہنم میں نہیں ڈالا جیسے تیرے ساتھی نے اپنے آپ کو جہنم میں ڈال دیا؟''

وہ عرض کرے گا ''اے میرے پروردگار! مجھے تیری رحمت سے بعید لگتا ہے کہ تو مجھے ایک مرتبہ جہنم سے نکالنے کے بعد دوبارہ اس میں ڈال دے''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''جا تجھے تیری اچھی امید مبارک ہو اور دوسرے کو اس کی تابعداری مبارک ہو۔

پھر دونوں کو اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ مخلوق کے فیصلہ سے فارغ ہوجائیں گے تو صرف دو آدمی رہ جائیں گے، ان دونوں کو جہنم کا حکم سنا دیا جائے گا، ایک مڑ مڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھے گا، جبار عزوجل فرمائیں گے اس کو واپس لایا جائے، فرشتے اس کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں واپس لائیں گے تو اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائیں گے ''تو کیوں مڑ مڑ کر دیکھ رہا تھا؟''

بندہ عرض کرے گا ''اے میرے اے میرے پروردگار! میرا خیال تھا کہ آپ مجھے جنت میں داخل فرما دیں گے''

پس اس کو جنت کا حکم دے دیا جائے گا۔ بندہ جنت میں نعمتوں کی بارش دیکھ کر کہے گا ''اللہ تعالیٰ نے مجھے اس قدر عطا کر دیا ہے کہ اگر میں سارے جنتیوں کی دعوت کروں تو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں کچھ کمی نہ آئے''

Marfat.com

حضور ﷺ جب بھی اس حدیث کا ذکر فرماتے تو آپ ﷺ کے چہرہ انور کی شادابی اور مسرت میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا۔

اصحابِ اعراف کا بیان

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَن سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ○ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ (الاعراف: ۴۶، ۴۷)

''ان دونوں (یعنی بہشت اور دوزخ) کے درمیان (اعراف نام) ایک دیوار ہوگی اور اعراف پر کچھ آدمی ہوں گے جو سب کو ان کی صورتوں سے پہچان لیں گے تو وہ اہل بہشت کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔ یہ لوگ (ابھی) بہشت میں داخل تو نہیں ہوئے ہوں گے مگر امید رکھتے ہوں گے۔ اور جب ان کی نگاہیں پلٹ کر اہل دوزخ کی طرف جائیں گی تو عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ظالم لوگوں کے ساتھ (شامل) نہ کیجیو''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''اعراف جنت اور جہنم کے درمیان ایک دیوار کا نام ہے''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''اصحاب اعراف کو جہنم میں جانے سے ان کی نیکیاں آڑے آ گئیں اور ان کے گناہوں نے ان کو جنت میں جانے سے روک دیا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾

(الاعراف: ۴۷)

''اور جب ان کی نگاہیں پلٹ کر اہل دوزخ کی طرف جائیں گی تو عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ظالم لوگوں کے ساتھ (شامل) نہ کیجیو''

پس یہ لوگ ایک عرصہ تک اسی امید و بیم کی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان پر جلوہ افروز ہوگا اور ان کو فرمائے گا کھڑے ہو جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ، میں نے تم کو بخش دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اصحاب اعراف وہ ولوگ ہیں جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہو جائیں گی، ان کو ایک نہر پر لے جایا جائے گا، جس کو ''نہر الحیاۃ'' کہتے ہیں، اس نہر کی مٹی ورس اور زعفران کی ہوگی، اس کے کناروں پر سونے کے جنگلے ہوں گے جن پر موتی جڑے ہوں گے، وہ اس میں غسل کریں گے، جس سے ان کے سینوں پر ہلکی سفیدی ظاہر ہوگی، وہ دوبارہ غسل کریں گے اور ان کی سفیدی بڑھ جائے گی، پھر ان کو کہا جائے گا ''تم جو چاہو اپنی خواہشات کا اظہار کرو'' وہ اپنی خواہشات بتائیں گے، ان کو کہا جائے گا جو تم نے بتایا یہ اور اس سے ستر گنا زیادہ تم کو دیا جاتا ہے، ان تمام انعامات کے باوجود یہ لوگ جنت کے مسکین لوگ ہوں گے''

اصحاب اعراف کے متعلق کئی احادیث وارد ہوئی ہیں لیکن ان میں ضعف ہے، جس کی وجہ سے ہم نے ان کو چھوڑ دیا ہے۔

جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کیا ہم قیامت کے دن اپنے اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکیں گے؟
نبی پاک ﷺ نے فرمایا ''کیا آسمان بادلوں سے صاف ہو اس وقت تمہیں سورج کو دیکھنے میں کسی پریشانی کا سامنا ہوتا ہے؟''
صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''نہیں یارسول اللہ! اس موقع پر ہمیں کسی قسم کی پریشانی نہیں اٹھانی پڑتی''
نبی پاک ﷺ نے پھر دریافت فرمایا ''کیا آسمان بادلوں سے صاف ہو اس وقت تمہیں چاند کو دیکھنے میں کسی پریشانی کا سامنا ہوتا ہے؟''
صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''نہیں یارسول اللہ! اس موقع پر ہمیں کسی قسم کی پریشانی نہیں اٹھانی پڑتی''
نبی پاک ﷺ نے فرمایا ''اسی طرح تم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے، جب اللہ تعالیٰ انسانوں کو جمع فرمائے گا تو ارشاد ہوگا، جو شخص جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے آئے، پس جو سورج کی عبادت کیا کرتا تھا وہ سورج کے پیچھے رہے، جو چاند کو پوجتا تھا وہ اس کی اتباع کرے، جو سرکش شیاطین کی عبادت کیا کرتے تھا وہ ان کے ساتھ آئیں۔ اس کے بعد میری امت اور اس کے منافقین رہ جائیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی صورت میں جلوہ افروز ہوں گے جس سے یہ لوگ آشنا نہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے میں تمہارا رب ہوں، وہ کہیں گے ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں تو نہ جانے کون ہے۔ ہم اس وقت تک یہیں بیٹھے ہیں جب تک ہمارا رب نہ آجائے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں جلوہ افروز ہوں گے جس سے وہ آشنا ہوں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تمہارا رب ہوں، وہ کہیں گے ہاں آپ ہمارے رب ہیں، پھر وہ اللہ تعالیٰ کے پیچھے آئیں گے اور جہنم پر پل قائم کر دیا جائے گا۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں ''اس پل پہ گزرنے والوں میں سے میں پہلا شخص ہوں گا، اس دن سب رسولوں کی زبان پر یہ دعا ہوگی:

''اللھم سلم سلم''

اے اللہ! سلامتی فرما، اے اللہ سلامتی فرما،

اس پل میں مقام ''سعدان'' کے کانٹوں کے مثل کانٹے ہوں گے، کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟''
صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''جی ہاں یارسول اللہ! ہم نے وہ کانٹے دیکھے ہیں''
آپ ﷺ نے فرمایا ''پل صراط کے کانٹے سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے لیکن ان کی جسامت اللہ ہی کو معلوم ہے، وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق پکڑیں گے کوئی تو اپنے عمل کی پاداش میں ہلاک ہوگا، کوئی ذلت وخواری اٹھانے کے بعد نجات پا جائے گا، یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ قصاص سے فارغ ہو جائیں گے اور جہنم سے لا الہ الا اللہ کہنے والوں کو نکالنا چاہیں گے۔ تب فرشتوں کو حکم فرمائیں گے کہ ان کو جہنم سے نکالا جائے، پھر ان پر آب حیات چھڑکا جائے گا، اس سے ان کے جسم یوں تر وتازہ ہو جائیں گے جیسے بارش میں گھاس اگ آتی ہے۔

Marfat.com

جب اللہ تعالیٰ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے والوں کو جہنم سے نکال لیں گے اور ایک شخص ابھی باقی ہوگا اور اس کا چہرہ جہنم کی آگ میں جل رہا ہوگا، اس میں اتنی طاقت بھی نہ ہوگی کہ اپنا چہرہ پھیر سکے، وہ اللہ تعالیٰ کو پکارے گا ''اے میرے پروردگار! جہنم کی آگ مجھے جلا رہی ہے، مجھے جہنم سے خلاصی عطا فرما''

وہ مسلسل اللہ کو پکارتا رہے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''اگر تیرا یہ سوال پورا کر دیا جائے تو کچھ تو نہیں مانگے گا؟''

وہ کہے گا ''تیری عزت کی قسم! اور کوئی سوال نہ کروں گا'' پس اس کا چہرہ جہنم سے پھیر دیا جائے گا۔ لیکن پھر وہ سوال کرے گا ''اے میرے پروردگار! مجھے جنت کے دروازے کے اور قریب کر دے، اس کے بعد میں تجھ سے کچھ نہ مانگوں گا''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''تو نے نہیں کہا تھا کہ اور کوئی سوال نہ کروں گا''

بندہ کہے گا ''تیری عزت کی قسم! اب کوئی سوال نہ کروں گا'' پھر اللہ تعالیٰ اس سے بہت سے عہد و پیمان لیں گے کہ اب وہ دوبارہ کوئی سوال نہ کرے گا اور پھر اس کو جنت کے دروازے کے قریب کر دیا جائے گا، وہ جنت میں بیش بہا نعمتیں دیکھے گا تو کچھ دیر تو خاموش رہے گا پھر بول اٹھے گا ''اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل کر دے''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''تم نے نہیں کہا تھا کہ اور کوئی سوال نہ کرو گے۔ اے ابن آدم! افسوس تو کتنا دغا باز اور بات سے پھر جانے والا ہے''

بندہ کہے گا ''یا رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بد بخت نہ فرما'' پس وہ مسلسل اللہ کو پکارتا رہے گا، یہاں تک کہ اللہ پاک ہنسیں گے، جب اللہ عزوجل اس کو دیکھ کر ہنسیں گے تو اس کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرما دیں گے، جب وہ داخل ہو جائے گا تو اس سے پوچھا جائے گا اپنی خواہش کا اظہار کرو، وہ اظہار کرے گا اسے پھر کہا جائے گا چاہو تو کچھ اور خواہش بتاؤ، وہ پھر اپنی خواہشات بتائے گا، یہاں تک کہ اس کی تمنائیں اور خواہشات ختم ہو جائیں گی، تب اس کو کہا جائے گا تجھے یہ بھی اور اس جتنا مزید عطا کیا جاتا ہے''(۱)

یہ حدیث بیان فرمانے کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''یہ شخص جنت میں داخل ہونے والوں میں سے آخری شخص ہوگا''

یہی روایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے البتہ اس کے آخر میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مزید دس گناہ عطا فرمائیں گے، جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دوگنا عطا فرمائیں گے۔

نبی پاک ﷺ کی مسکراہٹ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انسانوں کو جمع فرمائیں گے، ایک اعلان کرنے والے پکارے گا ''اے انسانو! کیا تم اپنے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جس نے تم کو پیدا کیا، رزق دیا اور تمہاری شکلیں بنائیں اس بات پہ راضی نہیں ہو کہ اب ہر شخص اسی کو اپنا والی بنائے جس کو وہ دنیا میں اپنا والی و معبود سمجھتا تھا''

پھر حضرت عزیر کو پوجنے والوں کے لئے حضرت عزیر کی صورت میں شیطان کو لایا جائے گا، یہاں تک کہ درخت، لکڑی اور پتھر وغیرہ

(۱) صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب الصراط جسر جهنم، کتاب التوحید، باب قوله تعالیٰ ((وجوه یومئذ ناضرة))

Marfat.com

اشیاء، جن کی عبادت کی جاتی تھی مجسم صورت میں سامنے آجائیں گے۔ صرف اہل اسلام باقی رہ جائیں گے، انہیں کہا جائے گا ''جس طرح سب لوگ چلے گئے تم کیوں نہیں گئے؟''

وہ کہیں گے ''ہمارا ایک اللہ تعالیٰ ہے جس کو ہم نے ابھی تک نہیں دیکھا؟''

پوچھا جائے گا ''کیا تم اپنے رب کو پہچان لو گے اگر اس کو دیکھ لو؟''

وہ کہیں گے ''اس کے اور ہمارے درمیان ایک علامت طے ہے اگر ہم اس کو دیکھ لیں تو پہچان لیں گے''

پوچھا جائے گا ''وہ علامت کیا ہے؟''

اہل اسلام کہیں گے ''ساق کا کھلنا''

اس وقت ساق سے پردہ اٹھا دیا جائے گا۔ اس کے بعد جو لوگ اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کیا کرتے تھے وہ تو سجدہ میں پڑ جائیں گے اور منافقین کی کمر گائے کے سینگوں کی طرح سخت ہو جائے گی۔ وہ سجدہ کرنا چاہیں گے مگر کرنے پر قادر نہ ہو سکیں گے، پھر اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو سجدہ سے سر اٹھانے کا حکم فرمائیں گے، پھر ان کو ان کے اعمال کے مطابق نور دیا جائے گا، کسی کو اس کا نور کھجور کے عظیم الشان درخت کی طرح داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، کسی کو اس سے کم نور اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ سب سے آخری شخص کو صرف اس کے پاؤں کے انگوٹھے کے برابر نور دیا جائے گا۔ اس کا نور چراغ کی طرح ٹمٹماتا رہے گا کبھی روشن ہوگا کبھی بجھے گا، جب روشن ہوگا وہ قدم بڑھائے گا، جب بجھے گا قدم روک لے گا، پھر لوگ پل صراط پر سے گزریں گے، پل صراط کی دھار تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے، جس پر کی پھسلاہٹ انسان کو اس پر پاؤں نہ جمانے دے گی، انہیں کہا جائے گا کہ اپنے اپنے نور کے ساتھ چلتے جاؤ، کوئی ستارے کے ٹوٹنے کی مانند گزرے گا، کوئی ہوا کے جھونکے کی طرح گزر جائے گا، کوئی پلک جھپکنے کی طرح گزر جائے گا، اور کوئی اونٹ کی سواری کی طرح ڈولتا ہوا گزرے گا، یوں لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق گزریں گے، جس کا نور انگوٹھے کے پورے کے برابر ہوگا وہ ایک ہاتھ گرے گا اور ایک ہاتھ چلے گا، ایک پاؤں گرے گا اور ایک پاؤں چلے گا، اس کے اطراف کو آگ جھلسا رہی ہوگی۔ آخر لوگ عبور کر جائیں گے اور پل صراط سے کہیں گے:

''الحمد للّٰہ الذی نجانا منک بعد أن رأیناک، لقد أعطانا اللّٰہ ما لم یعط أحدا''

''تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو تجھے دیکھنے کے بعد تجھ سے نجات بخشی، یہ اللہ کی وہ عطا ہے جو دوسروں کو نصیب نہ ہو سکی''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے ہوئے جب بھی اس مقام پر پہنچتے تو ہنس پڑتے۔ ایک شخص نے عرض کیا ''اے ابوعبدالرحمٰن کیا بات ہے؟ آپ نے کئی مرتبہ یہ حدیث بیان کی اور جب بھی آپ اس مقام پر پہنچے آپ ہنسنے لگے؟''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں نے رسول اکرم ﷺ کو کئی مرتبہ یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا آپ ﷺ جب بھی اس مقام پر پہنچتے، ہنس دیتے تھے یہاں تک کہ آپ کے حلق کا کوا اور آخری داڑھ مبارک نظر آنے لگتی تھی''

اس حدیث کا وہ حصہ جس پر پہنچ کر نبی پاک ﷺ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہنسا کرتے تھے وہ یہ ہے:

Marfat.com

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی نوازشات اور انعامات کو دیکھ کر انسان عرض کرے گا ''اے رب العالمین! کیا آپ مجھ سے مزاق فرماتے ہیں جبکہ آپ رب العالمین ہیں؟'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا بلکہ حقیقت یہی ہے'' اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس پڑتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا شخص جہینہ کا ایک فرد ہوگا، اس کو جہینہ ہی کہا جائے گا، جنتی لوگ کہیں گے: جہینہ کے پاس یقینی خبر ہے اس سے سوال کرو کہ کیا کوئی مخلوق میں سے باقی ہے؟

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنتی لوگ میں سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والے شخص کو میں جانتا ہوں، وہی سب سے آخر میں جہنم سے نکلنے والا ہوگا، ایک شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا، اس کو اس کے گناہ یاد دلائے جائیں گے کہ تو نے اس دن یہ کیا یہ کیا، فلاں دن یہ کیا یہ کیا۔ اس کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہ ہوگا لہٰذا وہ ہر گناہ کا اقرار کرتا جائے گا۔ ساتھ ساتھ اسے یہ خوف بھی لاحق ہوگا کہ کہیں اس کے بڑے بڑے گناہ نہ پیش کر دیئے جائیں۔ پھر اسے کہا جائے گا ''تجھے ہر بدی کے عوض نیکی دی جاتی ہے''

وہ کہے گا ''اے میرے پروردگار! میں نے اور بھی بہت سے برم کام کئے ہیں ان کو میں یہاں نہیں دیکھ رہا؟''

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ اس قدر ہنسے کہ آپ کی ڈاڑھ مبارک نظر آنے لگیں۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں سب سے آخر میں جو شخص داخل ہوگا وہ پل صراط پر پیٹ کے بل ایسے گر پڑے گا جیسے وہ بچہ جسے اس کا باپ مار پیٹ رہا ہو اور وہ اس کی مار سے بچنے کے لئے بھاگ رہا ہو۔ اس پر اس کے برے اعمال کا ایسا بوجھ ہوگا کہ اس میں چلنے کی سکت باقی نہ رہے گی۔ وہ اللہ تعالیٰ سے کہے گا ''اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں پہنچا دے اور جہنم سے نجات دے دے''

اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے ''اے میرے بندے! اگر میں تجھے جہنم سے نجات دے دوں اور جنت میں داخل کر دوں تو کیا تو اپنے سب گناہوں اور خطاؤں کا اقرار کر لے گا؟''

وہ کہے گا ''اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! اگر تو مجھے جہنم سے نجات دے دے تو میں اپنے سب گناہوں کا اقرار کر لوں گا''

پس وہ پل صراط عبور کر جائے گا۔ پھر بندہ دل میں خیال کرے گا اگر میں اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کا اقرار کر لوں تو ممکن ہے اللہ پاک مجھے واپس جہنم میں ڈال دے، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے ''اے میرے بندے! اب اپنے گناہوں کا اعتراف کر میں تیری مغفرت کر دوں گا اور تجھے جنت میں داخل کر دوں گا''

وہ کہے گا ''اے میرے پروردگار! تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم! میں نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہیں اور نہ کوئی مجھ سے خطا سرزد ہوئی ہے''

اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''اے میرے بندے! میرے پاس تیرا گواہ موجود ہے''

Marfat.com

وہ اپنے دائیں بائیں دیکھے گا اور کسی کو نہ پا کر کہے گا ''اے میرے پروردگار! اپنے گواہ حاضر دکھائیے''

پس اللہ تعالیٰ اس کی کھال کو حکم دیں گے وہ اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو بتائے گی، بندہ جب یہ ماجرا دیکھے گا تو پکار اٹھے گا ''اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! میرے تو اس سے بھی بڑے بڑے گناہ ہیں''

اللہ پاک فرمائیں گے ''اے میرے بندے! میں ان کو تجھ سے زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں تو ان کا اعتراف کر لے میں ان کو بخش دوں گا''

پس بندہ گناہوں کا اعتراف کر لے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرما دیں گے۔

یہ حدیث ارشاد فرما کر حضور ﷺ اس قدر ہنسے کہ آپ کی ڈاڑھ یں مبارک ظاہر ہو گئیں اور فرمایا ''یہ تو سب سے کم مرتبہ والے جنتی کا حال ہے، اس سے اوپر والے کا کیا حال ہوگا اور کیا شان و شوکت ہوگی''

''یا حنان، یا منان'' پکارنے والے کی مغفرت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جہنم میں ایک بندہ ایک ہزار سال تک اللہ تعالیٰ کو ''یا حنان یا منان'' کہہ کر پکارتا رہے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمائیں گے: جاؤ میرے اس بندے کو لے کر آؤ، حضرت جبرئیل علیہ السلام آئیں گے اور جہنمی لوگ کو گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے اور روتے ہوئے پائیں گے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نہ پہچاننے کی وجہ سے دوبارہ واپس جائیں گے اور بارگاہ الٰہی میں خبر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''اس کو لاؤ وہ فلاں فلاں جگہ میں ملے گا'' چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس کو لے آئیں گے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کو کھڑا کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''اے میرے بندے! اپنے ٹھکانے اور اپنے مقام کو کیسا پایا؟''

وہ عرض کرے گا ''اے میرے پروردگار! یہ انتہائی برا ٹھکانہ ہے اور بری جگہ ہے''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''اس کو دوبارہ اس کے ٹھکانے پر پہنچا دو''

بندہ عرض کرے گا ''اے میرے پروردگار! مجھے تو آپ سے یہ امید نہیں تھی کہ آپ مجھے ایک مرتبہ نکال کر دوبارہ اس میں جھونک دیں گے''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''اس کو چھوڑ دو''

مسلمانوں کے نکلنے کے بعد کافروں کے ساتھ پیش آنے والے احوال

جب گناہ گار جہنم سے نکال لئے جائیں گے اور صرف کافر اس میں رہ جائیں گے تو جہنم میں انہیں نہ موت آئے گی کہ مر جائیں اور نہ ان کی یہ حالت ہوگی جسے زندگی کہا جا سکتے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا﴾ (الجاثیۃ: ۳۵)

''سو آج یہ لوگ نہ دوزخ سے نکالے جائیں گے''

Marfat.com

ان کے لئے کوئی جائے پناہ نہ ہوگی بلکہ اسی آگ میں ہمیشہ پڑے رہیں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے بارے میں قرآن کا فیصلہ یہ ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِلَّا بَلَاغاً مِّنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أَبَداً ٥ حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِراً وَأَقَلُّ عَدَداً﴾ (الجن: ۲۳، ۲۴)

''اور جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر کی نافرمانی کرے گا تو ایسوں کے لئے جہنم کی آگ ہے ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہاں تک کہ جب یہ لوگ وہ (دن) دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تب ان کو معلوم ہو جائے گا کہ مددگار کسی کے کمزور اور شمار کن کا تھوڑا ہے''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكَافِرِيْنَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْراً ٥ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أَبَداً لَّا يَجِدُونَ وَلِيّاً وَلَا نَصِيْراً﴾ (الأحزاب: ٦٤. ٦٥)

''بے شک اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے (جہنم کی) آگ تیار کر رکھی ہے۔ اس میں ابدالآباد رہیں گے نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقاً ٥ إِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أَبَداً وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْراً﴾ (النساء: ۱۶۸، ۱۶۹)

''جو لوگ کافر ہوئے اور ظلم کرتے رہے اللہ ان کو بخشنے والا نہیں اور نہ انہیں رستہ ہی دکھائے گا۔ ہاں دوزخ کا رستہ جس میں وہ ہمیشہ (جلتے) رہیں گے اور یہ (بات) اللہ کو آسان ہے''

یہ تین آیات ان کافروں کے لئے جہنم میں ابدالآباد رہنے کا حکم ظاہر کرتی ہیں۔ یہ تین آیات ان کے لئے سخت ترین ہیں، اس کے علاوہ مشیت کے ساتھ جو دوام کے حکم ہیں ان پر کلام ہوا ہے ان کی الگ تفصیل ہے۔ جیسے اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِيْنَ فِيْهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ﴾ (الانعام: ۱۲۸)

''اللہ فرمائے گا (اب) تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے ہمیشہ اس میں جلتے رہو گے مگر جو اللہ چاہے۔ بے شک تمہارا پروردگار دانا اور خبردار ہے''

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ فَأَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ وَأَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ

Marfat.com

عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ﴾(هود:۱۰۵.۱۰۸)

''جس روز وہ آجائے گا تو کوئی متنفس اللہ کے حکم کے بغیر بول بھی نہیں سکے گا۔ پھر ان میں سے کچھ بد بخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت تو جو بد بخت ہوں گے وہ دوزخ میں (ڈال دیے جائیں گے) اس میں ان کو چلانا اور دھاڑنا ہوگا۔ (اور) جب تک آسمان اور زمین ہیں اسی میں رہیں گے مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے۔ بے شک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ اور جو نیک بخت ہوں گے وہ بہشت میں (داخل کیے جائیں گے اور) جب تک آسمان اور زمین ہیں ہمیشہ اسی میں رہیں گے مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے۔ یہ (اللہ کی) بخشش ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب جنتی لوگ جنت میں اور جہنمی لوگ جہنم میں پہنچ جائیں گے تو موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا اور جنت و جہنم کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا ''اے جنت والوں! اب دوام ہی دوام ہے، موت کبھی نہیں آئے گی، اے جہنمی لوگوں! دوام ہی دوام ہے، موت کبھی نہیں آئے گی'' یہ اعلان سن کر جنتی لوگ کی خوشیاں دوبالا ہو جائیں گی اور جہنمی لوگوں کے رنج و غم کا کوئی ٹھکانہ نہ رہے گا'' ()

یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا اور پل صراط پر کھڑا کر دیا جائے گا اور پھر اعلان ہوگا:

''یا أهل الجنة''

''اے اہل جنت!''

جنتی لوگ خوفزدہ ہو کر دیکھیں گے کہ کہیں ان کو ان کے ٹھکانے سے تو نہیں نکالا جا رہا ہے، پھر کہا جائے گا ''کیا تم اس کو جانتے ہو؟'' وہ کہیں گے ''جی ہاں، اے ہمارے پروردگار! یہ موت ہے'' پھر اعلان ہوگا:

''یا أهل النار''

''اے جہنمی لوگوں!''

جہنمی لوگ خوش ہو کر دیکھیں گے کہ شاید ان کو یہاں سے نکالا جائے گا، پھر کہا جائے گا کیا تم اس کو جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ''جی ہاں، اے ہمارے پروردگار! یہ موت ہے''

پس اس کے لئے حکم جاری کر دیا جائے گا اور موت کو پل صراط پر ذبح کر دیا جائے گا اور دونوں فریقین کو کہا جائے گا ''جو جہاں ہے وہیں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور موت کبھی نہیں آئے گی'' ()

☆☆☆☆

جنت اور اہل جنت

جنت کے دروازے

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝ وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الزمر: ۷۳، ۷۵)

''اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ تم پر سلام تم بہت اچھے رہے اب اس میں ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ۔ وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے وعدے کو ہم سے سچا کر دیا اور ہم کو اس زمین کا وارث بنا دیا ہم بہشت میں جس مکان میں چاہیں رہیں تو (اچھے) عمل کرنے والوں کا بدلہ بھی کیسا خوب ہے۔ تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد گھیرا باندھے ہوئے ہیں (اور) اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا مالک ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ﴾ (ص: ۵۰)

''ہمیشہ رہنے والے باغ جن کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ ۝ سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ (الرعد: ۲۳، ۲۴)

''ہمیشہ رہنے کے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے اور ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں سے جو نیکوکار ہوں گے وہ بھی بہشت میں جائیں گے اور فرشتے بہشت کے ہر ایک دروازے سے ان کے پاس آئیں گے اور

Marfat.com

کہیں گے تم پر رحمت ہو یہ تمہاری ثابت قدمی کا بدلہ ہے اور عاقبت کا گھر خوب ہے"

یہ بات پہلے بھی گزر چکی ہے کہ اہل ایمان جب جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو اس کو بند پائیں گے، چنانچہ وہ کسی ایسے سفارشی کو تلاش کریں گے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں شفاعت کر کے ان کے لئے دروازہ کھلوا سکے۔ پہلے وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، پھر نوح علیہ السلام پھر ابراہیم علیہ السلام پھر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس یکے بعد دیگرے آئیں گے، لیکن ہر ایک انکار کر دے گا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوں گے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے، جنت کا داروغہ عرض کرے گا "کون ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے "محمد"

وہ عرض کرے گا "مجھے آپ ہی کا حکم ملا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے دروازہ نہ کھولوں"

لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں داخل ہوں گے اور بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو کر تمام اہل ایمان کے داخلہ کے لئے شفاعت فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ آپ کی شفاعت کو شرفِ قبولیت بخشیں گے، چنانچہ انبیاء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور امتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی"

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے وضو کیا اور اچھی طرح کیا پھر آسمان کی طرف اپنی نگاہ اٹھائی اور یہ پڑھا:

((اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله))

"اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس سے چاہے داخل ہو جائے"

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازے کا نام "باب الریان" ہے اس دروازے میں کثرت سے روزے رکھنے والے داخل ہوں گے اور ان کے داخل ہونے کے بعد دروازہ بند کر دیا جائے گا اور پھر کوئی اس دروازے سے داخل نہ ہو سکے گا"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا": جو اللہ کے راستے میں اپنا مال خرچ کرے گا اسے جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا، جنت کے کئی دروازے ہیں، نماز کی کثرت کرنے والوں کو نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ صدقہ کی کثرت کرنے والوں کو صدقہ کے دروازے سے، مجاہدین کو باب الجہاد سے اور روزہ داروں کو "باب الریان" سے بلایا جائے گا"

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا یہ ہو سکتا ہے کہ کسی شخص کو جنت کے تمام دروازوں سے پکارا جائے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں، یہ ممکن ہے اور مجھے امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جنہیں تمام دروازوں سے بلایا جائے گا"

عتبہ بن عبداللہ بن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس مسلمان کے تین بچے بلوغت سے قبل وفات پا جائیں تو وہ بچے اس کو جنت کے آٹھوں دروازں پر ملیں گے وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے"

عتبہ بن عبداللہ بن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت کے آٹھ دروازے ہیں، (کافروں کے خلاف استعمال ہونے والی) تلوار گناہوں کے مٹانے والی ہے، لیکن نفاق کو نہیں مٹا سکتی"

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے:

''اے محمد! اپنی امت میں سے ہر اس شخص کو جنت کے دائیں دروازے سے داخل کر لے، جس پر حساب کتاب نہیں ہے، وہ دوسرے دروازوں میں باقی لوگوں کے ساتھ بھی شریک ہوں گے''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! جنت کی چوکھٹ کے درمیان کا فاصلہ مکہ اور ہجر یا مکہ اور بصری کے درمیان جتنا ہے''

خالد بن عمیر عدوی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمیں عتبہ بن غزوان نے خطبہ دیا اور حمد وثناء کے بعد فرمایا:

''امابعد! لوگو! دنیا عن قریب فنا ہونے کا اعلان کر چکی ہے اور پیٹھ پھیر کر چل پڑی ہے، برتن کے باقی ماندہ پانی کی طرح دنیا کا معمولی حصہ رہ گیا ہے، ابن آدم اس باقی ماندہ پانی کو بھی اپنے اوپر انڈیل رہا ہے، یقیناً تم سب اس دنیا سے اس گھر کی طرف منتقل ہو گے جس کو کوئی فنا نہیں ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے، اس پر ایک دن ایسا آئے گا کہ اس پر انسانوں کا رش ہوگا''

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''تم ستر امتوں کے برابر ہو، ان میں سب سے آخر میں ہو اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ باعزت ہو، اور جنت کے کواڑوں میں سے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے، اس پر ایک دن ایسا آئے گا کہ اس پر انسانوں کا رش ہوگا''

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جنت کا دروازہ جس سے میری امت کے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اس کی چوڑائی تیز رفتار سواری کے لئے تین دن کی ہے، اس کے باوجود وہ اس میں اس قدر رش کے ساتھ داخل ہوں گے کہ ان کے کندھے چھل رہے ہوں گے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ''باب الضحیٰ'' کہا جاتا ہے، ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا ''کہاں ہیں وہ لوگ جو چاشت کی نماز کی پابندی کیا کرتے تھے، یہ تمہارا دروازہ ہے اس میں داخل ہو جاؤ''

جنت کے دروازوں کے نام

علامہ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ''باب محمد'' کے نام سے بھی ہے یہی ''باب التوبۃ'' بھی کہلاتا ہے، اس کے علاوہ باب الصلوٰۃ، باب الصوم، باب الزکوٰۃ، باب الصدقہ، باب الحج، باب العمرۃ، باب الجہاد اور باب الصلۃ نام کے دروازے ہیں۔

علامہ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دوسرے شیوخ نے کچھ اور نام بھی گنوائے ہیں ''باب الکاظمین، باب الراضین اور باب الایمن، جس سے وہ لوگ داخل ہوں گے جن پر کوئی حساب کتاب نہ ہوگا''

Marfat.com

جنت کی چابی

جنت کی چابی لا الہ الا اللہ ہے اور نیک اعمال اس چابی کے دندانے ہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ''جنت کی چابی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت ہے''

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت وھب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا ''کیا لا الہ الا اللہ جنت کی چابی نہیں ہے؟''

آپ نے فرمایا ''کیوں نہیں، چابی تو ہے لیکن چابی جب ہی کھولے گی جب اس کے دندانے بھی ہوں ورنہ نہیں کھولے گی، یعنی توحید کے ساتھ نیک اعمال ہونا بھی ضروری ہیں اور طاعات کا بجالانا اور منہیات سے اجتناب کرنا لازمی چیز ہے''

جنت کے عظیم الشان محلات

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ o ذَوَاتَا أَفْنَانٍ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ o فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ o فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ o مُتَّكِئِينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ o فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ o كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ o هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ o وَمِن دُونِهِمَا جَنَّتَانِ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ o مُدْهَامَّتَانِ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ o فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ o فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ o فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ o حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ o لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ o مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ o فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ o تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾

(الرحمن: ۴۶.۷۸)

''اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں میں بہت سی شاخین یعنی قسم قسم کے میووں کے درخت ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں دو چشمے بہہ رہے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں سب میوے دو دو قسم کے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

Marfat.com

اہل جنت ایسے بچھونوں پر جن کے استر اطلس کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔ اور دونوں باغوں کے میوے قریب جھک رہے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہیں جن کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں ہے؟ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اور ان باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں خوب گہرے سبز تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں دو چشمے ابل رہے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں، تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں نیک سیرت اور خوبصورت عورتیں ہیں، تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ وہ حوریں ہیں جو خیموں میں مستور ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ سبز قالینوں اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اے محمد! تمہارا پروردگار جو صاحب جلال وعظمت ہے اس کا نام بڑا بابرکت ہے"

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دو جنتیں سونے کی ہیں، ان میں برتن اور جو کچھ بھی ہے وہ سب سونے کا ہے، دو جنتیں چاندی کی ہیں، ان میں برتن اور جو کچھ بھی ہے وہ سب چاندی کا ہے، جنت عدن میں ان لوگوں اور خدائے عزوجل کے درمیان صرف ایک بڑائی کا چادر ہوگی جو خدائے عزوجل کے چہرے پر ہوگی"

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سابقین کے لئے سونے کی دو جنتیں ہیں اور اصحاب الیمین کے لئے دو جنتیں چاندی کی ہیں"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یوم بدر کو حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے، ان کو انجانا تیر آلگا تھا جس کی وجہ سے وہ جام شہادت نوش فرما گئے۔ ان کی اہلیہ نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں عرض کیا "یا رسول اللہ! آپ جانتے ہیں حارثہ کی میرے دل میں کیا وقعت تھی، لہٰذا اگر تو وہ جنت میں ہیں تو میں ان پر نوحہ زاری نہیں کرتی، ورنہ ابھی آپ دیکھ لیں گے میں کیا رونا دھونا کرتی ہوں"

آپ ﷺ نے فرمایا "تم کیا سمجھتی ہو کہ اس کے لئے کیا ایک ہی جنت ہے؟ نہیں نہیں! بلکہ اس کے لئے تو بہت سی جنتیں ہیں اور وہ تو فردوس اعلیٰ میں ہے"

جنت کی ادنیٰ ترین چیز ساری دنیا سے بہتر ہے

فرمان رسول ﷺ ہے "اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک صبح یا شام دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے، اور تمہاری کمان کی

Marfat.com

مقدار اور کوڑے کی جگہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔ اور جنت کی عورتوں میں سے کوئی ایک عورت آسمان وزمین والوں پر جلوہ گر ہو جائے تو آسمان وزمین کے درمیان کو روشن وتابناک کر دے اور سارا جہان خوشبو سے مہک اٹھے، جنتی عورت کی اوڑھنی دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے"

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "فردوس جنت میں سب سے بالائی، وسطی اور افضل ترین جگہ ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ﴾ (الحاقة: ۲۲)

"اونچے اونچے محلوں کے باغ میں"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَأُولٰئِکَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلٰی﴾ (طٰہٰ: ۷۵)

"تو ایسے لوگوں کے لئے اونچے اونچے درجے ہیں"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَسَارِعُوْا إِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ﴾ (ال عمران: ۱۳۳)

"اور اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور جو اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿سَابِقُوْا إِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ﴾ (الحدید: ۲۱)

"بندو اپنے پروردگار کی بخشش کی طرف اور جنت کی طرف جس کا عرض آسمان اور زمین کے عرض کا سا ہے اور جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے ہیں لپکو۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔ اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو جنت میں داخل کر دے، اللہ کے راستے میں ہجرت کی ہو یا اپنی جائے پیدائش میں بیٹھا رہا ہو" لوگوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا ہم لوگوں کو خبر دے دیں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا "جنت میں سو درجات ہیں اللہ نے وہ اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان زمین وآسمان کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔ اور جب بھی تم اللہ سے جنت کا سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو،

Marfat.com

کیونکہ وہ جنت کا بیچوں بیچ اور جنت کا سب سے بالائی درجہ ہے، اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے، اسی سے جنت کی تمام نہریں پھوٹتی ہیں"

"فردوس" جنت کا سب سے اعلیٰ اور بلند درجہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے پانچ نمازیں قائم کیں، رمضان کے روزے رکھے (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھول گیا کہ آپ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا یا نہیں) تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔ ہجرت کرے یا وہیں بیٹھا رہے جہاں اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا، میں نے عرض کیا "یارسول اللہ! کیا میں نکل کر لوگوں کو نہ بتادوں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "چھوڑو انہیں عمل کرنے دو، بیشک جنت میں سو درجات ہیں ہر دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان جتنا فاصلہ ہے، ان میں سب سے اعلیٰ درجہ فردوس ہے، اسی پر عرش خداوندی ہے، یہ جنت کا بالکل درمیانی حصہ ہے، اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں، پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو"

جنت کی نہریں فردوس سے پھوٹتی ہیں

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جنت کے سو درجے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہے"

ابن عفان فرماتے ہیں "آسمان و زمین کے درمیان جتنی مسافت کے بقدر جنت کے دو درجوں کا درمیانی فاصلہ ہے، فردوس ان میں سب سے اعلیٰ درجہ ہے، اسی سے چاروں نہریں نکلتی ہیں، عرش اس کے اوپر ہے، پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو"

جنت کے مختلف درجات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جنت کے سو درجات ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی ذکر کردہ روایت کے مطابق جنت کے ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا ذکر ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جنت کے سو درجات ہیں اگر سارے جہاں والے ایک ہی درجہ میں آجائیں تو وہ ان کے لئے کافی اور وسیع ہو جائے گا"

ادنیٰ اور اعلیٰ درجے کے جنتی کی نعمتیں

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا﴾ (الدھر: ۲۰)

"اور بہشت میں جہاں آنکھ اٹھاؤ گے کثرت سے نعمت اور عظیم الشان سلطنت دیکھو گے"

پہلے متفق علیہ حدیث میں گزر چکا ہے کہ جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والے شخص کو کہا جائے گا "کیا تو اس پر راضی ہے

Marfat.com

کہ تجھے دنیا جتنی جنت اور اس کے بھی دس مثل مزید دے دی جائے"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جنتی لوگ میں سب سے کم درجہ والا جنتی وہ ہوگا جو اپنے باغات، نعمت و آسائش، حشم و خدم اور تخت و سریر کو ہزار سال کی مسافت سے ہی دیکھ لے گا۔ اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت و کرامت والا شخص وہ ہوگا جو صبح شام اللہ کے دیدار کا مستحق ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ (القيامة: ٢٢، ٢٣)

"اس روز بہت سے منہ رونق دار ہوں گے۔ اور اپنے پروردگار کے محو دیدار ہوں گے"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنتی لوگ میں سب سے کم مرتبہ والا بھی وہ شخص ہوگا جو اپنی سلطنت کو دو ہزار سال کی مسافت سے بھی یوں دیکھے گا جیسے قریب سے دیکھ رہا ہے۔ وہ اپنی بیویوں اور حشم و خدم کو بخوبی دیکھے گا۔ اور جنتی لوگ میں سب سے زیادہ مرتبہ والا وہ شخص ہوگا جو ہر روز دو مرتبہ اللہ کا دیدار کرے گا"

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا "یارب! مجھے جنتی لوگ میں سب سے کم مرتبہ والا شخص بتائیے"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ہاں میرا وہ بندہ جو تمام لوگوں کے (جنت میں) اپنے اپنے ٹھکانوں پر منتقل ہو جانے اور اپنی اپنی مصروفیات میں محو ہونے کے بعد آئے گا۔ اسے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو، وہ عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار! میں کیسے اس میں داخل ہو سکتا ہوں جبکہ لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں کر طرف منتقل ہو گئے ہیں اور اپنی اپنی مصروفیات میں محو ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے "کیا تو اس پر راضی ہے کہ تیرے لئے دنیا کے بادشاہوں جیسا رہن سہن ہو جائے؟" وہ عرض کرے گا "یارب! میں راضی ہوں" اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "لے تیرے لئے اتنا اور اتنا ہوا"

اس موقع پر حضرت سفیان رحمہ اللہ نے اپنی پانچوں انگلیوں کو ملا کر (غالباً دس کا) اشارہ کیا۔ بندہ کہے گا "یارب! میں راضی ہوں" اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا "اے میرے پروردگار! اب مجھے جنتی لوگوں میں سب سے اعلیٰ درجے والے شخص کا بتائیے" اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "ہاں، میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں بتاتا ہوں، اپنے ہاتھ کے ساتھ میں نے ان کی عزت کا پودا لگایا ہے، انہی پر میں نے کرامت کو ختم کر دیا ہے۔ ان کے لئے میں نے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں، جو کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں بلکہ کسی انسان کے دل پر ان کا خیال تک بھی نہیں گزرا"

اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی اس روایت کا مصداق موجود ہے، اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (السجدة: ١٧)

"کوئی متنفس نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ

Marfat.com

چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں بلکہ کسی بشر کے دل پر ان کا خیال تک بھی نہیں گزرا'' اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾(السجدة:۱۷)

''کوئی متنفس نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے''

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی ایک ایسی مجلس میں حاضر ہوا جس میں جنت کی صفات بیان کی جارہی تھیں یہاں تک کہ آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا ''اس میں وہ چیزیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں بلکہ کسی بشر کے دل پر ان کا خیال تک بھی نہیں گزرا'' پھر آپ ﷺ نے فرمان الٰہی کی تلاوت فرمائی:

﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَطَمَعاً وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ٥ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾(السجدة:۱۶،۱۷)

''ان کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار کو خوف اور امید سے پکارتے اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ کوئی متنفس نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے''

جنت کی کچھ عظیم الشان نعمتیں

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿لَكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّن فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَعْدَ اللَّهِ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ﴾(الزمر: ۲۰)

''لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے لئے اونچے اونچے محل ہیں جن کے اوپر بالاخانے بنے ہوئے ہیں۔ اور ان کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اللہ وعدے کے خلاف نہیں کرتا''

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

﴿فَأُوْلَئِكَ لَهُمْ جَزَاء الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ﴾(سبا: ۳۷)

''ایسے ہی لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب دگنا بدلہ ملے گا اور وہ خاطر جمع سے بالاخانوں میں بیٹھے ہوں گے''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنتی لوگ اپنے اوپر سے کمروں کے اندر دوسرے جنتیوں کو یوں دیکھیں گے جیسے تم مشرق و مغرب سے اپنے اوپر ستاروں کو دیکھتے ہو یہ تفاوت جنتی لوگوں کے درجات کے تفاوت کی وجہ سے ہوگا''

Marfat.com

لوگوں نے عرض کیا ''یارسول اللہ! کیا یہ اونچی منازل انبیاء کے لئے ہوں گی جن میں کوئی اور نہیں پہنچ سکے گا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ انبیاء کی منازل ہوں گی اور ان کے علاوہ ان لوگوں کی بھی منازل ہوں گی جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی'' (۱)

حضرت سہل بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنتی لوگ آپس میں ایک دوسرے کو یوں دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے افق میں دور گہرے اور چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنتی لوگ آپس میں ایک دوسرے کو یوں دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے افق میں گہرے اور چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو، یہ ان کے درمیان درجات کے تفاوت کی وجہ سے ہوگا''

لوگوں نے عرض کیا ''یارسول اللہ! کیا ان اونچے محلات میں انبیاء ہوں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان مقامات پر انبیاء کے علاوہ اور بہت سی قومیں ہوں گی جو اللہ پر ایمان لائیں اور انہوں نے اللہ کے رسولوں کی تصدیق کی'' (۲)

اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھنے والوں کے محلات

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھنے والوں کے بالاخانے جنت میں یوں دکھائی دیں گے جیسے مشرق یا مغرب میں طلوع ہونے والا ستارہ'' پوچھا جائے گا ''یہ کون لوگ ہیں؟'' کہا جائے گا ''یہ اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھتے تھے، انہیں اس کا صلہ ملا ہے'' (۳)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اہل علیین کو دوسرے جنتی یوں دیکھیں گے جیسے آسمان کے افق میں ستارہ دیکھا جاتا ہے، اور ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں''

جنت میں حضور ﷺ کا مقام خاص

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ آپ ﷺ سے نقل کرتے ہیں جس نے اذان سن کر یہ کہا:

((اللهم رب هذه الدعوة التامة، والصلوٰة القائمة، آت محمد الوسيلة والفضيلة، وابعثه مقاما محمودا الذى وعدته))

تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی'' (۴)

---

(۱) صحيح مسلم، كتاب الجنة، باب تراقى أهل الجنة

(۲) مسند أحمد (۳۳۹/۲)

(۳) مسند أحمد (۸۷/۳)

(٤) صحيح البخارى (٨٦/٦)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب تم مؤذن کی آواز سنو تو جو وہ کہہ رہا ہے وہی تم بھی کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو، کیونکہ جس نے مجھ پر درود پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو، کیونکہ جس نے میرے لئے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی''

''وسیلہ'' جنت کا اعلیٰ ترین درجہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم مجھ پر درود پڑھو تو اللہ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو'' لوگوں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! وسیلہ کیا چیز ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جنت کا اعلیٰ ترین درجہ، جس کو ایک ہی شخص پائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کے ہاں وسیلہ ایسا درجہ ہے جس کے اوپر کوئی درجہ نہیں، پس اللہ سے سوال کرو کہ مجھے وسیلہ عطا فرمائے''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو، کیونکہ دنیا میں جس بندے نے بھی میرے لئے اس کا سوال کیا قیامت کے دن میں اس کے لئے شفاعت کروں گا''

جنت کی تعمیرات کس چیز کی بنی ہوں گی؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا ''یا رسول اللہ! جب ہم آپ کو دیکھتے ہیں تو ہمارے دلوں پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور ہم اہل آخرت میں سے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب آپ سے جدا ہوتے ہیں تو دنیا میں لگ جاتے ہیں اور بیوی بچوں میں مشغول ہو جاتے ہیں''

آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر تمہارا ہر وقت وہی حال رہنے لگے جو مجھ سے ملاقات کے وقت رہتا ہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کرنے لگیں اور وہ تمہارے گھروں میں آ کر تمہاری زیارت کرنے لگیں۔ لیکن اگر تم سے گناہ سرزد نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ تمہارے بدلہ دوسری قوم کو لے آئیں جو گناہ کریں اور اللہ سے مغفرت مانگیں اور اللہ ان کی مغفرت فرماتا رہے''

ہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! ہمیں جنت کا بتائیے کہ کس چیز سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی، اس کا گارا مشک کا ہے، اس کے پتھر لؤلؤ اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو اس میں داخل ہو گیا وہ تر و تازہ رہتا ہے کبھی بوسیدہ نہیں ہوتا ہمیشہ رہتا ہے کبھی نہیں مرتا اور اس کا لباس پرانا ہوتا ہے اور نہ اس کا شباب زائل ہوتا ہے''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا، ایک اینٹ سفید موتی کی، ایک اینٹ سرخ یاقوت کی اور ایک اینٹ سبز زبرجد کی ہے، اس کی مٹی مشک کی رکھی۔ اس کے کنکر لؤلؤ ہیں اور اس کا گھاس زعفران ہے، اس کے بعد پروردگار نے اس کو فرمایا: بول، لہٰذا جنت گویا ہوئی:

Marfat.com

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾(المؤمنون: ۱)

''بے شک ایمان والے رستگار ہو گئے''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! کوئی بخیل میرے جوار میں نہیں آ سکتا'' پھر آپ ﷺ نے یہ فرمان الٰہی تلاوت فرمایا:

﴿وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾(التغابن: ۱۶)

''اور جو شخص طبیعت کے بخل سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ راہ پانے والے ہیں''

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جنت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''جو جنت میں داخل ہو گیا وہ ہمیشہ زندہ جاوید رہے گا کبھی نہ مرے گا، تر و تازہ رہے گا کبھی بوسیدہ نہ ہوگا، اس کا لباس پرانا ہوگا اور نہ اس کا شباب زائل ہوگا'' آپ سے پوچھا گیا ''یا رسول اللہ! جنت کی تعمیر کسی چیز سے کی گئی ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی، اس کا گارا مشک کا ہے، اس کے پتھر لؤلؤ اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا ایک اینٹ سونے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے، اس کا گارا مشک ہے، جنت کو پیدا فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو بولنے کا حکم دیا تو جنت گویا ہوئی:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾(المؤمنون: ۱)

''بے شک ایمان والے رستگار ہو گئے''

فرشتے نے جنت کو کہا ''خوشخبری ہو تیرے لئے! تجھے تو آخرت کے بادشاہوں کا ٹھکانہ ہے''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے فردوس کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور ہر مشرک اور شراب کے عادی پر اس کو ممنوع قرار دے دیا''

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا ''ہماری ماں خدیجہ کہاں ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ موتیوں کے ایسے گھر میں ہیں جہاں کسی قسم کا شور و شغب نہیں ہے۔ وہ وہاں حضرت مریم علیہا السلام اور فرعون کی بیوی حضرت آسیہ علیہا السلام کے درمیان ہیں''

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''کیا ان کے مکانوں کے موتی دنیا کے موتیوں کی طرح ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''نہیں بلکہ وہ مکان تو ایسے سرکنڈوں سے بنایا گیا ہے جس میں موتی، لؤلؤ اور یاقوت پروئے گئے ہیں''

علماء فرماتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اتنے قیمتی موتیوں کے ممتاز محل اس لئے عطا کئے گئے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لائی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو وحی آنے کی خبر دی اور ہیبت زدگی کی وجہ سے فرمایا ''مجھے اپنے ہوش و حواس جاتے رہنے کا ڈر ہو چلا ہے'' تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو ایسے الفاظ سے تسلی دی، جو رہتی دنیا

Marfat.com

تک سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

''ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہ کرے گا، آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ کا ساتھ دیتے ہیں، یتیم کا بوجھ اٹھاتے ہیں، بے کس کو سہارا دیتے ہیں، مصائبِ زمانہ پر (لوگوں کی) مدد کرتے ہیں''

مذکورہ حدیث میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر حضرت مریم رضی اللہ عنہا اور حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کے درمیان کیا گیا ہے، اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ آخرت میں یہ دونوں عظیم خواتین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آئیں گی، بعض علماء نے اس بات کا استنباط درج ذیل آیت سے بھی کیا ہے:

﴿ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَاراً﴾ (التحریم:۵)

''بن شوہر اور کنواریاں''

یعنی کنواریاں اور شادی شدہ عورتوں سے اللہ تعالیٰ آپ کی شادی فرمادیں گے، کنواری تو حضرت مریم علیہا السلام ہیں اور شادی شدہ فرعون کی بیوی حضرت آسیہ علیہا السلام ہیں۔

چند مخصوص اعمال کے بدلے جنت کی بہاریں

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کے اندر سے باہر کے مناظر اور باہر سے اندر کے مناظر دیکھے جاسکتے ہیں''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ''یارسول اللہ! یہ بالا خانے کس کے لئے ہوں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس کے لئے جس نے اچھا کلام کیا، بھوکے کو کھانا کھلایا، پابندی و دوام کے ساتھ روزے رکھے اور رات کے اس پہر میں نماز (تہجد) پڑھی جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں''

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کے اندر سے باہر کے مناظر اور باہر سے اندر کے مناظر دیکھے جاسکتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو اس شخص کے لئے تیار کیا ہے جس نے بھوکے کو کھانا کھلایا، پابندی و دوام کے ساتھ روزے رکھے اور رات کے اس پہر میں نماز (تہجد) پڑھی جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا میں تم کو جنت کے بالا خانوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''کیوں نہیں یارسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پہ قربان ہوں، ہمیں اس بارے میں ضرور بتایئے''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنت میں تمام قیمتی جواہرات سے بنے ہوئے بالا خانے ہیں، ان کے اندر سے باہر کا اور باہر سے اندر کا منظر نظر آتا ہے، ان میں وہ نعمتیں، لذتیں اور مرغوب غذائیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں''

ہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ! یہ بالا خانے کس کے لئے ہوں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''جس نے سلام کو رواج دیا، بھوکے کو کھانا کھلایا، روزوں پر دوام کیا اور رات کے اس پہر میں نماز پڑھی جب لوگ سو رہے ہوں''

ہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ! کس میں ان سب چیزوں کی ہمت ہو سکتی ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''میری امت اس کی طاقت رکھتی ہے اور میں تم کو بتاتا ہوں کہ جس نے اپنے بھائی سے ملاقات کے وقت سلام کیا اور اس نے جواب دیا تو بس اس نے سلام کو رواج دے دیا۔ اور جس نے اپنے اہل وعیال کو کھانا کھلایا اور ان کو سیر کرا دیا تو بس اس نے کھانا کھلا دیا، اور جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اور ہر مہینے میں سے تین دن کے مزید روزے رکھے پس اس نے روزوں پر ہمیشگی اختیار کر لی، اور جس نے عشاء اور فجر کی نمازیں باجماعت پڑھیں گویا اس نے اس وقت نماز پڑھ لی جس وقت یہود و نصاریٰ اور مجوسی لوگ سو رہے ہوتے ہیں''

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا:

﴿وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ﴾ (التوبة: ۷۲)

''اور بہشت ہائے جاودانی میں نفیس مکانات کا وعدہ کیا ہے''

آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ بہت بڑے موتی کا ایک محل ہے، اس محل میں یاقوت کے ستر گھر ہیں، ہر گھر میں سبز زمرد کے ستر کمرے ہیں، ہر کمرے میں ایک تخت ہے ہر تخت پر مختلف رنگوں کے بستر ہیں، اور ہر بستر پر ایک حورِ عین ہے، اور ہر کمرے میں ستر دسترخوان ہیں، ہر دسترخوان پر ستر رنگ کے کھانے ہیں۔ ہر کمرے میں ستر خادم ہیں اور مومن کو ان چیزوں کے تمام لوازمات بھی دیئے جائیں گے''

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے فرمایا ''جنت میں ایک شخص کو ایک موتی کا بنا ہوا محل دیا جائے گا، اس محل میں ستر کمرے ہیں، ہر کمرے میں حورِ عین ہے، ہر کمرے کے ستر دروازے ہیں، جنتی کو ہر دروازے سے جنت کی خوشبو آئے گی اور ہر دروازے کی خوشبو دوسرے دروازے سے یکسر مختلف ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (السجدة: ۱۷)

''کوئی متنفس نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن میں کوئی چیز لٹکی ہوئی ہے اور نہ کوئی ستون ہے''

آپ ﷺ سے پوچھا گیا ''یارسول اللہ! ان میں جنتی لوگ کیسے داخل ہوں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''پرندوں کی مانند''

آپ ﷺ سے پوچھا گیا ''یارسول اللہ! یہ بالا خانے کن لوگوں کے لئے ہوں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''مصیبت زدہ، بھوکوں اور بے کسوں کے لئے، جو مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں اور اپنے رب کی رضا میں راضی

Marfat.com

رہتے ہیں"

جنت کے خیمے

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ (الرحمن: ۷۲، ۷۳)

"وہ حوریں ہیں جو خیموں میں مستور ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟"

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مومن کے لئے جنت میں ایک کھوکھلے موتی کے اندر بنا ہوا خیمہ ہوگا، اس خیمہ کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی، اس میں مومن کے اہل خانہ بسیں گے، مومن ہر ایک کے پاس آئے گا، لیکن کوئی ایک دوسرے کو نہ دیکھ پائے گا"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "جنت کے اندر کھوکھلے موتی میں ایک خیمہ ہوگا اس کی لمبائی ایک فرسخ (یعنی تین میل) ہوگی، اس میں سونے کے ایک ہزار دروازے ہوں گے، اس کے گردوپیش بھی پچاس فرسخ تک شامیانے ہوں گے، جنتی کے پاس ہر دروازے سے اللہ کی طرف سے تحفہ آئے گا۔ اس بارے میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ﴾ (الرعد: ۲۳)

"اور فرشتے بہشت کے ہر ایک دروازے سے ان کے پاس آئیں گے"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت کا خیمہ ایک ایسا موتی ہوگا جو اندر سے خالی ہوگا اور ایک مربع فرسخ اس کی پیمائش ہوگی، اس میں چار ہزار سونے کے کواڑ ہوں گے"

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "خیمہ ایک ہی موتی کا بنا ہوا ہوگا، ستر اس کے دروازے ہوں گے اور سب کے سب موتی کے ہوں گے"

جنت کی مٹی

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے جنت میں لے جایا گیا دیکھا تو وہاں موتی کی چٹانیں ہیں اور وہاں مٹی مشک کی ہے"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک مرتبہ ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے جنت کی مٹی کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا "جنت کی مٹی نرم وملائم اور سفید ہے"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود کے متعلق فرمایا "میں جنت کی مٹی کے بارے میں یہود سے پوچھتا ہوں اور اتنا بتادوں کہ وہ مٹی نرم وملائم اور سفید ہے"

آپ ﷺ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا "یا ابا القاسم وہ روٹی ہے" آپ ﷺ نے فرمایا "موتی کی روٹی ہے"

Marfat.com

جنت کی تعمیر کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابن عمر وغیرہ حضرات رضی اللہ عنہم کی روایت گزر چکی ہے کہ جنت کے مکانات کا گارا مشک کا ہے، اس کے پتھر موتیوں کے ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے"

بعض روایتوں میں مشک کی مٹی آئی ہے لہٰذا ممکن ہے کہ کہیں مشک مٹی کے طور پر استعمال ہوا اور کہیں زعفران کی مٹی استعمال کی گئی ہو۔

جنت کی یہ وسعت اور کشادگی اس قدر قیمتی ہوگی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کسی کی کمان کی جگہ یا اس کے پاؤں کی جگہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی جنتی کے کوڑے کی رسی آسمان وزمین سے بہتر ہے"

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اگر جنت کا کم سے کم نور دنیا میں ظاہر ہو جائے تو آسمان وزمین کے درمیان کو روشن کر دے"

جنت کی نہریں اور درخت

اللہ تعالیٰ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿تَجْرِیْ مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ (البقرة:۲۵)

"جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں"

اللہ تعالیٰ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿تَجْرِیْ مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ﴾ (الاعراف:۴۳)

"ان کے محلوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گے"

اللہ تعالیٰ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِیْهَا أَنْهَارٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ آسِنٍ وَّأَنْهَارٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِیْنَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی وَّلَهُمْ فِیْهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ﴾ (محمد:۱۵)

"جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بو نہیں کرے گا۔ اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلے گا۔ اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے سراسر لذت ہے اور شہد مصفا کی نہریں ہیں جو حلاوت ہی حلاوت ہے اور وہاں ان کے لئے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے"

اللہ تعالیٰ رب العزت فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُونَ تَجْرِیْ مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ أُكُلُهَا دَآئِمٌ وِظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِیْنَ اتَّقَوا وَّعُقْبَى الْكَافِرِیْنَ النَّارُ﴾(الرعد:۳۵)

''جس باغ کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے اوصاف یہ ہیں کہ اس کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ اس کے پھل ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں اور اس کے سائے بھی۔ یہ ان لوگوں کا انجام ہے جو متقی ہیں اور کافروں کا انجام دوزخ ہے''

حضرت معاویہ بن ابی بہز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں دودھ کا سمندر ہے، پانی کا سمندر ہے، شہد کا سمندر ہے، شراب کا سمندر ہے، اور سب نہریں انہی سے پھوٹتی ہیں''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص یہ چاہتا ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کو شراب پلائیں تو اس کو چاہئے کہ وہ دنیا میں اس کو چھوڑ دے، اور جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں ریشم پہنائیں تو اس کو چاہئے کہ دنیا میں اس کو چھوڑ دے، جنت کی نہریں مشک کے پہاڑ کے نیچے سے پھوٹ رہی ہیں، اگر کسی ادنیٰ جنتی کے لباس کا دنیا کے تمام لباسوں کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو ادنیٰ جنتی کا لباس سب سے بہتر ہوگا''

''نہرِ کوثر'' جنت کی سب سے اعلیٰ نہر

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾(الکوثر:۱-۳)

''اے محمد! ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی۔ تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر سورۂ کوثر نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا ''کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں''

آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ ایک نہر ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے، اس میں بہت ہی خیر ہے''

واقعہ معراج کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں ایک نہر پر آیا اس کے کنارے کھوکھلے موتیوں کے گنبد تھے'' میں نے کہا ''اے جبرئیل علیہ السلام! یہ کیا ہے؟'' انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ نہر کوثر ہے جو اللہ عزوجل نے آپ کو عطا فرمائی ہے''

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ پھر میں نے اس نہر میں ہاتھ مارا تو اس کی مٹی خالص مشک کی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے کوثر عطا کی گئی ہے، میں نے اس کو دیکھا تو وہ ایک نہر تھی جو

Marfat.com

زمین کی سطح پر بہہ رہی تھی، اس کے کنارے موتیوں کے گنبد ہیں، نہر پر کوئی سائبان یا چھت نہیں ہے، لہٰذا میں نے اس کی مٹی میں ہاتھ مارا تو وہ خالص مشک کی تھی اور اس کے کنکر موتی تھے"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کوثر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "وہ جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے، اس کی مٹی مشک ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس نہر پر ایسے پرندے آتے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی طرح لمبی لمبی ہیں" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یارسول اللہ! کیا وہ تروتازہ ہوں گے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "ان کا کھانا لذیذ اور تروتازہ ہوگا"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت منقول ہے، اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ بھی فرمایا "اے ابوبکر! تو بھی ان پرندوں کے کھانے والوں میں سے ہے"

مسند احمد میں یہی روایت دوسرے طریق سے روایت ہے اس میں مذکورہ بالا سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا اور حضور اقدس ﷺ نے ان کو وہی دجواب عنایت فرمایا کہ ان کا کھانا لذیذ اور تروتازہ ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کوثر جنت میں ایک نہر کا نام ہے اس کے کنارے سونے کے ہیں، اس کا پانی موتیوں پر بہتا ہے، اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، شہد سے زیادہ میٹھا ہے"

ایک روایت میں برف سے زیادہ سفید ہونے کے الفاظ آئے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "کوثر ایک خیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہے"

ابن بشر کہتے ہیں میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عام طور پر تو یہ مشہور ہے کہ کوثر جنت میں ایک نہر کا نام ہے؟ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "جنت کی کوثر نامی نہر اسی خیر کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہے"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "کوثر جنت میں ایک نہر کا نام ہے، اس کے کنارے سونے اور چاندی کے ہیں، اس کا پانی یاقوت اور موتیوں پر بہتا ہے اور وہ پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے"

سورۂ کوثر کی تفسیر کرتے ہوئے نہر کوثر کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "کوثر ایک نہر ہے جو تمہارے نبی کو عطا کی گئی ہے، اس کے کنارے گنبد نما موتیوں کے ہیں اس کے پینے کے برتن آسمان کے تاروں کی طرح لاتعداد اور چمکدار ہیں، جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا اس کی مدہم اور ہلکی ہلکی آواز اس طرح سنے گا جس طرح کانوں پر ہاتھ رکھو تو ایک مدہم سی آواز محسوس ہوتی ہے"

"نہر بیدخ" جنت کی ایک اور نہر

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سچے خواب پسند تھے اکثر ایسا ہوتا کہ آپ ﷺ فرماتے "کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟" لہٰذا کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ اس کے بارے میں آپ ﷺ سے دریافت کر لیتا، اگر اس میں کوئی بری بات نہ ہوتی تو آپ اس کو پسند فرماتے۔ ایک مرتبہ ایک عورت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا:

Marfat.com

''یارسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوگئی، میں نے ایک تیز آواز سنی جس کو سن کر جنتی لوگ رونے لگے، میں نے دیکھا تو فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں کو لایا گیا یہاں تک کہ میں نے بارہ آدمی گن لئے''

جبکہ رسول اللہ ﷺ اس سے پہلے ایک جنگی دستہ بھیج چکے تھے۔

عورت نے آگے ذکر کیا:

''پھر ان بارہ آدمیوں کو لایا گیا ان کے جسموں پر پھٹے پرانے کپڑے تھے اور ان کی رگوں سے خون پھوٹ رہا تھا، پھر کہا گیا ان کو بیدخ یا نہر بیدخ لے جائے۔ وہ اس میں غوطہ زن ہوگئے، پھر جب نکلے تو ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند چمک رہے تھے، پھر کرسیاں لائی گئیں اور وہ ان پر بیٹھ گئے، پھر ایک پیالہ لایا گیا، اس میں تازہ پھل تھے، انہوں نے ان کو کھایا وہ جب لقمہ لیتے اور کسی ذائقہ کا خیال کرتے تو وہی ذائقہ اس میں پاتے، میں نے بھی اس میں سے کھایا''

اس کے بعد اس جنگی دستہ کا خبر رساں شخص آیا اور خبر دی ''یارسول اللہ! فلاں فلاں شہید ہوگئے''

اس خبر دینے والے نے وہی بارہ اشخاص گنوائے جن کو اس سے پہلے عورت گنوا چکی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس عورت کو میرے پاس لاؤ'' وہ بلائی گئی، آپ ﷺ نے فرمایا ''اس شخص کو بھی اپنا خواب سناؤ'' عورت نے خبر دینے والے کو خواب سنایا تو وہ شخص بولا ''یارسول اللہ! بعینہٖ وہی آدمی شہید ہوئے جن کا یہ کہہ رہی ہے''

''نہر بارق'' جنت کے دروازے پر جاری ایک نہر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''شہداء جنت کے دروازے پر جاری ''نہر بارق'' کے پاس سبز گنبد میں ہوں گے، صبح وشام جنت سے ان کا رزق آئے گا''

زمین پہ جنت کی نہریں

واقعہ معراج کی حدیث میں سدرۃ المنتہیٰ کے ذکر میں آپ ﷺ نے فرمایا ''سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے دو نہریں باطنی اور دو نہریں ظاہری پھوٹ رہی ہیں، دو باطنی نہریں تو جنت میں ہیں اور دو ظاہری نہریں زمین میں نیل اور فرات ہیں''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سیحان، جیحان، فرات اور نیل ہر ایک جنت کی نہریں ہیں''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے جنت سے پانچ نہریں نازل فرمائی ہیں:

(۱) سیحون، یہ ہند کی نہر ہے۔ (۲) جیحون یہ بلخ کی نہر ہے۔ (۳) دجلہ اور (۴) فرات یہ عراق کی نہریں ہیں۔ (۵) نیل، یہ مصر کی نہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو جنت کے ایک ہی چشمے سے جاری فرمایا ہے، یہ چشمہ جنت کے درجات میں سب سے نچلے درجہ میں

Marfat.com

جبرئیل علیہ السلام کے پروں پر واقع ہے۔ اللہ نے اس کو پہاڑوں کے پاس امانت رکھوایا اور زمین میں اس کو جاری فرمایا اور لوگوں کے لئے اس میں ان کی معیشت کے فوائد رکھے ہیں، یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ﴾(المومنون:۱۸)

''اور ہم ہی نے آسمان سے ایک اندازے کے ساتھ پانی نازل کیا۔ پھر اس کو زمین میں ٹھہرا دیا''

جب یاجوج اور ماجوج کا خروج ہوگا اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کو بھیجیں گے اور زمین سے قرآن اٹھالیا جائے گا، سارا علم اٹھالیا جائے گا، حجر اسود اٹھالیا جائے گا، خانہ کعبہ کے پاس سے مقام ابراہیم علیہ السلام اٹھالیا جائے گا، موسیٰ علیہ السلام کا تابوت اپنی تمام متعلقہ چیزوں کے ساتھ اٹھالیا جائے گا اور یہ پانچوں نہریں اٹھالی جائیں گی، یہ سب چیزیں آسمان کی طرف اٹھالی جائیں گی۔ اسی بارے میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَإِنَّا عَلَى ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ﴾(المومنون:۱۸)

''اور ہم اس کے نابود کر دینے پر بھی قادر ہیں''

جب یہ سب چیزیں اٹھالی جائیں گی تو اہل زمین پر دنیا و آخرت کی خیر کی تمام راہیں بند ہو جائیں گی''

اللہ تعالیٰ نے جنت کی نہروں کی تعریف فرمائی ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ بہتی ہوں گی، جنتی لوگ جہاں چاہیں گے ان کو ہانک کر لے جائیں گے، یہ نہریں مختلف جگہوں سے ان کے لئے پھوٹ رہی ہوں گی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''جنت کا ہر چشمہ مشک کے پہاڑ سے پھوٹتا ہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں شراب پلائیں اس کو چاہئے کہ دنیا میں اس کو چھوڑ دے، اور جس کو یہ خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کو ریشم پہنائیں تو اس کو چاہئے کہ دنیا میں اس کو پہننا چھوڑ دے، یاد رکھو جنت کی نہریں مشک کے پہاڑ کے نیچے سے بہہ رہی ہیں، اگر کسی ادنیٰ جنتی کے لباس کو دنیا کے تمام لباسوں کے ساتھ موازنہ کرایا جائے تو ادنیٰ جنتی کا لباس جو اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں پہنائیں گے دنیا کے تمام لباسوں سے بہتر ثابت ہوگا''

جنت کے درخت

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَّهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ نُّدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا﴾(النساء:۵۷)

''اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ان کو ہم بہشتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے وہاں ان کے لئے پاک بیبیاں ہیں اور ان کو ہم گھنے سائے میں داخل کریں گے''

Marfat.com

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ٥ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾(الرحمٰن:۴۸،۴۹)

''ان دونوں میں بہت سی شاخیں یعنی قسم قسم کے میووں کے درخت ہیں۔تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾(الرحمٰن:۶۴)

''دونوں خوب گہرے سبز''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ﴾(الرحمٰن:۵۴)

''اہل جنت ایسے بچھونوں پر جن کے استر اطلس کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے ہیں۔اور دونوں باغوں کے میوے قریب جھک رہے ہیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ﴾(الحاقة:۲۳)

''جن کے میوے جھکے ہوئے ہیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا﴾(الدھر:۱۴)

''ان سے ثمر دار شاخیں اور ان کے سائے قریب ہوں گے۔اور میووں کے گچھے جھکے ہوئے لٹک رہے ہوں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ٥ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ٥ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ٥ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ٥ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ٥ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ٥ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ٥ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ﴾(الواقعة:۲۷.۳۴)

''اور داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا ہی عیش میں ہیں۔یعنی بے خار کی بیریوں۔اور تہ بتہ کیلوں۔اور لمبے لمبے سایوں۔اور پانی کے جھرنوں اور میوہ ہائے کثیرہ کے باغوں میں۔جو نہ کبھی ختم ہوں اور نہ ان سے کوئی روکے۔اور اونچے اونچے فرشوں میں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ﴾(الرحمٰن:۶۸)

Marfat.com

''ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ﴾ (الرحمٰن: ۵۲)

''ان میں سب میوے دو دو قسم کے ہیں''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں جس کی شاخ سونے کی نہ ہو''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''جنت کے درختوں کی بڑی شاخیں سبز زمرد کی ہیں، ٹہنیاں سرخ سونے کی ہیں، ان کا رواں جنتی لوگوں کے لئے لباس ہے، ان کے رومال اور لباس وغیرہ انہی سے بنتے ہیں، ان درختوں کے پھل گھڑوں اور ڈولوں کی مانند بڑے ہیں، وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھے ہیں، ان میں گٹھلیاں نہیں ہیں''

جنت کا ایک عظیم الشان درخت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قرآن میں جس درخت کو گھنے سائے سے تعبیر کیا گیا ہے اس کا سایہ اس قدر طویل ہوگا کہ تیز رفتار گھوڑا اس کے سائے میں سو سال تک بھاگتا رہے گا، جنتی لوگ اس کے سائے تلے آ کر محفلیں جمایا کریں گے، اور جب وہ دنیا کی کسی عیش اور نعمت کا ذکر کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایسی ہوا بھیجیں گے جو آ کر اس درخت کو ہلائے گی جس کی وجہ سے درخت سے وہ سامانِ عیش گرے گا''

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں ایسا درخت ہے کہ سوار اس کے سائے میں سو سال تک بھاگتا رہے تب بھی اس کے سائے کو ختم نہیں کر سکے گا''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنت میں ایسا درخت ہے کہ انتہائی تیز رفتار سوار اس کے سائے میں سو سال تک بھاگتا رہے تب بھی اس کے سائے کو قطع نہیں کر سکے گا''

حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے ''جنت میں ایک کمان یا کوڑے کی مقدار جگہ ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے''

شجرۂ طوبیٰ

عتبہ بن عبید اللہ سلمی فرماتے ہیں ''ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے جنت اور حوض کے بارے میں سوال کیا اور عرض کیا ''یا رسول اللہ! کیا اس میں پھل ہوں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں اور اس میں ایک درخت ہے جس کو طوبیٰ کہا جاتا ہے'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کوئی بات فرمائی جو راوی کو یاد نہ رہ سکی۔

اعرابی نے پوچھا ''یا رسول اللہ! کیا وہ درخت ہماری زمین کے درختوں جیسا ہے؟''

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا ''جنت کے درخت تیری زمین کے درختوں کی طرح نہ ہوں گے''

آپ ﷺ نے اس سے پوچھا ''کیا تو کبھی ارض شام گیا ہے؟''

اس اعرابی نے عرض کیا ''نہیں، میں کبھی ملک شام نہیں گیا''

آپ ﷺ نے فرمایا ''شام میں ایک درخت ہے جس کو ''جوزہ'' کہا جاتا ہے، اس کے ساتھ فقط اتنی مماثلت ہے کہ وہ ایک ہی تنے پر سیدھا جاتا ہے اور اوپر جا کر اس کی ٹہنیاں پھیلتی ہیں''

اس اعرابی نے عرض کیا ''اس درخت کی جڑ کتنی موٹی ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر تو اونٹ کو لے کر جائے اور اس درخت کی جڑ میں اترنا چاہے تو اس بچہ کے ٹخنے ٹوٹ جائیں گے لیکن اس کی جڑ کو نہیں پہنچ پائے گا''

اعرابی نے عرض کیا ''جنت میں انگور ہوں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں، جنت میں انگور ہوں گے''

اعرابی نے عرض کیا ''انگوروں کا گچھا کتنا بڑا ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''کالے کوّے کی ایک مہینے کی مسافت کے بعد بھی وہ ختم نہ ہو''

اعرابی نے عرض کیا ''پھر اس کا دانہ کتنا بڑا ہوگا کیا ہم اس کے رس سے ایک ڈول بھر سکتے ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں''

اعرابی نے عرض کیا ''کیا وہ جنت میرے اور میرے اہل خانہ کے لئے کافی ہو سکتی ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''بلکہ تیرے سارے قبیلے کے لئے وہ کافی ہے''

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! جس نے آپ کو دیکھا اور آپ پر ایمان لایا اس کے لئے کیا ہی خوشی اور خوشخبری کا مقام ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں اس کے لئے ایک مرتبہ خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔ اور اس شخص کے سات مرتبہ خوشخبری ہے جس نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا''

ایک شخص نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! یہ طوبیٰ کا ذکر ہم سنتے رہتے ہیں اور آپ نے بھی اس حدیث میں طوبیٰ کا لفظ استعمال فرمایا ہے یہ طوبیٰ کیا چیز ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے کی مسافت سو سال ہے، جنتی لوگوں کے لباس اسی کے شگوفہ سے بنتے ہیں''

سدرۃ المنتہیٰ ''پرلی حد کی بیری''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرٰى ○ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ○ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰى ○ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ○ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ○ لَقَدْ رَأٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾(النجم: ۱۳.۱۸)

''اور انہوں نے اس کو ایک اور بار بھی دیکھا۔ پرلی حد کی بیری کے پاس۔ اسی کے پاس رہنے کی بہشت ہے۔ جبکہ اس بیری پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔ ان کی آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے آگے بڑھی۔ انہوں نے اپنے پروردگار کی قدرت کی کتنی ہی بڑی نشانیاں دیکھیں''

سدرۃ المنتہیٰ ایک بیری کا درخت ہے جس کو پروردگار کا نور ڈھانپے ہوئے ہے، فرشتے اس پر چھائے رہتے ہیں، بعض پرندے اس کو گھیرے رکھتے ہیں، سونا اور متعدد رنگ اس پر رونق افروز رہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ''اس پر بہت سے رنگ چھائے رہتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں؟ کوئی ان کی صفات بیان نہیں کر سکتا''

معراج کے واقعہ والی حدیث میں آپ ﷺ کا فرمان ہے ''پھر مجھے ساتویں آسمان میں سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اوپر لے جایا گیا، دیکھا تو اس کے پھل مقام ہجر کے بڑے بڑے گھڑوں کی مانند ہیں، اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح ہیں، دیکھا تو اسی کے تنے سے دو ظاہری نہریں اور دو باطنی نہریں پھوٹ رہی تھیں۔ میں نے کہا ''اے جبرئیل علیہ السلام یہ کیا ہے؟'' انہوں نے مجھے بتایا کہ دو باطنی نہریں تو جنت میں ہیں اور دو ظاہری نہریں زمین میں نیل اور فرات ہیں''

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''سدرۃ المنتہیٰ کے سائے میں سوار سو سال تک چلتا رہے یا فرمایا سو سوار اس کے سائے میں آ سکتے ہیں، اس میں سونے کے بچھونے ہیں اس کے پھل گھڑوں کی طرح بڑے بڑے ہیں''

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ ہمیں دیہاتیوں کے سوال کرنے سے بہت نفع پہنچاتے ہیں۔ ایک اعرابی نے آ کر عرض کیا ''یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسے درخت (یعنی بیری) کا ذکر کیا ہے جس کے کانٹوں سے ایذاء پہنچتی ہے؟'' رسول اللہ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

﴿فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ﴾(الواقعة: ۲۸)

''بے خار کی بیریوں''

اللہ تعالیٰ اس کے کانٹوں کو ختم فرما کر ہر کانٹے کی جگہ پھل پیدا فرما دیں گے، چنانچہ اس درخت سے ایسے پھل پھوٹیں گے جن میں طرح طرح کے لذیذ ذائقے ہوں گے، ہر ذائقہ دوسرے سے جدا ہوگا''

وہ کلمات جن کے بدلے جنت میں درخت اگتے ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی اس رات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے فرمایا ''اے محمد! میری طرف سے اپنی امت کو سلام دیجئے گا اور ان کو بتا

Marfat.com

دینا کہ جنت کی مٹی بہت اچھی ہے اور اس کا پانی بہت میٹھا ہے، لیکن وہ جنت چٹیل میدان ہے اور اس کے درخت ''سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' ہیں''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک پودا لگا رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا آپ ﷺ نے مجھے فرمایا ''کیا میں تجھے اس سے بہتر پودا لگانے کا نہ بتاؤں؟ ''سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' ہر ایک کے عوض جنت میں تیرے لئے ایک درخت لگا دیا جائے گا''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے ''سبحان اللہ العظیم وبحمدہ'' کہا اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے''

جنت کے پھل

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ﴾ (الرحمٰن: ٦٨)

''ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ﴾ (الرحمٰن: ٥٢)

''ان میں سب میوے دو دو قسم کے ہیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿مُتَّكِئِينَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَّجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ﴾ (الرحمٰن: ٥٤)

''اہل جنت ایسے بچھونوں پر جن کے استر اطلس کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے ہیں۔ اور دونوں باغوں کے میوے قریب جھک رہے ہیں''

یعنی ان کو لیٹے لیٹے بھی کھا سکیں گے جیسے دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا﴾ (الدھر: ١٤)

''ان سے ثمر دار شاخیں اور ان کے سائے قریب ہوں گے۔ اور میووں کے گچھے جھکے ہوئے لٹک رہے ہوں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَآ أَصْحَابُ الْيَمِينِ ○ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ○ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ○ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ○ وَمَآءٍ مَّسْكُوبٍ ○ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ○ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَّلَا مَمْنُوعَةٍ ○ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ﴾ (الواقعة)

''اور داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا ہی عیش میں ہیں۔ یعنی بے خار کی بیریوں۔ اور تہ بتہ

Marfat.com

کیلوں۔اور لمبے لمبے سایوں۔اور پانی کے جھرنوں اور میوہ ہائے کثیرہ کے باغوں میں۔جو نہ کبھی ختم ہوں اور نہ ان سے کوئی روکے۔اور اونچے اونچے فرشوں میں"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿أُكُلُهَا دَآئِمٌ وِظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوا﴾(الرعد:۳۵)

"اس کے پھل ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں اور اس کے سائے بھی یہ ان لوگوں کا انجام ہے جو متقی ہیں"

یعنی جنت کے پھل دنیا کے پھلوں کی طرح موسم کے ساتھ مقید نہ ہوں گے بلکہ ہر وقت اور ہر زمانے میں ان کے خوشے لٹکے رہیں گے، اسی طرح ہمیشہ ہرے بھرے رہیں گے ان پر کبھی خزاں نہ آئے گی، اور نہ ان سے کوئی روکنے والا ہوگا، بلکہ جو بھی ارادہ کرے گا اس کے لئے ان کا حصول انتہائی سہل ہوگا یہاں تک کہ لیٹے لیٹے بھی اشاروں سے ان کی ٹہنیاں آموجود ہوں گی، اور اگر جنتی درخت کے بالائی حصہ سے کھانا چاہے گا وہ حصہ خود بخود قریب آ کر جھک جائے گا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ درج ذیل آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

﴿وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً﴾(الدھر:۱۴)

"اور میووں کے گچھے جھکے ہوئے لٹک رہے ہوں گے"

"جنت کے درختوں کے پھل اس قدر قریب آ جائیں گے کہ جنتی لیٹے لیٹے بھی ان کو تناول کر سکیں گے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِىْ مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقاً قَالُوا هَذَا الَّذِىْ رُزِقْنَا مِن قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهاً وَلَهُمْ فِيْهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ﴾(البقرة:۲۵)

"اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے نعمت کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔جب انہیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا اور ان کو ایک دوسرے کے ہم شکل میوے دیئے جائیں گے۔اور وہاں ان کے لئے پاک بیویاں ہوں گے اور وہ بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ ظِلَالٍ وَعُيُوْنٍ ○ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ○ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيْئاً بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِىْ الْمُحْسِنِيْنَ﴾(المرسلات:۴۱.۴۴)

"بے شک پرہیزگار سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔اور میووں میں جو ان کو مرغوب ہوں۔جو عمل تم کرتے رہے تھے ان کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو۔ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ وَحُورٌ عِينٌ ۝ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (الواقعہ: ۲۰ . ۲۴)

''اور میوے جس طرح کے ان کو پسند ہوں۔ اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا ان کا جی چاہے۔ اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔ جیسے حفاظت سے تہ کئے ہوئے آبدار موتی۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کرتے تھے''

جنت کی مٹی مشک اور زعفران ہے، اور جنت میں ایسا کوئی درخت نہیں جس کا تنا سونے کا نہ ہو۔ جب ان درختوں کی جڑوں، تنوں اور پتوں کا یہ عالم تو ایسے درختوں سے کس قدر عمدہ اور لذیذ چیز پیدا ہوگی اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے، دنیا میں ان پھلوں کا صرف نام ہے ورنہ ان جنتی پھلوں کی دنیا میں کوئی مثل نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''جنت میں دنیا کی کوئی چیز نہیں ہے سوائے نام کے''

دنیا میں بیری کا درخت انتہائی معمولی پھل اور وہ بھی ایک سادہ ذائقہ کے ساتھ پیدا کرتا ہے جبکہ اس کے ساتھ کانٹے بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں، جبکہ جنت میں بیری کا ایک پھل اپنے اندر ستر ذائقے رکھتا ہوگا، ہر ذائقہ دوسرے سے بالکل مختلف ہوگا، اسی پر دوسرے سب پھلوں کو قیاس کیا جا سکتا ہے، ان کے علاوہ بھی جنت میں ایسی اشیاء ہوں گی جن کو کسی کان نے سنا اور نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی دل پر ان کا خیال گزرا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سورج گرہن کی نماز کے بعد لوگوں نے یہ سوال کیا ''یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے یہاں سے کوئی چیز لی اور تناول فرمائی جبکہ یہاں ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ پیچھے ہٹنے لگے''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا ''میں نے جنت کو دیکھا تھا پھر میں نے اس سے پھلوں کا ایک گچھا لے لیا اگر میں اس سے لے کر تمہیں دیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے کھاتے رہتے''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مجھ پر جنت اپنی تمام تر رعنائیوں اور زیب و زینت کے ساتھ پیش کی گئی، میں نے اس میں سے انگور کا ایک خوشہ لیا تا کہ تمہارے پاس لاؤں، لیکن کوئی چیز اس کے اور میرے درمیان آڑے آ گئی، اگر میں اس کو لے آتا تو آسمان و زمین کے درمیان کے تمام لوگ کھاتے اور اس میں سے کچھ کم نہ ہوتا''

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنتی جب جنت کا کوئی پھل توڑے گا تو اس کی جگہ دوسرا پھل لگ جائے گا''

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے اتارے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر چیز کی صنعت سکھا دی تھی، اور جنت کے پھلوں کا توشہ بھی ساتھ کر دیا تھا، یوں یہ تمہارے پھل جنت کے پھلوں کی نسل سے ہیں، لیکن یہ خراب ہو جاتے ہیں اور وہ خراب نہیں ہوتے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ o وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ﴾(الواقعة: ۲۰، ۲۱)

''اور میوے جس طرح کے ان کو پسند ہوں۔ اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا ان کا جی چاہے''

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو جنت میں کسی پرندے کو دیکھے گا اور اس کو کھانے کی خواہش کرے گا تو وہ آ کر تیرے سامنے بھنا ہوا گر جائے گا''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی طرح لمبی اور پر گوشت ہیں''

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی مانند ہیں، وہ اللہ کے ولی کے ہاتھ پر آ کر بیٹھ جائے گا، اور کہے گا ''اے اللہ کے ولی! میں نے عرش کے نیچے چرا گاہوں میں زندگی گزاری ہے اور نسیم کے چشموں کا پانی پیا ہے، لہٰذا مجھے کھالے'' یوں پرندہ اپنی تعریف کر کے جنتی کو اپنے کھانے کی طرف رغبت دلائے گا یہاں تک کہ جنتی کا دل اس کے کھانے کی طرف جیسے ہی مائل ہوگا وہ پرندہ مختلف ذائقوں کے ساتھ اس کے سامنے آ کر گر جائے گا۔ پس وہ اس سے جو چاہے گا کھائے گا، یہاں تک کہ جنتی جب سیر ہو جائے گا تو اس پرندے کی ہڈیاں جڑ جائیں گی اور وہ جنت میں کھانے پینے کے لئے جہاں چاہے گا اڑتا پھرے گا''

جنتی لوگوں کے کھانے اور پینے کا سامان

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئاً بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ﴾(الحاقة: ۲۴)

''جو عمل تم ایام گزشتہ میں آگے بھیج چکے ہو اس کے صلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو''

اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:

﴿لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْواً وَلَا تَأْثِيماً o إِلَّا قِيلاً سَلاماً سَلاماً﴾(الواقعة: ۲۵، ۲۶)

''وہاں نہ بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ گالی گلوچ۔ ہاں ان کا کلام سلام سلام ہوگا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيّاً﴾(مریم: ۶۲)

''اور ان کے لئے صبح و شام کھانا تیار ہوگا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ o وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ﴾(الواقعة: ۲۰، ۲۱)

''اور میوے جس طرح کے ان کو پسند ہوں۔ اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا ان کا جی چاہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (الزخرف: ۷۱)

''ان پر سونے کی پرچوں اور پیالوں کا دور چلے گا اور وہاں جو جی چاہے اور جو آنکھوں کو اچھا لگے موجود ہوگا اور اے اہل جنت تم اس میں ہمیشہ رہو گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوراً o عَيْناً يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيراً﴾ (الدھر: ۵، ۶)

''جو نیکوکار ہیں وہ ایسی شراب نوش جان کریں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ یہ ایک چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے بندے پئیں گے اور اس میں سے چھوٹی چھوٹی نہریں نکال لیں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا o قَوَارِيرَ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيراً﴾ (الدھر: ۱۵، ۱۶)

''خدام چاندی کے باسن لئے ہوئے ان کے اردگرد پھریں گے اور شیشے کے نہایت شفاف گلاس۔ اور شیشے بھی چاندی کے جو ٹھیک اندازے کے مطابق بنائے گئے ہیں''

یعنی وہ گلاس ہوں گے تو چاندی کے لیکن صفائی ستھرائی میں شیشہ کو مات دیں گے، دنیا میں اس کی کوئی نظیر نہیں ہے، اور یہ شفافیت اور چمک ایسی نہ ہوگی جو اللہ کے ولی کی آنکھوں کو خیرہ کرے، بلکہ ایک ٹھیک اندازے کے مطابق ہوگی نہ کم نہ زیادہ، یہ جنتی کے اکرام واعزاز کی دلیل ہے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْساً كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلاً o عَيْناً فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلاً﴾ (الدھر: ۱۷، ۱۸)

''اور وہاں ان کو ایسی شراب بھی پلائی جائے گی جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی یہ بہشت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقاً قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهاً وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (البقرۃ: ۲۵)

Marfat.com

''اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے نعمت کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ جب انہیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا اور ان کو ایک دوسرے کے ہم شکل میوے دیئے جائیں گے۔ اور وہاں ان کے لئے پاک بیویاں ہوں گے اور وہ بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے''

اہل جہنم کے حشم وخدم جب ان کے پاس کوئی پھل وغیرہ لے کر حاضر ہوں گے تو ان کی ظاہری شکل یکساں ہونے کی بناء پر جنتیوں کو خیال گزرے گا کہ یہ تو وہی ہے جو ابھی تھوڑی دیر پہلے آیا تھا، لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہوگی کیونکہ ہر پھل بلکہ ہر لقمہ کا بھی الگ ذائقہ ہوگا جو کھانے کے بعد معلوم ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنت میں سب سے کم مرتبہ والے جنتی کو سات منزلیں، تین سو خادم ملیں گے جو صبح وشام اس کی خدمت میں تین سو سونے کی پلیٹوں میں کھانا لائیں گے۔ ہر ایک کھانا تو الگ ہوگا ہی بلکہ ہر سونے کی پلیٹ کا رنگ بھی دوسری پلیٹوں سے جدا ہوگا، اور وہ جس قدر ذائقہ پہلی طشتری میں محسوس کرے گا اسی طرح آخری میں بھی محسوس کرے گا یعنی دنیا کی طرح اس کا جی نہ بھر جائے گا۔ اسی طرح مشروبات کے بھی تین سو برتن اس پر پیش کئے جائیں گے، ہر برتن میں ایسا رنگ اور مزہ ہوگا جو دوسرے میں نہ ہوگا، اور جس طرح پہلے برتن میں شدید لذت پائے گا اسی طرح آخری برتن میں بھی شدید لذت محسوس کرے گا، وہ سب سے کم مرتبہ والا جنتی بارہ گارہ خداوندی میں عرض کرے گا ''یارب! اگر مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تو میں جنتی لوگوں کو کھلاؤں اور پلاؤں؟'' اس سے اس کی نعمتوں میں کچھ کمی نہ ہوگی، نیز اس کے لئے بہتر جنتی اور موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گے اور دنیاوی بیویاں الگ ہوں گی، ان میں ہر ایک کے لئے بیٹھنے کی جگہ شان وشوکت کی وجہ سے ایک میل تک ہوگی''

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک یہودی شخص کو پیش کیا گیا، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ''اے ابوالقاسم! کیا آپ کا یہ خیال نہیں ہے کہ جنتی لوگ جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے؟''

راوی کہتے ہیں اس نے اپنے ساتھیوں کو کہا تھا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا اقرار کریں گے تو میں آپ کو پھنسالوں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیوں نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ہر جنتی کو کھانے، پینے، شہوت اور جماع کرنے میں سو آدمیوں کے برابر طاقت دی جائے گی''

یہودی نے سوال کیا ''جو کھاتا اور پیتا ہے اس کو قضائے حاجت بھی پیش آتی ہے پھر؟''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنتیوں کی قضائے حاجت یہ ہوگی کہ ان کے بدن سے مشک کی خوشبو لئے ہوئے پسینہ پھوٹے گا اسی سے ان کے پیٹ ہلکے ہو جائیں گے''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنتی لوگ جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے، لیکن وہ نہ پاخانہ کریں گے اور نہ پیشاب، نہ ناک کریں گے اور نہ تھوک، ان کے کھانے کا ہضم ڈکار اور مشک کی خوشبو کا پسینہ ہوگا''

بعض روایات میں یہ اضافہ ہے کہ ان کو تسبیح وتحمید الہام کر دی جائے گی جس طرح وہ سانس لیتے ہیں اس طرح تسبیح وتحمید کیا کریں

Marfat.com

گے۔

ایک دیہاتی کی انوکھی خواہش

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ حدیث بیان فرما رہے تھے اور ایک دیہاتی بھی حاضر مجلس تھا، آپ ﷺ نے فرمایا ''ایک جنتی اللہ رب العزت سے کھیتی باڑی کی اجازت مانگے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے'' کیا تیری ہر چاہت پوری نہیں ہو رہی؟'' وہ عرض کرے گا'' بالکل پروردگار، لیکن دل کر رہا ہے کہ میں کھیتی باڑی کروں'' بس وہ بیج ڈالے گا اور نگاہ اٹھائے گا تو دیکھے گا کہ دانے اگے اور دیکھتے ہی دیکھتے بلند ہو گئے اور خود بخود کٹ کر ان کے ڈھیر پہاڑوں کی مانند ہو گئے، تب اللہ رب العزت اس سے فرمائیں گے'' لے ابن آدم! تیرا پیٹ تو کوئی چیز نہیں بھر سکتی''

اعرابی نے کہا'' ہمارا خیال ہے کہ یہ شخص قریشی یا انصاری ہو گا کیونکہ یہی لوگ کاشتکار ہیں ہم تو کھیتی باڑی والے نہیں ہیں''

اس شخص کی یہ بات سن کر آپ ﷺ ہنس دیئے۔

جنتیوں کا سب سے پہلا کھانا

انس بن عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگوں نے آپ سے مختلف سوالات کئے، ان میں سے ایک یہ بھی تھا'' وہ سب سے پہلی چیز کیا ہے جو جنتی کھائیں گے؟'' آپ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا'' مچھلی کے جگر کی جھلی''

ایک یہودی کا آپ ﷺ سے مکالمہ

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک یہودی نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو ان کو تحفہ میں کیا پیش کیا جائے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا'' مچھلی کے جگر کی جھلی''

یہودی نے پھر سوال کیا'' اس کے بعد جنتیوں کی کیا غذا ہو گی؟''

آپ ﷺ نے فرمایا'' جنت کا بیل ان کے لئے گرے گا، اس کے اطراف سے جنتی لوگ کھائیں گے''

یہودی نے پھر سوال کیا'' اس کے اوپر جنتیوں کو کیا پلایا جائے گا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا'' اس چشمہ سے جس کو سلسبیل کہا جاتا ہے''

تب یہودی نے کہا آپ نے بالکل سچ فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ○ خِتَامُهُ مِسْكٌ﴾ (المطففین: ۲۵، ۲۶)

Marfat.com

''ان کو شراب خالص سر بمہر پلائی جائے گی۔ جس کی مہر مشک کی ہوگی''

اس آیت میں ''رحیق'' سے مراد شراب اور ''مختوم'' سے مراد شراب کے آخر میں مشک کی خوشبو پانا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ﴾ (المطففین:۲۷)

''اس میں تسنیم کے پانی کی آمیزش ہوگی''

اللہ تعالیٰ نے جنت کی شراب کی وہ صفات جمیلہ بیان فرمائی ہیں جو دنیا کی شراب میں ہو ہی نہیں سکتیں، مثلاً فرمایا کہ وہ شراب جاری نہر کی صورت میں ہوگی:

﴿فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ﴾(الغاشیة:۱۲)

''اس میں چشمے بہ رہے ہوں گے''

اسی طرح دوسری جگہ فرمایا:

﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ﴾(محمد:۱۵)

''جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بو نہیں کرے گا۔ اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلے گا۔ اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے سراسر لذت ہے اور شہد مصفا کی نہریں ہیں جو حلاوت ہی حلاوت ہے اور وہاں ان کے لئے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے''

اس طرح یہ شراب جاری نہروں کی صفت میں بے بہا ہوگی، بڑے سمندر سے اور بڑے چشموں سے یہ نہریں نکلیں گی اور وہ چشمے اور سمندر مشک کے پہاڑوں اور ٹیلوں کے نیچے سے نکلیں گے، دنیا کی شراب کی طرح گندی اور خراب جگہوں میں نہیں بنائی جائے گی، نیز جنت کی شراب پینے والوں کے لئے بے انتہاء سرور بخش اور لذت افروز ہوگی جس سے سر درد ہوگا اور نہ مدہوشی پیدا ہوگی، جبکہ دنیا کی شراب کا ذائقہ بدمزہ ہوتا ہے اور یہ شراب عقل میں فتور پیدا کرنے والی، پیٹ کو خراب کرنے والی اور سر کے لئے باعث درد ہوتی ہے، اور جنت کی شراب ان سب برائیوں سے پاک صاف ہوگی جیسے اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِن مَّعِينٍ ○ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ○ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ﴾

(الصافات: ۴۵، ۴۶)

''شراب لطیف کے جام کا ان میں دور چل رہا ہوگا۔ جو رنگ کی سفید اور پینے والوں کے لئے سراسر لذت ہوگی۔ نہ اس سے دردسر ہو اور نہ وہ اس سے متوالے ہوں''

Marfat.com

شراب سے مقصود سرشاری کی وہ کیفیت ہے جس سے انتہائی سرور اور لذت حاصل ہو، یہ کیفیت جنت کی شراب میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے، جبکہ شراب سے عقل کا زائل ہونا اس طرح کہ شراب پینے والا حیوان یا پتھر کی طرح بے حس ہو جائے یہ خوبی نہیں بلکہ نقص اور عیب ہے، جو کہ دنیا کی شراب سے پیدا ہوتی ہے، جس کی وجہ سے شراب حرام قرار دی گئی ہے۔ جبکہ جنت کی شراب یہ چیز قطعاً پیدا نہیں کرتی، بلکہ اس سے اصل چیز یعنی سرور وانبساط اور سرشاری ملتی ہے، اسی وجہ سے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِن مَّعِينٍ o بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ oلَا فِيهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ﴾ (الصافات: ۴۵، ۴۶)

''شراب لطیف کے جام کا ان میں دور چل رہا ہوگا۔ جو رنگ کی سفید اور پینے والوں کے لئے سراسر لذت ہوگی۔ نہ اس سے دردسر ہو اور نہ وہ اس سے متوالے ہوں''

یعنی اس کے پینے کے سبب ان کی عقلیں زائل نہ ہوں گی۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ o بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ o لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ﴾ (الواقعة: ۱۷. ۱۹)

''نوجوان خدمت گار جو ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہیں گے ان کے آس پاس پھریں گے۔ یعنی آب خورے اور آفتابے اور صاف شراب کے گلاس لے لے کر۔ اس سے نہ تو سر میں درد ہوگا اور نہ ان کی عقلیں زائل ہوں گی''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ o عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ﴾ (المطففين: ۲۷، ۲۸)

''اس میں تسنیم کے پانی کی آمیزش ہوگی۔ وہ ایک چشمہ ہے جس میں اللہ کے مقرب پئیں گے''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''جنتی لوگ کی ایک جماعت شراب کی محفل پر جمع ہوگی جیسے اہل دنیا محفلیں جماتے ہیں۔ ان پر ایک بادل گزرے گا، وہ کسی بھی چیز کا سوال کریں گے تو وہ بادل سے ان پر برسے گی، یہاں تک کہ ان میں سے کوئی کہے گا ''ہم پر ہماری ہم عمر ابھرے سینوں والی لڑکیاں برسیں'' تو وہ بھی ان پر برسیں گی۔

جنتی لوگ شجر طوبیٰ کے پاس جمع ہوں گے اور دنیا کے کھیل اور لہو ولعب کو یاد کر کے ان کا ذکر کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان پر ایسی ہوا بھیجیں گے جو شجر طوبیٰ کو ہلا دے گی اور ان پر دنیا کی ہر لہو ولعب کی چیزیں نازل ہوں گی جن سے وہ دنیا میں کھیلتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ جنتی لوگوں کی جماعت جنت کی عمدہ سواریوں پر سوار ہو کر گروہ کی صورت میں کسی جانب گزرے گی تو راستے کے درخت دائیں بائیں سمٹ جائیں گے تاکہ جنتیوں کے درمیان عارضی جدائی بھی نہ ڈالیں، یہ اور اس کے علاوہ کچھ اکرام وانعام صرف اللہ کے فضل سے ہوگا پس اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں۔

جنتی فضول باتیں نہ سنیں گے

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْواً وَلَا كِذَّاباً﴾ (النباء: ۳۵)

''وہاں نہ بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ وخرافات''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْواً إِلَّا سَلَاماً﴾ (مریم: ۶۲)

''وہ اس میں سلام کے سوا کوئی بے ہودہ کلام نہ سنیں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً﴾ (الغاشية: ۱۱)

''وہاں کسی طرح کی بکواس نہیں سنیں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْواً وَلَا تَأْثِيماً ○ إِلَّا قِيلاً سَلَاماً سَلَاماً﴾ (الواقعة: ۲۵، ۲۶)

''وہاں نہ بے ہودہ بات سنیں گے نہ گالی گلوچ، ہاں ان کا کلام سلام سلام ہوگا''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ان کی بنی ہوئی پلیٹوں میں کھاؤ، کیونکہ یہ دنیا میں کافروں کے لئے ہیں، اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں''

جنتی لوگوں کا لباس، زیورات اور حسن و جمال

اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:

﴿عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَاباً طَهُوراً﴾ (الدهر: ۲۱)

''ان کے بدنوں پر دیبائے سبز اور اطلس کے کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا پروردگار ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا''

اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:

﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤاً وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ﴾ (فاطر: ۳۳)

''ان لوگوں کے لئے بہشت جاودانی ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ اور ان کی پوشاک ریشمی ہوگی''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيْعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلاً ۝ أُوْلَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَيَلْبَسُوْنَ ثِيَاباً خُضْراً مِّن سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقاً﴾ (الکھف: ۳۰، ۳۱)

''اور جو ایمان لائے اور کام بھی نیک کرتے رہے تو ہم نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن میں ان کے محلوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ ان کو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ باریک دیبا اور اطلس کے سبز کپڑے پہنا کریں گے اور تختوں پر تکیے لگا کر بیٹھا کریں گے۔ کیا خوب بدلہ اور کیا خوب آرام گاہ ہے''

نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے ''جنت میں مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں جہاں اس کے وضو کا پانی پہنچتا ہے''

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جنت میں مردوں کا زیور اور لباس عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہوگا''

حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جنتی سونے چاندی کے کنگن پہنے ہوں گے، جو موتیوں کے ساتھ جڑاؤ ہوں گے، نایاب گوہر اور یاقوت سے مرصع پٹکے ان کی زینت ہوں گے، ان کے سروں پر بادشاہوں جیسے تاج ہوں گے۔ نوجوان (زائد) بالوں سے خالی اور سرگیں آنکھوں والے ہوں گے''

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر کوئی جنتی اپنے کنگن کو دنیا میں ظاہر کر دے تو وہ سورج کی روشنی کو بے نور کر دے، جس طرح سورج ستاروں کی روشنی کو بے نور کر دیتا ہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو جنت میں داخل ہو گیا تر و تازہ رہے گا کبھی ناتواں نہ ہوگا، اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ اس کا شباب فناء پذیر ہوگا، جنت میں وہ وہ کچھ ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی بشر کے دل پر ان کا خیال تک گزرا''

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مومن کی دو بیویاں ایسی بھی ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا ان کے کپڑوں کے باہر سے نظر آئے گا''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو پہلا گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند دمکتے ہوں گے، دوسرے گروہ کے چہرے آسمان میں سب سے زیادہ چمکنے والے ستارے کی مانند ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کے لئے دو دو حور عین ہوں گی، ہر حور پر ستر جوڑے ہوں گے، ان کی پنڈلیوں کا گودا ان کے گوشت اور لباس کے باہر سے نظر آئے گا جس طرح سرخ شراب سفید شیشی کے باہر سے نظر آتی ہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں تم سے کسی کے کوڑے کی جگہ دنیا اور اس کے مثل سے بہتر ہے، اگر جنتی لوگوں کی عورتوں میں سے کوئی ایک اپنا سراپا زمین کی طرف دکھا دے تو آسمان و زمین کا درمیان خوشبو سے بھر جائے اور پوری فضا خوشی سے مہک اٹھے۔ جنتی عورت کی اوڑھنی دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے''

Marfat.com

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنتی آدمی بغیر حرکت کئے ستر سال تک تکیہ لگائے استراحت میں رہے گا، پھر اس کی بیوی اس کے پاس آئے گی اور اس کے شانوں پر ہاتھ مارے گی، جنتی اس کے آئینہ سے زیادہ صاف چہرے میں اپنا چہرہ دیکھے گا، اس کے جسم پر ایک ادنیٰ سا موتی مشرق ومغرب کے درمیان سارے جہان کو روشن کردے گا۔ وہ اس کو سلام عرض کرے گی جنتی اس کے سلام کا جواب دے گا اور اس سے سوال کرے گا ''تو کون ہے؟'' وہ کہے گی ''میں مزید ہوں'' (یعنی اللہ کی طرف سے بطور مزید انعام کے تجھے دی گئی ہوں) اس پر شجر طوبیٰ سے بنے ہوئے انتہائی سرخ کپڑے ہوں گے، جنتی ان سب کے پار سے اس کی پنڈلیوں کا گودا دیکھے گا، اس حورِ مزید پر (بیش بہا) تاج ہوں گے، اس کے جسم پر ایک ادنیٰ سا موتی مشرق ومغرب کے درمیان سارے جہان کو روشن کردے گا''

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَّلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ﴾ (فاطر: ۳۳)

''ان لوگوں کے لئے بہشت جاودانی ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ اور ان کی پوشاک ریشمی ہوگی''

ان جنتیوں کے سروں پر انتہائی قیمتی تاج ہوں گے، اور ان میں سے ایک ادنیٰ سا موتی مشرق ومغرب کے درمیان سارے جہان کو روشن کردے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''یارسول اللہ! جنت کے کپڑے پیدا کئے جائیں گے یا بنے جائیں گے؟'' اس سوال پر بعض حاضرین ہنس پڑے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا ''تم کیوں ہنسے؟ اگر ایک ناواقف شخص اپنے علم میں اضافے کے لئے سوال کر رہا ہے تو اس میں ہنسنے والی کون سی بات ہے''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا ''سوال کرنے والا کہاں ہے؟''

سائل نے عرض کیا ''میں یہاں ہوں یارسول اللہ!''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نہیں بلکہ جنت کے لباس وہاں کے پھلوں سے نکلیں گے''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا ''یارسول اللہ! طوبیٰ کیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنت کا ایک درخت ہے جس کی مسافت سو سال ہے، جنتی لوگوں کے کپڑے اسی کے شگوفوں سے نکلتے ہیں''

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تم میں سے ہر ایک جو جنت میں داخل ہوگا اسے طوبیٰ

کے پاس لے جایا جائے گا، پھر اس کے لئے طوبیٰ درخت کے شگوفے کھول دیئے جائیں گے، وہ جیسا رنگ چاہے اپنے لئے پسند کر لے سفید، سرخ، زرد اور سیاہ جو بھی چاہے، ہر رنگ انتہائی گہرا رونق افروز اور خوبصورت ہوگا"

حضرت سماک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا "جنتی لوگوں کے جوڑے کس چیز کے بنے ہوئے ہوں گے؟" آپ نے فرمایا "جنت میں ایسے درخت ہیں جن پر انار کی مثل پھل لگے ہوئے ہوں گے، جب اللہ کا ولی کوئی نیا لباس زیب تن کرنا چاہے گا تو شجر طوبیٰ کی ٹہنی جدا ہو کر اس کے پاس آئے گی اور اس سے ستر جوڑے نکل آئیں گے، ہر ایک دوسرے سے جدا رنگ میں ہوگا، اس کے بعد درخت پہلی حالت پر آ جائے گا"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "جنت کے درختوں کی شاخیں سبز زمرد کی ہوں گی اور آگے ان کی ٹہنیاں سرخ سونے کی ہوں گی، اس سے آگے کے انتہائی نرم پتوں اور باریک ٹہنیوں سے جنتیوں کے لباس بنائے جائیں گے، اسی سے ان کے استعمال کے چھوٹے کپڑے اور جوڑے بنیں گے"

جنتیوں کے بستر

اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:

﴿مُتَّكِـِٔيْنَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَّجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ○ فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾

(الرحمٰن: ۵۴، ۵۵)

"اہل جنت ایسے بچھونوں پر جن کے استر اطلس کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔ اور دونوں باغوں کے میوے قریب جھک رہے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "جن بچھونوں کے استر اطلس کے ہوں ان کے غلافوں کا کیا حال ہوگا"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ﴾ (الواقعة: ۳۴)

"اور اونچے اونچے فرشوں پر"

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ﴾()

() الواقعة: ۳٤

"اور اونچے اونچے فرشوں پر"

پھر فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان بستروں کی اونچائی آسمان و زمین کے درمیان جتنی ہوگی، اور آسمان و زمین کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے"

Marfat.com

علماء نے اس کا یہ معنی بیان فرمایا ہے کہ جنتی کے بستر جنتی درجات میں بچھے ہوں گے اور وہ درجات آسمان وزمین جتنی بلندی پر ہوں گے۔

اس بات کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ﴾(الواقعة: ۳۴)

''اور اونچے اونچے فرشوں پر''

اس کے بعد فرمایا'' دو بستروں کے درمیان زمین وآسمان جیسا فاصلہ ہوگا''

مطلب یہ ہے کہ ہر محل اور ہر آرام کی جگہ میں یہ فرش یعنی بستر موجود ہوں گے کیونکہ جنتی جہاں چاہے آرام کر سکے اور ہر بستر دوسرے بستر سے چالیس سال کی اونچائی پر ہوگا تا کہ ایک حور دوسری کو نہ دیکھ سکے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۝ وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۝ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ﴾(الغاشية: ۱۲. ۱۶)

''اس میں چشمے بہ رہے ہوں گے۔ وہاں تخت ہوں گے اونچے بچھے ہوئے۔ اور آبخورے قرینے سے رکھے ہوئے۔ اور گاؤ تکیے قطار کی قطار لگے ہوئے۔ اور نفیس مسندیں بچھی ہوئیں''

یعنی جگہ جگہ گدے بچھے ہوں گے، جیسے دوسری جگہ فرمایا:

﴿مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَّجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾

(الرحمٰن: ۵۴، ۵۵)

''اہل جنت ایسے بچھونوں پر جن کے استر اطلس کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔ اور دونوں باغوں کے میوے قریب جھک رہے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''

حورِ عین کی تعداد اور ان کے زیورات

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيْهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾(الرحمٰن: ۵۴. ۶۱)

Marfat.com

''اہل جنت ایسے بچھونوں پر جن کے استر اطلس کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔اور دونوں باغوں کے میوے قریب جھک رہے ہیں۔تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہیں جن کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے۔تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں ہے؟ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾(الرحمٰن: ۷۰.۷۸)

''ان میں نیک سیرت اور خوبصورت عورتیں ہیں، تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ وہ حوریں ہیں جو خیموں میں مستور ہیں۔تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے۔تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ سبز قالینوں اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اے محمد! تمہارا پروردگار جو صاحب جلال وعظمت ہے اس کا نام بڑا بابرکت ہے''

حوروں کی تخلیق کس چیز سے ہوئی؟

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ﴾(البقرة:۲۵)

''اور وہاں ان کے لئے پاک بیویاں ہوں گی''

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت کی حوریں حیض، نفاس، بول وبراز اور رینٹ اور تھوک سے بالکل پاک صاف ہوں گی، اور وہ حوریں خیموں میں مستور ہیں۔

اس فرمان الٰہی کے متعلق ابو الاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ عرش کے نیچے سے بادل برسے تھے، یہ حوریں اس بارش کے قطروں سے پیدا ہوئی تھیں، پھر نہر کے کنارے ہر ایک پر خیمہ تان کر اسے مستور کر دیا گیا، ہر ایک خیمہ کی وسعت اور گنجائش چالیس میل ہے، اور کسی خیمہ کا کوئی دروازہ نہیں ہے یہاں تک کہ جب جنتی اس خیمہ میں اترے گا تبھی اس میں دروازہ پیدا ہوگا۔تا کہ اللہ کے دوست کو اطمینان قلب نصیب ہو کہ مخلوق خواہ فرشتے اور حشم وخدم کیوں نہ ہوں کسی کی نظر اس کے حرم تک نہیں پہنچی، پس یہ مطلب ہے

Marfat.com

مستور ہونے کا"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَحُورٌ عِينٌ ٥ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ﴾(الواقعة: ۲۲، ۲۳)

"اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔ جیسے حفاظت سے تہ کئے ہوئے آب دار موتی"

دوسری جگہ فرمایا:

﴿كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ﴾(الصافات: ۴۹)

"گویا وہ محفوظ انڈے ہیں"

ایک قول ہے کہ یہاں شتر مرغ کے ریت میں چھپے ہوئے انڈوں سے تشبیہ دی گئی ہے، ان کی سفیدی عرب کے نزدیک سفید اشیاء میں سب سے خوبصورت ہوتی ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ آب دار موتی سے تشبیہ مراد ہے، جو ابھی صدف سے نہ نکلے ہوں۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ٥ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ٥ عُرُبًا أَتْرَابًا ٥ لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ﴾(الواقعة: ۳۵۔۳۸)

"ہم نے ان حوروں کو پیدا کیا۔ تو ان کو کنواریاں بنایا۔ اور شوہروں کی پیاریاں اور ہم عمر یعنی داہنے ہاتھ والوں کے لئے"

یعنی دنیا میں بڑھاپے، ضعف اور کمزوری کے بعد ہم ان کو جنت میں نوعمر نوجوان لڑکیاں بنا دیں گے، جو جنتیوں کے لئے بالکل ہم عمر اور محبوب ہوں گی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے سوالات اور حضور اقدس ﷺ کے جوابات

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا "یا رسول اللہ! مجھے حور عین کے متعلق کچھ بیان فرمائیے"

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا "وہ حور عین بڑی بڑی آنکھوں اور گھنیری پلکوں والی مثل سرخاب کے پر والی حور ہوں گی"

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "مجھے اللہ کے فرمان "جیسے حفاظت سے رکھے گئے آب دار موتی" کے متعلق بتائیے"

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا "جس طرح اس موتی کو کسی نے چھوا تک نہیں ہوتا اسی طرح جنت کی حوروں کو کسی نے نہیں چھوا"

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "مجھے اللہ تعالیٰ کے فرمان "ان خیموں میں اچھی اور خوبصورت چہروں والی حوریں ہیں" کے متعلق بتائیے"

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا "وہ اخلاق میں اعلیٰ ترین اور انتہائی خوبصورت چہروں والی ہوں گی"

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''یارسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ کے قول ''گویا وہ محفوظ انڈے ہیں'' کے متعلق فرمائیے''
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ان کی جلد کی نرمی وملائمت انڈے کے اندر کی سفیدی کے ساتھ ملی ہوئی آخری جھلی کی مانند ہوگی''
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''یارسول اللہ! مجھے ''عربا اترابا'' یعنی پیاریاں اور ہم عمر بنایا، کے متعلق بتائیے''
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو دنیاوی زندگی میں بوڑھی، بہتی آنکھوں اور سفید بالوں والی ہوگئی تھیں، وہ جنت میں فریفتہ کن محبوبہ اور ہم عمر ہو جائیں گی''
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''یارسول اللہ! مجھے یہ بتائیے کہ دنیا کی عورتیں افضل ہوں گی یا حور عین؟''
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دنیا کی عورتوں کو جنتی حوروں پر وہ فضیلت حاصل ہوگی جو غلاف کو استر پر ہوتی ہے''
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''یارسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟''
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ان کی نماز، روزوں اور اللہ کی عبادت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے چہروں پر خاص نور پیدا فرمادیں گے، ان کے جسموں پر ریشم پہنادیں گے، ان کی جلدیں سفید رنگت والی ہوں گی، ان کے کپڑے سبز رنگ کے ہوں گے، ان کے زیور زرد ہوں گے، ان کی انگیٹھیاں موتیوں کی ہوں گی، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، وہ کہیں گی''

''ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، کبھی نہ مریں گی، ہمیشہ تروتازہ رہنے والی ہیں، کبھی بوسیدہ نہ ہوں گی، ہمیشہ یہاں رہنے والی ہیں، یہاں سے کبھی کوچ نہ کریں گے، آگاہ رہو! ہم ہمیشہ راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی، خوشخبری ہو اس کو جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے''

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''یارسول اللہ! ہم میں سے بعض عورتیں یکے بعد دیگرے دو، تین اور چار شادیاں کرلیتی ہیں، پھر وہ مرجاتی ہیں اور جنت میں داخل ہوجاتی ہیں اور وہ سب شوہر بھی جنت میں داخل ہوجاتے ہیں، اب وہ کس شوہر کے ساتھ رہیں گی؟''

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایسی عورت کو اختیار دیا جائے گا، لہٰذا وہ اخلاق میں سب سے اچھے کو پسند کرلے گی، وہ عرض کرے گی ''یارب! یہ شوہر دنیا میں میرے ساتھ ان سب شوہروں سے زیادہ اچھا سلوک کرتا تھا لہٰذا اسی کے ساتھ میری شادی فرمادیجئے۔ اے ام سلمہ! حسن اخلاق والے دنیا وآخرت کی بھلائی کو لے گئے''

''بوڑھی عورتیں جنت میں نہ جائیں گی''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک انصاری بڑھیا آئی اور عرض کیا ''یارسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمائے''
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہِ مزاح فرمایا ''جنت میں کوئی بڑھیا داخل نہیں ہوگی''
پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو نماز پڑھنے کے لئے چلے گئے، نماز پڑھ کر واپس تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''میں نے

آپ سے آج ہی یہ شدت اور سختی کی بات سنی ہے"

آپ ﷺ نے فرمایا "بات اسی طرح درست ہے، اللہ تعالیٰ جب بوڑھی عورتوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے تو پہلے ان کو کنواری نوعمر بنادیں گے"

نبی پاک ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے "ایک جنتی اللہ کی پیدا کی ہوئی ۷۲ حوروں اور دو دنیاوی عورتوں کے پاس داخل ہوگا، اللہ کے فضل سے یہ دو عورتیں ان ۷۲ پر فضیلت و برتری رکھیں گی کیونکہ دنیا میں انہوں نے اللہ کی عبادت کی ہوگی، جنتی شخص دنیاوی پہلی عورت کے پاس یاقوت کے بالا خانے میں داخل ہوگا، سونے کی چار پائی جو موتیوں سے جڑاؤ ہوگی، اس پر جلوہ آرا ہوگا۔ سندس اواستبرق (خالص ریشمی کپڑوں کی اقسام) کے ستر صندوق ہوں گے، جنتی اپنی اس بیوی کے کندھے پر ہاتھ رکھے گا پھر سامنے کی طرف سے اس کے سینے کے کپڑوں، گوشت اور جلد کے پار سے اپنے ہاتھ کو بخوبی دیکھے گا۔ نیز جنتی اس کی پنڈلی کا گودا یوں صاف دیکھے گا جیسے کوئی چاندی کی لڑی کو یاقوت میں سے صاف دیکھ لیتا ہے، ابھی وہ اسی منظر میں ہوگا کہ نداء آئے گی ہم نے جان لیا کہ تو اس سے اکتائے گا اور نہ اس کو اکتاہٹ میں ڈالے گا۔ لے مزید سن تیری اس کے علاوہ بھی بیویاں ہیں، پس وہ ان کی طرف نکلے گا اور وہ ایک ایک کر کے اس کے پاس حاضر ہوں گی، ہر ایک جب آئے گی تو عرض کرے گی "اللہ کی قسم! جنت میں تجھ سے زیادہ کوئی چیز حسین نہیں ہے اور میرے نزدیک جنت کی کوئی چیز تجھ سے زیادہ محبوب نہیں ہے"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سب سے کم مرتبہ والے جنتی کو اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ملیں گی، نیز اس کے لئے موتیوں، زبرجد اور یاقوت سے ایک قبہ بنایا جائے گا، جو مقام جابیہ سے صنعاء تک وسیع ہوگا"

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کے ہاں شہید کے تین اعزاز ہوں گے، اول یہ کہ اس کے خون کے پہلے قطرہ کے ساتھ اس کی مغفرت کر دی جائے گی، جنت میں اس کا ٹھکانہ اس کو دکھا دیا جائے گا، خلعتِ ایمان اس کو پہنائی جائے گی، عذاب قبر سے اس کو امن دے دیا جائے گا، فزعِ اکبر صور پھونکے جانے کے دن کی گھبراہٹ اور پریشانی سے مامون ہو جائے گا اس کے سر پر عظمت و وقار کا تاج رکھ دیا جائے گا، اس تاج کا ایک یاقوت دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہوگا، موٹی آنکھوں والی بہتر حوروں سے اس کی شادی کر دی جائے گی، اور اس کے اعزاء و اقارب میں سے ستر آدمیوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی"

حضرت ایوب بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا "جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں؟"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "کیا ابو القاسم ﷺ نے نہیں فرمایا کہ پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چہروں والی ہوگی، اس کے بعد داخل ہونے والی جماعت کے چہرے آسمان میں سب سے زیادہ چمکنے والے ستارے کی طرح چمکتے ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کے لئے دنیا کی دو عورتیں ہوں گی، حسن کی وجہ سے جن کی پنڈلیوں کا گودا ان کے گوشت پوست سے باہر نظر آئے گا، اور جنت میں کوئی بغیر شادی کے نہیں ہوگا"

یعنی جب دنیا کی دو عورتیں ہوں گی اور جنتی ستر ستر عورتیں ہوں گی تو اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جنت میں کس صنف کی تعداد زیادہ ہوگی۔

واضح رہے کہ یہ روایت صحیحین کی اس روایت کے معارض نہیں ہے جس میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''میں نے جہنم میں دیکھا تو وہاں زیادہ تعداد عورتوں کی پائی'' کیونکہ ان دونوں روایات میں تطبیق کی مندرجہ ذیل دو صورتیں موجود ہیں:

(۱) جنت اور جہنم دونوں میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہو یہ ممکن ہے۔

(۲) نیز یہ بھی ممکن ہے کہ پہلے جہنم میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہو، پھر شفاعت کی وجہ سے وہ جہنم سے جنت میں آ کر وہاں بھی اپنی صنف کی تعداد بڑھا لیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام لگانا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے، جنت میں تم میں سے کسی کے کوڑے کی جگہ دنیا اور اس کے مثل سے بہتر ہے، اگر جنتی لوگوں کی عورتوں میں سے کوئی ایک اپنا سراپا زمین کی طرف دکھا دے تو آسمان وزمین کا درمیان خوشبو سے بھر جائے اور پوری فضا خوشی سے گنگنا اٹھے، جنتی عورت کی اوڑھنی دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر کوئی جنتی حور آسمان وزمین کے درمیان صرف اپنی ہتھیلی کا حصہ ظاہر کر دے تو ساری مخلوق کو اپنے حسن کی وجہ سے فتنہ میں مبتلا کر دے، اور اگر وہ حور اپنا دوپٹہ ظاہر کر دے تو سورج کی روشنی یوں ماند ہو جائے جیسے چراغ سورج کے سامنے اور سورج اپنی روشنی کھو بیٹھے، اور اگر وہ حور عین اپنا چہرہ دنیا میں ظاہر کر دے تو زمین وآسمان کا درمیان روشن ہو جائے''

محمد بن کعب القرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اگر ایک حور عین اپنا کنگن عرش کے نیچے سے ظاہر کر دے تو اس کی روشنی آفتاب وماہتاب کی روشنی کو بجھا دے، تو خود اس حور کی صورت کیسی ہوگی؟ اور اللہ نے پہننے والوں کے لئے جو بھی لباس اور زیورات پیدا کئے ہیں ان سب میں سب سے اچھے اس کے جسم پر ہوں گے''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''جنت میں ایک حور جس کو ''عیناء'' کہا جاتا ہے، جب وہ چلتی ہے تو اس کے اردگرد ستر ہزار خادم ساتھ ساتھ چلتے ہیں، وہ کہتی ہے: کہاں ہیں اچھے کام کا حکم دینے والے اور برے کام سے روکنے والے؟''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حور عین زعفران سے پیدا کی گئی ہے''

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے ''حور عین دنیا میں اپنے زندہ شوہروں کے لئے کہتی ہیں ''اے اللہ! اے ارحم الراحمین! اس کی اپنے دین پر مدد فرما، اس کے دل کو اپنی اطاعت کی طرف موڑ دے، اور اس کو عزت کے ساتھ ہمارے پاس پہنچا دے''

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دنیا میں جب بھی کوئی عورت اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی جنتی بیوی حور عین کہتی ہے ''تیرا ناس ہو! یہ تیرے پاس کچھ عرصہ کے لئے ہے، قریب ہے کہ یہ تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائے''

جنت کی حوروں کا نغمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں حوروں کے لئے ایک مجلس گاہ ہے، وہ وہاں جمع ہو کر ایسی

Marfat.com

سریلی آواز سے گاتی ہیں جو کسی مخلوق نے نہ سنی ہوگی، وہ کہتی ہیں:

"نحن الخالدات فلا نبید

ونحن الناعمات فلا نبأس

ونحن الراضیات فلا نسخط

طوبی لمن کان لنا و کنا له"

"ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی ہلاک نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ تروتازہ رہنے والی ہیں کبھی بوسیدہ نہ ہوں گی، ہم خوش رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی، خوشخبری ہے اس کے لئے جو ہمارا ہے اور ہم اس کی ہیں"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنتی لوگوں کی بیویاں اپنے شوہروں کو ایسی حسین سریلی آواز سے گا کر سنائیں گی جو کبھی کسی نے نہ سنی ہو، ان کے نغموں کے چند الفاظ یہ ہیں:

"نحن الخالدات فلا نموت

نحن الآمنات فلا نخاف

نحن المقیمات فلا نظعن"

"ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں ہمیں کبھی موت نہ آئے گی، ہم امن میں ہیں کسی کا خوف نہیں، ہم یہاں ہمیشہ رہیں گی یہاں سے کہیں نہ جائیں گی"

حضرت ولید بن عبدہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا "مجھے حور عین کے پاس لے چلو، حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کو حوروں کے پاس لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم کون ہو؟ وہ بولیں ہم ایسی قوم کی باندی ہیں جو آ کر کبھی واپس نہ جائیں گے، جوانی کے بعد ان پر کبھی بڑھاپا نہ آئے گا، اللہ تعالیٰ کی پرہیزگاری کے بعد کبھی ان سے گناہ سرزد نہ ہوگا"

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے حوروں کے گانے کے بعد دنیا کی جنتی عورتوں کے گیت بھی نقل فرمائے ہیں، وہ حوروں کے جواب میں کہیں گی:

"نحن المصلیات وما صلّیتن، ونحن الصائمات وما صمتن، ونحن المتوضئات وما توضأتن،

ونحن المتصدقات وما تصدقتن"

"ہم نماز پڑھنے والی ہیں اور تم نے کبھی نماز نہیں پڑھی، ہم روزے رکھنے والی ہیں اور تم نے کبھی روزے نہیں رکھے، ہم وضوء کرنے والی ہیں اور تم نے کبھی وضوء نہیں کیا، ہم صدقہ خیرات کرنے والی ہیں اور تم نے کبھی صدقہ خیرات نہیں کیا"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس طرح وہ جنتی حوروں پر غالب آ جائیں گے۔

Marfat.com

اہل جنت کا وظیفۂ زوجیت

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ○ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ○ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ○ سَلَامٌ قَوْلاً مِن رَّبٍّ رَّحِيمٍ﴾ (یٰس: ۵۵.۵۸)

''اہل جنت اس روز عیش ونشاط کے مشغلے میں ہوں گے۔ وہ بھی اور ان کی بیویاں بھی سایوں میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ وہاں ان کے لئے میوے اور جو چاہیں گے موجود ہوگا۔ پروردگار مہربان کی طرف سے سلام کہا جائے گا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ○ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ○ يَلْبَسُونَ مِن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِينَ ○ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ○ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ○ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ○ فَضْلاً مِّن رَّبِّكَ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

(الدخان: ۵۱.۵۷)

''بے شک پرہیز گار لوگ امن کے مقام میں ہوں گے۔ یعنی باغوں اور چشموں میں۔ حریر کا باریک اور دبیز لباس پہن کر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ وہاں اس طرح کا حال ہوگا۔ اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی سفید رنگ کی عورتوں سے ان کے جوڑے لگائیں گے۔ وہاں خاطر جمع سے ہر قسم کے میوے منگائیں گے اور کھائیں گے اور پہلی دفعہ کے مرنے کے سوا کہ مر چکے تھے موت کا مزہ نہیں چکھیں گے۔ اور اللہ ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا۔ یہ تمہارے پروردگار کا فضل ہے۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں مومن کو اتنے اتنے مردوں کی طاقت دی جائے گی'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! کتنے مردوں کی طاقت دی جائے گی؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''سو آدمیوں کی طاقت دی جائے گی''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے سوال کیا ''یا رسول اللہ! کیا آدمی جنت میں جماع کرے گا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جنتی ایک وقت میں سو کنواریوں سے جماع کرے گا''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے سوال کیا گیا ''کیا آدمی جنت میں عورتوں کے پاس جائے گا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں، ایسے عضو کے ساتھ، جو نہ تھکے اور ایسی شہوت کے ساتھ جو ختم نہ ہو''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا ''کیا ہم جنت میں وطی کریں گے؟'' آپ ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا ''ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے زور زور کے ساتھ، اور جب آدمی عورت کے پاس کھڑا ہوگا تو وہ دوبارہ کنواری ہو جائے گی''

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا ''کیا جنتی لوگ جماع کریں گے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''زور زور سے، لیکن اس جماع سے منی خارج ہوگی اور نہ اس کے لئے آدمی کو پریشان کن خواہش ہوگی''

کیونکہ منی کے خروج سے جماع کی لذت ختم ہو جاتی ہے اور شدید خواہش سے زندگی کی لذت بے کیف ہو جاتی ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنتی لوگ جماع کریں گے؟ فرمایا ''ہاں، ایسے عضو کے ساتھ جو نہ تھکے اور ایسی شہوت کے ساتھ جو ختم نہ ہو''

اہل جنت کو اولاد کی ضرورت نہ ہوگی

جب کوئی جنتی خواہش کرے گا کہ اس کو دنیا کی طرح اولاد پیدا ہو تو اس کو اولاد بھی پیدا ہوگی، لہٰذا مسند احمد میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب مومن بندہ جنت میں بچے کی خواہش کرے گا تو اس بچہ کا حمل اور وضع حمل اسی وقت ہو جائے گا جب وہ خواہش کرے گا اور اسی وقت بچہ بڑا بھی ہو جائے گا''

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا ''یا رسول! کیا جنتی لوگوں کو اولاد پیدا ہوگی کیونکہ اولاد کیساتھ ہی خوشی کامل ہوتی ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس میں صرف اتنی دیر لگے گی جتنی خواہش کرنے میں، اسی وقت حمل ٹھہرے گا اور بچہ پیدا ہوگا اور دودھ کا زمانہ پورا ہو کر بچہ عنفوان شباب کو پہنچ جائے گا، یہ سب آنِ واحد میں ہو جائے گا''

لیکن یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی کی اس روایت کے مخالف ہے جو انہوں نے حضرت اسحاق بن راہویہ سے نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں اولاد ہونا نہ ہونا خواہش پر محمول ہے۔ اگر جنتی چاہے گا تو اولاد ضرور ہوگی، لیکن جنتی چاہے گا ہی نہیں۔ یہی درست ہے کیونکہ جنت میں دنیا کی طرح جماع سے تو اولاد نہیں ہوگی کیونکہ دنیا تو افزائش نسل کا گھر ہے تاکہ دنیا آباد رہے۔ جبکہ آخرت میں کسی نے مرنا نہیں ہے، جو زندہ ہوں گے انہیں ہی ہمیشہ عیش وعشرت کرنی ہے، اسی وجہ سے جنتی لوگوں کے جماع میں منی نہیں ہوگی، لیکن اگر کوئی خواہش کرے گا تو اس کو اولاد ضرور پیدا ہوگی کیونکہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ﴾ (الزمر: ۳۴)

''وہ جو چاہیں گے ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس موجود ہے نیکوکاروں کا یہی بدلہ ہے''

لیکن عام طور سے جنتی اولاد کی خواہش نہیں کرے گا، تابعین میں سے امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ، مجاہد رحمۃ اللہ علیہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ جیسے حضرات فرماتے ہیں کہ جنت میں اولاد نہیں ہوگی۔

Marfat.com

اہل جنت نیند اور موت سے محفوظ ہوں گے

جنت میں جانے کے بعد اہل جنت کو مکمل اور کامل زندگی حاصل ہو جائے گی جس کے نتیجہ میں انہیں کبھی موت نہ آئے گی۔ ان کا حسن، جوانی، محبت اور لذت بڑھتی ہی رہے گی اور وہ کبھی نیند میں مبتلا نہ ہوں گے۔ کیونکہ نیند کی وجہ سے ان کی لذتوں میں تعطل آسکتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ انہیں نیند سے محفوظ رکھیں گے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ﴾ (الدخان: ٥٦)

''اور پہلی دفعہ مرنے کے سوا کہ مر چکے تھے موت کا مزہ نہیں چکھیں گے اور اللہ ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے گا''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا﴾ (الكهف: ١٠٧، ١٠٨)

''جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے بہشت کے باغ مہمانی ہوں گے۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور وہاں سے مکان بدلنا نہ چاہیں گے''

یعنی وہی ایسی عمدہ ترین رہائش ہوگی کہ وہ اس کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا چاہیں گے، کیونکہ وہ اس میں کبھی تھکیں گے اور نہ اس سے اکتائیں گے، جبکہ اہل دنیا خواہ اچھی جگہ ہو لیکن بسا اوقات اکتا جاتے ہیں۔ ایک شاعر کہتا ہے:

فحلت سويدا القلب لا أنا باغيا سواها ولا عن حالها أتحول

''میں تو وہاں سے چلا آیا کیونکہ وہاں میرا دل سیاہ ہو چکا تھا ورنہ میں بغاوت کرنے والا نہیں ہوں، اور نہ کسی حال سے پلٹنے والا ہوں''

اہل جنت کے جنت میں اہل جہنم کے جہنم میں داخل ہونے کے بعد موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں ذبح کر دیا جائے گا، پھر اعلان ہوگا:

''اے اہل جنت! اب ہمیشہ یہیں رہنا ہے، موت کبھی نہیں آئے گی، اور اے جہنمی لوگو! اب تم کو بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہیں رہنا ہے موت کبھی نہیں آئے گی، جو جہاں ہے وہیں ہمیشہ رہے گا''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل جنت کے لئے یہ اعلان کیا جائے گا کہ تم ہمیشہ زندہ رہو گے اور تمہیں کبھی موت نہ آئے گی۔ تمہارے لئے صحت و سلامتی رکھ دی گئی ہے اب تم کبھی بیمار نہ ہو گے، تم ہمیشہ نوجوان رہو گے کبھی بڑھاپا نہ آئے گا، تم ہمیشہ نعمتوں میں رہو گے کبھی کوئی سختی نہ آئے گی'' راوی کہتے ہیں ان چار چیزوں کے ساتھ ان کو خطاب کیا جائے گا۔

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن ایک اعلان کرنے والا پکارے گا:
''تمہارے لئے لکھ دیا گیا ہے کہ تم ہمیشہ زندہ رہو گے، کبھی نہ مرو گے، تمہارے لئے صحت وسلامتی رکھ دی گئی ہے اب تم کبھی بیمار نہ ہو گے، تم ہمیشہ نوجوان رہو گے کبھی بڑھاپا نہ آئے گا، تم ہمیشہ نعمتوں میں رہو گے کبھی کوئی سختی نہ آئے گی''

راوی کہتے ہیں کہ ان چار چیزوں کے ساتھ ان کو خطاب کیا جائے گا۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَنُودُوا أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (الاعراف: ۴۳)

''اور اس روز منادی کردی جائے گی کہ تم ان اعمال کے صلے میں جو دنیا میں کرتے تھے اس بہشت کے مالک بنا دیئے گئے ہو''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نیند موت کی بہن ہے، لہٰذا جنتی لوگ کبھی نہ سوئیں گے''

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا ''کیا جنتی لوگوں کو نیند آئے گی؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نیند موت کی بہن ہے، لہٰذا جنتی لوگوں کو کبھی نیند نہ آئے گی'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! پھر جنتیوں کو سکون اور راحت کیسے نصیب ہوگی؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہاں تھکاوٹ کا نام نہیں، وہاں ہر کام میں راحت ہی راحت ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ﴾ (فاطر: ۳۵)

''یہاں نہ تو ہم کو رنج پہنچے گا اور نہ ہمیں تکان ہی ہوگی''

رضائے الٰہی کا حصول، جنت کی سب سے بڑی نعمت

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ﴾ (محمد: ۱۵)

''جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بو نہیں کرگا۔ اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلے گا۔ اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے سراسر لذت ہے اور شہد مصفا کی نہریں ہیں جو حلاوت ہی حلاوت ہے اور وہاں ان کے لئے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِىْ مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِىْ جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾(التوبة: ۷۲)

''اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے بہشتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور بہشت ہائے جاودانی میں نفیس مکانات کا وعدہ کیا ہے اور اللہ کی رضامندی تو سب سے بڑھ کر نعمت ہے یہی بڑی کامیابی ہے''

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ جنتی لوگوں سے فرمائیں گے ''اے جنتی لوگو!'' وہ کہیں گے ''ہم حاضر ہیں اے ہمارے رب!''

اللہ جل جلالہ فرمائیں گے ''کیا تم راضی ہو؟''

وہ عرض کریں گے ''ہم کیوں راضی نہ ہوں حالانکہ آپ نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو اپنی مخلوق میں آپ نے کسی اور کو نہیں دیا''

اللہ جل جلالہ فرمائیں گے ''میں تمہیں اس سے بھی اعلیٰ چیز نہ عطا کروں؟''

جنتی عرض کریں گے ''اے اللہ! اس سے افضل اور اعلیٰ چیز کیا ہو سکتی ہے؟''

اللہ تعالیٰ شانہ فرمائیں گے ''میں تم سے راضی ہونے کا اعلان کرتا ہوں اور میں تم سے کبھی ناراض نہ ہوں گا''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب جنتی جنت میں جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''کیا میں آپ کو اس سے اچھا عطا نہ کر دوں'' وہ عرض کریں گے ''اے ہمارے رب اس سے اچھا کیا ہو سکتا ہے؟'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''میری رضا سب سے بڑی ہے''

جنتی اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيْمًا﴾(الأحزاب: ۴۴)

''جس روز وہ ان سے ملیں گے ان کا تحفہ اللہ کی طرف سے سلام ہوگا اور اس نے ان کے لئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے''

اللہ رب العزت یہ بھی فرماتے ہیں:

﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيْمٍ﴾ (یٰس: ۵۸)

''پروردگار مہربان کی طرف سے سلام کہا جائے گا''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنتی لوگ نعمتوں کے مزے لوٹ رہے ہوں گے کہ اچانک ایک نور ظاہر ہوگا، وہ اوپر کو دیکھیں گے تو رب تعالیٰ اپنی مہربانی سے اوپر کی جانب سے ان کو دیکھیں گے اور فرمائیں گے:

Marfat.com

"السلام علیکم یا اهل الجنة"

"اے جنت والو! تم پر سلامتی ہو"

اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے:

﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ﴾ (یٰس:۵۸)

"پروردگار مہربان کی طرف سے سلام کہا جائے گا"

پس اللہ تعالیٰ جنتی لوگوں کو اور جنتی لوگ اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے اور کسی دوسری جانب التفات نہیں کریں گے جب تک اللہ تعالیٰ ان کو اپنا دیدار کراتے رہیں گے، پھر حق تعالیٰ حجاب فرمائیں گے لیکن ان کا نور اور برکت ان کے اوپر ان کے گھروں میں بھی باقی رہے گی"

یہی روایت تفصیل سے کچھ یوں بھی آئی ہے:

"جنتی لوگ اپنی مجلس میں بیٹھے ہوں گے کہ اچانک جنت کے دروازے پر ایک نور ظاہر ہوگا، وہ سر اٹھائیں گے تو دیکھیں گے کہ اللہ جل جلالہ جلوہ فرما ہیں، فرمائیں گے "اے جنتی لوگو! مجھ سے مانگو" وہ عرض کریں گے "ہم آپ سے آپ کی رضا چاہتے ہیں" اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "میری رضا کی وجہ سے آپ کو جنت ملی ہے اور میری رضا نے آپ کو میری مہمان نوازی تک پہنچایا ہے، یہ میری داد و دہش کا وقت ہے لہٰذا مانگو" وہ عرض کریں گے "ہم مزید چاہتے ہیں" پس ان کے سامنے سرخ یاقوت کے خوبصورت اونٹ لائے جائیں گے جن کی لگامیں زمرد اور سرخ یاقوت کی ہوں گے، پس جنتی لوگ ان پر سواری کریں گے، وہ اپنا قدم وہاں رکھیں گے جہاں تک ان کی نظر پہنچتی ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے تو جوان حوریں یہ کہتے ہوئے آئیں گی:

"نحن الناعمات فلانیاس، ونحن الخالدات فلا نموت، أزواج قوم مؤمنین کرام"

"ہم نرم ہیں ہم میں سختی نہیں آئے گی، ہمیں ہمیشہ زندہ رہنا ہے کبھی مرنا نہیں، ہم ایسے لوگوں کی بیویاں ہیں جو مسلمان ہیں شریف ہیں"

پھر ایک ہوا چلے گی جس کو "منعرہ" کہتے ہیں وہ ان کو جنت عدن لے چلے گی فرشتے کہیں گے "اے ہمارے رب! وہ لوگ آ گئے۔ سچ بولنے والوں کو خوش آمدید، ماننے والوں کو خوش آمدید" پھر پردہ ہٹایا جائے گا اور وہ اللہ جل جلالہ کو دیکھیں گے اور رحمان کے نور کے مزے لیں گے یہاں تک کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے، پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے "ان کو تحفوں سمیت ان کے محلات کی طرف لوٹاؤ پھر وہ اس حال میں لوٹیں گے کہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ﴾ (حٰمٓ السجدة:۳۲)

"یہ بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہربانی ہے"

ابو المعالی جوینی نے لکھا ہے:

Marfat.com

''اللہ جل جلالہ جب پردہ ہٹائیں گے اور جنتی لوگوں کے لئے جلوہ افروز ہوں گے تو نہریں چل پڑیں گی اور درختوں کے پتے بجنے لگیں گے اور تخت ومحلات چرچرانے لگیں گے اور پھوٹتے چشمے سے بہتے پانی کی آواز آئے گی، ہوا خوب چلے گی، گھر اور محلات خالص مشک اور کافور سے مہکنے لگیں گے، پرندے چہچہانے لگیں گے اور حور عین نظارہ کریں گی''

جنتی جمعہ کے دن اللہ کا دیدار کیا کریں گے

اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ o إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾(القيامة: ٢٢، ٢٣)

''اس روز بہت سے منہ رونق دار ہوں گے۔ اور اپنے پروردگار کے محو دیدار ہوں گے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ o عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ o تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ﴾

(المطففين: ٢٢. ٢٤)

''بے شک نیک لوگ چین میں ہوں گے۔ تختوں پر بیٹھے ہوئے نظارے کریں گے۔ تم ان کے چہروں ہی سے راحت کی تازگی معلوم کرلو گے''

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزرا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دو جنتیں ایسی ہیں کہ ان کا سب کچھ چاندی کا ہے، لوگوں اور دیدار رب میں جنت عدن میں کبریائی کی چادر حائل ہے'' (جس کی وجہ سے وہ دیدار نہیں کر سکتے)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بات گزری ہے کہ جنتیوں میں اونچے درجے کا وہ ہے جو دن میں دو مرتبہ اللہ کا دیدار کرے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اہل جنت اللہ رب العزت کو اس طرح دیکھیں گے جیسے وہ سورج اور چاند کو دیکھتے ہیں، پھر اس آیت کو تلاوت فرمایا:

﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾(طٰہٰ: ١٣٠)

''اور سورج کے نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی تسبیح وتحمید کیا کرو''

اس کلام سے معلوم ہوا کہ دیدار عبادت کے اوقات میں ہوگا تو گویا اچھے لوگ صبح وشام رب کا دیدار کرتے ہیں، اور یہ بہت اونچا مرتبہ ہے، وہ اپنے تختوں اور صوفوں پر بیٹھے حق تعالیٰ کا ایسا دیدار کرتے ہیں جیسا کہ ایسی حالت میں چاند کو دیکھا جاتا ہے، عام مجمعوں میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے جیسا کہ جمعہ کے دن کہ اس دن میں جنتی لوگ ایک کھلے میدان میں جمع ہو جاتے ہیں جو کہ سفید مشک کی ہوتی ہے، پھر وہ اپنے گھروں کے حساب سے بیٹھتے ہیں جیسے گھر ملے ہیں جنت میں اس حساب سے اس وادی میں بھی منبر ملیں گے۔ بعض

Marfat.com

نور کے منبروں پر ہوں گے اور بعض سونے کے منبروں پر۔ پھر ان کے اوپر انعامات کی بارش ہوگی، ان کے سامنے دسترخوان رکھے جائیں جن میں مختلف قسم کی اشیاء ہوں گی کھانے اور پینے کے لئے، جن کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا۔ پھر اس طرح مختلف قسم کے عطر استعمال کریں گے اور مختلف قسم کا اکرام ہوگا کہ جس کا انہوں نے سوچا تک نہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ تجلی فرمائیں گے اور ان میں سے ایک ایک سے گفتگو فرمائیں گے، جیسا کہ احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں، جیسا کہ عنقریب ان احادیث کو ذکر کیا جائے گا۔

کیا عورتیں بھی اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گی؟

بعض علماء نے عورتوں کے بارے میں اختلاف نقل کیا ہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گی جیسا کہ مرد کریں گے۔

اس بارے میں بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ عورتیں اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں کریں گے کیونکہ وہ خیموں میں محصور رہتی ہیں۔

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ عورتیں اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے کیونکہ خیموں میں دیدار سے کوئی مانع نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ﴾ (المطففین: ۲۲. ۲۳)

''بے شک نیک لوگ چین میں ہوں گے۔ تختوں پر بیٹھے ہوئے نظارے کریں گے''

اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:

﴿هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِؤُونَ﴾ (یس: ۵۶)

''وہ بھی اور ان کی بیویاں بھی سایوں میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے''

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا ''بلاشبہ تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جیسے چاند کو دیکھتے ہو، تمہیں چاند کو دیکھنے میں کسی قسم کی مشقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ اگر تم سے ہو سکے تو طلوع وغروب سے قبل نماز پر مواظبت کیا کرو''

اس حدیث کا خطاب مردوں اور عورتوں سب کو شامل ہے۔

بعض علماء نے تیسری بات بھی فرمائی ہے وہ یہ کہ عورتیں عید کے دنوں میں دیدار کریں گے، کیونکہ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ تجلی عام فرمائیں گے تو وہ اس حال میں دیدار کریں گی، دیگر احوال میں نہیں اس تیسرے مذہب کو ثابت کرنے کے لئے دلیل کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ (یونس: ۲۶)

''جن لوگوں نے نیکوکاری کی ان کے لئے بھلائی ہے اور مزید برآں اور بھی''

ایک جماعت نے اس آیت میں آنے والے لفظ ''زیادۃ'' کی تفسیر دیدار الٰہی سے کی ہے۔ اس تفسیر کے قائل حضرات کے نام درج ذیل ہیں:

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ، حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ، مجاہد رحمۃ اللہ علیہ، عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ، عبدالرحمٰن بن سابط رحمۃ اللہ علیہ، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، ضحاک رحمۃ اللہ علیہ، سدی رحمۃ اللہ علیہ، محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

ان کے علاوہ بھی سلف وخلف سے یہی تفسیر روایت ہے، اللہ تعالیٰ سب کو بہتر ٹھکانہ عطا فرمائیں۔

آخرت میں اہل ایمان اپنے رب کا دیدار کریں گے اس کے بارے میں حدیث گزر چکی ہے، اس کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے، ان میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ ان کی لمبی حدیث گزر چکی ہے اور ان میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، ان کی حدیث یعقوب بن سفیان کی روایت کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنتی لوگ ہر جمعہ کو رب تعالیٰ کا دیدار کریں گے''

جمعہ کا دن ''یوم المزید''

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ (یونس: ۲۶)

''جن لوگوں نے نیکوکاری کی ان کے لئے بھلائی ہے اور مزید برآن اور بھی''

اور فرمایا ''جب جنتی لوگوں کو جنت اور اہل دوزخ کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا ''اے اہل جنت! اللہ تعالیٰ کا آپ کے ساتھ ایک وعدہ ہے جس کو وہ پورا کرنا چاہتے ہیں''

جنتی لوگ کہیں گے ''وہ کیا ہے؟ کیا ہمارے ترازوؤں کو وزن دار نہیں کیا گیا؟ کیا ہمارے چہروں کو چمکدار نہیں بنایا گیا؟ کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا گیا؟ کیا ہمیں دوزخ سے دور نہیں کیا گیا؟ یہ سب کچھ تو ہو گیا اب مزید کیا باقی ہے؟''

پھر پردہ ہٹا دیا جائے گا پس وہ اللہ کا دیدار کریں گے، اللہ کی قسم! جنتیوں کے لئے اس سے پیاری نعمت نہیں ہوگی اور ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں''

بصرہ کے منبر پر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنتی لوگوں کی طرف ایک فرشتہ بھیجیں گے وہ کہے گا اے اہل جنت! کیا اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا؟ تو جنتی لوگ اپنا جائزہ لیں گے تو دیکھیں گے کہ کپڑے ہیں، سامان آرائش ہے، بیویاں اور نہریں ہیں تو وہ کہیں گے کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں سب کچھ عطا فرما دیا ہے اور کسی چیز سے محروم نہیں رکھا۔ فرشتہ کہے گا نہیں ابھی کچھ باقی ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ (یونس: ۲۶)

''جن لوگوں نے نیکوکاری کی ان کے لئے بھلائی ہے اور مزید برآں اور بھی''

Marfat.com

سنو! بھلائی تو جنت ہے اور جس کو مزید فرمایا گیا ہے وہ ہے ''اللہ کا دیدار''

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک اعلان کرنے والا فرشتہ بھیجے گا جو ایک اعلان کرے گا۔ اس کی آواز ایسی ہوگی جس کو تمام جنت والے سنیں گے وہ کہے گا ''اے اہل جنت! اللہ تعالیٰ نے آپ سے حسنیٰ بھلائی اور زیادہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے'' حسنیٰ تو جنت ہے اور زیادہ دیدار الٰہی ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا گیا:

﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ (یونس: ۲۶)

''جن لوگوں نے نیکوکاری کی ان کے لئے بھلائی ہے اور مزید برآن اور بھی''

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حسنیٰ'' سے مراد جنت ہے اور ''زیادۃ'' دیدار الٰہی ہے''

حضرت کعب بن ثمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی روایت منقول ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک سفید آئینہ لے کر آئے جس پر ایک نقطہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یہ کیا ہے؟''

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ جمعہ کا دن ہے۔، اس کے ذریعے آپ کو اور آپ کی امت کو فضیلت دی گئی ہے اور دیگر لوگ اس میں آپ کے تابع ہیں، اس میں آپ کے لئے خیر ہے، اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں جو بھی آدمی اللہ سے خیر مانگے گا اللہ اس کو قبول فرمائیں گے اور وہ ہمارے ہاں ''یوم المزید'' کہلاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے جبرئیل علیہ السلام بتاؤ یہ یوم المزید کیا ہے؟''

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ کے رب نے جنت الفردوس میں ایک بڑا میدان پیدا فرمایا ہے جس میں مشک کے ٹیلے ہیں، جب جمعہ کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ نزول فرماتے ہیں اور فرشتے کو نازل فرماتے ہیں، منبر کے نور ہوتے ہیں جس پر انبیاء کے بیٹھنے کے لئے جگہیں ہوتی ہیں، ان منبروں کو سونے کی کرسیوں سے گھیرا گیا ہے، جس پر یاقوت اور زبرجد جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان پر شہداء اور صدیقین بیٹھیں گے، وہ انبیاء کے پیچھے ان ٹیلوں پر تشریف فرما ہوں گے، پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تمہارا رب ہوں، میں تمہارا رب ہوں۔ میں نے تم سے کیا گیا وعدہ سچا کر دکھایا، مانگو میں دوں گا'' جنتی عرض کریں گے ''اے ہمارے پروردگار! ہم آپ کی رضا کے طلبگار ہیں'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''میں تم سے راضی ہوں۔ آپ کے لئے وہ کچھ جو آپ چاہو اور مزید بھی، اسی وجہ سے جنتی لوگ جمعہ کے دن کو پسند کرتے ہیں کیونکہ اس دن میں ان کو خیر دیا جاتا ہے، اور یہ وہی دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق عرش پر جلوہ افروز ہوئے اور اسی میں آدم کو پیدا کیا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اُن کے ہاتھ میں ایک سفید آئینہ تھا جس میں ایک کالا نقطہ تھا، میں نے پوچھا ''اے جبرئیل یہ کیا ہے؟''

انہوں نے جواب دیا ''یہ جمعہ ہے آپ کے رب کی آپ کو پیشکش، یہ آپ کے لئے اور آپ کے بعد آپ کی امت کے لئے عید

Marfat.com

ہے، آپ پہلے اور یہود و نصاریٰ آپ کے بعد ہیں"

آپ نے پوچھا "اس میں ہمارے لئے کیا ہے؟"

انہوں نے جواب دیا "اس میں ایک ایسی گھڑی کہ جس میں جو بھی مومن خیر کی دعا کرے گا رب تعالیٰ عطا فرمائیں گے اور اگر قسمت میں نہ لکھا ہو تو اس سے بہتر اس کے لئے قیامت میں ذخیرہ کر دیا جائے گا۔ اور اگر اس نے کسی بلا سے آپنی پناہ مانگی ہے اور وہ اس کے لئے لکھی جا چکی ہے تو اسے قیامت کے دن اس سے بڑی بلا سے پناہ میں رکھا جائے گا"

میں نے پوچھا "یہ کالا نقطہ کیا ہے؟"

جبرئیل علیہ السلام نے کہا "یہ قیامت ہے جو جمعہ کے بعد قائم ہوگی، اور جمعہ کا دن ہمارے یہاں تمام دنوں کا سردار ہے اور آخرت میں ہم اس کو "یوم المزید" کہیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "یوم المزید کیا ہے؟"

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا "اللہ تعالیٰ نے سفید مشک سے ایک وسیع وادی بنائی ہے، جمعہ کے دن حق تعالیٰ علیین سے نزول فرمائیں گ اور اپنی کرسی پر جلوہ فرما ہوں گے، کرسی کے ارد گرد نور کے منبر ہوں گے، جس پر انبیاء تشریف فرما ہوں گے، منبروں کے گرد سونے کی کرسیاں ہوں گی جس پر صدیقین اور شہداء تشریف رکھیں گے، پھر عام اہل جنت مشک کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے، پھر رب تعالیٰ جلوہ افروز ہو کر دیدار کرائیں گے اور فرمائیں گے میں وہ ہوں کہ جس نے اپنی بات سچی کر دکھائی اور میں نے اپنی نعمتیں تم پر تمام فرمائیں، یہ میری کرامت کی جگہ ہے پس مجھ سے مانگو پھر وہ اتنا مانگیں گے کہ مزید ان کی رغبت ختم ہو جائے گی، پھر اس وقت وہ کچھ عطا فرمائیں گے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گزرا۔ یہ دیدار اتنی دیر رہے گا جتنی دیر میں لوگ جمعہ سے واپس آتے ہیں۔ پھر حق تعالیٰ اپنی کرسی پر تشریف لے جاتے ہیں اور صدیقین اور شہداء بھی اپنی اپنی جگہوں پر چلے جاتے ہیں۔ محلات والے اپنے محلات میں چلے جاتے ہیں جو سفید موتی کے بنے ہوئے ہوتے ہیں، یا سرخ یاقوت سے یا سبز زبرجد سے، اس میں اس کے کمرے اور دروازے بھی ہوتے ہیں جس پر کشیدہ کاری کی گئی ہوتی ہے، اس میں پھلوں سے بوجھل درخت ہوتے ہیں ان محلات میں ان کی بیویاں اور خادم ہوتے ہیں، اور وہ تمام نعمتوں سے زیادہ جمعہ کے محتاج ہوتے ہیں، تاکہ ان کی عزت میں اضافہ ہو اور دیدار سے فیض یاب ہوں اور اسی وجہ سے جمعہ کے دن کو یوم المزید کہا جاتا ہے"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور یوم المزید کا ذکر کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ حاملین عرش فرشتوں کو حکم فرمائیں گے کہ پردے ہٹاؤ تو جنتی لوگ حق تعالیٰ کا پہلا کلام یہ سنیں گے:

"أین عبادی الذین أطاعونی بالغیب ولم یرونی؟ واتبعوا رسلی وصدقوا أمری؟ سلونی، فهذا یوم المزید"

"میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے میری فرمانبرداری کی حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ تھا میرے رسولوں کی بات مانی اور میرے حکم کی تصدیق کی مجھ سے مانگو کیونکہ یہ یوم المزید ہے"

Marfat.com

تو جنتی لوگ اس بات پر متفق ہو جائیں گے کہ ہم آپ سے راضی ہیں آپ بھی ہم سے راضی ہو جایئے۔ اللہ تعالیٰ جواباً فرمائیں گے جنت والو! اگر میں آپ سے راضی نہ ہوتا تو آپ کو اپنی جنت میں نہ ٹھہراتا، یہ یوم المزید ہے پس مجھ سے مانگو، پس وہ ایک بات متفقہ طور پر کہیں گے اور وہ یہ کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنا دیدار کرایئے، پس اللہ تعالیٰ پردہ ہٹائیں اور اپنے بعض نور کے ساتھ تجلی فرمائیں گے وہ نور ایسا ہوگا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ نہ ہوتا کہ ہمیشہ زندگی ہے موت نہیں تو یہ نور ان کو جلا کر ختم کر دیتا ہے۔ پھر ارشاد ہوگا اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، پس وہ اپنے اپنے گھروں کو لوٹیں گے، اور ہر سات دنوں میں ان کے لئے ایک دن انعام واکرام کا ہوگا، اور وہ جمعہ کا دن ہے"

جنت کا انوکھا بازار

سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ملاقات جنت کے بازار میں کرادے۔ ہم جنت کے بازار میں جمع ہوں"

میں نے پوچھا "کیا جنت میں بازار ہے؟"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ہاں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ جب جنتی لوگ اپنے اعمال کی بدولت جنت میں جائیں گے تو ان کو اجازت دی جائے گی جمعہ کے دن کے وہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے، ان کے لئے مختلف قسم کے منبر رکھے جائیں گے نور کے، بعض موتیوں کے، بعض زبرجد کے، بعض یاقوت کے، بعض سونے کے اور بعض چاندی کے ہوں گے، اور ادنیٰ جنتی مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے، ان کو یہ خیال نہیں آئے گا کہ ان کی بیٹھک دیگر کی بیٹھک سے کم درجہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے سوال کیا کہ ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تم سورج اور چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں تم کسی قسم کا رش محسوس کرتے ہو؟"

ہم نے کہا "نہیں"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے دیدار میں تمہیں کسی قسم کے رش کا سامنا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر کسی کے ساتھ کلام فرمائیں گے، اے فلاں بن فلاں کیا تمہیں یاد ہے تم نے دنیا میں فلاں دن فلاں کام کئے تھے وہ کہے گا ہاں۔ کیا آپ نے میری مغفرت نہیں فرمائی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیوں نہیں میری مغفرت ہی کی وجہ سے تو اس درجہ کو پہنچا ہے۔ اسی اثناء میں اوپر سے ایک چھوٹا سا بادل ان کو ڈھانپ لے گا اور ان کے اوپر ایسا عطر برسائے گا کہ اس کی خوشبو انہوں نے کبھی نہ سونگھی ہوگی ہمارے رب تعالیٰ شانہ فرمائیں": جو عزت میں نے تمہارے لئے تیار رکھی ہے اس کی طرف جاؤ اور جو پسند ہو لے لو پھر وہ ایسے بازار پالیں گے جن کے گرد فرشتے ہوں گے اور بازار میں ایسی چیزیں ہوں گی جن کو نہ کانوں نے سنا، نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ دلوں پر ان کا خیال گزرا، پھر ہم جو چاہیں گے لایا جائے گا اور اس بازار میں خرید وفروخت نہیں، اس بازار میں جنتی لوگ ایک دوسرے سے ملیں گے، اونچے درجوں والے نچلے درجے والوں سے ملیں گے، تو ان کو ان کا لباس اور ان کی ہیبت پسند آئے گی، پس وہ آپس میں گفتگو شروع کریں گے، ان کی بات جس کو انہوں

نے شروع کیا تھا ختم ہونے کو نہیں آئے گی کہ اس کم درجہ والے کی ہیبت اس سے بھی اچھی ہو جائے گی اور اس سے اونچے درجے والے کو غم نہ ہوگا کیونکہ وہاں کسی کو غمگین ہونا نہیں۔ پھر ہمیں بیویاں ملیں گی تو کہیں گی ہمارے محبوب کو خوش آمدید، آپ ایسی حالت میں تشریف لائے ہیں کہ آپ کا حسن و جمال اور خوشبو اس حالت سے بہتر ہے جس میں آپ ہمیں چھوڑ کر گئے تھے، ہم کہیں گے کہ ہم نے اپنے رب عزوجل کا دیدار کیا ان کی مجلس میں شریک ہوئے ہمیں ایسا ہی ہونا چاہئے"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں ایک بازار ہے ہر جمعہ کو جنتی لوگ وہاں جاتے ہیں اس شمال کی ہوا چلتی ہے اور ان کے چہروں اور کپڑوں کو لگتی ہے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہوتا ہے وہ اپنی بیویوں کی طرف لوٹتے ہیں وہ کہتی ہیں "اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہوا ہے" وہ کہتے ہیں "واللہ آپ کے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہوا ہے"

جنت کی زمین اور جنت کی خوشبو کی مہک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت کی زمین سفید ہے اس کا صحن نور کی چٹانوں کا بنا ہوا ہے، جس پر مشک نے احاطہ کیا ہے جیسا کہ ریت کے ٹیلے ہوتے ہیں، اس میں نہریں بہتی ہیں، جنتی لوگ وہاں جمع ہوتے ہیں ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں، پس اللہ تعالیٰ رحمت کی ہوا بھیجتے ہیں، یہ ہوا مشک کی خوشبو کو پھیلا دیتی ہے، پس آدمی اپنی گھر والی کی طرف واپس آئے گا اور اس کا حسن اور خوشبو بڑھ چکی ہوگی، بیوی کہے گی: میاں! آپ یہاں سے نکلے تو میں آپ کو چاہتی تھی اب تو میں آپ کو زیادہ چاہتی ہوں"

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید و فروخت نہیں، البتہ اس میں مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہوتی ہیں جو جس صورت کو چاہے گا اس میں داخل ہو جائے گا"

جنت کی دل افروز خوشبو

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِيْنَ قُتِلُوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ﴾ (محمد: ۴-۶)

"اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے وہ ان کے عملوں کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ ان کو سیدھے رستے پر چلائے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا۔ اور ان کو بہشت میں جس سے ان کو شناسا کر رکھا ہے"

بعض مفسرین نے اس آیت میں آنے والے لفظ "عرفها لهم" کو "عرف" یعنی خوشبو سے لیا ہے اور یوں تفسیر کی ہے "طيبها لهم" یعنی ان کے لئے جنت کو خوشبوؤں سے مہکایا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے اپنے باپ کے غیر کی طرف نسبت بیان کی وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا، حالانکہ پچاس برس کی مسافت سے اس کی خوشبو سونگھی جاتی ہے"

Marfat.com

مسند امام احمد اس حدیث میں ستر سال کا ذکر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اپنے باپ کے علاوہ دوسرے کا اپنے آپ کو ظاہر کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے اور فرمایا جو مجھ پر قصداً جھوٹ باندھے اس کو چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی ذمی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا حالانکہ چالیس سال کی مسافت کے بقدر جنت کی خوشبو پائی جاتی ہے''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اہل ذمہ میں سے کسی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو سال بھر کی مسافت کی مقدار پھیلتی ہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے بغیر حق کے کسی ذمی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا اور جنت کی خوشبو ایک سال کی مسافت کی بقدر پائی جاتی ہے۔

ابوداؤد اور ترمذی نے اس حدیث میں ستر سال کی روایت بھی نقل کی ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنت کی خوشبو سو سال کی مسافت تک پائی جاتی ہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ایسی عورتیں جو کپڑے پہنتی ہیں پھر بھی ننگی رہتی ہیں (یعنی ان کے کپڑے ایسے ہوتے ہیں کہ اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے اس لئے ننگی رہتی ہیں) خود بھی مائل ہوتی ہیں (مردوں کی طرف اور مردوں کو اپنی طرف) مائل کرنے والی ہوتی ہیں ایسی عورتیں نہ تو جنت میں جائیں گی اور نہ جنت کی خوشبو پائیں گی اور بلاشبہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا ''جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت کی مقدار میں پائی جاتی ہے۔ اللہ کی قسم! والدین کا نافرمان اور قطع رحمی کرنے والا اس کو نہیں پائے گا''

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جنت احد کے دن حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جب ان کو شہید کیا گیا تھا، تو زیادہ زخموں کی وجہ سے ان کو نہ پہچان سکے، ان کی بہن نے ان کو انگلیوں کے پوروں سے پہچانا، ان کو ۸۰ زخم لگے تھے جن میں تلوار کی ضرب، نیزوں اور تیروں کے زخم تھے، اس موقع پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انس نے جنت کی خوشبو پائی۔

حالانکہ وہ زمین میں تھے اور خوشبو آسمانوں سے اوپر، الا یہ کہ کہا جائے کہ اس دن خوشبو مسلمانوں کے قریب آ گئی تھی۔ واللہ اعلم

جنت کی صبح وشام کا منظر

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّإِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَّسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا﴾(الدھر: ۲۱)

''ان کے بدنوں پر دیبائے سبز اور اطلس کے کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا پروردگار ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا''

اسی طرح اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿خَالِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا﴾(الفرقان: ۷۶)

''اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت ہی عمدہ جگہ ہے''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرَى ٥ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيْهَا وَلَا تَضْحَى﴾(طٰہٰ: ۱۱۸، ۱۱۹)

''یہاں تم کو یہ آسائش ہے کہ نہ بھوکے رہو نہ ننگے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا﴾(الدھر: ۱۳)

''وہاں نہ دھوپ کی حدت دیکھیں گے نہ سردی کی شدت''

ایک مرتبہ حضرت سماک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ملے جب ان کی بینائی جا چکی تھی تو پوچھا ''اے عبد اللہ بن عباس! جنت کی زمین کیسی ہے؟''

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''وہ چاندی کے سفید سنگ مرمر سے ہے گویا کہ وہ آئینہ ہے''

حضرت سماک نے پوچھا ''اس کی روشنی کیسی ہے؟''

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ایسی جیسے سورج طلوع ہونے سے کچھ دیر پہلے ہوتی ہے۔ ہاں نہ اس میں دھوپ ہے اور نہ ٹھنڈک''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے جنت کو سفید پیدا فرمایا اور سفیدی اللہ کا محبوب لباس ہے، پس زندوں کو سفید پہننا چاہئے اور مردوں کو اسی میں کفن دو''

پھر آپ ﷺ نے بکریاں چرانے والوں کو بکریاں جمع کرنے کا حکم فرمایا۔ جب سب جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا ''جو بکریوں والا ہے اسے چاہئے کہ اپنے ریوڑ میں سفید بکری بھی شامل کرے''

ایک عورت آئی اور عرض کیا ''اے رسول اللہ! میں نے کالی بکریاں رکھ لی ہیں ان کی افزائش نہیں ہوتی'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ان کے ساتھ سفید بکری ملاؤ''

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کیا جنت کے لئے کوئی تیاری کرنے والا نہیں؟ کیونکہ جنت کی کوئی مثال نہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی قسم چمکتا نور ہے مہکتا ریحان، مضبوط محلات، چلتی بہتی نہریں، پکے پھل، خوبصورت خوبرو بیویاں،

Marfat.com

ہمیشہ رہنے کی جگہ میں، بہت سی پوشاکیں، سلامتی والے گھر میں، میوے اور سرسبزی وشادابی، خوش باش وخوش خلق پڑوسی اور بیش بہا نعمتیں، ایک عمدہ خوبصورت دلکش مقام ہے"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یارسول اللہ! ہم تیاری کرنے والے ہیں"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہو انشاء اللہ"

سب لوگوں نے کہا "انشاء اللہ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جنت کی سرزمین سفید ہے اس کا صحن، کافور کی چٹانوں کا بنا ہوا ہے، اردگرد مشک نے احاطہ کیا ہوا ہے، جیسے ریت کے ٹیلے، اس میں نہریں چلتی ہیں، جنتی لوگ جمع ہو جاتے ہیں، ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں، اللہ تعالیٰ رحمت کی ہوا بھیجتے ہیں وہ مشک کی خوشبو کو مہکاتی ہے، تو آدمی اس حالت میں واپس ہوتا ہے کہ وہ حسن اور خوشبو میں ترقی حاصل کر چکا ہوتا ہے، جب وہ واپس آتا ہے تو اس کی جنتی بیوی کہتی ہے "اے میرے شوہر! آپ جب نکلے میں آپ پر فریفتہ تھی اب تو میں زیادہ فریفتہ ہوں"

اللہ تعالیٰ جنت کی طرف بلاتا ہے

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَاللّٰهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ﴾ (یونس: ۲۵)

"اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰت وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (ال عمران: ۱۳۳)

"اور اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور جو اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ (الحدید: ۲۱)

"بندو اپنے پروردگار کی بخشش کی طرف اور جنت کی طرف جس کا عرض آسمان اور زمین کے عرض کا سا ہے اور جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے لپکو۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔ اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے"

Marfat.com

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ﴾

(التوبة: ۱۱۱)

''اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں اور اس کے عوض میں ان کے لئے بہشت تیار کی ہے۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرشتے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوے اس حال میں کہ آپ سو رہے تھے، ایک فرشتے نے کہا کہ آپ سو رہے ہیں اور دوسرے نے کہا آنکھ سو رہی ہے اور دل بیدار ہے۔ پھر وہ فرشتے آپ کے بارے باتیں کرنے لگے اور کہنے لگے ''آپ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا پھر اس میں دعوت کی اور بلانے والے کو بھیجا، پس جس نے بلانے والے کی بات مانی وہ گھر میں داخل ہوا اور دستر خوان میں سے کھایا''

اس کی تشریح یہ ہے کہ گھر سے مراد جنت ہے بلانے والے حضرت محمد ﷺ ہیں جس نے آپ کی اطاعت کی اس نے اللہ اطاعت کی اور جس نے آپ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

اس حدیث کے ترمذی کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک دن رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا میں نے خواب میں دیکھا جیسے جبرئیل علیہ السلام میرے سر کی طرف اور میکائیل علیہ السلام پاؤں کی طرف ہیں، ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ رہا ہے اس کی مثال بیان کرو اس نے کہا سنو! آپ کے کان سن لیں اور سمجھو تمہارا دل سمجھ لے۔ آپ ﷺ کی اور آپ کی امت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی بادشاہ نے گھر بنایا اور پھر اس بڑے گھر میں ایک مکان بنایا پھر دعوت کی، پھر ایک قاصد بھیجا جو لوگوں کو بادشاہ کی دعوت کی طرف بلاتا ہے، بعض نے قاصد کی بات مانی اور بعض نے نہ مانی۔ پس اللہ تعالیٰ بادشاہ ہیں اور اسلام گھر ہے اور جنت گھر کے اندر کا مکان ہے اور آپ اے محمد ﷺ قاصد ہیں۔ جو آپ کی بات مانے گا اسلام میں داخل ہوگا اور جو اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہوا اور جو جنت میں داخل ہوا وہ جنت کے پھل کھائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک آقا نے گھر بنایا اور دعوت کی اور ایک بلانے والے کو بھیجا، جس نے بلانے والے کی اطاعت کی گھر میں داخل ہوا اور دعوت کھائی اور آقا اس سے راضی ہوا، سنو! یہ آقا تو اللہ ہیں اور گھر اسلام ہے اور دعوت جنت ہے اور دعوت دینے والے محمد ﷺ ہیں''

جنت طلب کیجئے اور جہنم سے پناہ مانگئے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب بھی کسی بندہ نے جہنم سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے ''اے رب! آپ کا فلاں بندہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے اس کو پناہ دیجئے'' اور جب بھی کوئی بندہ سات مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے جنت کہتی ہے ''اے رب! آپ کے فلاں بندے نے مجھے مانگا ہے اس کو مجھ میں داخل کر دیجئے''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو کوئی جنت کو تین مرتبہ مانگتا ہے تو جنت کہتی ہے ''اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرما'' اور جو جہنم سے تین مرتبہ اللہ کی پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے ''اے اللہ! اس کو آگ سے پناہ دے''

جنت اور دوزخ کی سفارش قبول ہوگی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنت کا سوال کثرت سے کیا کرو اور دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگا کرو کیونکہ یہ دونوں شفاعت کرنے والی ہیں ان کی شفاعت قبول کی گئی ہے، اور جب بندہ کثرت سے جنت کا سوال کرتا ہے جنت کہتی ہے ''اے رب! آپ کے اس بندہ نے مجھے آپ سے مانگا ہے میرے اندر اس کا ٹھکانہ بنا'' اور جب بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے ''اے رب! آپ کے اس بندہ نے مجھ سے پناہ مانگی اس کو پناہ دے''

جنت کی طلب میں پورا زور لگا دو

حضرت کلیب بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جہاں تک ہو سکے جنت کی تلاش میں رہو اور جہاں تک ہو سکے دوزخ سے بھاگو کیونکہ بلاشبہ جنت ایسی ہے کہ اس کو طلب کرنے والا نہیں سوتا اور دوزخ ایسی ہے کہ اس سے بھاگنے والا نہیں سوتا، آج آخرت کو ناگواریوں نے اور دنیا کو شہوات نے گھیرا ہے، لہٰذا یہ شہوات ہرگز تمہیں آخرت سے غافل نہ بنائے۔()

جنت کو مشقتوں نے اور جہنم کو خواہشات نے گھیر رکھا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنت کو ناگواریوں اور دوزخ کو شہوات نے گھیرا ہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ''جنت کو ناگواریوں اور دوزخ کو شہوات نے گھیرا ہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور فرمایا اس کو دیکھو اور وہ کچھ دیکھو جو میں نے جنتی لوگوں کے لئے تیار کیا ہے، پس وہ آئے جنت اور جنتی لوگوں کے لئے تیار کی گئی نعمتوں کو دیکھا اور کہا تیری عزت کی قسم! جو بھی جنت کے بارے میں سنے گا وہ اس میں داخل ہوگا پھر حکم فرمایا تو جنت کو ناگواریوں میں چھپایا گیا پھر اس کو دیکھنے کا حکم دیا، جبرئیل علیہ السلام جب گئے تو دیکھا کہ جنت کو ناگواریوں میں چھپایا گیا ہے واپس ہو کر کہا آپ کی عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ کوئی بھی ان ناگواریوں سے نجات نہیں پائے گا''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عام طور پر انسان کو جہنم میں داخل کرنے والی دو چیزیں ہیں (۱) شرم گاہ (۲) زبان۔ اسی طرح آدمی کو جنت میں لے جانے والی بھی عموماً دو چیزیں ہوتی ہیں (۱) تقویٰ (۲) اچھے اخلاق۔ یاد رکھو! دوزخ شہوات سے ڈھانپی گئی ہے اور اس کے اندر تمام تکلیف دہ چیزیں اور حشرات ہیں اور جنت ناگواریوں سے ڈھانپی گئی ہے اور اس کے اندر ایسی خوشی اور لذت کی چیزیں ہیں جس کو نہ آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا اور نہ کسی دل پر اس کا خیال گزرا''

Marfat.com

ان کی ہمیشہ نعمتوں اور دائمی لذتوں میں ایک ایسا سرور ہے کہ ایسا سرور کبھی کانوں نے نہیں سنا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَأَمَّا الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُحْبَرُوْنَ﴾ (الروم:۱۵)

''تو جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے وہ بہشت کے باغ میں خوشحال ہوں گے''

اوزاعی یحییٰ بن ابو کثیر سے نقل کرتے ہیں کہ جس سرور کا ذکر اس آیت شریفہ میں ہے اس سے مراد گانا ہے۔

جنت کی حوروں کے نغمے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنت میں حوروں کے لئے ایک مجلس گاہ ہے، وہ وہاں جمع ہو کر ایسی سریلی آواز سے گاتی ہیں جو کسی مخلوق نے نہ سنی ہوگی، وہ کہتی ہیں:

''نحن الخالدات فلا نبید

ونحن الناعمات فلا نبأس

ونحن الراضیات فلا نسخط

طوبی لمن کان لنا و کنا له''

''ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی ہلاکت نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ تر و تازہ رہنے والی ہیں کبھی بوسیدہ نہ ہوں گی، ہم خوش رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی، خوشخبری ہے اس کے لئے جو ہمارا ہے اور ہم اس کی ہیں''

اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید رضی اللہ عنہ، اور انس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنت میں ایک نہر ہے جس کی لمبائی جنت جتنی ہے اس کے دونوں کناروں پر دوشیزائیں کنواریاں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑی رہتی ہیں، ایسی آواز سے گاتی ہیں جس کو تمام مخلوق سنتی ہے، ان کے خیال میں جنت میں اس جیسی کوئی لذت نہ ہوگی'' راوی کہتے ہیں ''میں نے پوچھا اے ابو ہریرہ! وہ کیا گا رہی ہوں گی؟''

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''وہ اللہ کی تسبیح بزرگی اور پاکیزگی کے گن گائیں گی انشاء اللہ''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جنت میں ایک درخت ہے جس کی جڑیں سونے کی اور شاخیں زبرجد اور لؤلؤ کی ہیں اس پر ہوا چلتی ہے تو اس کے پتے بجنے لگتے ہیں، سامعین نے اس سے زیادہ لذت والی چیز کبھی نہ سنی ہوگی''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں آتا ہے کہ ہوا اس کو حرکت دے گی تو دنیا میں موسیقی کی جتنی قسمیں تھیں ان سب کی آوازیں اس میں آئیں گی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنتی لوگوں کی بیویاں اپنے شوہروں کو ایسی حسین

Marfat.com

سریلی آواز سے گا کر سنائیں گی جو کبھی کسی نے نہ سنی ہو، ان کے نغموں کے چند الفاظ یہ ہیں:

"نحن الخالدات فلا نموت

نحن الآمنات فلا نخاف

نحن المقيمات فلا نظعن"

"ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں ہمیں کبھی موت نہ آئے گی، ہم امن میں ہیں کسی کا خوف نہیں، ہم یہاں ہمیشہ رہیں گی یہاں سے کہیں نہ جائیں گی"

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں ہر آدمی کی شادی چار ہزار کنواریوں، آٹھ ہزار بے خاوند عورتوں چاہے ان کے خاوند مر گئے ہوں یا انہوں نے شادی ہی نہ کی ہو اور سو حوروں سے ہوگی ہر سات دنوں میں ایک مرتبہ وہ جمع ہوتی ہیں اور ایسی خوبصورت آوازوں سے گاتی ہیں کہ ایسی آوازیں مخلوق نے کبھی نہ سنی ہوں گی، وہ کہتی ہیں:

"نحن الخالدات فلا نبيد

ونحن الناعمات فلا نبأس

ونحن الراضيات فلا نسخط

ونحن المقيمات فلا نظعن

طوبى لمن كان لنا وكنا له"

"ہم سدا رہنے والیاں ہیں فنا ہونے والیاں نہیں، نرم ہیں سخت نہیں، راضی رہنے والیاں ہیں نہ خفا ہونے والیاں ادھر مقیم ہیں یہاں سے جانے والیاں نہیں، خوشخبری اس کے لئے جس کی ہم ہیں اور جو ہمارا ہے"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جنتی لوگوں کی بیویاں ان کے سامنے گاتی ہیں:

"نحن الخالدات فلا نموت

نحن الآمنات فلا نخاف

نحن المقيمات فلا نظعن"

"ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں ہمیں مرنا نہیں مامون ہیں کوئی خوف نہیں ٹھہری ہیں جانا نہیں"

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو بھی بندہ جنت میں جاتا ہے تو دو حور عین اس کے سر اور پاؤں کی طرف سے آتی ہیں اور خوبصورت آواز سے گاتی ہیں جس کو تمام انس و جن سنتے ہیں اور ان کا یہ گانا مزامیر شیطان نہیں"

ایک مرتبہ ایک قریشی آدمی نے ابن شہاب سے پوچھا "کیا جنت میں گانا ہوگا کیونکہ مجھے گانا پسند ہے؟" ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "ہاں اللہ تعالیٰ کی قسم! جنت میں ایک درخت ہے جس کو لؤلؤ اور زبرجد نے اٹھایا ہے، اس کے نیچے دوشیزہ حوریں ہوتی ہیں جو قرآن کو حسن صوت سے پڑھتی ہیں، اور کہتی ہیں:

"نحن الناعمات فلا نبأس، ونحن الخالدات فلا نموت"

"ہم نرم ہیں سخت نہیں ہوں گی، ہم سدا زندہ ہیں ہم کو مرنا نہیں"

جب درخت اسے سنتا ہے تو اس کے بعض حصہ بعض حصہ سے بجنے لگتے ہیں، یہ لڑکیاں اس بجنے کی آواز کو پسند کریں گی پھر یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوگا کہ لڑکیوں کی آواز اچھی ہے یا درخت کی"

حضرت خالد بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "جنت کی لڑکیاں اپنے خاوندوں کو گانا سنائیں گی اور کہیں گی:

"نحن الخيرات الحسان

أزواج شباب كرام

ونحن الخالدات فلا نموت

ونحن الناعمات فلا نبأس

ونحن الراضيات فلا نسخط

ونحن المقيمات فلا نظعن"

"ہم اچھی اور خوبصورت ہیں، شریف نوجوانوں کی بیویاں ہیں، ہم سدا رہنے والیاں ہیں ہم نہیں مریں گی، ہم ملائم ہیں سخت نہیں، راضی ہیں خفا نہیں ہوں گی، مقیم ہیں جائیں گی نہیں"

ان میں سے ہر ایک کے سینہ میں لکھا ہوا ہوگا:

"أنت حبي، وأنا حبك، لم تر عيناي مثلك"

"آپ میرے محبوب ہیں اور میں آپ کی محبوب میری آنکھوں نے آپ جیسا نہیں دیکھا"

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں "حور عین جنت کے دروازوں کے ساتھ اپنے شوہروں کو ملتی ہیں تو کہتی ہیں "ہم نے آپ کا بہت انتظار کیا، ہم راضی ہیں خفا نہیں ہوں گی، اور مقیم ہیں جائیں گی نہیں سدا رہنے والیاں ہیں مریں گی نہیں" جنتی حوریں خوبصورت آوازوں کے ساتھ گائیں گی، حور اپنے شوہر سے کہے گی:

"أنت حبي وأنا حبك، ليس دونك مقصد ولا وراء ك معدل"

"میں آپ کی آپ میرے محبوب، آپ کے علاوہ کسی کا ارادہ نہیں اور آپ کو چھوڑ کر کہیں جانا نہیں"

حضرت سعید بن ابی سعید فرماتے ہیں "جنت میں سونے کے محلات ہوں گے جس کو موتی اٹھائے ہوئے ہوں گے جب جنتی لوگ کوئی آواز سننا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان محلات پر ہوا کو بھیجیں گے، اس ہوا سے ہر وہ آواز پیدا ہوگی جو انہیں پسند ہو"

حضرت شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے میرے بندے دنیا میں خوبصورت آواز کو پسند کرتے تھے لیکن میری وجہ سے اس کو چھوڑتے تھے، پس میرے بندوں کو سناؤ، پس وہ تہلیل، تسبیح اور تکبیر کو ایسی خوبصورت آواز سے پڑھیں گے کہ ایسی آواز کبھی نہ سنی گئی ہوگی"

حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں ''قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکارے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے آپ کو لہو ولعب کی مجلسوں اور شیطانی موسیقی سے بچاتے تھے؟ ان کو مُشک کے باغات میں ٹھہراؤ، پھر فرشتوں کو حکم ہوگا اس کو میری حمد اور پاکی کی باتیں سناؤ''

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ کی مخلوق میں اسرافیل سے زیادہ خوبصورت آواز والا کوئی نہیں، اللہ کے حکم سے وہ سنانا شروع فرمائیں گے پس وہ آسمان میں موجود ہر فرشتہ کی نماز کو توڑ دے گا جب تک اللہ چاہیں وہ اس حالت میں رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

''وعزتی لو تعلم العباد قدر عظمتی ما عبدوا غیری''

''میری عزت کی قسم اگر بندے میری بڑائی سے واقف ہوتے تو میرے علاوہ کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتے''

مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

﴿وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ﴾ (ص: ۴۰)

''اور بے شک ان کے لئے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے''

''جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک اونچے منبر کا حکم دیا جائے گا وہ جنت میں رکھ دیا جائے گا، پھر آواز دی جائے گی اے داؤد اس آواز سے میری پاکی بیان کیجئے جس سے آپ دنیا میں میری پاکی بیان کرتے تھے، پھر حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز بلند ہوگی جو تمام جنتی لوگ کو شامل ہوگی، بس اسی کو اللہ تعالیٰ بیان فرما رہے ہیں:

﴿وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ﴾ (ص: ۴۰)

''اور بے شک ان کے لئے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے''

جنت میں اللہ کے حضور جنتیوں کے لئے بعض جگہیں بنائی گئی ہیں جس میں وہ جمع ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے ہم کلام ہوتے ہیں اور وہ کلام الٰہی کو سنتے ہیں اور جب وہ جلوہ افروز ہوتے ہیں تو سلام کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنتی ہر روز اللہ کے حضور حاضری دیں گے۔ اللہ تعالیٰ قرآن سنائیں گے اور ہر آدمی اس جگہ بیٹھا ہوگا جو اس کے بیٹھنے کے لئے متعین ہوگا، موتیوں کے منبروں یاقوت زبرجد سونے اور زمرد کے منبروں پر حسب مرتبہ بیٹھے ہوں گے، کسی چیز سے ان کی آنکھوں کو ایسی ٹھنڈک نہیں ملے گی جیسے کلام اللہ کے سننے سے انہیں راحت ملے گی۔ نہ انہوں نے کبھی اس سے اچھی چیز سنی ہوگی، پھر وہ اپنی اپنی جگہوں کو ٹھنڈی آنکھوں سے جائیں گے اور اس طرح اس مذکورہ دن کے بعد آئندہ بھی ان کی آنکھیں اس طرح ٹھنڈی ہوں گی''

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جنتی لوگ صبح کو ایک لباس میں ہوں گے اور شام کو دوسرے لباس میں۔ جس طرح تم میں سے کوئی بادشاہ کی زیارت کے لئے صبح وشام جاتا ہے اس طرح جنتی لوگ بھی صبح وشام بارگاہ الٰہی میں حاضری دیں گے ان کے لئے وقت مقرر ہوگا اور وہ اس کو جانتے ہوں گے وہ اس گھڑی سے واقف ہوں گے جس میں اللہ کے حضور حاضری دینی ہے''

Marfat.com

جنت کے گھوڑے

ابو بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ''کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟''
آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں، جب اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں داخل کریں گے تو آپ جب گھوڑے پر سواری کرنا چاہیں گے تو آپ کو سرخ یاقوت کے ایک گھوڑے پر سوار کیا جائے گا وہ آپ کو وہاں لے اڑے گا جہاں آپ چاہیں گے''
ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ''مجھے گھوڑے پسند ہیں کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟''
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت میں تیز ترین تیز رفتار عمدہ جسم والے گھوڑے اور اونٹ ہیں، جنتی لوگ اس پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے ایک دوسرے کی زیارت کریں گے''
حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا ''یا رسول اللہ! مجھے گھوڑے پسند ہیں کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟''
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب آپ کو جنت میں داخل کیا جائے گا تو آپ کے سامنے یاقوت کا ایک گھوڑا لایا جائے جس کے دو پر ہوں گے آپ کو اس پر سوار کیا جائے گا پھر آپ جہاں چاہیں گے وہ آپ کو لے اڑے گا''
حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنتی لوگ میں سب سے کم درجہ کا وہ شخص ہوگا جو سواری کرے گا اور اس کے ساتھ دس لاکھ خوبرو ہمیشہ رہنے والے لڑکے خادم ہوں گے اس کی سواری سرخ یاقوت کا گھوڑا ہوگا جس کے پَر سونے کے ہوں گے، پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی:

﴿وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا﴾ (الدھر: ۲۰)

''اور بہشت میں جہاں آنکھ اٹھاؤ گے کثرت سے نعمت اور عظیم الشان سلطنت دیکھو گے''

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنتی لوگ سفید اونٹوں پر سواری کریں گے گویا کہ وہ یاقوت ہے جنت میں گھوڑوں اور اونٹوں کے سوا جانور نہیں''
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''جنت میں عمدہ گھوڑے اور بہترین اونٹ ہیں جنتی لوگ ان پر سواری کریں گے''
یہ الفاظ حصر پر دلالت نہیں کرتے کہ جنت میں صرف گھوڑے اور اونٹ ہی ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور جانور نہیں ہوگا۔ جیسا کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت میں ہے:

''لیس فی الجنة بهائم إلا الخیل والإبل''

''جنت میں گھوڑوں اور اونٹوں کے علاوہ کوئی جانور نہیں ہوگا''

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی یہ روایت اس حدیث کے بھی معارض ہے جس کو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بکری جنتی جانوروں میں سے ہے۔

Marfat.com

مسند بزار میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بکریوں سے بھلائی کرو اور تکلیف کو اس سے دور کرو کیونکہ وہ جنتی جانوروں میں سے ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب جنتی لوگ جنت میں پہنچ جائیں گے تو ان کے ہاں سرخ یاقوت کے گھوڑے آئیں گے جس کے پر ہوں گے وہ پیشاب اور لید وغیرہ نہیں کرتے، یہ سوار ہو جائیں گے وہ ان کو جنت میں لے اڑیں گے، پس اللہ تعالیٰ جلوہ افروز ہوں ہوں گے، جب وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے تو سجدہ میں گر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوگا ''سر اٹھاؤ! یہ عمل والا دن نہیں یہ نعمتوں اور عزت کا دن ہے'' وہ سر اٹھائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر خوشبو کی بارش نازل فرمائے گا، پھر یہ سواریاں ان کو مشک کے ٹیلوں کی طرف لے جائیں گی، اللہ تعالیٰ ان ٹیلوں پر ہوا بھیجیں گے، وہ مشک کو ان کے جسموں پر ڈال دے گی، تو وہ اس حالت میں گھروں کو واپس لوٹیں گے کہ ان کے بال مشک آلودہ بکھرے ہوئے ہوں گے''

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد اقدس نقل کرتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے اوپر اور نیچے سے سونے کے گھوڑے نکلتے ہیں جس کے زین اور لگام موتیوں اور یاقوت کے ہوں گے وہ گھوڑے پیشاب پاخانہ سے پاک ہوں گے، ان گھوڑوں کے پر بھی ہوں گے، وہ منتہائے نظر پر قدم رکھیں گے، جنتی لوگ اس پر سواری کریں گے اور ان پر بیٹھ کر جہاں چاہیں گے اڑتے پھریں گے۔ نچلے درجے والے جنتی اللہ تعالیٰ سے پوچھیں گے ''آپ کے بندے اس مرتبے کو کیسے پہنچے؟'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''وہ رات کو نماز پڑھتے تھے جبکہ تم سوتے تھے، روزہ رکھتے تھے جبکہ تم کھاتے تھے، وہ خرچ کرتے تھے جبکہ تم بخل کرتے تھے، وہ میرے راستے میں لڑتے تھے جبکہ تم ڈر کر گھروں میں بیٹھے رہتے تھے''

جنتی لوگوں کی ایک دوسرے سے ملاقاتیں

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ۝ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ۝ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ﴾ (الطور: ۲۵. ۲۸)

''اور ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے آپس میں گفتگو کریں گے۔ کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھر میں اللہ سے ڈرتے رہتے تھے۔ تو اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچالیا''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب جنتی لوگ جنت میں چلے جائیں گے اور بھائی اور دوست واحباب ایک دوسرے کی ملاقات کے مشتاق ہو جائیں گے تو اس کا تخت اس کے تخت کے پاس چلا جائے گا، یہاں تک کہ وہ ایک جگہ میں مل جائیں گے ان میں سے ایک دوسرے سے کہے گا آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کب بخشا؟ اسی کا ساتھی کہے گا کہ ہم فلاں جگہ میں تھے اور اللہ کو پکارا پس اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی''

اس بارے میں اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءلُونَ ○ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ○ يَقُولُ أَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ○ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَاباً وَعِظَاماً أَئِنَّا لَمَدِينُونَ ○ قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ○ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ○ قَالَ تَاللَّهِ إِنْ كِدتَّ لَتُرْدِينِ ○ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ○ أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ○ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ○ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ لِمِثْلِ هَذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ﴾(الصافات: ۵۰. ۶۱)

''پھر وہ ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے سوال و جواب کریں گے۔ ایک کہنے والا ان میں سے کہے گا کہ میرا ایک ہم نشین تھا۔ جو کہتا تھا کہ بھلا تم بھی ایسی باتوں کے باور کرنے والوں میں ہو۔ بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو کیا ہم کو بدلہ ملے گا؟ پھر کہے گا کہ بھلا تم اسے جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو۔ اتنے میں وہ خود جھانکے گا تو اس کو وسطِ دوزخ میں دیکھے گا۔ کہے گا کہ اللہ کی قسم تو تو مجھے ہلاک ہی کر چکا تھا۔ اور اگر میرے پروردگار کی مہربانی نہ ہوتی تو میں بھی ان میں ہوتا جو عذاب میں حاضر کئے گئے ہیں۔ کیا یہ نہیں کہ ہم آئندہ کبھی مرنے کے نہیں۔ ہاں جو پہلی بار مرنا تھا سو مر چکے اور ہمیں عذاب بھی نہیں ہونے کا۔ بے شک یہ بڑی کامیابی ہے۔ ایسی ہی نعمتوں کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے''

ایک جنتی کہے گا کہ میرا ساتھی میرے دل میں کفر کے وسوسے ڈالتا تھا اور آخرت کے معاملے کو ناممکن بتاتا تھا، اللہ کی رحمت سے میں خلاصی پا گیا پھر اپنے ساتھیوں کو کہے گا کہ وہ آگ میں دیکھیں پھر اس کو دوزخ میں پڑا پائیں گے کہ عذاب ہو رہا ہے۔ اس صورتحال کو دیکھ کر وہ اپنی نجات پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قَالَ تَاللَّهِ إِنْ كِدتَّ لَتُرْدِينِ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ﴾(الصافات: ۵۶، ۵۷)

''کہے گا کہ اللہ کی قسم تو تو مجھے ہلاک ہی کر چکا تھا۔ اور اگر میرے پروردگار کی مہربانی نہ ہوتی تو میں بھی ان میں ہوتا جو عذاب میں حاضر کئے گئے ہیں''

پھر وہ اپنی حالت پر رشک کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے گا اور کہے گا:

﴿أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ﴾(الصافات: ۵۸، ۵۹)

''کیا یہ نہیں کہ ہم آئندہ کبھی مرنے کے نہیں۔ ہاں جو پہلی بار مرنا تھا سو مر چکے اور ہمیں عذاب بھی نہیں ہونے کا''

یعنی جنت میں داخل ہو کر اب ہم مرنے اور عذاب سے نجات پا گئے ہیں بلاشبہ یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور ایسی کامیابی کے لئے محنت کرنے والوں کو محنت کرنی چاہئے، ہو سکتا ہے یہ اس جنتی کا کلام ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کلام اللہ تعالیٰ کا ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ فرمایا ہے:

﴿وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ﴾(المطففین: ۲۶)

Marfat.com

''تو نعمتوں کے شائقین کو چاہئے کہ اسی سے رغبت کریں''

جنت کو آنکھوں کے سامنے رکھئے

بخاری کے شروع کتاب الایمان میں حضرت حارثہ بن سراقہ کی حدیث ہے جب ان سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا آپ نے کس حال میں صبح کی؟''

انہوں نے جواب دیا ''اللہ پر حق ایمان کے ساتھ''

آپ ﷺ نے پوچھا ''آپ کے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟''

انہوں نے کہا ''میں نے اپنے آپ کو دنیا سے ہٹالیا، راتوں کو جاگا اور دن کو پیاسا رہا یعنی روزہ رکھا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے گویا میں اپنے رب کے عرش کو دیکھ رہا ہوں اور جنتی لوگ کو کہ ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اور جہنمی لوگ کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کو عذاب ہو رہا ہے''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یہ ایک بندہ ہے جس کے دل کو اللہ پاک نے منور فرمایا ہے''

ادنیٰ جنتی اعلیٰ جنت میں نہ جاسکے گا

حمید بن ہلال فرماتے ہیں کہ جنت میں اونچے درجے کا جنتی نچلے درجے والے کی زیارت کرے گا اور نچلے درجے والا اوپر والے کی زیارت نہ کر سکے گا۔

حمید بن ہلال کی اس بات کے دو معنی ہو سکتے ہیں:

(۱) نچلے درجے والا اوپر کو جا نہ سکے گا وہ اس کا اہل نہیں۔

(۲) وہ اس لئے اوپر نہ جاسکیں گے تا کہ وہ غمگین نہ ہوں ان نعمتوں کو دیکھ کر جو ان کو حاصل نہیں ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ جنت میں غم نہیں۔

حمید بن ہلال کی بات ایک مرفوع حدیث سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ نیز طبرانی میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا ''کیا جنتی باہم ملاقات کریں گے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''بڑے رتبے والے نچلے رتبے والوں کی زیارت کریں گے اور نچلے درجوں والے اونچے درجے والوں کی زیارت نہ کریں گے سوائے ان لوگوں کے جو ایک دوسرے سے اللہ کے لئے محبت کرتے تھے، وہ جنت میں جہاں چاہیں گے اونٹوں پر سوار ہو کر جایا کریں گے''

جنت کی شاندار نعمتیں

حضرت شفی بن ماتع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنت کی نعمتوں میں یہ بھی ہے کہ جنتی لوگ سواریوں اور عمدہ اونٹوں پر ایک دوسرے کی ملاقاتیں کرتے ہیں اور جنت میں ان کے سامنے زین لگے ہوئے لگام شدہ گھوڑے لائے جائیں گے جو پیشاب پاخانہ سے پاک ہوں گے۔ جنتی ان پر سواری کریں گے اور جہاں اللہ چاہیں گے پہنچ جائیں گے پھر بادل جیسی کوئی

Marfat.com

چیز آئے گی اس میں وہ کچھ ہوگا جس کو نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے سنا، پس وہ اس بادل سے کہیں گے ''ہمارے اوپر برس'' وہ بادل کافی دیر تک ان پر برستا رہے گا اور نعمتیں گراتا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی ہوا بھیجیں گے جو تکلیف نہیں دے گی۔ وہ مشک کے ٹیلوں کو ان کے دائیں بکھیرے گی، یہ مشک ان کے گھوڑوں کے ماتھوں سروں اور جوڑوں میں چلا جائے گا اور ان میں سے ہر آدمی جو چاہے گا وہ اس کو بلا مشقت ملے گا مشک ان سے اور ان کے گھوڑوں سے مَس ہو جائے گا اور اس کے علاوہ کپڑوں وغیرہ کو لگے گا پھر واپس جائیں گے یہاں تک کہ وہاں پہنچیں گے جہاں اللہ کی مشیت ہوگی، عورتیں ان میں سے بعض کو پکاریں گے اے اللہ کے بندے! کیا آپ کو ہماری حاجت نہیں؟ وہ کہے گا تو کون ہے؟ کہے گی تمہاری بیوی اور محبوب، وہ کہے گا مجھے آپ کی جگہ معلوم نہیں تھی، وہ کہے گی کیا تجھے اللہ تعالیٰ کا فرمان معلوم نہیں؟

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾(السجدة:١٧)

''کوئی متنفس نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے''

وہ کہے گا کیوں نہیں میرے رب کی قسم! تو شاید وہ اس وقت کے بعد مشغول ہو، نہ التفات کرے گا اور نہ واپس ہوگا، اس کو اس عورت سے نعمتیں اور عزتیں غافل نہ کریں گی''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''جنتی لوگ عمدہ سفید اونٹوں پر سوار ہو کر ایک دوسرے کی زیارت کریں گے ان اونٹوں کے اوپر سونے کے کجاوے ہوں گے، ان کی ناک کی جڑوں پر مشک کا غبار ہوگا ان میں سے ایک کی لگام دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا:

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَآءَ اللَّهُ﴾(الزمر:٦٨)

''اور جب صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر وہ جس کو اللہ چاہے''

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ وہ شہداء ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اردگرد سے اس حال میں انہیں اٹھائے گا کہ وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے ہوں گے، فرشتے ان کے سامنے محشر سے سفید یاقوت کی اونٹنیاں لائیں گے جن پر سونے کے کجاوے ہوں گے، ان کی لگامیں باریک اور دبیز دونوں قسم کے ریشم سے بنی ہوں گی، اور اس کے گدے ریشم کے ہوں گے، اس کا قدم وہاں ہوگا جہاں تک نظر پہنچتی ہے، وہ جنت میں اپنے گھوڑوں پر چلیں گے اور تفریح کریں گے اور کہیں گے ''ہمیں لے جاؤ تا کہ ہم دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے درمیان کیسے فیصلے فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ شہداء پر ہنستے ہیں اور جس پر اللہ ہنسے اس سے حساب نہیں ہوگا''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: بلاشبہ جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبیٰ ہے، اگر کوئی سوار عمدہ گھوڑے پر سفر کرے

Marfat.com

تو سو سال تک اس کے سایہ میں چلے۔ اس کے پتے سبز زمرد کے ہیں اور اس کے پھول زرد اور خوبصورت ہیں۔ اس کی ٹہنیاں باریک اور دبیز ریشم ہیں۔ اس کا پھل زیورات ہیں۔ اس کا گوند زنجبیل اور شہد ہے۔ اس کی کنکریاں سرخ یاقوت اور سبز زمرد ہے۔ مٹی اس کی مُشک ہے اور اس کا گھاس ایسا زعفران ہے جس کی خوشبو بغیر جلائے پھیلتی ہے۔ اس کا سایہ جنتی لوگ کی ایک مجلس ہے جس کو وہ پسند کرتے ہیں اور سب اس میں آپس میں باتیں کرتے ہیں، کسی دن باتوں کے دوران فرشتے یاقوت کی اونٹنی جس میں روح ڈال دی گئی ہوگی لائیں گے جس کے لگام سونے کی زنجیریں ہوں گی ان کے چہرے فانوس جیسے ہوں گے ان کے اوپر کجاوے ہوں گے جس کے تختے موتیوں اور یاقوت کے ہوں گے اور لؤلؤ و مرجان اس میں جڑے ہوں گے اس کا اندرونی حصہ زرد سونے کا ہوگا جس پر عبقری اور ارجوان (ایک پھل کا نام) چڑھائے گئے ہوں گے تو وہ ان اونٹنیوں کو بٹھائیں گے اور ان سے کہیں گے کہ تمہارا رب تمہیں سلام کہتا ہے اور تمہیں زیارت کے لئے طلب کرتا ہے تاکہ وہ تمہیں دیکھے اور تم اس کو، اور تاکہ تم ان کو سلام کرو اور وہ تم کو اور تاکہ تم ان سے بات کرو اور وہ تمہیں اپنے وسیع فضل سے مزید عطا فرمائے وہ وسیع رحمت اور بڑے فضل والا ہے۔

پھر ہر کوئی اپنی سواری کی طرف جائے گا اور وہ ایک معتدل صف بنا کر جائیں گے کوئی کسی سے نہیں بچھڑے گا، سواری کا کان سوار کے کان سے اور سواری کا گھٹنا سوار کے گھٹنے سے جدا نہیں ہوگا، اور وہ جنت کے جس درخت سے بھی گزریں گے وہ انہیں اپنے پھلوں کا تحفہ دے گا اور راستے سے ہٹ جائے گا تاکہ ان کی قطار خراب نہ ہو اور وہ کسی آدمی اور اس کے دوست کے درمیان آڑ نہ بنے، جب وہ دربار عالی میں پہنچیں گے تو رب کریم اپنے چہرہ مبارک سے پردہ ہٹائے گا اور عظیم بڑائی میں تجلی فرمائیں گے وہ کہیں گے ''اے ہمارے پروردگار! آپ سلام ہیں، آپ کی طرف سے سلامتی ہے، آپ کو جلال اور اکرام کا حق ہے''

اللہ جل جلالہ فرمائیں گے ''میں سلام ہوں، مجھ سے سلامتی ہے اور میرے لئے عظمت اور اکرام کا حق ہے۔ خوش آمدید میرے ان بندوں کو جنہوں نے میری وصیت کو محفوظ رکھا اور میرے حق کی رعایت کی اور وہ ہر حال میں مجھ سے ڈرتے تھے''

وہ کہیں گے ''آپ کی عزت اور بلند مقام کی قسم! ہم نے آپ کی کما حقہ قدر نہ کی اور آپ کا پورا حق آپ کو ادا نہ کیا ہمیں سجدہ کی اجازت دیجئے''

رب تعالیٰ فرمائیں گے ''میں نے عبادت کی مشقت آپ پر سے ہٹا دی ہے اور آپ کے بدن کو راحت دی ہے، آپ نے میرے لئے بہت اپنے بدن کو تھکایا اور اپنے چہروں کو رگڑا، اب آپ میری رحمت، کرامت اور راحت تک پہنچے ہو مانگو میں دوں گا تمنا کرو تمہاری تمنائیں پوری کروں گا۔ آج میں تمہیں تمہارے اعمال کی بقدر نہیں بلکہ اپنی رحمت، کرامت، شان اور عظمت کی بقدر دوں گا''

پس ان کو ان کی تمنائیں، انعامات برابر ملتے رہیں گے یہاں تک کہ ان میں سب سے کم تمنا کرنے والے ابتدائے آفرینش سے لے کر قیامت تک جتنی دنیا کی تمنا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''تم لوگوں نے تمنائیں کرنے میں کمی کی اور اپنے حق سے کم پر راضی ہو گئے جو کچھ تم نے مانگا ہے اور تمنا کی ہے وہ تو ملے گا ہی اور میں نے تمہاری اولاد کو بھی آپ کے درجوں تک پہنچا دیا ہے اور تم وہ بھی لے لو جس تک تمہاری تمنائیں نہ پہنچ سکیں''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيْمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّنْ شَيْءٍ﴾

(الطور: ۲۱)

''اور جولوگ ایمان لائے اوران کی اولاد بھی راہِ ایمان میں ان کے پیچھے چلی۔ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے درجے تک پہنچادیں گے اوران کے اعمال میں سے کچھ کم نہ کریں گے''

اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد کے درجہ کو والدین کے درجے تک پہنچادیں گے اگر چہ اولاد ان کے بقدر اعمال نہ کر چکے ہوں، اس کے باوجود والدین کے اعمال میں کمی نہیں ہوگی ان کو اوران کے بیٹوں کو جمع کرنے کے لئے اس جنت میں جس کے آباء مستحق ہیں، نچلے درجہ والے کو اونچے درجہ کے برابر کیا جائے گا تا کہ وہ اونچے درجے میں جمع ہوں اوران کی آنکھیں جمع ہونے کی وجہ سے ٹھنڈی ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن کی اولاد کو ان کے درجے تک پہنچایا جائے گا اگر چہ وہ اتنا عمل نہ کر چکے ہوں جتنا کہ ان کے آباء کر چکے ہیں اور یہ اس لئے ہوگا تا کہ آباء کی آنکھیں اپنی اولاد کو اونچے درجے میں دیکھ کر ٹھنڈی ہوں، پھر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھا:

﴿وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيْمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّنْ شَيْءٍ﴾

(الطور: ۲۱)

''اور جولوگ ایمان لائے اوران کی اولاد بھی راہِ ایمان میں ان کے پیچھے چلی۔ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے درجے تک پہنچادیں گے اوران کے اعمال میں سے کچھ کم نہ کریں گے''

اوراسی آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لوگ مومن کی اولاد ہوں گے جو ایمان پر مریں گے، پس اگر ان کے درجے ان کے آباء کے درجوں سے کم ہوں گے تو ان کو وہاں تک پہنچایا جائے گا اوراس کے لئے آباء کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی جنت میں جائے گا تو اپنے والدین، بیوی اوراولاد کے بارے میں پوچھے گا کہ وہ کہاں ہیں؟ اس سے کہا جائے گا وہ آپ کے مرتبے تک نہ پہنچ سکے۔ کہے گا پروردگار میں نے تو عمل اپنے لئے اوران کے لئے کیا تھا پس حکم ہوگا کہ ان کی اولاد کو ان کے درجے تک پہنچادیا جائے، اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيْمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّنْ شَيْءٍ﴾

(الطور: ۲۱)

''اور جولوگ ایمان لائے اوران کی اولاد بھی راہِ ایمان میں ان کے پیچھے چلی۔ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے درجے تک پہنچادیں گے اوران کے اعمال میں سے کچھ کم نہ کریں گے''

Marfat.com

اولاد کے نیک اعمال کی وجہ سے والدین کو فائدہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نیک آدمی کے درجات کو جنت میں بلند فرمائے گے، وہ عرض کرے گا ''اے میرے رب! یہ مرتبہ مجھے کیسے ملا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''آپ کے لئے آپ کے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: جب آدمی مرتا ہے تو تین کے علاوہ باقی سب اعمال بند ہو جاتے ہیں (۱) صدقہ جاریہ (۲) علم نافع (۳) نیک اولاد جو اُن کے لئے دعا کرے''

جنت اور دوزخ موجود ہیں

جنت و دوزخ ابھی موجود ہیں، جنت اہل جنت کے لئے اور دوزخ اہل دوزخ کے لئے تیار کردی گئی ہے۔ جس طرح قرآن اور متواتر احادیث سے ثابت ہے اور یہ ان اہل سنت والجماعت کا عقیدہ بھی ہے جنہوں نے مضبوط حلقے کو تھام لیا ہے یعنی قیامت تک مشعل راہ سنت پر ہیں، بخلاف ان لوگوں کے جو کہتے ہیں کہ جنت اور دوزخ کو ابھی تک پیدا نہیں کیا گیا، قیامت کے دن پیدا کیا جائے گا اور یہ ان لوگوں کا قول ہے جو صحیحین اور مشہور و معروف کتب کی متفق علیہ احادیث پر مطلع نہیں۔ کیونکہ اگر وہ ان احادیث و روایات کو جان لیں تو ان کے لئے ان کا انکار اور ان سے روگردانی ممکن نہیں۔

صحیحین میں ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات جنت و دوزخ کا مشاہدہ کیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ دوزخ نے رب تعالیٰ سے شکایت کی کہ اے رب! میرے بعض حصوں نے بعض دیگر حصوں کو کھالیا، پس اللہ تعالیٰ نے اس کو دو سانس لینے کی اجازت مرحمت فرمائی، ایک سردی میں اور ایک گرمی میں، آپ موسم سرما میں جو زیادہ سخت سردی محسوس کرتے ہیں وہ دوزخ کی سردی میں سے ہے اور موسم گرما میں جو سخت گرمی محسوس کرتے ہیں ہ دوزخ کی گرمی میں سے ہے، جب گرمی کا موسم ہو تو نماز کو کچھ مؤخر کر کے ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنت اور دوزخ کے درمیان ایک مرتبہ مباحثہ ہوا، دوزخ نے کہا کہ مجھ میں ظلم کرنے والے اور تکبر والے لوگوں کو داخل ہونا ہے۔ جنت نے کہا کہ کیا وجہ ہے میرے اندر کمزور اور گرے پڑے لوگ آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا ''آپ میری رحمت ہیں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا آپ کے ذریعے ان پر رحم کروں گا'' اور دوزخ سے فرمایا ''تو میرے غصے کی جگہ ہے جسے چاہوں گا تیرے ذریعے عذاب دوں گا، تم دونوں کو تمہارے متعلقہ لوگوں سے بھر دیا جائے گا'' پس جہنم اس وقت تک نہ بھرے گی جب تک اللہ جل جلالہ اس میں اپنا قدم نہ رکھ لیں پس جب اللہ تعالیٰ اپنا قدم مبارک رکھ لیں گے تو وہ کہے گی ''بس بس'' اس وقت وہ بھر جائے گی اور اس کے بعض دیگر حصوں کی طرف سمٹ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ مخلوق میں کسی پر ظلم نہ فرمائیں گے۔ اور رہی جنت تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نئی مخلوق پیدا فرمائیں گے''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دوزخ میں لوگوں کو ڈالا جائے گا لیکن وہ کہتی رہے گی۔ آپ

Marfat.com

کی عزت وعظمت کی قسم! مجھ میں اور لوگوں کو ڈالئے، مجھ میں اور لوگوں کو ڈالئے۔ اس کی وجہ سے جنت میں خالی جگہ باقی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس خالی جگہ کے لئے نئی مخلوق پیدا فرمائیں گے اور خالی جگہ کو بھر دیں گے"

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کے لئے جس کو چاہیں گے پیدا فرمائیں گے اور وہ کہے گی "هل من مزيد" کیا مزید کچھ ہے؟

اس میں جو اشکال پیدا ہو رہا ہے اس کے جواب میں بعض حفاظ نے فرمایا ہے کہ یہ بعض راویوں کی غلطی ہے گویا کہ اشتباہ ہو گیا اور ایک لفظ کو دوسرے میں داخل کر کے اس حکم کو جنت سے دوزخ کی طرف منتقل کر دیا۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ اگر غلطی نہ بھی ہوئی ہو اور حدیث کے الفاظ محفوظ ہوں تو اس کا احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا امتحان لیتے ہوں جیسا کہ ان لوگوں کا امتحان لیں گے جن کے اوپر دنیا میں حجت قائم نہ ہوئی ہو، سو جو نافرمانی کرے گا اس کو آگ میں اور جو اطاعت کرے گا اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ (بنی اسرائیل:۱۵)

"اور جب تک ہم پیغمبر نہ بھیج لیں عذاب نہیں دیا کرتے"

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا﴾ (النساء:۱۶۵)

"سب پیغمبروں کو اللہ نے خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا تھا تاکہ پیغمبروں کے آنے کے بعد لوگوں پر الزام کا موقع نہ رہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے"

اہل جنت اور اہل جہنم کی بعض صفات

ہم جنتی لوگوں کے بارے میں بیان کر چکے کہ وہ کیسے جنت میں آئیں گے، کیسے داخل ہوں گے اور یہ کہ وہ ساٹھ گز لمبے اور سات گز چوڑے ہوں گے، اور یہ کہ ان کے چہروں پر بال نہ ہوں گے اور آنکھیں سرنگیں ہوں گی اور تینتیس سال جوانی کا زمانہ ہوگا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنتی لوگ جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کے طول یعنی ساٹھ گز اور یوسف علیہ السلام کے حسن اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر یعنی ۳۳ سال اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان والی صفات کے ساتھ جائیں گے"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "جنتی لوگ کی زبان عربی ہوگی"

مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ہر آدمی چاہے وہ چھوٹی عمر میں مرا ہو یا بوڑھا ہو کر مرا ہو اس کو ۳۰ سال اور ایک روایت کے مطابق ۳۳ سال کی عمر میں اٹھایا جائے گا۔ جنتی لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کی شکل وصورت اور

Marfat.com

حضرت ایوب علیہ السلام کے قلب اطہر کی صفت کے ساتھ اس حالت میں اٹھائے جائیں گے کہ ان کے چہرے پر داڑھی نہ ہوگی اور آنکھوں میں سرمہ لگائے ہوئے ہوں گے، اور دوزخی شخص کو پہاڑ کے برابر موٹا کر دیا جائے گا"

ایک روایت میں ہے کہ دوزخی کو اتنا موٹا کر دیا جائے گا کہ اس کے ہاتھ کی کھال چالیس گز ہوگی اور اس کی ایک داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔

یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ جنتی کھائیں گے پئیں گے لیکن ان کو پاخانہ پیشاب کی حاجت نہ ہوگی البتہ ان کو ایسا پسینہ آئے گا جس سے خالص مُشک کی بو آئے گی، جس کی وجہ سے پاخانہ کی ضرورت نہ پڑے گی اور ان کے سانس اللہ کی تعریف اس کی پاکی اور بڑائی بیان کرنا ہے۔

جنتیوں کی سب سے پہلی جماعت چاند جیسی ہوگی ان کے بعد والوں کی روشنی چمکتے ستارے کی شعاعیں جیسی ہوگی، وہ جماع کریں گے لیکن نسل نہیں ہوگی۔ البتہ اگر کوئی جنتی جنت میں چاہے گا تو اسے اولاد مل جائے گی۔ جنت میں نہ انہیں نیند کی ضرورت ہوگی نہ انہیں موت آئے گی۔ کیونکہ ان کی زندگی زیادہ لذتوں کی وجہ سے کمال تک پہنچ گئی ہے اور کھانوں کے بعد کھانے اور مشروبات پر مشروبات کے مزے لیں گے، جتنا بھی زمانہ گزرتا جائے گا ان کے حسن و جمال، جوانی و قوت اور کمال میں اضافہ ہوتا جائے گا، اور جنت ان کے لئے خوبصورتی دلکشی اور روشنی اور ہر لحاظ سے خوبصورت ہوتی جائے گی اور وہ مزید رغبت کریں گے جنت میں اور ان کی جنت کی حرص بڑھے گی اس لئے جنت ان کو بہت عزیز ہوگی مزے والی ہوگی قیمتی اور لذیذ ہوگی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً ۝ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا﴾ (الکھف: ۱۰۷، ۱۰۸)

"جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے بہشت کے باغ مہمانی ہوں گے۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور وہاں سے مکان بدلنا نہ چاہیں گے"

سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے رسول اللہ ﷺ ہیں اور امتوں میں سب سے پہلے جنت میں جانے والی امت محمدیہ ہے اور اس امت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ امت جنت کے دو تہائی کے برابر ہوگی۔ جنتی لوگ کی ۱۲۰ صفیں ہوں گی ۸۰ اس امت کی ہوں گی۔

فقیر امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "فقیر امیروں سے آدھا دن پہلے جنت میں جائیں گے اور وہ آدھا دن بھی پانچ سو سال کے برابر ہے"

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "فقراء مہاجرین اغنیاء سے چالیس سال قبل جنت میں جائیں گے"

Marfat.com

میں کہتا ہوں کہ اگر اول حدیث محفوظ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ فقراء میں سے اول اور اغنیاء میں سے آخری شخص کے درمیان چالیس سال کا زمانہ ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے سامنے ان تینوں کو پیش کیا گیا جو سب سے پہلے جنت میں جائیں گے اور ان تینوں کو بھی جو سب سے پہلے جہنم میں جائیں گے، جنتی تو یہ ہیں (۱) شہید (۲) وہ غلام جس کو غلامی نے اللہ کی اطاعت سے نہ روکا ہو (۳) اور وہ فقیر جس کے اہل وعیال ہوں اور وہ پاکباز ہو یعنی سوال نہ کرتا ہو اور دیگر حرام ذائع اختیار نہ کرتا ہو۔ اور جہنم میں داخل ہونے والے (۱) ظالم مسلط حاکم (۲) وہ غنی جو زکوۃ ادا نہیں کرتا (۳) اور فخر کرنے والا فقیر''

حماد مجاشعی سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنتی لوگ تین قسم کے لوگ ہیں، عادل اور خرچ کرنے والا بادشاہ، وہ آدمی جس کے دل میں ہر قرابت دار کے لئے رحم ہے اور عفت والا مسلمان، اور جہنمی لوگ پانچ قسم کے لوگ ہیں، وہ ضعیف جس کی کوئی عقل نہیں جو اس کو برائیوں اور بے حیائی کے کاموں سے روکے جو آپ کے تابع ہو کر رہتے ہیں نہ اہل طلب کرتے ہیں اور نہ مال، اور وہ خائن جو معمولی طمع کی وجہ سے بھی خیانت کرے اور وہ آدمی جو صبح شام آپ کو آپ کے اہل وعیال کے بارے میں دھوکہ دیتا ہے، اور پھر بخل یا جھوٹ کو ذکر کیا اور بیہودہ اور بے حیا بکواس بکنے والا''

حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کیا میں آپ کو جنتی لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر کمزور جس کو لوگ ضعیف سمجھتے ہیں اگر اللہ کی قسم کھائے تو اللہ اس کی قسم کو پورا فرمادے، کیا میں آپ کو جہنم والوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر سختی کرنے والا تکبر کرنے والا جفا کرنے والا''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جہنم میں وہ لوگ جائیں گے جو بداخلاق، سختی کرنے والے، تکبر کرنے والے، زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے والے اور دوسروں کو دینے سے منع کرنے والے ہیں۔ جبکہ جنت والے مغلوب اور ضعفاء ہیں''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنتی لوگ وہ ہیں جنہوں نے لوگوں کے اچھے اوصاف سنے اور اس سے اپنے کانوں کو بھر لیا اور دوزخ والے وہ ہیں جنہوں نے لوگوں کے برے اوصاف سنتے ہوئے اپنے کان بھرے''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں تم کو جنتیوں کے بارے میں بتاتا ہوں، نبی، صدیق، شہید وہ جو اللہ کے لئے اپنے ایک بھائی کی زیارت کو ملک کے ایک کونے میں جاتا ہے، اور جنت کی عورتوں کے بارے میں تم کو بتاتا ہوں، زیادہ بچے جننے والی، جب ان کا خاوند غصہ ہوتا ہے تو یہ اپنا ہاتھ ان پر رکھتی ہے اور کہتی ہے کہ جب تک تو راضی نہ ہو پلک نہیں جھپکوں گی''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں نے جنتی لوگ کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اکثریت ان میں فقراء کی ہے اور جہنمی لوگ کو دیکھا تو پتہ چلا کہ اکثریت اغنیاء کی ہے''

Marfat.com

جنت میں امت محمد یہ ﷺ کے درجات

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''سب سے پہلے جن کو جنت میں جانے کے لئے بلایا جائے گا وہ اللہ کی حمد کرنے والے ہوں گے خوشی اور غمی میں''

جنت اس امت کی اکثریت ہوگی اور ان کے درجے بلند ہوں گے اور وہ پہلے داخل ہونے والے ہوں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مقربین کی صفت میں بیان فرمایا ہے:

﴿ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ○ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ﴾ (الواقعة: ۱۳، ۱۴)

''وہ بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہوں گے اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے''

اور اہل یمین کی صفت میں بیان فرمایا:

﴿ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ○ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ﴾ (الواقعة: ۳۹، ۴۰)

''یہ بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہیں۔ اور بہت سے پچھلوں میں سے''

حضور ﷺ کا ارشاد ہے ''تمام زمانوں میں میرا زمانہ بہت اچھا ہے پھر ان کے بعد والے پھر ان کے بعد والے پھر آسمان یا سورج کے نیچے ایسے لوگ ہوں گے جو نذر مانیں گے اور پورا نہیں کریں گے اور حاضر ہوں گے لیکن ان کی گواہی نہیں لی جائے گی، ان پر اتنا اعتماد نہ ہوگا کہ وہ حق گواہی ادا کریں گے، خیانت کریں گے امانت داری نہیں کریں گے''

صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت اس امت کی بہترین جماعت ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''جو آپ میں سے اقتداء حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ ان کی اقتداء کرے جو اس جہاں کو سدھار چکے ہیں اور وہ ہیں آپ کے صحابہ، سب سے زیادہ ایمان والے دل میں اور سب سے عظیم علم کے لحاظ سے اور بہت کم تکلف والے وہ ایک ایسی قوم ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی صحبت کے لئے اختیار کیا اور اپنے دین کی نصرت کے لئے ان کو چنا، ان کی قدر پہچانو اور ان کی اقتداء کرو کیونکہ وہ سیدھے راستے پر تھے''

بغیر حساب کتاب جنت میں جانے والے مسلمان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے سامنے تمام امتوں کو پیش کیا گیا میں نے دیکھا کہ ہر نبی کے ساتھ اس کی امت جا رہی ہے، کسی نبی کے ساتھ ایک گروہ ہے کسی نبی کے ساتھ کل دس افراد ہیں، کسی نبی کے ساتھ صرف پانچ افراد ہیں، اور کوئی نبی تنہا جا رہا ہے۔ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ انسانوں کا ایک جم غفیر ہے کوئی کہنے والا کہتا ہے ''یہ آپ کی امت ہے، ان میں سے ستر ہزار جو آگے آگے ہیں ان پر حساب ہے اور نہ عذاب'' میں نے پوچھا ''اس کے ساتھ یہ معاملہ کیوں کیا گیا؟'' مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ نہ داغتے تھے نہ لوگوں کی ٹوہ میں رہتے تھے، نہ بدفالی لیتے تھے، بلکہ اپنے رب پہ بھروسہ کرتے تھے''

Marfat.com

حاضرین میں سے حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا ''یارسول اللہ! دعا فرما دیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کردے''

حضور ﷺ نے دعا فرمادی ''یا اللہ! اس کو ان میں شامل کردے''

پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ''یارسول اللہ! میرے لئے بھی دعا فرما دیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کردے''

حضور ﷺ نے فرمایا:

((سبقک بها عکاشة))

''عکاشہ اس میں سبقت لے جا چکے''

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب وعذاب کے جنت میں جائیں گے'' پوچھا گیا ''وہ کون ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ لوگ جو نہ داغ لگاتے ہیں اور نہ بدفالی لیتے ہیں اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں''

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار لوگوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے نہ ان سے حساب لیا جائے گا اور نہ ان پر کوئی عذاب ہوگا، اور میرے رب عزوجل کی مٹھیوں میں سے تین مٹھی لوگ بھی جنت میں جائیں گے''

جنت اور دوزخ موجود ہیں

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَسَارِعُوْا إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (ال عمران: ۱۳۳)

''اور اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور جو اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿سَابِقُوْا إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ (الحدید: ۲۱)

''بندو اپنے پروردگار کی بخشش کی طرف اور جنت کی طرف جس کا عرض آسمان اور زمین کے عرض کا سا ہے اور جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے ہیں لپکو۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔ اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِیْنَ﴾ (ال عمران: ۱۳۱)

''اور دوزخ کی آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے''

اور اللہ رب العزت آل فرعون کے بارے میں فرمایا:

﴿النَّارُ یُعْرَضُونَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَعَشِیًّا وَیَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ﴾ (المؤمن: ۴۶)

''یعنی آتشِ جہنم کہ صبح وشام اس کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ اور جس روز قیامت برپا ہوگی حکم ہوگا کہ فرعون والوں کو سخت عذاب میں داخل کرو''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا یَعْمَلُوْنَ﴾ (السجدة: ۱۷)

''کوئی متنفس نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جس کو نہ کسی آنکھ دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اس کا خیال گزرا، ذخیرہ ہے اس کے سوا جو تمہیں معلوم ہے'' پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی:

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا یَعْمَلُوْنَ﴾ (السجدة: ۱۷)

''کوئی متنفس نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے''

نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے ''تم میں سے جب کوئی مرتا ہے تو اسے صبح وشام اپنا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہے تو جنت میں اس کا ٹھکانہ، دوزخی ہے تو دوزخ میں اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے، یہاں تک کہ قیامت میں اسے اٹھایا جائے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہیں، جنت میں جہاں چاہتی ہیں چلتی ہیں پھر عرش میں معلق فانوسوں میں آتی ہیں''

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مومن کی روح جنت کے درختوں میں معلق پرندے میں ہوتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اپنے جسم میں لوٹا دے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنت کا احاطہ ناگواریوں نے اور دوزخ کا احاطہ شہوات نے کر رکھا ہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے جب جنت کو پیدا فرمایا تو جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ جاؤ جنت کو دیکھو''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے جب جنت کو پیدا فرمایا تو حکم دیا کہ بولو تو وہ بولی کہ مومن فلاح پا گئے''

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنت و جہنم میں مباحثہ ہوا''

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بخار جہنم کی گرمی میں سے ہے''

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب گرمی زیادہ ہو جائے تو نماز سردی میں پڑھو کیونکہ سخت گرمی جہنم کی تپش میں سے ہے''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں''

نیز حدیث معراج میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس رات جنت و جہنم کا مشاہدہ فرمایا''

اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرٰى ○ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ○ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰى ○ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ○ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ○ لَقَدْ رَأٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ (النجم: ۱۳.۱۸)

''اور انہوں نے اس کو ایک اور بار بھی دیکھا۔ پرلی حد کی بیری کے پاس۔ اسی کے پاس رہنے کی بہشت ہے۔ جبکہ اس بیری پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔ ان کی آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے آگے بڑھی۔ انہوں نے اپنے پروردگار کی قدرت کی کتنی ہی بڑی نشانیاں دیکھیں''

سدرۃ المنتہیٰ کے بارے میں نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس کے جڑوں میں سے دو نہریں ظاہر اور دو نہریں باطن نکلتی ہیں، اور دو باطن کی جنت میں ہیں''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو دیکھا کہ لؤلؤ کی چٹانیں اور اس کی مٹی مشک ہے''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں جنت میں سیر کر رہا تھا کہ دیکھا کہ ایک نہر ہے جس کے دونوں طرف لؤلؤ ہیں جن کے درمیان خالی ہیں میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ جواب ملا یہ وہ کوثر ہے جو آپ کو آپ کے رب نے عطا فرمایا ہے''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب میں حضور ﷺ نے فرمایا ''مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا تو میں نے ایک محل کے ساتھ ایک لڑکی کو وضو کرتے دیکھا پوچھا تو کس کے لئے ہے، جواب دیا عمر کے لئے پھر میں نے محل کے اندر جانا چاہا لیکن مجھے آپ کی غیرت یاد آئی یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہا یا رسول اللہ میں آپ کے معاملہ میں بھی غیرت کروں گا''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے جنت میں آپ کے پاؤں کی آہٹ سنی ہے۔ اس لئے مجھے وہ عمل بتاؤ جو آپ نے اسلام میں کیا، اور آپ کو اس کے بارے میں زیادہ امید (قبولیت) کی ہو، حضرت

Marfat.com

بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں اپنے اس عمل سے زیادہ امید دہندہ عمل نہیں پاتا کہ میں رات دن کے کسی حصے میں جب بھی وضو کرتا ہوں اس سے کچھ نفل ضرور پڑھتا ہوں جتنا میرے مقدر میں اللہ نے لکھ دیا ہو"

ایک مرتبہ سورج گرہن کی نماز کے بعد جنت اور دوزخ آپ کے سامنے پیش کی گئیں اور جنت آپ کے قریب ہوگئی اور آپ نے ارادہ کیا کہ انگور کا ایک خوشہ لے لیں اور فرمایا اگر خوشہ لے لیتا تو تم لوگ رہتی دنیا تک اس میں سے کھاتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ: میں نے عمرو بن لحی (وہ جس نے عرب میں بت پرستی کی داغ بیل ڈال دی تھی) کو جہنم میں اپنی آنتوں کو گھسیٹتے ہوئے دیکھا"

ایک اور حدیث میں ہے میں نے جہنم میں صاحب معجن کو دیکھا (معجن ٹیڑھی لاٹھی کو کہتے ہیں زمانہ جاہلیت میں ایک آدمی تھا جس کے پاس ٹیڑھی لاٹھی ہوا کرتی تھی) وہ گزرگاہوں میں بیٹھ جاتا اور گزرنے والوں کو غفلت سے فائدہ اٹھا کر ان کے سامان میں سے یکے بعد دیگرے چیزیں نکالنا شروع کر دیا کرتا تھا، کسی کو پتہ چلا تو کہتا کہ بغیر ارادے کے لاٹھی آپ کے سامان میں پھنس گئی"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک عورت جہنم میں اس لئے گئی کہ اس نے بلی کو قید کر رکھا تھا یہاں تک کہ وہ مرگئی نہ اسے کھلایا نہ پلایا اور نہ آزاد چھوڑا تا کہ وہ خود زمین کے پیداوار میں سے کھائے پیئے۔ اور میں نے اسے دیکھا کہ آگ اسے جلا رہی ہے"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے بارے میں بتایا جو کانٹے دار ٹہنیوں کو راستے سے دور کرتا تھا فرمایا "میں نے اس کو دیکھا کہ اس پر جنت میں سایہ کیا جا رہا ہے"

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا": میں نے جنت کو دیکھا تو اس میں اکثریت فقیروں کی تھی اور دوزخ کو دیکھا تو ان میں اکثریت عورتوں کی تھی"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اگر تم وہ دیکھتے جو میں نے دیکھا ہے تو ہنستے کم اور روتے زیادہ" لوگوں نے پوچھا "اے اللہ رسول! آپ نے کیا دیکھا؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت اور جہنم"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا "وضو کرنے والا وضو کے بعد تشہد پڑھتا ہے اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں جس میں سے چاہے داخل ہو جائے"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا "بلاشبہ جنت میں اس کے لئے ایک دودھ پلانے والی ہے"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومنوں کی اولاد جنت میں ایک پہاڑی میں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سارہ رضی اللہ عنہا ان کی کفالت کرتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن ان کو ان کے والدین کے حوالے کریں گے"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَداً حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَـٰذِهِ الشَّجَرَةَ﴾ (البقرة: ۳۵)

Marfat.com

''اور ہم نے کہا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو اور جہاں سے چاہو بے روک ٹوک کھاؤ پیو۔ لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا''

جمہور کا مذہب یہ ہے کہ یہاں جنت الماوٰی کا ذکر ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ وہ زمین میں ایک جنت ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے لئے پیدا فرمایا تھا اور پھر انہیں اس سے نکال دیا۔ ہم نے قصہ آدم علیہ السلام میں اس کو اس کتاب میں تفصیل سے ذکر کیا ہے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''فقراء مہاجرین قیامت کے دن اغنیاء سے چالیس سال قبل جنت میں جائیں گے''

ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے آدھا دن یعنی پانچ سو سال پہلے جائیں گے۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنتی لوگوں آپس میں عربی میں باتیں کریں گے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ قیامت کے دن لوگ سریانی بولیں گے جب جنت میں جائیں گے تو عربی بولیں گے''

ایک دن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے شوہر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی شکایت لے آئیں تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اے میری بیٹی! صبر کرو کیونکہ زبیر اچھے آدمی ہیں اور ہو سکتا ہے وہ جنت میں تمہارا شوہر ہو''

مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو آدمی کسی عورت کے ساتھ کنوارے پن میں شادی کرے تو وہ جنت میں بھی اس سے شادی کرے گا۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت میں عورت آخری شوہر کے ساتھ ہوگی''

بعض روایات میں یہ بھی آیات ہے کہ وہ سب سے زیادہ خوش خلق خاوند کے ساتھ ہوگی۔

ایک مرتبہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا ''یارسول اللہ! وہ عورت جس کے دو شوہر ہوں تو وہ جنت میں کس کے ساتھ ہوگی؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ان دونوں میں سے دنیا میں جس کے اخلاق زیادہ اچھے تھے اس کے ساتھ ہوگی''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يا أم حبيبة! ذهب حسن الخلق بخير الدنيا والآخرة))

''اے ام حبیبہ! اچھے اخلاق والوں نے دنیا و آخرت کی بھلائی کو حاصل کر لیا''

واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم (اللہ سبحانہ وتعالیٰ زیادہ جانتے ہیں)

والیہ المرجع والمآب (ہم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے)

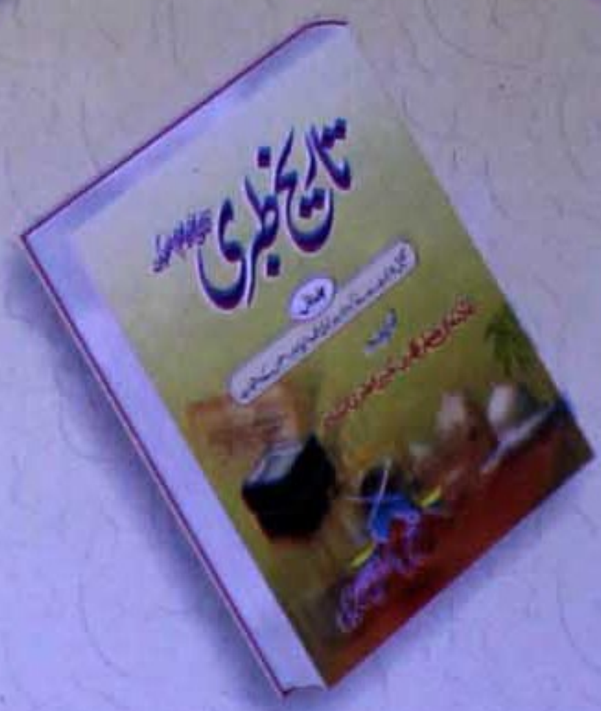
☆☆☆☆

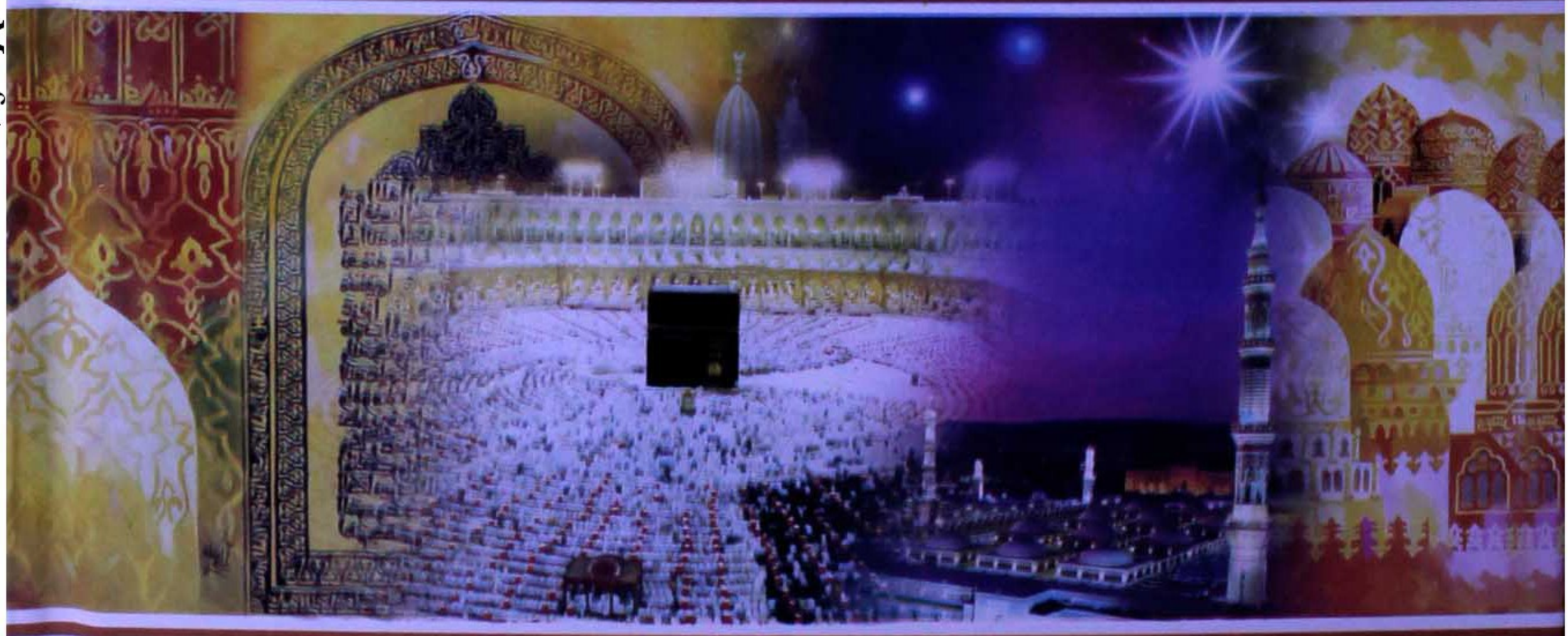
ہماری دیگر مطبوعات











نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

Marfat.com